البشیر الکامل
بحل
شرح مائۃ عامل
شارح
امام النحو، صدر العلماء، حضرت علامہ مولانا
مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
والضحیٰ پبلی کیشنز

شارح

امام النحو صدر العلماء حضرت علامہ مولانا

مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان
Ph:042-37300651
Cell:0300-7259263,0315-4959263

کتاب	البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل
مصنف	امام النحو حضرت علامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	والضحیٰ پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور، پاکستان
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
تاریخ اشاعت	ربیع الاول 1436ھ/جنوری 2015ء
ضخامت	432 صفحات
تعداد	1100
قیمت	480 روپے

سیل پوائنٹس

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

0312-6561574، 0346-6021452

انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاول نگر
مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور
احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی
مکتبہ شمس وقمر؛ بھاٹی چوک، لاہور
مکتبہ متنویہ سیفیہ، بہاول پور

دار الاسلام؛ مسجد روحی، بھاٹی گیٹ، لاہور
مکتبہ غوثیہ ہول سیل؛ کراچی
الجعت بک سیلرز، فیصل آباد
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا
دائرالنور؛ داتا دربار مارکیٹ، لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی

تفہیم الاسلام فاؤنڈیشن، دینہ
مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی
رضا بک شاپ؛ گجرات
مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور
ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ، لاہور

فہرست

المحتویات		صفحہ نمبر

نوٹ ١: چونکہ متعدد مقامات پر عنوانات کا تکرار ہے، اس لئے فہرست کے درمیانی کالم میں عنوانات کے تکرار کو سلسلہ نمبرز سے ظاہر کیا گیا ہے۔

نوٹ ٢: قدیم نسخہ میں متن کتاب پر مستقل حاشیہ کے علاوہ ذیلی حاشیہ ہندی رسم الخط سے ظاہر کیا گیا تھا، ترتیب جدید میں گول دائرہ میں دیئے گئے انگریزی نمبرز اُن ہندی نمبروں کے قائم مقام ہیں۔ نیز چند ایک مقامات پر ذیلی حاشیہ پر بھی حاشیہ دیا گیا ہے جسے بولڈ انگریزی نمبرز سے ظاہر کیا گیا ہے۔

ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ باری تعالیٰ

درود و سلام پڑھنے سے اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

فرمانِ حبیبِ رب العالمین ﷺ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر
کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

دیباچہ

البشیر الکامل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حمدًا لمن اسمہ اعرف المعارف ☆ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نبیہٖ مصدر العلوم ولعواطف ★ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصحبِہِ الَّذِیْنَ هُمْ نحاۃ لهدایۃ النحو بالطرائف ۔مَادَامَ کتب النحو تقرء ویکتب الصَّحَائف

امابعد۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سیّد غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحوین "تغلیباً علم صرف و نحو مراد هے ۱۲" واقف اسرار قاب قوسین مولانا المولوی حکیم سیّد سخاوت حُسین قدس اللّٰہ تعالٰی روحهما وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِهِمَا فِی الدَّارَیْن۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب "شرح مائۃ عامل" پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری) مولوی عبدلمغیر صاحب اشرفی (بہاری) مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مراد آبادی) مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مرادآبادی) مولوی امداد علی صاحب (اُڑیسوی) مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری) مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری) ادھر ان طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اِس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کردی جائے۔ اُدھر محترم و معظم حامی سنّت، ماحی بدعت حضرت مولانا رفاقت حُسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اُس سے بآسانی استفادہ کرسکیں لیکن کثرت کاروبار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ فقیر نے دیکھا کہ اِس کتاب کی اب تک جس قدر تراکیب اُردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں، اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحو میر میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجراء کرایا جائے اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائیں جائیں، تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر برآں فقیر نے موقع غنیمت سمجھا اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہاں تک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہٖ تعالٰی مکمل ہوگئی۔ مبتدی کی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر رئیس الاتقیاء حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد مبین الدین صاحب صدر مدرس دارالعلوم مظہر اسلام بریلی مدظلہ العالی اور اُستاد المدرسین حضرت مولانا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مُرادآباد ادام اللّٰہ تعالٰی فیوضہ الٰی یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیۂ جدید اُستاد الاساتذہ حضرت مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیۂ فارسی کو اُردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اُس کے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کردیئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی مِنْ وَجْہٍ تعمیل ہوجائے۔ یہ بھی بکرمہٖ تعالٰی پایۂ تکمیل کو پہنچا اور دونوں کو "البشیر الکامل بحلّ شرح مائۃ عامل" کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فَیَارب محمد اجعلہ بین الشروح الاعرابیۃ ☆ کالقرآن بین الکتب السماویۃ بحرمۃ حبیبک المصطفٰی وآلہٖ وَصحبہ المجتبٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ التحیۃ والثنا لاسیما بحرمۃ سیّدی الکریم الحافظ السیّد محمد ابراہیم ادام اللّٰہ تعالٰی ظلہٗ عَلَیْنَا بلطفہ العمیم۔

ارباب علم کی خدمات میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کرکے عند اللّٰہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کرکے طبع ثانی میں اُنکی اصلاح کردے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ عامل کی اُردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصودِ ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص "ایضاح العوامل" وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائٹل پیج پر اُسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ عُلیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ عُلیا کے اِن مدرس صاحب کو صرف میر اور ہدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شانِ الوہیت وشانِ رسالت میں سوءِ ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہنچی ہے۔ بسم اللّٰہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں "اللّٰہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا" "اسم مضاف کا" اسلاف کرام کی بادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ اور "آلہٖ" کی ترکیب میں لکھتے ہیں "آل" "مضاف" "ہٖ" "ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد "صلعم" کی طرف یہاں پر بھی بادب تعبیر یہ ہے کہ "راجع بسوئے اسم رسالت" نیز اسم رسالت کے ساتھ "صلعم" لکھنا حرماں نصیبی ہے۔

فتاوٰی حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے

ولا یقتصر کتابتہا بنحو صلعم فانہ عادۃ المحرومین۔

یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظر اقتصار لفظ "صلعم" نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا "سیاسۃ" اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ "الاسئلۃ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ" اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیشِ نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعوٰی مذکور کی تصدیق بھی ہوجائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں "الرحمٰن" پہلی صفت "الرحیم" اُس کی دوسری صفت **اقول** یہ دونوں صیغہ صفت ہیں جو کو ترکیب میں فاعل کے ساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۱ میں سید شریف قدس سرہٗ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا "لِاَنَّ اسم المفعول وسائر الصفات المشتقۃ مع مرفوعہا معمولۃ" اسی طرح "لِلّٰہ" کے متعلق ثابت اور الشاملۃ الکاملۃ۔ المصطفٰی المجتبٰی سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح "افضل علماء الانام" میں افضل اسم تفضیل کو ھدایۃ النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنے کے بعد صفحہ ۵۶ پر فرمایا "وعلی الاوجہ الثلثۃ یضمر فیہ الفاعل وھو یعمل فی ذلک المضمر" اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ عُلیا کے مدرس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں۔ چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بمصداق بغلط بر ہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کرگئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وَجَعَلَ الجنۃَ مثواہُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں "جعل افعال قلوب میں سے" **اقول** استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ "ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالاً یھوی بہا فی نار جھنم"

ترجمہ بے شک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ دوزخ میں پڑ جائے (بخاری) اس "جعل" کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے۔ کیونکہ اس میں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس "جعل" کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے، چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے "ویُستعمل عدّ وجعل لاعتقاد کون الشیء علٰی صفۃ اعتقاداً غیر مطابق فاناً ولیتھما الاسمیۃ نصبا جزئیہا نحو کنت اعدّہ فقیرا فبان غنیا وقال تعالٰی وَجَعَلُوا الْمَلٰئِکَۃَ الَّذِیْنَ ھُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اناثا ای اعتقدوا فیھم الانوثۃ اھ۔ اور اعتقادِ غیر مطابق صفتِ نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور "جعل الجنۃ مثواہ" جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیشِ نظر اس کا مفہوم جناب باری عز اسمہٗ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دُعا ہوا جو شانِ الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ سوءِ ادبی آپ کو کابراً عن کابرٍ ترکہ میں پہنچی ہے۔ بلکہ یہ "جعل" افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول

ہوتے ہیں۔ کمافی همع الهوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیه الرحمة۔

اسی صفحہ پر "فاللفظیة منها علیٰ ضربین" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "اللفظیة ذوالحال یا موصوف من حرف جار ھا ضمیر مجرور جار مجرور مل کر متعلق کائنة کے ہوکر حال ہوا ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی" اقول سبحان اللہ۔ کائنة صفت نکرہ اور اللفظیة موصوف معرفہ۔ یہ دارالعلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرس نحوداں جن کی اس ترکیب پر تضلیل پر قربان ہوجائیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحو میر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے کہا تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو هدایة النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اُس میں بھی اِس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف "کائنة" کو "اللفظیة" معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر "فقط" کی شرط مقدر "اذاجورت بها الاسم" بیان کرکے اُسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ "اذا حرف شرط" اقول "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ"۔ یہ ہیں دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس جو اسم کو حرف بتارہے ہیں، گرہمیں مکتب وہمیں ملا ☆ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اُس میں "اذا" کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر "نحو به داءٌ" کو جملہ قرار دے کر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ صحیح نہیں کیونکہ "به داءٌ" اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کی جائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بہ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب معروف کرکے جملہ قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ صاحب الفوائد الشافیه علیه الرحمة نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یونہی ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داءٌ کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئے گا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ اُن الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث (۳) لفظ آیة بمعنی علامت (۴) ذو (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تضلیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیه پیش نظر ہوتی تو شاید تضلیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے۔ لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں اُنکی نظر میں الفوائد الشافیه ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جس کی تقلید نہ کی جائیگی۔

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

اِن ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحوقوله تعالیٰ) کی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے وہ یہ کہ فرماتے ہیں۔ "تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر حال ہوا۔ ذوالحال حال مل کر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر قول ہوا" یہی نیا سُر ہے جس کو ثانی بیچ پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ مل کر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور۔

(۵) صفحہ ۱۰ پر "اشتریت الفرس بسرجه" کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ اقول فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آ گئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ "اشتریت الفرس بسرجه" میں وہی "اشتریت" ہے جس کو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں "بعت" کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جس کے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسی واسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر "وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا" کی ترکیب میں "كَذَا" کو جار مجرور قرار دے کر لَاَفْعَلَنَّ کا متعلق "ظرف لغو" قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ "كَذَا" اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو "لَاَفْعَلَنَّ" فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیه میں صفحہ ۳۴ پر فرمایا "لِاَنَّ الْكَافَ مع مجرورہٖ یکون ظرفاً

مستقراً لا لغواً کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشہاب"

(۷) صفحہ ۱۱ پر "ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے "بایدیکم" جار مجرور کو لا تلقوا فعل سے متعلق قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط اور بائے زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہنچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کے لئے شئی لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شاہاں۔ تسکینِ خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سُن لیجئے۔ جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

"ولا یتعلق "من حروف الجر" زائد" کالباء ومن فی "کفیٰ باللّٰہ شہیدا و ھل من خالق غیر اللّٰہ" وذٰلک لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالاً تصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علی ذٰلک بحروف الجر والزائد انما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیداً ولم یدخل للربط "الا اللام المقویۃ" فانہا تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقاً لما معھم وفعال لما یرید وان کنتم للرؤیا تعبرون لان التحقیق انہا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل من الضعف الذی نزل منزلۃ القاصر ولا معدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطہا فلہا منزلۃ بین منزلتین "وقول الحرفی فی اعرابہ "ان الباء فی "الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین متعلق وھم" ای غلط نشاء عن ذھول۔ اھ

ذات شریف نے یہی تعلیل اسی صفحہ پر "ردف لکم" کی ترکیب میں فرمائی ہے جو لام زائدہ کی مثال ہے اور مزید برآں یہ "ردف" کا فاعل "ھو" ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ "بعض" ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورہ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے قل عسیٰ ان یکون ردف لکم بعض الذی تستعجلون۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۱۲ پر "مِن وَھِیَ لابتداء الغایۃ" کی ترکیب میں "مِن" کو معطوف علیہ اور "و" کو حرف عطف اور "ھی" کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اقول** اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں مبینہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر "ھی" کو "من" کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔

قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ اھ "ترتیب ابو سعیدی" بلکہ "مِن" مبتدائے اول اور "ھی" مبتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء الغایۃ سے ملکر مبتدائے اول کی خبر ہے اور یہ "و" زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی "مِن" کو مبتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اس کو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر "اَخَذْتُ مِنَ الدَّراھم ای بعض الدَّراھم" کی ترکیب میں "اخذت من الدراھم" جملہ کو مفسَّر اور "بعض الدراھم" کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ دیوبندی بدعت مبینہ ہے کیونکہ "ای" حرف تفسیر کی جملہ کی جملہ کے ساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کے ساتھ جملہ کی تفسیر کے لئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ "مِنَ الدَّراھم" کو مفسَّر اور "بعض الدراھم" کو مفسِّر قرار دیا جائے۔ جیسا کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد "ای" کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۷۱ میں ہے "ای" بالفتح والسکون حرف "للتفسیر مفرد" نحو عندی عسجد ای ذھب وغضنفر ای اسد "فتالیھا" "عطف" "بیان" علی ما قبلھا "او بدل" منہ۔ اھ۔ اور عطف بیان و بدل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کے ساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے۔ خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہاں پر اگر صرف جار کو مفسَّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے

سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے۔ مگر مسامحۃً اور وہ بھی جب کہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر ''اَخَذْتُ'' عامل مذکور ہے تو ''مِنَ الدَّراھم'' مجموعہ کے لئے اعراب نہ ہوا۔ پس ''مِنَ الدَّراھم'' مجموعہ کو بھی مفسّر قرار دینا درست نہیں غرضیکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہٖ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر ''ای'' یہاں پر تفسیر الجملہ بالجملہ کے لئے ہے۔ حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۱۷۸ میں ہے۔ وَالتحقیق ان ذٰلک المتعلق انّما یعمل فی المجرور انّہ الّذِیْ فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ یقتضی نصبہ لو کانَ متعدیًا الیہ بنفسہٖ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل واَمّا الجار فلاً عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ او مرادھم تعلق الایصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھٰذا الالم یقعًا عوضًا عَنِ العامِلِ المحذوف والاّ حکم عَلٰی مجموعھمَا باعراب العامل رفعًا نحو زید فی الدَّار او نصباً نحو خرج زید بثیابہ اوجراً نحو مررتُ برجلٍ من الکرام افادہ الدمامینی وغیرہ۔ اور مجموعۂ جار مجرور کے لئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃً ہوتا ہے جس کو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان کرچکے ہیں۔ وَقَدْعُلِمَ مِنْ ھٰذَ التحقیق ان جعلھم مذو منذ خبرین علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار بقولھم زید مبتدأ وفی الدّار خبر۔ وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مذومنذ علی الراجح اھ۔

(۱۰)　صفحہ ۱۳ پر ''نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس منَ الاوثان ای الرجس الَّذِیْ ھُوَالاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفرلکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تَعَالیٰ وَلَاتَاکلوا اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم'' کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے کہ مضاف مضاف الیہ مل کر قول ہوا بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس من الاوثان کو جملہ قرار دے کر مُفسَّر الرجس الَّذِی ھُوَالاثان کو مُفسِّر اسی طرح لَاتَاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم میں الیٰ اموالکم کو مُفسَّر اور مع اموالکم کو مُفسِّر قرار دیا ہے۔ اور یغفرلکم مِنْ ذُنوبکم میں ''مِن'' زائدہ کو متعلق اور نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرتُ من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ اور ''الیٰ لانتھاء الغایۃ فی المکان'' کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو ''کائنۃ'' نکرہ کے متعلق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتھایۃ الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میں یاد نہ ہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱)　صفحہ ۱۴ پر قد یکون مابعد ھا داخلاً فی ماقبلھا میں ''داخلاً'' کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''داخلا'' صیغہ اسم فاعل اس میں ضمیر ھُو مستتر جو کہ راجع ہے۔ مَا موصول کی طرف اس کا نائب فاعل **اَقُوْلُ** سُبحان اللّٰہ یہ دیوبندی نحودانی ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ پھر اسی صفحہ پر ''اِذَا قمتم الیٰ الصَّلٰوۃ'' کی ترکیب میں فرماتے ہیں ''اِذَا حرف شرط'' جس سے ناظرین کو باور کرایا جارہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ عُلیا کے مدرس صاحب کو نحو میں یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قَدْ یَکون ما بعد ھَا داخلاً فی مَاقبلھا۔ کو جزائے مقدم اور ان کان مابعدھَا مِنْ جنس ماقبلھا کو شرط مؤخر قرار دے کر فرماتے ہیں۔ ''جزائے مقدم اور شرط مؤخر مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا'' **اَقُوْلُ** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو ''جملہ شرطیہ جزائیہ'' کے ساتھ موسوم کیا نہیں تو ایجاد بندہ سے پابندی۔

(۱۲)　صفحہ ۱۵ پر ''سرت البلد حتی السوق'' کی ترکیب میں ''البلد'' کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ ''سرت'' فعل متعدی نہیں حتیٰ کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو یہ مفعول فیہ ہے اور ''قرات وردی حتی الدعاء ای مع الدعاء'' کی ترکیب میں وہی دیوبندی رٹ اختیار فرمائی ہے کہ ''حتی الدعاء مفسر اور مع الدعاء مفسِّر''۔

(۱۳)　صفحہ ۱۶ پر ''فَلَایقال حتاہٗ'' کی ترکیب میں فرماتے ہیں ''حتی'' جار ''ہٗ'' مجرور جار مجرور مل کر بحکم لفظ واحد نائب فاعل ہوا۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو جار مجرور مل کر نائب فاعل نہ کہا جائے گا۔ جار کو مجرور کے ساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ ''حتاہ'' نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب نے اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر ''نحو مَرَرْتُ عَلَیْہِ بمعنی مررت بہٖ'' کی ترکیب میں ''مررت علیہ'' کو جملہ قرار دے کر ذوالحال بنایا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ ذوالحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذوالحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اُسکی رسائی یہاں تک کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم سے سنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیۂ مُلّا عبدالحکیم سیالکوٹی بر حاشیۂ مُلّا عبدالغفور قدس سرہما زیر بحث خواصِ اسم صفحہ ۸۰ میں ہے ''مِن جملتھاتاء التانیث المتحرکۃ ویاء النسبۃ و کونہ فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذاحال وتمیزاً ومثنیٰ ومجموعاً ومنادیٰ ومصغراً ومکبراً۔ اھ'' صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر ''اِنْ کنتم عَلیٰ سفر'' کی ترکیب میں ''عَلیٰ سفر'' کو ''کائنۃً'' کے متعلق قرار دے کر ''کائنۃً'' کو ''کنتم'' کی خبر بنایا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اُس کے اسم کے ساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق ''کائنین'' بصیغۂ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر لیسَ کمثلہ شیٔ کی ترکیب میں ''کاف'' زائدہ کو ''کائناً'' مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کَمَا مَرَّ مفصلاً۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس کو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۷) صفحہ ۱۹ پر ''نحو مَارأیتہ مُذیوم الجمعۃ اومنذ یوم الجمعۃ'' کی ترکیب میں ''مذ یوم الجمعۃ'' کو معطوف علیہ اور ''منذیوم الجمعۃ'' کو معطوف قرار دے کر مَارأیتہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے کیونکہ من حیث اللفظ ''مُذْ'' اور ''مُنْذُ'' کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ مِنْ حیث المعنیٰ کہ لفظ نحو اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنیٰ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کَمَا مَرَّ تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بروقت ارادۂ معنیٰ ہوتا ہے۔ منذ یوم الجمعۃ سے پیشتر ''مَارأیتہ'' بقرینۂ سابق اختصاراً محذوف کر دیا ہے تو اصل میں ''مارأیتہ مُنْذُ یوم الجمعۃ'' مِنْ حیث اللفظ معطوف ہے اور ''مَارأیتہ مذیوم الجمعۃ'' من حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور ''اَوْ'' بمعنیٰ ''وَ'' ہے جیسے اس حدیث میں ''فانّمَا علیك نبي او صدیق اوشھید'' جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ ''اَوْ'' کیا جائے۔ یا مُؤکّد پر مُؤکِّد کا جیسے ''ومن یکسب خطیئۃ اواثماً۔ میں ایک قول پر یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے ''جَالس الحسن او ابن سیرین''۔ میں تو ''اَوْ'' بمعنیٰ ''وَ'' ہوتا ہے ''کَذَافِی الاشمُونی'' عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف ومصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دے کر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر ''وَقَدْتکونان بمعنی جمیع المُدّۃ'' کی ترکیب میں فرماتے ہیں ''تکونان فعل مضارع تثنیہ مؤنث غائب فعل ناقص اُس میں ضمیر ھُما مستتر جو کہ راجع ہے مذ ومنذ کی طرف وہ اس کا اسم'' **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں اِن ذات شریف کے متعلق جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر فاعل ''ھما'' مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے۔ ''وتا در تنصر وتنصران علامت غیبت وحرف استقبال ست والف علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست''

(۱۹) اسی صفحہ پر ''نحو مارأیتہ مذیومین اومذیومین'' کی ترکیب میں بھی وہی سابق تضلیل فرمائی ہے جس کی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سُر

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر ''الانکرۃ موصوفہ'' اور ''الّا فعلاماضیاً'' اور ''اِلَّاعَلیٰ الاسم الظاھر'' کی ترکیب میں فرماتے ہیں ''الاّ'' حرف استثنا لغو۔ **اَقُوْلُ**۔ یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سُر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں۔ اس لفظ ''لغو'' کا تعلق ''استثنا'' کے ساتھ قرار دیں یا ''حرف'' کے ساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ اِلاّ حرف لغو کہلاتا ہے نہ استثنا ''استثنائے لغو'' یہ خاص دارالعلوم شریف کی بولی ہے جس کی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر بایں الفاظ پیش فرماتے ہیں ''واو قسم کے لئے تین

شرطیں ہیں۔ایک حذف فعل۔دوسرا یہ کہ قسم اندر سوال مستعمل نہیں ہوتا ہے۔تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا ہے" ناظرین آپ نے دیکھا لفظ "دوسرا" اور لفظ "تیسرا" شرط کے لئے استعمال فرما رہے ہیں جو اردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر "وقد تکون بمعنی رب" کی ترکیب میں "بمعنی رب" کو "مستعملاً" مقدر کے متعلق کر کے اس کو "تکون" کی خبر قرار دیا ہے۔**اقول** یہ غلط ہے کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر "تکون" کے اسم کے ساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے اور "مستعملاً" مؤنث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر "نحو وعالم یعمل بعلمه" کی ترکیب میں "یعمل بعلمه" کو "عالم" کی صفت کر کے "وعالم" جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے جار مجرور کو "نحو" کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔**اقول** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۳ پر "وَاللّٰه لَازیدٌ فی الدّار ولاَ عمرو" کی ترکیب میں دونوں "لا" کو نفی جنس کا فرما کر "زیدٌ" اور "عمرو" کو اُن کا اسم قرار دیا ہے۔**اقول** یہ غلط ہے اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔اگر باور نہ ہو تو سنئے۔نحو میر صفحہ ۱۸ میں ہے "واگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفۂ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آں معرفہ مرفوع باشد یا بتدا چوں لازید عندی ولاَ عمرو"

(۲۴) اسی صفحہ پر "فان کان جوابه جملة اسمیة فان کانت مثبتة وجب ان تکون مصدرة بانّ او لام الابتداء" کی ترکیب میں "اسمیة" اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع "جملة" کی صفت قرار دیا ہے۔**اقول** یہ غلط ہے کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے۔بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل "مُنتسِبٌ" ہو کر اسم فاعل کی طرح۔اور بعض کے نزدیک بتاویل "منسوب" ہو کر اسم مفعول کی طرح اس کے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اُس کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش۔یقین نہ ہو تو سنئے۔الفوائد الشّافیہ میں زیر ترکیب "فالعدلُ خروجه عَنْ صیغته الاصلیة" صفحہ ۲۳ پر فرمایا "وَمَا اشتهربین المعربین من ان الاصلیة صفة لصیغة بلا ضم نائب الفاعل فمسامحة او غلط فاحش بیقین کما مرّ التفصیل نقلاً عن شرح المفتاح للسید الشریف فاحفظه فانه ینفعك فی مواضع شتی" ان کے نزدیک "اسم بیائے نسبت" بتاویل "منسوب" ہے نظر بر آں اُس کے لئے نائب فاعل بیان فرمایا۔اور همع الهوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا "اذیلحقه ثلث تغیرات لفظی وهو کسرما قبل الیاء وَانتقال الاعراب الیها ومعنوی وَهُوَ صیرورته اسمًا لمالم یکن لهٗ وَحکمی وَهُورفعه لمابعده علیٰ الفَاعلیة کالصفة المشبهة نحو مررت برجل قرشی ابوهٗ کانك قلت منتسب الیٰ قریش ابوه ویطرد ذٰلك فیه وان لم یکن مشتقاً وان لم یرفع الظاهر رفع الضمیر المستکن فیه کما یرفعه اسم الفاعل المشتق"

ان کے نزدیک بتاویل "مُنتسبٌ" ہے لہٰذا اُس کے لئے فاعل بیان فرمایا۔اور "فان کانت مثبتة" کی "فا" کو حرف تفصیل لکھا ہے۔**اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ "فا" نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اس کو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کے لئے جزا ہوتا ہے۔

(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی "وان کان جوابه جملة فعلیة فان کانت مثبتة" کی ترکیب میں "فعلیة" اسم منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے اور "فان کانت" کی "فا" کو حرف تفصیل۔اسکے علاوہ۔

تیسرا انیا شر

نیا اختیار فرمایا کہ "وان کان جوابه الخ" کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔**اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔اسکو جزائیہ کہنے کی کوئی تک نہیں۔نیز اسی صفحہ پر "وَاللّٰه لأفعلن کذا" کی ترکیب میں "کذا" کو جار مجرور کہہ کر لافعلن سے متعلق قرار دیا

ہے۔ یہ سابق کی طرح تعلیل ہے۔ کیونکہ "کذا" جار مجرور نہیں۔ اسم کنایہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر "وان کانت منفیة فان کانت نعلاماضیاً الخ" کی ترکیب میں "ان کانت منفیة الخ" کو جملہ شرطیہ جزائیہ اور "فان کانت" کی "فا" کو حرف تفصیل اور "واللہ مافعلن کذا" اور "واللہ لاقعلن کذا" اور "واللہ لن افعلن کذا" کی ترکیب میں "کذا" کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر "ان کان قبل القسم جملة کالجملة التی وقعت جوابه" کی ترکیب میں "وقعت" کی ضمیر مستتر کا مرجع جملہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملۂ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع "التی" ہے۔

(۲۹) اور "جوابه" کو "وقعت" کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ "وقعت" فعل متعدی نہیں بلکہ "وقعت" بمعنی "صارت" کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور "جوابه" خبر کمافی الفوائد الشافیہ صفحہ ۴۱

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر "والفاعل فیھا ضمیر مستتر" کی ترکیب میں "مستتر" کو اسم فاعل تحریر کرکے اس میں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر "تعینتا للفعلیة" کی ترکیب میں "ھِیَ" ضمیر مستتر کو اس کا فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بدو وجہ۔ اول اس لئے کہ صیغۂ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونے کے کیا معنی۔ دوم اس لئے کہ ماضی کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے۔ یہ وہ بات ہے ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ صرف میر صفحہ ۱۰ میں ہے "والف در نصرتا علامت تثنیہ مونث و ضمیر فاعل ست"

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر "وھی تدخل علی المبتداء والخبر" کی ترکیب میں "ھِیَ" کو مبتدا بنا کر "تدخل" کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع "حروف" قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا۔ بلکہ "ھِیَ" مستتر کا مرجع "ھِیَ" بارز ہے۔

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر "وھی للتشبیه" کی ترکیب میں "للتشبیه" جار مجرور کا متعلق محذوف "مستعمل" بصیغۂ مذکر نکال کر اُس کو "ھی" مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح "ھیَ للاستدراك" اور "ھیَ للتمنی" کی ترکیب میں۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی "ھی" مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مونث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر "تکونان متغایرتین" کی ترکیب میں "متغایرتین" کو اسم فاعل تحریر کرنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما مرّ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی "ھِیَ للترجی" کی ترکیب میں "ھِیَ" کو مبتدا قرار دیکر "للترجی" کو "مستعمل" کے متعلق قرار دے کر اس کو خبر "ھِیَ" قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر "یستعمل فی الممکنات کما مر" کی ترکیب میں "کما مر" کو "یستعمل" مذکور کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ۔

(۳۷) اسی صفحہ پر "فلا یقال لعل الشّباب یعود" کی ترکیب میں "لَعَلَّ الشّباب یعود" کو بایں طور پر جملہ انشائیہ بنا کر کہ "الشّباب" "اسم "لعل" اور "یعود" خبر "لا یقال" کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اس لئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اس کے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اس کے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ "لعل الشّباب یعود" نائب فاعل اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۴۱ میں کافیہ کے قول زیر بحث مرفوعات "وامتنع ضرب غلامه زیدًا" کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا "وَعاطفة۔ امتنع ماض۔ ضرب غلامه زیدًا۔ مراد

اللفظ مرفوع تقدیر أفاعل امتنع و هُوَ معه جملة فعلية لا محل لها عطف علیٰ جملة تجاوز و لما کان هذا اللفظ ممتنع القول لا يراد معناه و لا يعرب اجزائه کما توهمه بعض الطلبة"

النّوع الثّالث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر "ترفعان الاسم" کی ترکیب میں اور "تنصبان الخبر" کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل "هُمَا" بیان کی ہے۔ اقول یہ غلط ہے کما مرّ۔ مزید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دے کر بایں تعبیر بولتے ہیں "معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا" جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلاً مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النّوع الرّابع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر "وَهِيَ بمعنی معو" "هِيَ للاستثناء" کی ترکیب میں "هِيَ" کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر "مستعمل" بصیغہ مذکر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کما سبق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر "هٰذِهِ الحروف الخمسة تنصب الاسم اذا کانَ مضافاً الیٰ اسم آخر" کی ترکیب میں "هٰذِهِ الحروف الخمسة" کو مبتدا اور "تنصب الاسم" کو جزائے مقدم اور "اِذَا کانَ مضافاً الیٰ اسم آخر" کو شرط موخر بتا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر "اِذَا" معنیٰ شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور "تنصب" خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ "اِذَا" کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئے گا جو خلاف اصل ہے جس کا ارتکاب بلا ضرورت نہیں کیا جاتا اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

(۴۱) صفحہ ۳۲ پر "هو شريف القوم" اور "ای افضل القوم" کی ترکیب میں "شریف" اور "افضل" دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضمیر فاعل رکھا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کما مضی۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

النّوع الخامس

(۴۲) صفحہ ۳۳ پر "اسلمت اَنْ ادخل الجنة" اور "اسلمت اَنْ دخلت الجنة" کی ترکیب میں "اَنْ ادخل الجنة" اور "اَنْ دخلت الجنة" کو "اسلمت" کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ "اسلام" "بمعنی داخل شدن در دین محمدی" متعدی نہیں اور یہ "اسلمت" بایں معنیٰ "اسلام" سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس "اَنْ" سے پیشتر "لام" حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو ان اور "اَن" سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۴۳) اسی صفحہ پر "اصلها لا اَنّ عند الخليل" کی ترکیب میں "لَاَنْ" کو ذوالحال اور "عند الخليل" کو حال قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے ورنہ "اصلها" "مبتدا" پر "لَاَنْ" "خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ "عند الخليل" مبتدائے محذوف "هُوَ" کی خبر ہے اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ عند الخلیل کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ط

(۴۴) اسی صفحہ پر "ای یکون مَا قبلها سبباً لما بعدها" کی ترکیب میں "قبلها" اور "بعدها" کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع "مَا" کو قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ "کَی" اس کا مرجع ہے۔

(۴۵) صفحہ ۳۴ پر "اسلمت کَیْ ادخل الجنة" کی ترکیب میں "ادخل الجنة" کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر "اسلمت" کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے۔ **اقُولُ** یہ غلط ہے کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک "اسلمت" اور دوسرا "کَیْ اَدْخُل الجنة" اور یہ جملہ معلّلہ ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۴۶) اسی صفحہ پر "فان الاسلام سبب لدخول الجنة" کی ترکیب میں "سبب" کو مصدر قرار دیکر "لدخول الجنة" کو اس سے متعلق کیا ہے۔ **اقُولُ** یہ غلط ہے اس لئے کہ "سبب" مصدر نہیں۔ ورنہ "الاسلام" پر حمل درست نہ ہوگا کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ "سبب" بمعنی مایتوصل به الیٰ غیره ہے یعنی "ذریعہ" اور "لدخول الجنة" ظرف مستقر ہو کر اُسکی صفت ہے۔

النّوع السّادس

(۴۷) صفحہ ۳۵ پر "مثل لم یضرب بمعنی مَاضرب" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "مثل مضاف لَمْ یضرب" مراد لفظ "متعلق کائنٌ کے ہو کر مبتدا" **اقُولُ** یہ غلط بلکہ مجنونہ بڑ ہے۔

(۴۸) صفحہ ۳۶ پر "وهیَ ضد لام الامر ای لطلب ترك الفعل" کی ترکیب میں "ضد لام الامر" کو مفسَّر اور "لطلب ترك الفعل" کو "ثابتة" مقدر سے متعلق کر کے "ثابتة کو مفسِّر" قرار دیا ہے۔ **اقُولُ** یہ غلط ہے کیونکہ جب "ایْ" تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ فی الهمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو یہاں پر مطابقت نہیں کہ "ثابتة" نکرہ اور مؤنث ہے اور "ضدلام الامر" معرفہ اور مذکر اشمونی شرح الفیه کے قول "لاجماعهم" پر حاشیة الصبان جلد سوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ "ای علیٰ وُجوب مطابقة البیان والمبین تعریفاً وتنکیراً وافراداً وغیرہ وتذکیراً وغیرہ اھ" تو "ثابتة" کا عطف بیان ہونا باطل ہوا اور بدل کے لئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے "واَمّا الافراد والتذکیر واضدادهما فان کانَ بدلِ کل وافق متبوعه فیها مالم یمنع مانع من التثنیة والجمع اھ" یہاں پر ثابتة مؤنث ہے اور "ضد" مذکر تو اُس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔

مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ "ای" یہاں پر تفسیر الجملة بالجملة کے لئے ہے اور "لطلب ترك الفعل" ظرف مستقر ہو کر "هِیَ" محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسّرہ

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر "وتسمی الاولی شرطاً والثانیة جزاءاً" کی ترکیب میں "الثانیة" کو فعل مقدر تُسمّی کا نائب فاعل اور "جزاءاً" کو اُسکا مفعول بہ قرار دیا۔ **اقُولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تُسمّی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے۔ صحیح یہ کہ "الثانیة" کا عطف "الاولیٰ" پر ہے اور "جزاءاً" کا "شرطاً" پر۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۸ میں ہے۔ "وفیه تقدیر شیٔ بلا اقتضاء وَهُوَ مدخول کمافی مغنی اللبیب"

النّوع السّابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر "حَال کونها مشتملة" کی ترکیب میں "مشتملة" کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقُولُ** یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر "ویکون الفعل الاول سبباً للفعل الثانی" کی ترکیب میں "سبباً" کو سابق کی طرح مقدر قرار دیا ہے اور "ویسمی الاول شرطاً والثانی جزاءاً" کی ترکیب میں سابق کی طرح "الثانی" اور "جزاءاً" کو یسمی محذوف کا نائب فاعل او رمفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقُولُ** یہ غلط ہے کمامرّ سبق آنفا۔

(۵۲) اسی صفحہ پر "فالجزم واجب فی المضارع" کی ترکیب میں "واجب" کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما انفاً۔

(۵۳) اسی صفحہ پر "وَهُوَ لَایستعمل اِلَّافِی ذوی العقول" کی ترکیب میں بیان کیا کہ "لایستعمل" میں ضمیر "ہِیَ" مستتر ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ "لایستعمل" صیغہ مذکر ہے اور "ہِیَ" ضمیر مؤنث اور صیغہ مذکر میں ضمیر پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں ضمیر مستتر "ہُوَ" ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر "نعوممن یکرمنی اکرمه" کی ترکیب میں بیان کیا کہ "لایستعمل" میں ضمیر "ہِیَ" مستتر ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوچا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال "مَــــن" جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ اب تک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں تاکہ ناظرین کو دارالعلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی نحو دانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر "مَاتشتر اشتر" کی ترکیب میں "مَا" کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اُس کے لئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ "مَا" یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً اور "تشتر اشتر" شرط و جزا مل کر اُس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر پیشتر "وَهُوَ لَایستعمل اَلَّافی غیر ذوی العقول" کی ترکیب میں فرمایا "غیر" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا "لَایستعمل فعل کے"۔ **اقول** یہ غلط ہے مبتدی بھی سُن کر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر "فِی" حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر "متیٰ تذهب اذهب" کی ترکیب میں "متیٰ" کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوچا کہ "متیٰ" کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر "ایمما تمش امش" کی ترکیب میں "ایمما" کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں اُنہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر "مهماتذهب اذهب" اور "حیثما تقعداقعد" کی ترکیب میں "مهمَا" اور "حیثما" کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول** یہ غلط ہے دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۴ پر "انّیٰ تکن اکن" کی ترکیب میں "انّی" کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر "اذما تفعل افعل" کی ترکیب میں "اذما" کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول** یہ غلط ہے برقول شارح علیہ الرحمۃ "مَا" کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے۔ اور برقول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر "اِذَا رکب مع احد او اثنین او ثلثۃ او اربعۃ" کی ترکیب میں "اِذَا" کو ابتداءً فرمایا۔ "اذا" اسم ظرف متضمن معنی شرط پھر ذات شریف نے اس کی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقــــول** یہ غلط ہے کہ یہاں پر "اِذَا" معنی شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کے لئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر "وان کان مونثا تقول احدیٰ عشرۃ امرأۃ" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا" **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ ۔ کما فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۱۰ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا۔" اور

اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں ایک اسمیہ دوسر افعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہوجانے سے اخفش نے اس کو ایک مستقل قسم شرطیہ بنادیا" اے سُبْحَانَ اللّٰہ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ مَاشَاءَ اللّٰہ جس کو نحومیر اور صرف میر تک محفوظ نہ ہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللّٰہ ایں خیال است ومحال است وجنوں۔ اگر باور نہ ہو تو سُنئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے" اولاً اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو۔ اسی کا نام تدقیق نظر ہے۔ لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمِ۔ مگر ہمیں اس پر بھی تعجب نہیں کہ دارالعلوم دیوبند میں پہلے سے یہی چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی وشروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دارالعلوم میں درسی سمت کی خدمات انجام دی جارہی ہیں۔ چنانچہ اسی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں۔ سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کردیا۔ اعزاز علی غفرلہٗ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں تھا۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو اُنہوں نے جملہ کی فعلیہ نہ اسمیہ۔ ظرفیہ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا۔ کہ تقسیم شئے کو اصل میں شئے قرار دے گئے۔ استغفر اللّٰہ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے "والظرفیۃ" للمصدرۃ بظرف او مجرور نحو اعندك زید وافی الدار زید اذاقدرت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولامبتدأ مخبراً عنه بهما" یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندك زید اور افی الدار زید جب کہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو اور نہ فعلیہ ہوجائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی "استقر عندك زید" اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہوجائے گا اگر مستقر اسم فاعل مقدر مانا جائے اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ امستقر عندك زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور جملہ اسمیہ اس لئے ہوا کہ مثال مذکور میں "مستقر" مبتدا کی قسم ثانی ہے۔ اور زید فاعل قائم مقام خبر اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ۔ چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کے ساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذوالحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہوجائیں۔ اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً۔ جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورثِ اعلیٰ بایں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش، زمخشری سے کئی سو سال مقدم ہیں۔ ان کی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع جلد اصفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں "وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیة" اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنے والے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام پر علماء مقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوچا کہ یہ اخفش نحات بصریین سے تھے۔ جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں اسمیہ، فعلیہ، ظرفیہ۔ جس کو زمخشری نے شرطیہ کے ساتھ موسوم کیا وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ھمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ "والصوابُ انہا فعلیۃ" تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہ ہو ورنہ "لَامشاحّۃ فی الاصطلاح" کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست نہ ہوگا۔ تخطئہ کے باوجود ترکیب میں یہی اصطلاح حادث رائج ہوگئی۔ چنانچہ "الفوائد الشافیہ" میں اسی پر عمل فرمایا اور اُنکی اتباع میں ہم نے بھی اُسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد تدقیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ "حرف شرط داخل ہوجانے سے اخفش نے اس کو ایک مستقل قسم شرطیہ بنادیا" لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمِ

(۶۳) صفحہ ۴۵ پر "وطریق ترکیب غیر هما الیٰ تسع مع عشر" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "الیٰ حرف جر۔ تسع مجرور جار مجرور مل کر

متعلق ہوا مصدر کے"۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر "غیرھما" سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی ورنہ "لاَضِلَّنَّھُمْ" کا مصداق نہ بنتے۔

(۶۴) اسی صفحہ پر "ان تقول فی الممیز کر ثلثة عشر رجلاً واربعة عشر رجلاً الی تسعة عشر رجلاً" کی ترکیب میں "الی تسعة عشر رجلاً" کو "تقول" مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر "وما زاد علیھما" حرف عطف اور معطوف مقدر عندالتحقیق کے فعل "زاد" کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ "الی" کے ماقبل کا ممتد ہونا ضروری ہے اور یہ دونوں ممتد نہیں۔

(۶۵) اسی صفحہ پر "بتانیث الجزء الاول" کو بھی "تقول" مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہے "ثلثة عشر رجلاً الخ" سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر "وفی المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الی تسع عشرة امرأة بتذکیر الجزء الاول" کی ترکیب میں "الی تسع عشرة امرأة" کو اور "بتذکیر الجزء الاول" کو باعتبار عطف اسی "تقول" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اس کو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۴۷ پر "واما الطریق الترکیب فی الواحد والاثنین الی تسع مع عشرون واخواته الی تسعین" کی ترکیب میں "الی تسع" کو اور "الی تسعین" کو "الترکیب" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۳ میں ہے "وعدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیة واما علی طریق التبعیة فلا مانع من ذلك التعلق کما فی مررت بزید وبعمرو کما فی الاظہار۔"

(۶۸) اسی صفحہ پر "وان کان الممیز مذکراً فتقول الی بتذکیر الجزء الاول" کی ترکیب میں "بتذکیر" کو "فتقول" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۶۹) "وان کان الممیز مؤنثاً فتقولالی بتانیث الجزء الاول" کی ترکیب میں "بتانیث" کو "فتقول" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ "فان کان الممیز مذکراً الخ" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا" اور "وان کان الممیز مؤنثاً الخ" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا" اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اسی دیوبندی نئے سُر "جزائیہ" کا اختلاط جس کو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۴۷ پر "تقول فی الممیز المذکر الی بتانیث الجزء الاول" کی ترکیب میں "بتانیث" کو "تقول" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر "وفی الممیز المؤنث تقول الی بتذکیر الجزء الاول" کی ترکیب میں "بتذکیر" کو "تقول" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمایئے اور لوح دل پر نقش کر لیجئے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر "ثلثة وعشرون رجلاً" کی ترکیب میں "ثلثة وعشرون" کو معطوف علیہ معطوف قرار دیئے بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح "اربعة وعشرون رَجُلاً الخ" کی ترکیب میں اور اسی طرح "ثلث وعشرون امرأة" کی ترکیب میں اور اسی طرح "اربع وعشرون امرأة" کی ترکیب میں۔ **اقول** یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بنا کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر "وعلی ھذا القیاس" کی ترکیب دوم میں "القیاس" پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط کیونکہ الف

لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کے لئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے۔ جیسے "وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا" میں "الاسماء" پر الف لام "المسميات" مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے "واشتعل الراس شیبا" میں "الراس" پر الف لام "یا" ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے۔ بیضاوی شریف صفحہ ۶۱ میں فرمایا "اذالتقدیر اسماء المسمیات فحذف المضاف الیه لِدَلَالَةِ المضاف علیه وعوض عنه اللام كقوله تعالٰى واشتعل الراس شيبا" اور کبھی زائدہ جیسے اسمائے موصولہ پر اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ "اَلْ فَعَلْتَ" بمعنی هَلْ فَعَلْتَ۔

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر "ان كان متضمناً المعنى الاستفهام" کی ترکیب میں فرمایا "متضمناً" اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ہو مستتر اُس کا نائب فاعل" **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مر۔

(۷۵) اسی صفحہ پر "كم رجلاً ضربته" کی ترکیب میں "كم رجلاً" کو "ضربت" فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور "ضربته" مذکور اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقول** یہ غلط ہے اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں اور شارح بننے کا شوق دامن گیر یہاں پر "كم رجلاً" مبتدا ہے اور "ضربته" خبر۔ باور نہ ہو تو هداية النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر "ان كان بينهما فاصل ۃ" کی ترکیب میں "بينهما" کو "ثابتاً" محذوف کا ظرف بنا کر "ثابتا" کو خبر مقدم اور "فاصلة" کو "كان" کا اسم موخر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ "ثابتة" بصیغۂ مونث مقدر مانا جائے گا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر "كم رجل ضربتُ" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "ضربت فعل ضمير واحد متكلم انا اُس کا فاعل"۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ ضربت میں "تا" ضمیر بارز فاعل ہے "انا" فاعل نہیں ذات شریف کی یہ تعلیل اس پر مبنی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سنئے صرف میر صفحہ ۱۰ میں ہے۔ "وتا ئے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مونث وفاعل فعل ست"

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر "وَلَا يكون متضمناً لمعنى الاستفهام" کی ترکیب میں "متضمناً" کو اسم فاعل بتا کر اُس میں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ مراراً۔

النوع التاسع

(۷۹) اسی صفحہ پر "وانما سمیت باسماء الافعال" کی ترکیب میں "باسماء" کو "سمیت" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ "سمیت" متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر "بائے" زائدہ آئی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر "مثل رويد زيداً اى امهل زيداً" کی ترکیب میں "رويد زيداً" کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔ همع الهوامع جلد اول صفحہ ۱۰۳ میں ہے "فالاسمية التى صدرها اسم كزيد قائم وهيهات العقيق"

(۸۱) اسی صفحہ پر "دونك زيداً" کی ترکیب میں "دونك زيداً" کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر "عليك زيداً" اور "حيهل الصلوة" اور "هاز يدا" کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما سبق آنفاً۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر "وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها" کی ترکیب میں "المستتر" کو اسم فاعل بیان کر کے ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور "هيهات زيداً" کو جملہ فعلیہ۔ **اقول** یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر "لانها لاتكون بمجرد الفاعل كلاماً تاماً فلاتخلوعن نقصان" کی ترکیب میں "لاتكون بمجرد الفاعل كلاماً تاماً" کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور "فلاتخلوعن نقصان" کو جزا۔ اقول یہ غلط ہے جس کا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں۔

(۸۵) اسی صفحہ پر "على الجملة الاسمية اى المبتدأ والخبر" کی ترکیب میں "الجملة الاسمية" کو مفسَّر اور "المبتدأ والخبر" کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ اقول یہ بولی غلط ہے جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ "اى" حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ اسی واسطے دونوں کے اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں۔ ہمع الهوامع کی عبارت گزر چکی ہے۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث "اى" فرمایا "وحرف تفسير تقول عندى عسجداى ذهب وعضنفر اى اسد ومابعدها عطف بيان على ماقبلها اوبدل اه"

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر "وهى قد تكون زائدة" کی ترکیب میں "قد تكون زائدة" کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو سُنئے۔ مغني اللبيب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں "والفعلية هي التى صدرها فعل كقام زيد وضُرِبَ اللص و كانَ زيدٌ قائماً وظننته قائماً ويقوم زيدوقُم"

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر "هو للانتقال اى لانتقال الاسم الخ" کی ترکیب میں "للانتقال" کو مفسَّر اور "لانتقال الاسم الخ" کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے یہاں پر "اى" "تفسير المفرد بالمفرد" کے لئے نہیں ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل اور "لانتقال الاسم الخ" نہ عطف ہوسکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر "اى" تفسير الجملة بالجملة کے لئے ہے اور "لانتقال الاسم الخ" "ظرف مستقر ہو کر "هو" مبتدا محذوف کی خبر اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ۔

(۸۸) پھر ان مفسَّر اور مفسِّر کو "مستعملة" مقدر سے متعلق کر کے "مستعملة" کو "هو" مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کے ساتھ مطابق نہ رہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر "وقد تكون تامّة بمعنى الانتقال الخ" کی ترکیب میں "تامّة" کو موصوف اور "بمعنى الانتقال الخ" کو "كائناً" مقدر سے متعلق کر کے "كائناً" کو صفت قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کے ساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۰) اسی صفحہ پر "فهذه الثلثة" کی ترکیب میں "هذه" کو اسم اشارہ اور "الثلثة" کو مشار الیہ فرمایا ہے۔ اقول یہ بولی بھی غلط ہے بلکہ اسم اشارہ کے مابعد نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۱) اسی صفحہ پر "باوقاتها التى هى الصباح الخ" کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا۔ وہ یہ کہ "ها" ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور "التى هى الصباح الخ" کو صفت قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ بر مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت۔ هداية النحو صفحہ ۳۴ میں ہے۔ "والمضمر لايوصف ولايوصف به" اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے کہ اُن کے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں اُن پر ان اوقات کا حمل درست نہیں اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضیکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۲) اسی صفحہ پر "معناه حصل غناه فى وقت الصباح" کی ترکیب میں "معناه" کو مبتدا اور "حصل غناه فى وقت

الصباح "کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو قربعت نحو میں حرام ہے۔ "ملیح من حیث اللفظ" خبر ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابلِ التفات نہیں۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر "معناہ حصل فی وقت الضحٰی" اور "معناہ حصل قراءتہ فی وقت المساء" کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے وجہ وہی ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔

(۹۴) اسی صفحہ پر "قد تکون بمعنی صار" کی ترکیب میں بمعنی کو ثابتا مقدر سے متعلق کر کے ثابتا کو خبر تکون قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ تکون کے اسم کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مر

(۹۵) اسی صفحہ پر "مثل اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح" کی ترکیب میں اصبح زید کو جملہ کر کے مفسَّر اور بمعنی ہٖ کو ثابتا سے متعلق کر کے "ثابتا" کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ بغیر حرف تفسیر مفسَّر اور مفسِّر کیا۔ "ثانیاً" اس لئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ "ثابتا" منصوب ہے اور "اصبح زید" محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپ نے دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجہ سفلیٰ کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اس کو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے "ھما لاقتران مضمون الجملۃ بوقتھما ھی النھار واللیل" پھر اس عبارت کی ترکیب میں "وقتھما" کو موصوف اور جملہ "ھی النھار واللیل" کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اس لئے کہ ھی اپنے مرجع کے ساتھ مطابق نہیں۔ اگر مرجع "وقتھما" کا مضاف ہے تو مطابقت اس لئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور "ھی" واحد اور اگر مرجع اُس کا مفرد "وقت" ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور ھی مؤنث صحیح عبارت یوں ہے ھما لاقتران مضمون الجملۃ بالنھار واللیل اور ترکیب اس لئے غلط کہ "وقتھما" میں "وقتی" موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور ھی النھار واللیل جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے کافیہ اور اسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱ میں ہے "وتوصف النکرۃ لا المعرفۃ بالجملۃ الخبریۃ التی ھی فی حکم النکرۃ"

(۹۷) اسی صفحہ پر "وقد تکونان بمعنی صار" کی ترکیب میں "تکونان" کے اندر ضمیر "ھما" مستتر کو اسم قرار دیا ہے۔ اور "بمعنی صار" کو "ثابتتان" مقدر سے متعلق کر کے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** دونوں غلط اول اس لئے کہ مضارع کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اس لئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو "ثابتتین" مقدر ہے نہ "ثابتتان"۔

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر "وھی لتوقیت شی بمدۃ ثبوت خبرھا لاسمھا فلا بُدّ من ان یکون قبلھا جملۃ فعلیہ او اسمیہ" کی ترکیب میں "التوقیت شی ما" کو "ثابت" مقدر سے متعلق کر کے اُس کو "ھی" مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور "ھی لتوقیت شی ما" کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور "فلا بُدّ من ان یکون" کو جزا۔ **اقول** دونوں غلط ہیں۔ "اول" اس لئے کہ "ثابت" خبر مشتق ہونے کے باوجود ھی مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور "دوم" اس لئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنیٰ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دار العلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر "اجلس مادام زید جالسا" کی ترکیب میں "مادام زید جالسا" کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر "اجلس" کا مفعول فیہ بنایا ہے۔ **اقول** غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں اگر باور نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲۱ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے "ومفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور درو واقع شود"۔

(۱۰۰) اسی صفحہ پر "زید قائم" کی ترکیب میں "قائم" کو اسم فاعل بیان کر کے اُس میں ضمیر مستتر "ھو" کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر "وکل واحد من هٰذہ الافعال الاربعة" کی ترکیب میں "واحد" کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر "من هٰذہ الخ" کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ "واحد" اسم فاعل شبہ فعل نہیں بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں۔ حتی کہ اُس سے حرف جار متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے جمع الجوامع اور اُس کی شرح همع الهوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے "یصاغ من اثنین فما فوقهما الیٰ عشرة وزن فاعل بغیر تاء من المذکر وفاعلة بالتاء من المؤنث بمعنی بعض ماصیغ منه ولا یتصور ذٰلك فی معنی الواحد لان الواحد نفسه هو اسم العدد فلا اصل له یمکن مصاغا منه اھ" بلکہ "من هٰذہ الخ" ظرف مستقر ہو کر "واحد" کی صفت ہے۔

(۱۰۲) اسی صفحہ پر "وقال بعضهم فی کل زمان" کی ترکیب میں فی کل زمان کو "قال" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینہ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے "وقال بعضهم لیس لنفی مضمون الجملة فی کل زمان" تو اس کا متعلق "نفی" ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں "قال" سے متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازیں "وهی لنفی مضمون الجملة فی زمان الحال" کی ترکیب میں "هی" کو مبتدا قرار دے کر "لنفی" کو مستعمل مقدر سے متعلق کر کے اُس کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ "مستعمل" خبر مشتق "هی" مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ "کما لایخفی علی المبتدئین فضلاً عن المعلمین"۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر "واعلم ان تقدیم اخبار هٰذہ الافعال علیٰ اسمائها جائز" کی ترکیب میں "جائز" کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے کیونکہ "جائز" اسم فاعل ہے۔ جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر "واعلم انّ حکم مشتقات هٰذہ الافعال کحکم هٰذہ الافعال فی العمل" کی ترکیب میں "کحکم" کے کو مصدر قرار دے کر "فی العمل" کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں رہے اور جب نحو میر ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر اب ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے گا۔ "حکم الشی هو الاثر الثابت لذٰلك الشی" یہاں پر یہی معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر "فی العمل" اس سے کیوں کر متعلق ہوگا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد الشافیه" ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ "فی العمل" کا متعلق وہی ہے جو "کحکم" کا ہے یعنی ثابت مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابل تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر "لدخول تاء التانیث السّاکنة" کی ترکیب "التانیث" کو موصوف اور "السّاکنة" کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اتنا نہیں سوچا کہ ساکن تا ہوتی ہے یا تانیث بلکہ تاء التانیث کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر "بمعنی قارب زید الخروج" کی ترکیب میں "قارب زید الخروج" کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ لفظ معنی اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیئے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر ہے "یجب ان یکون خبرہ مطابقاً لاسمه" کی ترکیب میں مطابقاً کو اسم فاعل تحریر کر کے اُس میں ضمیر مستتر هو کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر "هٰذا ای کون الجار مطابقاً للفاعل اذا کان الفاعل اسماً ظاهراً" کی ترکیب میں "هٰذا" مفسَّر اور "کون الخبر الخ" کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ مفسَّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم اور "اذا کان الفاعل اسماً ظاهراً" کو شرط مؤخر۔ **اقول** دونوں غلط۔ اول اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں کما مر۔ دوم اس لئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے اور مفسَّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب

البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر "امالاکان مضمراً فلیست المطابقة شرطاً" کی ترکیب میں اَمَّا کو حرف استدراک اور "لماکان مضمراً" کو جملہ شرطیہ قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط کہ اَمَّا استدراک کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ یہ اَمَّا شرطیہ ہے جس کی شرط وجوباً محذوف ہوتی ہے۔ اور لما برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور "لیست" کا مفعول فیہ مقدم اور "فلیست المطابقة شرطاً" شرط محذوف کی جزا ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابل اتباع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر "فیکون الفعل المضارع مع اَنْ فی محل الرفع بانه اسمه" کی ترکیب میں "مَعَ اَنْ" کو "یکون" کا ظرف اور "بانه" کو اس سے متعلق کیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دونوں غلط اور قصور فہم پر مبنی ہیں۔ "مع اَنْ" ظرف مستقر ہو کر الفعل المضارع سے حال ہے اور بانه بھی اُسی ثابتاً مقدر سے متعلق ہے جس سے "فی محل الرفع" متعلق تھا۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع "بخلاف الوجه الاول" کو "فلایحتاج" سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے اور سوء تفہیم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر "هٰذاالوجه" سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اس کو "فلایحتاج" کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابل اتباع نہیں۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر "فیکون الاول ناقصاً والثانی تامّاً" کی ترکیب میں "الثانی" اور "تاماً" کو "یکون" محذوف کا اسم وخبر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کما مر بلکہ "الثانی" کا عطف "الاول" پر ہے اور "تامّاً" کا ناقصاً پر۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر کادَ زید یجیئ کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربہ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہی۔ "عَسیٰ" میں چونکہ معنی ترجا ہیں اس لئے وہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ اور کاد برائے رجا موضوع نہیں پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا۔ اگر باور نہ ہو تو سُنئے کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے "والثانی ای ماوضع لدنو الخبر دنو حصول کاد تقول کاد زید یجیئ فتخبر عن دنوالخبر لعلمك باشرافه علی الحصول للفاعل فی الحال"۔ دیکھئے فتخبر باواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ کادزید یجیئ جملہ خبریہ ہے انشائیہ نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس کو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے "فالانشاء ان لم یکن طلبا کافعال المقاربة" تو اس کو یوں زائل فرمائیے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں چنانچہ علامہ دسوقی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۶۳۹ میں ہے "ای کبعض افعال المقاربة اذ الانشاء انما یظهر فی افعال لرجاء وهی عسیٰ وحری واخلولق ولایظهر فی غیرها من افعال الشروع والمقاربة"

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر "قال بعضهم ان حرف النفی فیه مطلقاً یفید معنی النفی" کی ترکیب میں فیه کو ظرف مستقر کر کے "حرف النفی" سے حال قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط ہے اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ یفید کا ظرف لغو مقدم ہے۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر "بل الاثبات باقٍ علیٰ حاله" کی ترکیب میں "باقٍ" کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر هُوَ کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط ہے کما مرّ غیر مرّة۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر "وخبره یجیئ فعلاً مضارعاً دائماً بغیر اَنْ" کی ترکیب میں بغیر اَنْ کو یجیئ سے متعلق قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط ہے اور کوتاہی فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر "فعلاً مضارعاً" کی صفت ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی یجیئ سے متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۱۸) اسی صفحہ پر "کرب زید یخرج" کو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ غلط ہے جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں جن کی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ دسوقی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اس کو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر "مثل اوشك زيد ان يجئني او يجئني" کی ترکیب میں "يجئني" کو "ان يجئني" پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور "اوشك زيد ان يجئني" کو جملہ انشائیہ۔ **اقول** یہ دونوں غلط ہیں بلکہ "يجئني" سے پیشتر "اوشك زيد" بقرینہ سابق محذوف ہے اور کل "اوشك زيد ان يجئني" پر عطف ہے اور جملہ خبریہ ہے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی "ان يجئني" پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۷۱ پر "وهٰذه الثلثة مرادفة لكرب" کی ترکیب میں "مرادفة" کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر "هي" کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ "كما بيّنّاه غير مرة"۔

النّوع الثّانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۷۲ پر "نعم الرجل" "زيدٌ" کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ "نعم فعل مدح الرجل فاعل زيد مخصوص بالمدح" "فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں نیز قول معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے۔ اول فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ "الرجل" مبدل منہ اور "زيد" بدل۔ **اقول** یہ بھی غلط کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر "نعم زيد" کہنا درست نہیں کیونکہ "نعم" کا فاعل معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر "نعم الرجل زيد" کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ "نعم الرجل" جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۴۱۹ میں ہے۔ "فعلى الوجه الاول نعم الرجل زيد جملة واحدة اي اسمية خبرية مركبة من المبتداء والجملة الفعلية الانشائية"

(۱۲۳) اسی صفحہ پر "نعم الرجل خبره مقدم عليه" کی ترکیب میں "خبره" کو موصوف اور "مقدم عليه" کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کے ساتھ مطابق نہیں موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر "اومرفوع بانه خبر مبتداء محذوف" کی ترکیب میں "مرفوع" کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط۔ بلکہ "مرفوع" سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر "نعم الرجل هُوَ زيدٌ" کی ترکیب میں "الرجل" کو مبدل منہ اور هُوَ زيدٌ کو جملہ بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ "نعم" کی اسناد "هُوَ زيد" جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے وہی بدل کی طرف اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اس لئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر "فيكون على التقدير الاوّل جملة واحدة وعلى التقدير الثاني جملتين" کی ترکیب میں "على التقدير الثاني" کو "يكون" محذوف سے متعلق قرار دیا۔ اور جملتين کو اس محذوف کی خبر۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ "على التقدير الثاني" کا "عطف على التقدير الاول" پر ہے۔ اور "جملتين" کا "جملة واحدة" پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۷۳ پر "وقد يحذف المخصوص اذا دلّ عليه قرينة" کی ترکیب میں "قد يحذف المخصوص" کو جزائے مقدم اور "اذا دلّ عليه قرينة" کو شرط مؤخر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے یہاں پر "اذا" متضمن معنی شرط نہیں بلکہ برائے ظرفیت محضہ مابعد کی طرف مضاف ہے اور "يحذف" کا مفعول فیہ۔

(۱۲۸) صفحہ ۷۴ پر "نعم الرجل زيد" اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں "الرّجل" اور "الرّجلان" وغیرہ کو فاعل اور زید اور "الزيدان"

"وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے کما مر۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتیٰ کہ اُس کے ساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں اُن میں کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۷۵ پر "وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ" کی ترکیب میں "حکم" ثانی کو مصدر قرار دے کر "فی" کو اُس سے متعلق کیا۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر "حکم" مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ "فی" اُس سے متعلق بلکہ "کحکم" کے متعلق مقدر "ثابت" سے "فی" متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر "بئس الرجل زید" اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کما مر۔

(۱۳۱) صفحہ ۷۶ پر "اصلہ حبب" کی ترکیب میں لفظ "اصل" کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ورنہ لازم آئے گا کہ "حبب" کا حمل درست نہ ہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا ظفہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ "اصل" بمعنی "مایقابل الفرع" ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷۷ پر "اعرابہ کا عراب مخصوص نعم فی الوجھین المذکورین" کی ترکیب میں "اعراب" دوم کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جس کو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں بایں الفاظ بیان فرماگئے ہیں۔ "الاعراب ما اختلف آخرہ بہ" ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ او عن حاجتہ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسھا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبھا ای اجلھا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشئی ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب اللّٰہ المعدۃ ای غیرھا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشئی ای ازلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ۔ (۷) صیرورۃ الخیل العراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب۔ (۸) تکلم بالفحش۔ جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولد عربی اللون لاحد جیسے عرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون۔ (۱۰) اعطاء العُربُون۔ جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از ۶ تا ۱۰ معانی لازم ہے اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۷۸ پر "حبذا رجلاً زید" اور "حبذا راکباً زید" اور "حبذا زید رجلاً" اور "حبذا زید راکباً" کی ترکیب میں "زید" کو ممیز اور "رجلاً" کو تمیز اور "زید" کو ذوالحال اور "راکباً" کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شی لطیف کے فقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں "ذا" ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ شرح جامی ۳۶۵ میں ہے۔ "وذوالحال ھو ذا لا زید لان زیداً مخصوص و المخصوص لایجئی الا بعد تمام المدح والرکوب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لاعن المخصوص" ممیز کا ذکر نہیں فرمایا۔ اس لئے مُلا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں "لم یتعرض لبیان الممیز الظھورہ اذ لاابھام فی المخصوص"

النوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۷۹ پر "انما سمیت بھا" کی ترکیب میں "بھا" کو "سمیت" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ "با" زائدہ ہے جو فعل سے متعلق نہیں ہوتی۔ کما مر

(۱۳۵) اسی صفحہ پر "ولا دخل فیہ للجوارح" کی ترکیب میں "و" کو عاطفہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ یہ "و" حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی "و" کو عاطفہ فرمایا ہے۔ اور "فیہ" کو لائے نفی جنس کی خبر اول اور "للجوارح" کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابل اتباع نہیں بلکہ "فیہ" برائے "دخل" "ظرف لغو" ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر "لان بعضها للشك وبعضها لليقين" کی ترکیب میں "بعضها" ثانی کو "انّ" محذوف کا اسم اور "لليقين" کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ "بعضها" ثانی کا عطف "بعضها" اول پر ہے اور "لليقين" کا عطف "للشك" پر۔

(۱۳۷) اسی صفحہ پر "وهي تدخل على المبتداء والخبر" کی ترکیب میں فرماتے ہیں "هي" مبتداء تدخل فعل مضارع معروف هي ضمیر مستتر راجع ہے افعال قلوب کی طرف اس کا فاعل۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا کو خالی نظر آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر "وهي سبعة ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين وواحدة منها مشترك بينهما" کی ترکیب میں "سبعة" کو مبدل منہ اور جملہ "ثلثة منها للشك" کو بدل قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملة بدل نہیں ہوتا۔ زمخشری، ابن مالک، ابن جنی جواز کے قائل ہیں جس پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے۔

الی اللّٰہ اشکو بالمدینة حاجة وبالشام اخرىٰ کیف یلتقیان

حاجة واخرىٰ مبدل منہ اور کیف یلتقیان جملہ بدل اور آیت یہ ہے "مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَاقَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ اَلِيْمٍ" مَا ثانیہ مبدل منہ اور ان ربک الآیة بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمة همع الهوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہار مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں "والجمهور لم يذكروا ذلك" جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہار مذکور پر ابو حیان سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں۔ "قال ابو حيان وليس كيف يلتقيان بدلاً بل استهافاً للاستبعاد كذا ان ربك الآية لنلا يودى الى اسناد الفعل الى الجملة وهو ممنوع" اقول اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا۔ جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے۔ اسی واسطے قول اشمونی ابدالها من المفرد پر حاشية الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا "انما صح ذالك لرجوع الجملة فى تقدير الى المفرد كما فى التصريح" تو ثابت ہوا کہ "من حیث الجملة" بدل نہیں ہوتا۔ پس جملہ اس کی صفت ہے۔ اور جملہ ہائے مابعد ھی باعتبار عطف اسکی صفت ہیں۔

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر "وظننت اذا كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول الثاني" کی ترکیب میں ظننت کو مبتداء اور "اذا كان من الظنة الخ" کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دے کر اس کی خبر بنایا ہے۔ اقول یہ غلط کہ دو اصطلاح میں خلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو انکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے ان کے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر۔ اور لفظ "جزائیہ" کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر "فانظر ماذا ترى" کی ترکیب میں "ذا" کو بمعنی "اَلَّذِى" اسم موصول قرار دے کر "ترى" کو جملہ فعلیہ انشائیہ بتا کر صلہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا۔ بلکہ خبری ہی ہوتا ہے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ هداية النحو صفحہ ۴۰ میں والصلة جملة خبرية

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر "لان مضمونهما معاً مفعول به فى الحقيقة" کی ترکیب میں "معاً" کو "مضمون" کا مفعول فیہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے۔ تفصیل کے لئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے۔ تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر "زعمت اللّٰہ غفورا" کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں "زعمت" فعل با فاعل اللہ مفعول اول ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے مقامات پر یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر "زید ظننت قائم" کی ترکیب میں "زید قائم" کو جملہ اسمیہ خبریہ کر کے "ظننت" کا مفعول بہ معنی

قرار دیا۔ اور فرمایا "ظننت" "فعل قلب ضمیر "انا" اُس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ **اقول** یہ دونوں غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا۔ نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مر۔ پھر "ظننت" کا فاعل ضمیر "انا" کہنا صرف میریا دنہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ فاعل "ت" ضمیر بارز ہے "انا" نہیں۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور اسی "انا" کا نتیجہ ہے۔ جب تک آدمی میں "انا" موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر "ان اعمالها اولیٰ علیٰ تقدیر التوسط وابطالها علیٰ تقدیر التاخر" کی ترکیب میں "ابطالها" کو اِنّ محذوف کا اسم اور علیٰ تقدیر التاخر" کو اس کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں۔ کما مر

(۱۴۴) اسی صفحہ پر "لاتزیدوت الهمزة فی اول علمت ورأیت صاراً متعدیین الیٰ ثلثة مفاعیل" کی ترکیب میں "صارا" کے عائد ضمیر "هما" مستتر بیان فرمائی ہے۔ **اقول** یہ غلط اور صرف میریا دنہ ہونے کی دلیل ہے۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر "فمعنی المثال الاول حملت زیداً علیٰ ان یعلم عمراً فاضلاً" کی ترکیب میں حملت زیداً الخ کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہو کر خبر ہے۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر "اعلم انه لایجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثة" کی ترکیب میں من کو "لایجوز" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر "المفعول الاول" سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں۔ جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر "ولایجوز حذف احدهما دون الآخر کما مر" کی ترکیب میں "کما مر" کو "لایجوز" سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُس کا متعلق ہمیشہ مقدر رہا کرتا ہے۔ کما مرّ عن الفوائد الشّافیہ۔

العوامل القیاسیة

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر "واما اذا کان متعدیاً فینصب المفعول به" کی ترکیب میں "اذا کان متعدیاً" کو شرط اور فینصب المفعول به" کو جزا قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ "اذا" ظرف مابعد کی طرف مضاف اور "فینصب" کا مفعول فیہ مقدم ہے اور فینصب مع "جزا جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مرّ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر "وهو اسم حدث اشتق منه الفعل" کی ترکیب میں حدث کو موصوف اور "اشتق منه الفعل" کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ فعل "حدث" سے مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ "اسم حدث" سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ "اسم حدث" جو مصدر ہے مشتق منہ نہ ہے۔ پس وہ جملہ "اسم حدث" کی صفت ہے۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر "قال البصریون ان المصدر اصل والفعل فرع" کی ترکیب میں "الفعل" کو "اِنّ" محذوف کا اسم اور "فرع" کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مر۔ بلکہ الفعل کا عطف "المصدر" پر ہے اور "فرع" کا اصل پر۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر "قال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر باعلاله وصحته بصحته" کی ترکیب میں "لاعلال" کو قال سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی ہے کیونکہ یہ اصالت فعل اور فرعیت مصدر کی علت ہے قول یا اصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتیٰ کہ "قال" سے تعلق ہو۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی "قال" سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اس سے پیشتر بھی "لاستدلاله" کو "قال البصریون" میں قال سے متعلق کیا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر "اِنّ" کے اسم و خبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر "ولاشک ان دلیل البصریین یدل علیٰ اصالة المصدر مطلقاً ودلیل الکوفیین یدل علیٰ اصالة الفعل

فی الاعلال" کی ترکیب میں "مطلقًا" کو "یدل" کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ "اصالۃ" سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور انّ دلیل البصریین رئٖ کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور "دلیل الکوفیین مٰا" کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اوّلاً "اس لئے کہ" انّ دلیل البصریین مٰا" جملہ نہیں کیونکہ انّ اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے۔ ثانیاً اس لئے کہ "دلیل الکوفیین مٰا" جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے نفی جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائدِ اسم لَا سے خلو لازم آئے گا۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر "واکرم متکلماً بالھمزۃ" کی ایک ترکیب میں "بالھمزۃ" کو ظرف مستقر کر کے ضمیر "متکلماً" سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شئی لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ اکرم متکلم نہیں۔ متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغۂ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اس کو جائز قرار دے گئے ہیں۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر "ولاقائل بہ احد" کی ترکیب میں لَا کو نفی جنس کے لئے اور "قائل بہ" کو اس کا اسم اور "احد" کو اُس کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں "قائل بہ" کی نفی "احد" سے ہے نہ "احد" کی قائل بہ سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لَا برائے نفی ہے اور "قائل" مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور "احد" فاعل قائم مقام خبر اور "قائل" مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لَا برائے نفی جنس ہو تو قائلاً منصوب منون ہونا چاہئے کہ "قائل بہ" مشابہ مضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود۔ حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش مرحوم بھی اس کو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر "فزیدفی المثالین مجرور لفظاً لاضافۃ المصدر الیہ ومرفوع معنیً لانہ فاعل" کی ترکیب میں فی المثالین " کو مجرور کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم "ماحقہ التاخیر یفید الحصر" کے پیش نظر لازم آئے گا۔ کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہ ہو جو بدیہی بطلان ہے۔ بلکہ "فی المثالین" ظرف مستقر ہو کر "زید" سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز "مجرور" اور "مرفوع" کو ممیز اور لفظاً اور معنیً کو تمیز قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ تمیز ذات مذکورہ سے ہوتی ہے۔ یا ذاتِ مقدرۃ سے اوّل دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جس کے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے "عندی عشرون درھماً" دوم وزن جیسے عندی منوان سمناً سوم کیل جیسے عندی قفیزان بُراً۔ چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوباً۔ پنجم مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلاً"۔ مجرور اور مرفوع ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جس کی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ رضی بایں الفاظ بیان فرمائی ہے۔ "وغیر المقدار کل فرع حصلہ بالتفریع اسم خاص یلیہ اصلہ للبیان ویکون ذالک الفرع ممایصح اطلاق الاصل علیہ نحو خاتم حدیداً وباب ساجًا وثوب خزاً وان لم یتغیر تسمیۃ البعض بالتبعیض نحو قطعۃ ذھب وقلیل فضۃ لم یجز انتصاب الثانی علی التمیز اھ" یعنی مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کے لئے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا جس سے متصلاً اُس فرع کی اصل بیان کے واسطے مذکور ہو۔ اور اُس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے "خاتم حدیداً" کہ انگوٹھی لوہے سے بنی۔ اور اُس کے لئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی "خاتم" جس سے اُس کی اصل یعنی "حدید" بیان کے واسطے متصلاً مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساجا اور ثوب خزاً" اور اگر تفریع سے فرع کے لئے اسم خاص حاصل نہ ہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے "قطعۃ ذھب" کے سونے کے ہر ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں اور جیسے "قلیل فضۃ" کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں "ذھب" اور "فضۃ" مجرور باضافت ہوں گے نظر بر آں لفظ مجرور اور مرفوع مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ ان کی اصل "لفظاً" اور "معنیً" نہیں بلکہ جر اور رفع ہے۔ پس صحیح یہ کہ "لفظاً" اور معنیً ذات مقدرہ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت مجرور اور نسبت مرفوع بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیز ہے لفظاً اور معنیً اُسکی تمیز اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے۔ جس کو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر "ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور" کی ترکیب میں "کالمثال" کو "یذکر" سے متعلق قرار

دیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے۔ کما مر غیر مرۃ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر ''عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب زید'' کو ترکیب میں ''من ضرب زید'' کی مفسّر اور ''من ان یضرب زید'' کو مفسَّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ یہ ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے۔ اور ای کے بعد عجبت بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہ ترکیب کی جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر ''لا یسام الانسان من دعاء الخیر ای من دعائہ الخیر'' کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی ''من دعاء الخیر'' کو مفسَّر اور ''من دعائہ الخیر'' کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْل یہ بھی غلط کما مرّ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۱) اسی صفحہ پر ''واما فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ'' کی ترکیب میں ''فی مصدر الفعل اللازم'' کو ''کائن'' ''مقدر سے متعلق کر کے ''کائن'' کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور ''فصورۃ واحدۃ'' کو مبتدا قائم مقام جزا۔ اَقُوْل یہ غلط ہے بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مر۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر ''وھو یعمل عمل فعلہ کالمصدر'' کی ترکیب میں ''کالمصدر'' کو ''یعمل'' سے متعلق کیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مر۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر مبتدائے محذوف ''ھو'' کی خبر ہے۔ جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ''یعمل'' سے متعلق قرار دے گئے ہیں۔ جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر ''ل یکمل مشابھتہ بالفعل المضارع'' اور ''لما کان مشابھا بالفعل المضارع'' کی ترکیب میں ب کو ''مشابھت'' اور ''مشابھا'' سے متعلق سے قرار دیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ ''کما مرّ غیر مرۃ''۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر ''فیکونُ خبراً عنہ'' کی ترکیب میں ''عَنْ'' کو یکون'' سے متعلق قرار دیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر خبراً کی صفت ہے یا خبراً کا ظرف لغو۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر ''الضاربُ عمراً فی الدّار'' کی ترکیب میں ''ضَارِبُ عمراً'' کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے صلہ قرار دیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ ان میں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں۔ کافیہ اور اسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ ''اوماضاھاھا من المضاھاۃ وھی المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وھو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلیٔ ماءً او اسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیوناً او الصفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھاً او اسم التفضیل نحو زید افضل اباً فان ھٰذہ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھھا لانھا منسوبۃ الیٰ فاعلھا کما ان الفعل منسوب الیٰ فاعلہ''۔

(۱۶۶) اسی صفحہ پر ''فیکون حالاً عنہ'' کی ترکیب میں ''عَنْ'' کو ''یکون'' سے متعلق کیا ہے۔ اَقُوْل یہ غلط ہے بلکہ ''منبئاً'' مقدر کا ظرف مستقر ہے اور وہ ''حالاً'' کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ''عَنْ'' کو ''یکون'' سے متعلق کر گئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ ''کون'' کا صلہ ''عَنْ'' نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر ''بل یکون حینئذٍ مضافاً الیٰ مابعدہ'' کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ ''مضافاً'' شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ اَقُوْل یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۱۶۸) اس کے بعد ''مررت بزیدٍ ضارب عمرو امس'' کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ جس کو اسم فاعل کے عمل نہ کرنے کی مثال میں پیش کیا گیا ہے۔ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔ اَقُوْل یہ غلط ہے ورنہ ''ضارب عمر'' کا زید

کے لئے صفت ہونا درست نہ ہوگا۔ وجہ یہ کہ اگر "عمر" کو ضارب کا مفعول بہ قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے" واللفظية ان يكون المضاف صفة مضافة الى معمولها" اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو ضارب عمرو نکرہ رہا اور نکرہ کا صفت معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں عمر مضاف الیہ ہے۔ مفعول بہ نہیں۔ اب ضارب کی اضافت اُس کی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو "ضارب عمر" معرفہ ہوا اور "زید" کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا۔ چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول بہ میں عملِ نصب کے لئے شرط ہے۔ فاعل کو رفع دینے کے لئے شرط نہیں۔ لہٰذا مثال مذکور میں ضارب مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل ضمیر میں عامل ہے کہ اُس کی شرط اعتماد متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کے لئے موجب نہیں اس لئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے۔ اور یہ "ضارب" اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں عمرو کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں۔ پس مضاف باضافت لفظی نہ ہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر " سواء كان بمعنى الماضي والحال اوالاستقبال" کی ترکیب میں " سواء " کو مبتدا اور "كان بمعنى الماضي الخ" کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ " سواءٌ " خبر مقدم ہے اور "كان بمعنى الماضي الخ" بتاویل کونہ بمعنی "الماضی اوالحال اوالاستقبال" مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے "سواء" کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر "اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضراب الخ" کی ترکیب میں "الموضوع" کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال اور "کضراب الخ" کو ظرف مستقر کر کے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کے ساتھ مخصوص ہوجائے۔ حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدیق اور فاروق وغیرہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اس کو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب "البشیر الکامل" میں دیکھئے۔

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر " لكنهم جعلوا ما فيهما من زيادة المعنى قائماً مقام ما زال من المشابهة اللفظية" کی ترکیب میں " جعلوا" کے اندر ضمیر فاعل "هم" مستتر بتائی۔ اور "فيهما" کے متعلق مقدر "حصل" سے "من زيادة" کو متعلق بتایا اور "زال" سے "من المشابهة" کو متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ تینوں باتیں غلط۔ اول اس لئے کہ صرف میر یاد نہ ہونے پر مبنی ہے۔ "جعلوا" میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واؤ ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے "واو در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل ست۔ دوم اس لئے کہ " من زيادة المعنى" ظرف مستقر ہو کر "ما" سے حال ہے۔ سوم اس لئے کہ " من المشابهة " بھی ظرف مستقر ہو کر "ما" سے حال ہے کیونکہ دونوں "من" برائے تبیین ہیں۔ اور من برائے تبیین ظرف مستقر ہو کر حال ہوا کرتا ہے اگر امر مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر " وشرط عمله كونه بمعنى الحال اوالاستقبال" کی ترکیب میں کون کو اسم و خبر سے ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے مل کر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ اس واسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ بحث تمیز میں اس کی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے۔ "اوفى اضافة مثل يعجبني طيبه ابا وابوة ودارا وعلما"۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر "واعتماده على المبتدأ كما في اسم الفاعل" کی ترکیب میں "ك" کو "اعتماد" سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ "کاف" ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے اور یاد رکھئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اعتماد سے متعلق فرما گئے ہیں۔ جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر "مثل زيد مضروب غلامه الآن او غدا" کی ترکیب میں "الآن" کو معطوف علیہ اور "غدا" کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ غداً سے پیشتر "زید مضروب غلامہ" بقرینہ سابق محذوف ہے اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف

۔ کیونکہ دونوں منصوب ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی "خـ" "و "لا کن" پر معطوف قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر "ولا تنتفي فيه احدىٰ الشرطين المذكورين ينتفي عمله" کی ترکیب میں اذا کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ "اذا" حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مرّ مراراً۔

(۱۷۶) صفحہ ۱۷۴ پر "وهي مشابهة باسم الفاعل" کی ترکیب میں "با" کو "مشابهة" سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ یہ "با" زائدہ ہے اور باے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر "وفي كون كلّ صفة منهما" کی ترکیب میں کون کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ مصدر شبہ جملہ نہیں ہوتا چہ جائیکہ جملہ اور لطف یہ ہے کہ پہلے "کون" کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جتنا ارزاں ہے، جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر "حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات على قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات" کی ترکیب میں "حسن" کو معطوف علیہ اور باقی ماندہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح "ضارب" کو معطوف علیہ اور باقی ماندہ کو معطوف۔ اقول یہ غلط ہے اور ضعف بصر پر قوی برہان۔ جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اُس کو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا کر ہے یہ نہیں تو کیا ہے۔ صحیح ترکیب "الشہر الکامل" میں دیکھئے۔

(۱۷۹) صفحہ ۱۷۵ پر "وفي اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها إلّا ان الاعتماد على الموصول لا يتاتى فيها" کی ترکیب میں "اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها" جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور "الا" کو حرف استثناء اور "ان الاعتماد على الموصول الخ" جملہ کو مستثنیٰ۔ اقول یہ سب غلط۔ بقول شخصے الاعتقاد اما غلط محض غلط۔ کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اس لئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ حاشیہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبدالغفور قدس سرہما صفحہ ۸۰ میں خواص اسم ذکر کرتے ہوئے فرمایا "من جملتها تاء التانيث المتحركة وياء النسبة وكونه فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذاحال وتمييزاً ومثنّى ومجموعاً ومنادىٰ ومصغراً ومكبراً ومنسوباً ومستثنىٰ ومستثنىٰ منه ومرجعاً للضمير بلا تاويل ومنصرفاً وغير منصرف وابدال اسم صريح منه والاخبار به مع مباشرة الفعل نحو كيف كنت والعلم انما خرجت والتنكير والتعريف والتذكير والتانيث" اور جب اِلّا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو اِلّا بھی برائے استثناء نہ رہا۔ بلکہ اِلّا یہاں پر بمعنی "لکن" برائے استدراک ہے اور "لکن" خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحاً مستثنیٰ نہیں کہلاتا۔ چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی صفحہ ۱۷۱ میں "بالّا واخواتها" پر فرمایا "احترز به عن نحو جاءني القوم لا زيد وماجاء ني القوم لكن زيد جاء" اس سے ظاہر ہوگا کہ "لکن" عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلاً محرم آفندی صفحہ ۲۰۴ میں ہے "او بلكن الاستدراكية نحو جاءني القوم لكنّ زيداً لم يجئ" اس سے معلوم ہوا کہ لکن استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع "المخرج" کی تفسیر میں فرمایا۔ ای الاسم الذى اخرج اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع "المذكور" کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی۔ "اى الاسم الذى ذكر" اب روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر برآں ذات شریف کا اِلّا کو برائے استثنا قرار دے کر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں۔ نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جس کے حکم افراد یا اجزاء سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا۔ اس ارشاد کو از قبیل "کریلے اور نیب چڑھے" سمجھئے۔ کہ یہاں پر اِلّا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا۔ اس پر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود پھر دونوں مل کر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۶ پر "قد يكون معمولها منصوباً علىٰ التشبيه بالمفعول في المعرفة وعلىٰ التمييز في النكرة" کی ترکیب

میں فی "المعرفة" کو للتشبیه سے متعلق قرار دیا ہے۔ اور "فی النکرة" کو "التمیز" سے۔ اقول یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی۔ کیونکہ "فی" صلہ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور "المعرفة" یہاں پر وجہ شبہ نہیں۔ نیز "نکرة" تمیز کے لئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو "فی النکرة" کو "التمیز" سے متعلق قرار دینے پر "ظرفیة الشئ لنفسه" لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۷ پر "لاجل الاضافة" کو ترکیب میں مجبو سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے۔ بلکہ "مجوا" کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر "بان یکون فی الاٰخرة الخ" کی ترکیب میں "یکون فی آخرة الخ" کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور "او یکون فی آخرة مضاف الیه" کو جملہ بنا کر معطوف۔ پھر فرماتے ہیں۔ "معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور"۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوگا۔ کیونکہ "اول یکون" سے پیشتر "ان" موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر "علیٰ انها تمیز له" کی ترکیب میں "له" کو "تمیز" سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اس کے لئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر "فیرفع منه الابهام" کی ترکیب میں "یرفع" کی ضمیر فاعل هُوَ کا مرجع النکرة قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع تمیز ہے جو بہ نسبت "النکرة" اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۱۰ پر "احدهما العامل فی المبتداء والخبر وَهُوَ الابتداء" کی ترکیب میں "العَامِلُ فی المبتداء والخبر" کو معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور "هُوَ الابتداء" جملہ کو معطوف۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ یہاں پر عطفِ جملہ بر جملہ ہے۔ یعنی "هُوَ الابتداء" جملہ "احدهما العامل" جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر "وَهُوَ الابتداءِ اِی خلو الاسم عن العَوَامِلِ اللفظیة" کی ترکیب میں "الابتداء" کو مفسَّر اور "خلو الاسم الخ" کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں وہ تو ایسی صورت میں "ای" کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب فتذکر

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے "الخصه ان یقال الخ" کی ترکیب میں "یقال" کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دے کر فرماتے ہیں بتاویل مفرد ہو کر فاعل۔ اقول یہ غلط ہے کہ تعبیر نحات کے مطابق نہیں۔ وہ تو یوں کہتے ہیں کہ "یقال الخ" جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ "اَنْ" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل۔

ناظرین!

مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ کُل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہوئے جن میں ۱۸۷ غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی۔ جن کو دیکھ کر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کُل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کئے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کئی سو تک اور پہنچتی۔ یہ دارالعلوم دیوبند میں درجہ عُلیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دارالعلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب مولانا انور شاہ صاحب مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری بشرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہم نے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروع لکھی، حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہو گیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف واخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اُسکے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مأتہ عامل کی ترکیب نہ آئی۔

آخر وجہ کیا؟

وہی جو ہم نے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی اکابر اپنے مرشد برحق، حقیقت آگاہ، ولایت پناہ، حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کے ساتھ پیش آئے۔ اور اصاغر تا ایں دم اُس بے ادبی اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ نظر برآں دونوں پر راہِ حق مسدود کردی گئی۔ کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اساءت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اخلاف اُن پر راضی رہے لہٰذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ

ہر روٹھے تو گرو ملادے، گرو روٹھے نا ہٹور

بھیکا وہ نر کوڑ ہے جو گرو کو سمجھے اور

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جب تک نحو میر کے مسائل زبانی یاد نہ ہوں شرح مأتہ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔

(۲) عبارت کا تجزیہ کرکے ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کون سی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کون سی علامت پائی جاتی ہے اور اگر حرف ہے تو اُس کی علامت بتاؤ۔

(۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی ۱۶ اقسام میں سے کون سے قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون سے سبب پائے جاتے ہیں۔ نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے۔ حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو گیارہ قسموں میں سے کون سا ہے۔ اور اُس کے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کون سا مرفوع ہے اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کون سا منصوب اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کون سا مجرور۔

(۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کون سی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل اور کس پر مبنی ہے۔ نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے۔ نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا سہ مفعول اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔

(۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کون سی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کون سی قسم ہے۔ نیز مبنی ہے تو کس پر۔

اسم منسوب

(۶) اسم منسوب اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے۔ بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۳ پر زیر تعریف عدل لفظ الاصلیۃ کی ترکیب میں فرمایا "اسم منسوب مفرد مؤنث نائب الفاعل فیھا ھِیَ راجع الی الصیغۃ" اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے۔ تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل "منسوب" لیتے ہیں جو صیغۂ اسم مفعول ہے اور ھمع الھوامع صفحہ ۱۹۲ ج ۲ میں ہے اسم منسوب الیہ کی تغییر لفظی اور معنوی بیان کرنے کے بعد تغییر حکمی بایں طور بیان فرمائی" وحکمی وَھُوَ رفعه لما بعدہٗ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانك قلت منتسب الیٰ قریش ابوہ ویطرد ذالك فیه وان لم یکن مشتقاً وان لم یرفع

الظاهر رفع الضمير المستكن فيه كما يرفعه اسم الفاعل المشتق" اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل منتسب لیتے ہیں جو صیغۂ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع ان کے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بروقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے۔ جس میں آج کل طلبہ درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔

(۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اس وقت ہوتا ہے جب کہ یہ بمعنی حدوث ہوں اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جب ان کے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ان کے معنی کی تقلید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنے کے لئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے۔ کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں پر بمعنی ثبوت۔

(۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمن اور الرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ اٹھارہ قسموں سے خارج۔ جن میں بعض احسن اور بعض حسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ اٹھارہ قسمیں اس وقت ہیں جب کہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو۔

(۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معروفہ اُس وقت واجب ہے جب کہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ آخر کہ نوع رابع میں وجوہ ثلثہ سے معریٰ کر کے استعمال کیا گیا ہے اور تیرہویں نوع میں معرّف باللام۔ عمل بہر صورت کرے گا۔ تلك عشرة كاملة۔

اصلاح ضروری

"نحو مررت بزيد اي التصق مروري بمكان يقرب منه زيد" اور ہم چوتھم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگزاشت واقع ہو گئی ہے۔ کاپیاں پلیٹ پر جم جانے کے باعث درستگی نہ ہو سکی۔ فروگزاشت یہ ہے کہ مررت بزید کو مراد اللفظ قرار دے کر مضاف الیہ بنا دیا۔ اور التصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کی جائے گی۔ کہ نحو مضاف مررت بزید مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ ای حرف تفسیر التصق مروری بمكان يقرب منه زيد مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی باقی معلوم پھر مررت بزید اور التصق مروری الخ کی بر تقدیر ارادۂ معنی وہی ترکیب کی جائے جو کتاب میں مذکور ہے۔ وجہ یہ کہ "مررت بزید" نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہے۔ مراد المعنی نہیں ورنہ جملہ ہو گا اور لفظ نحو کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا۔ لہٰذا التصق مروری الخ بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا۔ نظر بر آں ای تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے ہے۔ اور ایسی صورت میں "ای" کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے۔ کما مرّ عن مغني اللبيب وغیرہ۔ اساتذۂ کرام بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں۔

مائۃ عامل کے مصنف

شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں جو ازروئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد تھے۔ کتاب جمل انہی کی تالیف ہے۔ جس کو مجموعہ نحو میر میں شامل کر دیا گیا ہے۔ ابوعلی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو بیس جلدوں میں مکمل ہوئی۔ ۴۷۱ھ میں وفات پائی۔

مائۃ عامل کے شارح

عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں کما في الدار المكنون لمحمد ماه بن محمد انور آپ کا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نورالدین ہے۔ اور اشعار میں تخلص جامی۔ بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے

جس کا نام "جام" تھا، اُس کی طرف نسبت سے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی کے "جام" یعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپ کا تخلص "جامی" ہے۔ قصبۂ جام کی طرف نسبت کرنے پر جامی کے معنی ہو گئے قصبۂ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر جامی کے معنی ہو گئے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنے والے۔ چنانچہ خود آپ نے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

مولدم جام و رشحۂ قلمم جرعۂ جام شیخ الاسلامی است

لاجرم در جریدۂ اشعار بدو معنیٰ تخلصم جامی است

نسب شریف اور تحصیل علم

آپ کے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کی نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے تلمیذ خاص تھے۔ اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات پہنچ کر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی۔ پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقۂ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے با کمال شاگرد تھے۔ پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے۔ پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا۔ شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۵۴ ہے۔ بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہٗ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ سے بھی استفاضہ کیا۔

وفات

جب عمر شریف اکیاسی (۸۱) سال کو پہنچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ "ومن دخلہ کان آمنا" سے سن وفات ہے، جس کو بعض ادباء نے بایں طور نظم کیا۔

جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت فی روضۃ مخلدۃ ارضھا السماء

کلک قضا نوشت بدروازۂ بہشت تاریخہ ومن دخلہ کان آمنا

اور مولانا آسی مداری علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمایا۔

جامیُّ الذی مُوْرَاحٍ بجامنا کالرُّوحِ فی جَسَدِ القبر کامنا

قدمات بالموات وقد حلّ بالحرم ارختہ ومن دخلہ کان آمنا

بارگاہ نبوی ﷺ میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر بھیا شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاذ معظم حضرت مولانا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہٗ سے نقل کر کے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کر کے بایں خیال روانہ ہوئے کہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مواجہ شریف میں عرض کریں گے۔ جھومتے ہوئے جا رہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا۔ جب مدینہ منورہ سے قریب پہنچے تو محبوب خدا ﷺ نے ایک صاحب سے

خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اُس سے کہہ دینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں نہ پڑھے۔

خواہم از شوق دست بوس تو بُرد   دست بیروں کُن از یمانی بُرد

ورنہ اس کی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا۔ جس سے فتنۂ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کیسی اعلیٰ مقبولیت ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ وہ قصیدہ تمامہ یہ ہے۔

یانبی اللہ سلام علیک   انما الفوز والفلاح لدیک

بس بود جاہ واحترام مرا   یک علیک از تو صد سلام مرا

بسلام آمدم جواب بدہ   مرہمی بر دل خرابم نہ

خواہم از شوق دست بوس تو بُرد   دست بیروں کن از یمانی برد

مہر روئی تو بُرد ہوش از من   بنما روئی خود زبہرد بمن

سویم افگن ز رحمتی نظرے   باز کُن بر رخم ز لطف درے

زاری من شنو تکلم کن   گریۂ من نگر تبسم کُن

لب بجنباں پئی شفاعت من   من گر در گناہ وطاعت تن

گرنہ رفتم طریق سُنّت تو   ہستم از عاصیاں امّت تو

رحم کُن بر من وفقیری مَن   دست دہ بہر دستگیری من

اے دل ودیدۂ خاک نعلینت   رشتۂ جاں شراک نعلینت

روئی مجنوں بر آں زمیں اولیٰ   کہ بود جائی ناقۂ لیلیٰ

اے خوش آں سرزمیں کہ منزل تست   باہر آں جا گزار محملِ ست

ہر گیاہی کز آں زمیں خیزد   ناقہ در جیب ویاسمیں ریزد

پیش آں بارگاہ نورانی   شود بہر خاکِ راہ پیشانی

رود در آں بارگاہِ حشمت وناز   پیش سینہ نہادہ دست نیاز

دمبدم در معنی سفتہ   خالی از لاف ودعوی گفتہ

کی بود کہ میاں منبر وقبر   کردہ صد چاک جیب وخرقۂ صبر

یا رسول اللہ السلام علیک   انما الفوز والفلاح لدیکَ

کی بود بادلی زغم رستہ   جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے استاذ معظم حضرت مولانا عبدالحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی، نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرس اعلیٰ تھے۔ کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا اس خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی۔ مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اس کی عمر ہزار سال سے زائد ہوتی ہے۔ جس گدھ کو تم مارو شاید اس نے رسول پاک ﷺ کو دیکھا ہو۔ ایسے گدھ کو مارنا شان ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنے کے بعد مزار اقدس پر حاضر ہو کر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا

بسفر می روم چہ فرمائی

تو قبر انور سے جواب آیا

بسلامت روی وباز آئی

یہ جواب سن کر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے۔ چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب سابق قیام کیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کے لئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا۔

بسفر می روم چہ فرمائی

اس مرتبہ قبر انور سے جواب نہ آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والآخرۃ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا وناصرنا وملاونا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

فقیر سید غلام جیلانی

صدر المدرسین...... ☆ مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

۲۶-۳-۸۴ھ چہار شنبہ 5-8-64ء

○○○○○○○○○○○○○○○

اشعار مفیدہ در علم نحو و صرف

صرفیاں را مغز باشد چوں سگاں — نحویاں را مغز باشد چوں شہاں

ہر آں ماضی کہ گردد چار حرفی — علامت غابرش ضم پیش صرفی

دہ حرف عطف مشہور اند یعنی واو و ذا و فا — ثم حتی او واما ـــــ ام و بل لکن ولا

حرف علت نام کردم واؤ الف و یایٔ را — ہر کہ را دردے رسد ناچار گوید وای را

صحیح ست و مثال ست و مضاعف — لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

قرب تا گردد تقاضا واوء تا تا کند — زانکہ کسرہ ہست بالا آں بخواہد یا کند

چو تعارض شد میان او تسد ترجیح چیست — قرب تا ترجیح دارد زانکہ کسرہ عارضی ست

مصدر تفعیل آمد پنج تا اندر خیال — تَفعِلَۃٌ تَفعال و فِعّال و فُعال آمد فِعال

بشنو از من آنچہ آید بر وزنش یاد گیر — تذکرہ تکرار و کذّاب و سلام آمد کتاب

ظرف یَفعِل مَفعِل ست الا ز ناقص اے کمال — غیر یَفعِل مَفعَل آید دائما الامثال

مبالغ کالحذر رحـمن بالمفعال موطیق — رحیم مَجزمٌ ضَحکَۃٌ صَبُورٌ ثم صِدیق

عُجابٌ والکِبارُ ایضاً و کُبّار و عَلّام — و قدوسٌ و قیومٌ و کَافِیَۃٌ و فاروق

و تاءٌ زید فیہ لیس للتانیث خذ ھذا — ولم یُفرق بتاء فیہ تذکر و تانیث

افعال عموم نزد ارباب عقول — کون ست و وجود ست و ثبوت و حصول

ہفت معنی نحو دارد جملہ را از من بجو — قد و مقدار و قبیلہ نوع و شرع و شبہ و سو

رفع و نصب و جر و جزم ایں ہر چہار — از برائے معرب آمد اختیار

ضم و فتح و کسر و وقف اندر شمار — از برائے مبنی آمد ہر چہار

ضمہ و فتحہ و کسرہ ہم سکون — ایں ہمہ را مشترک داں یاد دار

مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار — معرب آں باشد کہ گردد بار بار

بود ترکیب نزد نحویاں شش — بیادش گیر گر خائف ز قوتی

چو اسنادی و تعدادی و مزجی — اضافی داں و توصیفی و صوتی

ان را در چار جا مکسور خواں — ابتداء و بعد قول و بعد موصول قسم داں

چوں در آید در خبرش لام نیز — إنَّ را مکسور خوانی اے عزیز

ان را در ہیچ جا مفتوح خواں — بعد علم و بعد ظن و در میاں

بعد لولا بعد لو تحقیق داں — أنَّ را مفتوح خوانی اے جواں

اوزان عدل را بتای. شش شمر — مَفعل فَعل مثالہا مثلث عمو

فعل ست ہچو اُنس فعال ست چو ثلاث — دیگر فعال داں قطام و فُعل سحر

گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبری — تا کدام است اے برادر نزد نحوی منصرف

صالحؑ و ہودؑ و محمدؐ با شعیبؑ نوحؑ و لوطؑ — منصرف داں و دگر باقی ہمہ لا ینصرف

اسمیہ گر حال باشد با ضمیر و واو خواں — یا بواوٴ ہم یا ضمیر لیک ایں با ضعف داں

فعلیہ گر حال باشد داں بتفصیل. تمام — گر مضارع مثبت ست بے واو باشد در کلام

ما سوائے ہر دو را گویم بشنو از من اے فتا — گاہ بواو وگاہ ضمیر و گاہ بہر دو بے خطا

میز. از عدد بر سہ جہت داں — ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مجرور

ز دہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد — ز صد بر تر ہمہ فردند و مجرور

صاحب مائۃ عامل

تعارف

عبدالقاہر نام، ابوبکر کنیت۔ والد کا نام عبدالرحمٰن ہے جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے اکابر نحاۃ میں سے ہیں علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے معانی و بیان کے امام مانے جاتے ہیں آپ کی نظر وسیع و فکر صحیح و قلم نجیح سے علم معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی نہ کر پایا انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا انواع تشابہ کے درمیان تمیز کرنا مسائل ملتبسہ کو متمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے آپ کی تحقیقات خامضہ اور آپ کے زرین اقوال علماء بلاغہ کیلئے آج تک مشعل راہ بنے ہوئے ہیں آپ کے بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضع علم بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم

زمرۂ متقدمین کے ائمہ وشیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیل علم کی خاطر صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کر کے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے مگر شیخ عبدالقاہر نے ابوعلی فارسی کے خواہرزادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ اس کے باوجود آپ آسمانِ علم وفضل پر مہر تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے طاش کبریٰ زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے احمد بن عبداللہ الضریر المہابازی صاحب ''شرح اللمع'' اور ابوالمظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب ''المختلف والمؤتلف'' وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجھل میل ھائم ... وعش حمارا تعش سعیدا، فالسعد فی طالع البھائم

وقال ۔

لا تامن النفثۃ من شاعر، مادام حیا سالمانا طقا ... فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یھجو کم صادقا

وفات

آپ نے ۷۱ ۴ ھ میں بزبان جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے

لو خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ... جس جگہ جا کر کوئی آتا نہیں

وفات پائی بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف

(۱)......المغنی شیخ ابوعلی فارسی کی ''الایضاح'' کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲)......المقتصد شرح مذکو

"المغنی" کا خلاصہ ہے ایک جلد میں ہے۔(۳)...... اعجاز القرآن۔(۴)...... تفسیر الجرجانی یہ غالبا سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔(۵)......الجمل علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔(۶)...... العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔(۷)...... دلائل الاعجاز۔(۸)...... اسرار البلاغۃ دونوں معانی و بیان کی مایہ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے یہ دونوں بڑی نشانی ہیں اور دونوں علوم میں ید بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔(۹)...... مختار الاختیار فی فوائد معیار الافکار، معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔(۱۰)...... مائۃ عامل عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور و متداول متن ہے۔

شروح و تعلیقات مائۃ عامل

(۱) شرح العوامل، از شیخ حاج باباطوسی۔(۲) شرح العوامل از شیخ حسام الدین توقانی۔(۳) شرح العوامل از شیخ احمد بن مصطفی معروف بہ طاش کبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ۔(۴) شرح العوامل از شیخ یحییٰ بن بخشی متوفی فی اوائل ۱۰۰۰ھ۔(۵) شرح العوامل از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل۔(۶) شرح العوامل از علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ۔(۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب، از شیخ ابراہیم بن احمد جزری۔(۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ۔(۹) شرح عوامل جرجانیہ از ملا سعد اللہ۔(۱۰) شرح عوامل جرجانیہ از حسن بن موسیٰ کردی۔[۱] متوفی ۱۱۴۸ھ۔

---

[۱]: نزھۃ الخواطر – قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاھر استاذ سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبدالوارث الفارسی النحوی۔

مفصل حالات علم النحو

لغوی معنی

لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے اول قصد وارادہ یقال نحوت هذا نحوا ای قصدت قصدا دوم جهت مثل "هن نحو البیت عامدات" سوم مثل یقال هذا نحوا ای مثله چهارم نوع یقال هذا علیٰ اربعة انحاء" ای انواع پنجم راسته مثل "هذا النحو السوی ای الطریق المستوی ششم فصاحت یقال ما احسن نحوک فی الکلام هفتم پهر انا یقال نحوت بصری الیه ای صرفت وقال الامام الداودی

للنحو سبع معان قد اتت لغة ۔ جمعتها ضمن بیت مفرد کملا

قصد ومثل ومقدار وناحیة ۔ نوع وبعض وصرف فاحفظ المثلا

اصطلاحی تعریف

علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب دینا ترکیب وافراد سے بحث کی جائے کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یا لا وقوع سے متعلق ہے۔

موضوع

علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیہ وقال فی مدینة العلوم وموضوعه المرکبات والمفردات من حیث وقوعها فی التراکیب والا ذوات کونها روابط التراکیب۔

غرض وغایت

گفتگو کے وقت معانی وصیغہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو

صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول منقول ہے "تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض" کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو ایوب سختیانی فرماتے تھے تعلموا النحو فانه جمال للوضیع وترکه هجنة للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کیلئے بھی باعث جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعث عیب ہے وللہ در الکسائی فی النحو

انما النحو قیاس یتبع	وبه فی کل علم ینتفع
واذا ما ابصر النحو الفتی	مر فی المنطق مرا فاتسع
واتقاه کل من یعرفه	من جلیس ناطق او مستمع
واذا لم یعرف النحو الفتی	هاب ان ینطق جبنا فانقمع
فتراه ینصب الرفع وما	کان من نصب ومن خفض رفع
انما فیه سواء عندکم	لیست السنة فینا کالبدع

تدوین

ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دور جاہلیت اور آغاز اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلاتکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشاعر

ولست بنحوی یلوک لسانه	ولکن سلیقی اقول فاعرب

لیکن جب دین اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق درجوق داخل اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اسکے انسداد کی فکر ہوئی۔

نزہۃ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدولی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں ایک رقعہ ہے میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلام عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کله اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبئی به والحرف ما افاد معنی" چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحویہ جمع کئے عطف ونعت تعجب واستفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب انّ اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا کہ باب لکنّ کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا "ما احسن هذا النحو الذی قد نحوت فلذلک سمی النحو"۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہد فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا کوئی ہے جو مجھے محمد ﷺ پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ براۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان الله بریء من المشرکین ورسوله" میں لفظ رسوله کو جر کے ساتھ تلقین کی اعرابی نے کہا کیا اللہ اپنے رسول ﷺ سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی

اس سے بری ہوں یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ" اس کے بعد آپ نے حضرت ابوالاسود دوائلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابوالاسود وائلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم نحو کا واضع اول عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود وائلی نے قواعد نحو یہ جمع کئے ہیں چنانچہ روایات میں ہے کہ ابوالاسود وائلی سے سوال ہوا "امن این لک ھذا النحو. قال لفقت حدودہ من علی بن ابی طالب۔

نحاۃ قرن اول

حضرت ابوالاسود وائلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابوعمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔

۱) عنبہ بن معدان معروف بعنبۃ الفیل متوفی ۹۳ھ۔

۲) میمون الاقرن متوفی ۱۰۲ھ یہ دونوں ابوالاسود دوئلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔

۳) ابو بحر عبداللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی ۱۱۷ھ عربیت اور قرات کے امام تھے امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ اور دریا دونوں برابر ہیں یہ فَرَزْدَق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا:

فلو کان عبداللہ مولی ھجوتہ ولکن عبداللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیئے۔

۴) ابوسلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابوالاسود دوائلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔

۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی ۱۳۰ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

۶) ابوعمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی ۱۴۹ھ عربیت و نحو اور قرات تینوں کے بہت بڑے عالم تھے علم نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں ایک "الاکمال" دوسری "الجامع" دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے۔

ذھب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسیٰ بن عمر ذاک اکمال وھذا جامع للناس شمس وقمر

۷) ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان کا نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علم نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے

شاگرد ہیں اوران سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اورابو محمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق۔

مــا زلــت اغــلــق ابــو ابــا وافــتـحـهـا　　حـتـى اتـيـت ابــا عـمــرو بـن عـمـار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد وورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔

۸) ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی ۱۶۰ھ سید اہل ادب اورفن عروج کے سب سے پہلے واضع ہیں ابوعمرو بن العلا کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اورنضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کررہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کرلوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والدتو پاگل ہوگئے لوگوں نے آپ کواطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا۔

لـو كـنـت تـعـلـم مـا اقـول عـذرتـنـي　　او كـنـت اعـلـم مـا تـقـول عـذلـتـكـا

لـكـن جـهـلـت مـقـالـتـي فـعـذلـتـنـي　　وعـلـمـت انـك جـاهـل فـعـذرتـكـا

۹) ابوبشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین ومتاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں خلیل بن احمد یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمرو وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابوالحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی آپ کی تصنیف ''کتاب سیبویہ'' علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کیلئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے و للّٰہ در القائل

الا صـلـى الـمـلـيـك صـلاة صـدق　　عـلـى عـمـرو بـن عـثـمـان بـن قـنـبـر

فـان كـتـابـه لـم يـغـن عـنـه　　ذو قـلـم ولا ابـنـاء مـنـبـر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا کراتے ہیں کہ ''فن نحو میں معتبر کتاب رضی ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونی ہے اور صحیح معنی مین کتاب تو سیبویہ کی ''الکتاب ہے'' مگروہ بہت دشوار ہے امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتصم باللہ کے وزیر محمد بن عبدالملک کے پاس جانے کا ارادکیا تو میں نے سوچا کہ ان کیلئے کون سی مفید اوربیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر وجستجو کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

۱۰) ابوالحسن علی بن حمزہ کنائی متوفی ۱۸۹ھ نحو ولغت اور قرأت کے امام ہیں انہوں نے ابوجعفر رواسی ورمعاذ ہراء سے تعلیم پائی ابو زکریا یحیٰی بن زیاد الفراء اور ابوعبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

۱۱) ابوزکریا یحیٰی بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاہ قرن ثالث:-

۱۲) ابوالحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان کی ایک کتاب ''الاوسط'' ذکر کی ہے۔

۱۳) ابوعمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو ولغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابوعبیدہ

ابوزید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرح کے نام سے مشہور ہے۔

۱۴) ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو وادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے علم نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

۱۵) ابوالعباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت وامام نحو، ابوعمر جرمی، ابوعثمان مازنی اور ابوحاتم بجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں علم نحو میں ان کی کتاب "المقدمہ" کے نام سے مشہور ہے۔

۱۶) ابوالعباس احمد بن یحیٰی معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

۱۷) ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو وادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

۱۹) ابوالحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

۲۰) ابوجعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں ایک "تفاحہ" دوسری "الکافی"۔

۲۱) ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرۃ" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کیلئے اس کتاب سے انتفاع کی دعا کرتے۔

۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں طبیعت مین کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیان لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو ناتمام ہے۔

۲۳) ابومحمد عبداللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء ونحاۃ میں سے ہیں ابوالعباس مبرد اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کے شاگرد ہیں نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عمدہ کتاب ہے۔

۲۴) ابوسعید حسن بن عبداللہ بن المرزبان معروف سیرانی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء وافاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپکی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں علم نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

۲۶) ابوعلی حسن بن احمد بن عبدالغفار الفارسی متوفی ۳۷۵ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابوالعباس مبرد پر فضیلت دی ہے ابوطالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابوعلی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں آپ ابوبکر بن السراج

اور ابو اسحاق کے تلامذہ میں ہیں ابوالفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربعی، ابو طالب عبدی اور ابوالحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علم نحو حاصل کیا ہے نحو میں آپ کی کتاب ''الایضاح'' ۱۹۶/ ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علم نحو میں ہیں اور باقی تعریف میں دوسری کتاب ''التکملۃ'' ہے۔

۲۷) ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۲ھ ابو بکر بن السراج اور ابو بکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں علم نحو، علم لغت، علم فقہ اور علم کلام وغیرہ میں ماہر و مُتَبَحِّر تھے۔

۲۸) ابوالفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے علم تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں آپ نے ابو علی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابو الحسن علی بن عبداللہ سمسمی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں آپ کی کتاب ''الخصائص'' اور ''اللمع'' نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ واہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علم نحو پر خوب شرح بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علم نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے انہیں میں ابوالاسود دوائلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مُبَیّن قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطۂ نحو ہیں جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہل کوفہ نے اس میں حصہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا پھر اس کے پڑھنے پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا یہاں تک کہ فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیر سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دارالخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حمایتوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا بعد میں آنے والے مولفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفاء کیا بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی متاخرین نے اس کے طول کو مختصر کی اور صرف اصول و مبادی پر اکتفاء کیا جیسے ''تسہیل'' میں ابن مالک نے اور ''مفصل'' میں زمخشری نے کیا ہے

درس نظامی میں علم نحو کی حسب ذیل کتابیں داخل نصاب ہیں:

مأتہ عامل، کافیہ، ہدایۃ النحو، نحو میر، شرح مأتہ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

الدیباجۃُ فی الحمد والنعت والمنقبۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للّٰہ علی نعمائہ الشاملۃ و الآئہ الکاملۃ و الصلوٰۃ علی سیّد الانبیاء محمّدن المصطفٰی و علی آلہ المجتبی

۱- **قولہ بسم اللّٰہ**......کلام مجید کی اتباع اور حکم حدیث کی تعمیل میں بسم اللّٰہ کے ساتھ ابتداء کی۔ ابتدء بالتسمیۃ اور ابتداء بالتحمید کی روایات کا باہمی تعارض یوں مندفع ہو جاتا ہے کہ حدیث تسمیہ میں ابتداء کو حقیقی یا عرفی پر محمول کیا جائے اور حدیث تحمید میں اضافی یا عرفی پر۔ (اسم) اس کو کہتے ہیں جو مسمّی کو آشکارا کر دے۔

۲- **قولہ اللّٰہ**......سیبویہ کے نزدیک اس کی اصل لاہ ہے، بعد دخول الف لام العباس اور الحسن کی طرح عَلَم کے قائم مقام ہو گیا اس تقدیر پر مشتق ہوا اور بعض کے نزدیک مشتق نہیں بلکہ ایسا عَلَم ہے جس میں واجب تعالیٰ منفرد ہے اور غیر شریک نہیں۔ بایں دلیل کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ھل تعلم لہ سمیا ای ھل تعلم احدًا غیرہ یسمی باللّٰہ ،مجدد مائۃ سابقہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ القوی کے ملفوظات موسوم بنام تاریخی الملفوظ حصہ چہارم ص ۶۹ میں ہے "**عرض**" اللّٰہ کا لفظ مرکب ہے یا مفرد؟" **ارشاد**" مشہور یہ ہے کہ الف لام تعریف اور الٰہ سے مرکب ہے، ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر اس کو حذف کر دیا اور پھر بعد حذف حرکت لام کو لام میں ادغام کر دیا اللّٰہ ہو گیا۔ مگر مجھے دوسرا قول پسند ہے کہ لفظ اللّٰہ مرکب نہیں بلکہ بہیت کذائیہ عَلَم ہے ذاتِ باری کا کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب ہے اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہئے۔ اور اس کا مؤید اُس کا طرز استعمال بھی ہے کہ وقت ندا اُس کا الف لام نہیں گرتا۔ یا اللّٰہ میں ایسا نہیں ہوتا کہ ہمزہ اور الف گر کر "یے" "لام" میں مل جائے۔ اگر لام تعریف ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا کہ اس کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور منادی یا معرف باللام کے پہلے ایُّھا زیادہ کرتے ہیں، یہاں حرام ہے۔ اور اگر معنی کا تصور کر کے ہو تو کفر ہے۔ ایُّھا کے معنی ہوتے ہیں ایک مبہم ذات جس کا بیان آ گے ہے۔ وہاں ابہام کیسا وہ تو اعرف المعارف ہے ہر شی کو تعیین تو وہیں سے عطا ہوتی ہے ۱۲۔

۳- **قولہ الرحمن الرحیم**......بعض کے نزدیک دونوں متحد بالمعنی ہیں یعنی بمعنی ذو الرحمۃ ۔ اور بعض کے نزدیک دونوں مختلف المعنی ہیں۔ چنانچہ زمخشری کے نزدیک رحمٰن ابلغ ہے کہ اُس کے معنی مطلق مہربان ہیں، دُنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اسی طرح انسان وحیوان اور مومن و کافر میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا اختصاص نہیں، بخلاف رحیم کہ اُس کے معنی ہیں مومنین پر آخرت میں مہربانی فرمانے والا۔ نیز رحمٰن کا غیر خدا پر شرعاً اطلاق نہیں ہوتا بخلاف رحیم کہ اُس کا ہوتا ہے۔ پس رحمٰن خاص اللفظ عام المعنی ہوا اور رحیم بر عکس ۱۲ الطحاوی۔

۴- **قولہ علی نعمائہ** ...... بفتح نون اور مد کے ساتھ ہے بروزن فَعَلاءُ بمعنی نعمت اسم جمع ہے جمع نہیں کہ اس وزن پر جمع نہیں آتی۔ **شاملۃ** شمول سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں عام ہونا، برلغت مشہور باب سمع سے آتا ہے۔ **آلاء** بروزن افعال آلی کی جمع ہے اور اس واحد میں چند لغت اور ہیں۔ اِلْیٌ بکسر ہمزہ وسکون لام اَلْیٌ بفتح ہمزہ ولام اِلَی بکسر ہمزہ وفتح لام اور آخر میں الف مقصورہ۔ **کاملۃ** بمعنی تامۃ ضد ناقصۃ اور **نعمائہ** بتقدیر مضاف ہے یعنی **انعام نعمائہ** ۔ اسی طرح **الآئہ** میں مضاف مقدر ہے یعنی **اعطاء الآئہ** ، کیونکہ دونوں محمود علیہ واقع ہیں۔ اور محمود علیہ محمود کے افعال سے ہوتا ہے آلاء افعال سے نہیں بلکہ انکا انعام وعطا محمود اللہ تعالیٰ کے افعال سے ہے۔ اور **نعمائے شاملہ** سے مراد فواضل عالیہ ہیں۔ اور آلائے کاملہ سے فضائل مختصہ۔ اور اس میں تمام مخلوقات پر تفضیل انسان کی طرف اس آیت کریمہ کے بموجب اشارہ ہے۔ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلاً ۱۲۔

۵- **قولہ والصلوٰۃ** ...... بمعنی ثنائے کامل یا بمعنی تعظیم یا حسب بیان مغنی بمعنی مہربانی۔ مگر جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے معنی رحمت مراد ہوتے ہیں اور جب فرشتوں کی جانب ہو تو استغفار اور مومنین کی طرف ہو تو درود۔ اور سلام کے ترک میں اشارہ ہے کہ وہ مکروہ نہیں ۱۲ جامع الرموز۔

۶- **قولہ سید الانبیاء** ...... یعنی رئیس پیغمبراں "حدیث" **انا سیّد ولد آدم و لا فخر** کی طرف تلمیح ہے۔ **انبیاء** نبی کی جمع ہے جس کے معنی ہیں غیب کی خبریں بتانے والے۔ شفائے امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ میں اس کی مصدر **نبـــوۃ** کی تفسیر بایں طور فرمائی هِیَ الاِطّلاعُ عَلَی الْغَیْبِ ۱۲۔

۷- **قولــہ محمد** ...... یہ محبوب خدا ﷺ کے اسمائے شریفہ میں مشہور تر ہے اس نام پاک کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر نام کی اصل ہے جس طرح اس کا مسمّٰی بحکم حدیث **و کل الخلائق من نوری** سارے عالم کی اصل ہے۔ شعر

وہی جلوہ شہر بشہر ہے	وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے	وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا	وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا ہے
وہ ہے جان جان سے ہے بقا	وہی بن ہے بن ہی بار ہے

اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جس طرح فرع کا تجزیہ کرنے سے اصل باقی رہ جاتی ہے اسی طرح ہر نام کے اعداد کا بقاعدہ ذیل تجزیہ کرنے سے نام پاک کے اعداد ۹۲ رہ جاتے ہیں تو یہ نام پاک ہر نام کی اصل ہوا وہ قاعدہ یہ ہے کہ جس نام کو چاہیں اس کے عدد کو چوگنا کریں پھر حاصل میں دو جمع کردیں پھر حاصل کو پانچ گنا کردیں پھر حاصل کو بیس پر تقسیم کریں پھر باقی کو نو گنا کرکے اس میں دو جمع کردیں تو حاصل بانوے ہوگا جو نام پاک کے اعداد ہیں مثلاً اس کتاب کا نام شرح مأۃ عامل ہے بحساب ابجد اس کے اعداد چھ سو پچانوے ہوتے ہیں اس کو چوگنا کیا تو دو ہزار سات سو اسی حاصل ہوئے اس میں دو (۲) جمع کرنے سے حاصل دو ہزار سات سو بیاسی ہوا پھر اس کو پانچ گنا کیا تو تیرہ ہزار نو سو دس حاصل ہوئے اس کو بیس (۲۰) پر تقسیم کرنے سے دس باقی بچے ان کو نو گنا کرکے دو جمع کئے تو بانوے حاصل ہوتے ہیں اس نام پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں جو مومن اس نام کے ساتھ موسوم ہے وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے سیرت حلبی جلد اول صفحہ ۹۹ میں ہے:

وفی حدیث معضل اذا کان یوم القیامۃ نادی منادیا محمد قم فادخل الجنۃ بغیر حساب فیقوم کل من اسمہ محمد یتو ہم ان النداء لہ فلکر امۃ محمد ﷺ لا یمنعون۔

اور حدیث معضل میں ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا اے محمد کھڑے ہو کر جنت میں بغیر حساب داخل ہو جاؤ۔ تو ہر شخص کھڑا ہو جائے گا جس کا نام محمد ہے یہ خیال کر کے کہ بلاوا میرے لئے تھا پس محمد ﷺ کی بزرگی کے پیش نظر ان کو روکا نہ جائے گا۔

یہ یاد رہے کہ نام پاک محمدؐ کے ساتھ تسمیہ فضائل اعمال سے ہے جن میں حدیث ضعیف بھی بالا جماع معتبر ہے چہ جائیکہ معضل۔ آپ کو اس نام کے ساتھ بالہام خداوندی موسوم کیا گیا اور آپ سے پیشتر کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہ ہوا۔ لفظ محمد کا اشتقاق تحمید سے ہے جو باب تفعیل سے آتا ہے اور تفعیل کا خاصہ تکثیر ہے تو بنظر اشتقاق اس کے معنی ہوئے۔ وہ ذات جس کے فضائل محمودہ کثیر ہوں اور آپ کے فضائل کی کثرت کا یہ عالم جس کو محقق علی الا طلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ القوی نے مدارج النبوۃ شریف میں بایں الفاظ بیان فرمایا: شعر

ہر مرتبہ کہ بود در امکاں بر دست ختم ہر نعمتے کہ داشت خط شد برو تمام

۸- **قولہ وعلی آلہ** ...... نبوی ارشاد .اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد ۔ کی اتباع میں ذکر آل مناسب ہوا۔ اور آل کے معنی ہیں اہل وعیال، پیرو، دوست۔ یہاں پر تیسرے معنی مراد ہیں آل اسم جمع ہے جمع نہیں لہٰذا المجتبیٰ کا صفت ہونا صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترکیب

با حرف جار اسم مضاف اسم جلالت موصوف۔ الف لام برائے تعریف رحمن صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف رحمن صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول۔ الف لام برائے تعریف۔ رحیم صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے موصوف رحیم صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ابتدئ فعل مقدر موخر کا ابتدی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم انا ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ۔ فاعل ابتدی فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ معنی انشائیہ ہوا فائدہ جس حرف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہ ہو۔ اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں۔ اور جس کا متعلق مذکور ہو اس کو ظرف لغو۔

قولہ الحمد للہ الخ ...... الحمد مبتدا لام حرف جار۔ اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ مستحق مقدر کا علی حرف جار نعماء مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسم جلالت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف الف لام حرف تعریف شاملۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ۔ و حرف عطف الاء

مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسم جلالت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف الف لام حرف تعریف کاملۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھــی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف کاملۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا مستحق اسم مفعول ھو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے الـحـمـد، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔

قولہ والصلوٰۃ الخ ...... و حرف عطف الصلوٰۃ مبتدا علیٰ حرف جار سید مضاف الانبیاء مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ۔ اسم رسالت موصوف ال حرف تعریف مصطفیٰ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ھو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر بدل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مجرور ہوا۔ جار مجرور سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف عـلـیٰ حرف جار آل مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسم رسالت مضاف مضاف الیہ سے ملکر موصوف ال حرف تعریف مجتبیٰ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ھــو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور ہوا۔ جار مجرور سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقر ہوا نــازلۃ مقدر کا نــازلۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھــی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے الصلوٰۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔ ۱۲ البشیر الکامل

① لغت میں فاعل مختار کی زبانی تعریف کو کہتے ہیں جو تعظیماً کی جائے اور اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو منعم کی تعظیم پر دلالت کرے۔ ۱۲

② یعنی وہ نعمتیں جن کا اثر دوسرے تک پہنچے ان کو فواضل کہتے ہیں جو جمع فاضلۃ ہے ۱۲

③ یعنی وہ نعمتیں جن کا اثر غیر تک نہ پہنچے ان کو فضائل کہتے ہیں جو جمع فضیلۃ ہے۔ ۱۲

④ بروزن افعلاء آخر میں الف ممدودہ ہے مگر مناسبت المصطفیٰ مقصور پڑھا جائے گا جیسے سلا سلاً بمناسبت اغلالاً منون پڑھا جاتا ہے۔

⑤ یہ اور مجتبیٰ ہم معنی ہیں یعنی برگزیدہ ۱۲

❶ بایں وجہ کہ جب صفت کے صیغہ بمعنی ثبوت ہوں تو ان پر داخل شدہ الف لام بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے الفوائد الشافیہ میں زیر قول الکافیہ فالمفرد المنصرف فرمایا و اللام حرف تعریف لا موصول بمعنی الذی کما زعم لان الصفات اذا کانت بمعنی الثبوت کالمومن والکافر فاللام الداخل علیهما حرف تعریف بالاتفاق کما فی المطول۔

بیان تقسیم العوامل

اعلم ان العوامل فی النحو علیٰ ما الفه الشیخ الامام افضل علماء الا نام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی سقی اللّٰہ ثراه و جعل الجنة مثواه مائة عامل لفظیة و معنویة فاللفظیة منها علیٰ ضربین

۱- **قوله العوامل**...... فواعل جمع فاعله آتی ہے اور کبھی فاعل کی جبکہ فاعل اسم ہو جیسے خالد کی خوالد یا مذکر لا یعقل کا وصف جیسے ناھق کی جمع نواھق اور عامل اسم ہے اس چیز کا جو آخر کلمہ کو وجہ مخصوص پر کردے یا وصف اسم ہے اور اسم مذکر لا یعقل، پس بہر تقدیر عوامل جمع ہوئی عامل کی۔ شارح علیہ الرحمۃ کا قول صفحہ ۴۹ پر سبعة عوامل اس کا مؤید ہے کیونکہ اسم عدد ثلثة سے عشر تک مذکر کے لیے تا کیساتھ آتا ہے اگر عاملة کی جمع ہوتی تو سبع عوامل فرماتے۔۱۲

۲- **قوله فی النحو**...... ای مذکورة فی کتب النحو اس قول میں اس طرف اشارہ ہے کہ عامل در حقیقت متکلم ہوتا ہے اس لئے کہ مقتضی اعراب معانی اور ان کی علامات کو وہی ظاہر کرتا ہے اور عوامل آلات ہیں لیکن نحویوں نے بوجہ دخل فی الجملہ مجازاً آلات کو معانی کا موجد اور علامت قرار دیا ہے۔۱۲

۳- **قوله الشیخ**...... بمعنی پیر اور خواجہ ہے کتب نحو اور معانی و بیان میں لفظ شیخ سے یہی عبد القاہر مراد ہوتا ہے اور کتب فلسفہ میں بوعلی بن سینا اور کتب کلام میں امام ابو الحسن اشعری قدس سرہ۔۱۲

۴- **قوله الامام**...... بمعنی پیشوا یعنی نحو میں نہ دینی علوم میں۔ اس لئے کہ یہ سیبویہ اخفش ابن جنی ابوعلی فارسی زمخشری کی طرح متعصب معتزلی ہے چونکہ ان کا اعتقاد تھا کہ کفر کی طرح کذب بھی خلود فی النار کا موجب ہے اس لئے ان کی روایات پر اعتماد کیا جاتا ہے بشرطیکہ جذبۂ اعتزال پر مبنی نہ ہوں لفظ امام سے نحو و معانی و بیان میں یہی عبد القاہر مراد ہوتا ہے اور فلسفہ میں امام فخر الدین رازیؒ اور تصوف میں امام غزالیؒ اور حدیث میں امام بخاری اور فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ قدست اسرار ھم۔۱۲

۵- **قوله سقی**...... سقی بمعنی سیراب کرنا ثرا بفتح ثا بمعنی خاک نمناک مراد قبر ہے بعلاقہ اطلاق عام و ارادہ خاص۔ اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو راحت گاہ کردے کیونکہ زمین کو سیراب کرنا موجب راحت ہوتا ہے مگر یہ دعا عبد القاہر کے خلاف اعتقاد ہے کیونکہ وہ معتزلی تھا اور معتزلہ قبر کے ثواب و عذاب کا انکار کرتے ہیں جیسے وہابی شفاعت کا۔۱۲

۶- **قوله مثواه**...... بمعنی جائے سکونت۔ اس دعا میں اشارہ ہے کہ معتزلہ کافر نہیں ورنہ جنت کی دعا اس کے لیے نہ کی جاتی کہ کفار کے واسطے بعد مردن دعائے مغفرت کفر ہے۔

۷- **قوله مائة**...... اصل میں مِئیٌ بروزن عنب تھا یا الف ہو کر ساقط ہوئی اور اس کے عوض تا آ گئی تومئة بروزن عدة ہو گیا۔

بایں خیال کہ لفظ منہ سے التباس نہ ہو کتابت میں میم کے بعد الف بڑھا کر اس پر ہمزہ لکھتے ہیں معنیٰ کلام یہ ہوئے کہ کتب نحو میں مذکورہ عوامل شیخ کی تالیف پر سو ہیں اور ائمہ نحو کے نزدیک ایسا نہیں۔ پس ہو سکتا ہے کہ جو چیزیں شیخ کے نزدیک عامل ہیں وہ دوسروں کے نزدیک نہ ہوں یا برعکس۔

۸- **قولہ عامل**...... یہ مائۃ کی تمیز برائے تاکید ہے کیونکہ العوامل کی خبر ہونے کے باعث مائۃ میں ابہام نہیں۔ جیسے و ذرعھا سبعون ذراعاً میں ذراعاً تمیز برائے تاکید ہے اور جیسے اس شعر میں زاد برائے تاکید ہے تتردد مثل زادا بلھک فینا فنعم الزاد زاد ابیک زاد زادنا اور یہ جیسے قم قائما میں حال برائے تاکید ہے کذا فی الرضی۔

س: علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی بعض تصانیف میں تحریر فرمایا ہے کہ جمع معرف باللام بمعنی ہر ہر فرد ہوتی ہے جیسے معرف باللام استغراق اور بمعنی مجموع الافراد نہیں ہوتی نظر برآں مائۃ کا العوامل کی خبر ہونا درست نہیں۔ کیونکہ اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ہر ہر عامل سو ہے جو صحیح نہیں اور صحیح یہ ہے کہ کل عامل سو ہیں۔

ج: جمع معرف باللام ہمیشہ ہر ہر فرد کے واسطے نہیں ہوتی بلکہ کبھی مجموع الافراد کے لیے بھی ہوتی ہے جیسے ھذہ الرجال میں فاضل سمرقندی نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور بعض مفسرین نے آیت کریمہ لا تدرکہ الابصار کو اسی معنی پر محمول کیا ہے۔

۹- **قولہ لفظیۃ و معنویۃ**...... عامل لفظی وہ ہے جس کا تلفظ کر سکیں یا اس کا تلفظ ہو سکے جو اس پر دلالت کرتا ہو پس عامل محذوف بنظر اول اور معنی جو اسم اشارہ یا حرف تنبیہ سے مستفاد ہو کر حال میں عامل ہوتے ہیں جیسے ھذا زید قائما بنظر ثانی عامل لفظی کی تعریف میں داخل ہیں اور عامل معنوی وہ ہے جو ایسا نہ ہو اس قول سے مقصود ان حضرات کے قول سے احتراز ہے جنہوں نے عامل معنوی کا انکار کر کے فرمایا کہ مبتدا اور خبر ایک دوسرے میں عامل ہیں اور حرف مضارع عامل ہے مضارع میں۔۱۲

① ای جمعہ...... اس سے مراد شیخ کے ہر سہ رسائل ہیں مائۃ عامل، جمل، تتمہ۔

② یعنی علم ادب میں یا مطلقاً بر سبیل ادعا تاکہ طلبا کو اس کا کلام سننے کی طرف رغبت ہو۔

③ ان کی کنیت ابو بکر ہے اور ابو سعید بن ابو الفتح بن جنی سے تلمذ حاصل تھا اور ان کو ابو سعید سیرانی اور مازنی سے۱۲

④ جرجان کی طرف نسبت ہے جو اصل میں گرگان تھا خوارزم کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے یا استرآباد کے مضافات میں ہے یا شیراز کا ایک گاؤں ہے۔۱۲

ترکیب

قولہ اعلم الخ...... اعلم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل، ت علامت خطاب ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی العوامل ذو الحال فی حرف جار النحو مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ مذکورۃ مقدر کا علیٰ حرف جار ما اسم موصول۔ الف فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے ما الشیخ موصوف الامام صفت اول افضل اسم تفضیل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف علماء مضاف الیہ مضاف الانام مضاف الیہ۔ علماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ افضل مضاف کا۔

افضل اسم تفضیل۔مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے ملکر صفت ثانی موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر مبدل منہ۔عبد مضاف القاهر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف۔ابن مضاف عبد مضاف الیہ مضاف الرحمٰن مضاف الیہ۔عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ابن مضاف کا۔ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت اول۔الف لام حرف تعریف جرجانی۔ اسم منسوب هو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف جرجانی۔اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت ثانی۔موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر بدل الشیخ مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر فاعل الف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا ما موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور۔جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا مذکورۃ مقدم کا۔مذکورۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث هی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے ذوالحال مذکورۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ہوا۔العوامل ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم ہوا انّ کا،مائۃ ممیز مضاف الیہ، عامل تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر صلہ ہوا۔انّ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر مفعول بہ۔اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله سقى الله ثراه وجعل الجنة مثواه...... ترکیب-سقی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسم جلالت فاعل ثرا مضاف ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے عبدالقاهر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ سقی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ انشائیہ ہوا۔و حرف عطف۔جعل فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے اسم جلالت فاعل الجنۃ مفعول بہ اول مثوا مضاف ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے عبد القاهر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی فعل،فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

قوله لفظية و معنوية...... لفظیۃ اسم منسوب هی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ راجع بسوئے مبتداء مقدر نائب فاعل اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف معنویۃ اسم منسوب اس میں هی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے مبتدائے مقدر نائب فاعل اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر بعضها مقدر کی اس میں بعض مضاف ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے مائۃ عامل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله فاللفظية الخ......فا برائے تفصیل الف لام برائے تعریف لفظیۃ اسم منسوب اس میں هی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل لفظیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت العوامل مقدر کی العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال۔من حرف جار ها ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے مائۃ عامل جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں هی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا علیٰ حرف جار ضربین مجرور۔جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں هی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتداء۔اسم فاعل اپنے فاعل سے اور ظرف

مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔۱۲ البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل۔۱۲

بیان تقسیم العوامل

سماعیة وقیاسیة فالسماعیة منها احد وتسعون عاملاً والقیاسیة منها سبعة عوامل والمعنویة منها عددان وتتنوع السماعیة منها علیٰ ثلثة عشر نوعاً

۱- **قوله سماعية وقياسية**...... بعذر حصر جزئیات جس کا تعین بجز مفہوم کلی نہ ہو وہ قیاسی ہے اور جس کا تعین بالشخص ہو اگر چہ بذریعہ مفہوم کلی بھی اس کا ضبط ہو سکے وہ سماعی ہے اور معنوی نہ سماعی ہوتا ہے نہ قیاسی کہ یہ دونوں لفظی کے اقسام ہیں۔ اور معنوی اس کا مقابل ہے اسم تفضیل اور افعال تعجب شیخ کے نزدیک عامل نہیں اسی واسطے سماعی اور قیاسی کسی میں ذکر نہیں کیا۔

۲- **قوله فالسماعية**...... افعال ناقصہ۔ افعال مدح وذم افعال مقاربہ۔ افعال قلوب اگر چہ مطلق فعل میں داخل ہیں جو عامل قیاسی ہے مگر بعض احکام میں مطلق فعل سے ممتاز ہونے کی بناء پر سماعی میں شمار کیے گئے اسی طرح اسمائے اعداد مرکبہ جیسے احد عشر تا تسعة عشر اگر چہ اسم تام ممتنع الاضافۃ میں مندرج ہیں مگر بعض احکام کی تخصیص کے باعث سماعی میں محسوب ہوئے۔

۳- **قوله احد وتسعون**...... یعنی سماعیۃ لفظیۃ اکیانوے عامل ہیں جبکہ اسمائے اعداد مرکبہ کو ایک عامل قرار دیا جائے ورنہ زائد ہو جائیں گے۔۱۲

۴- **قوله سبعة عوامل**...... یعنی عوامل لفظیۃ قیاسیہ سات ہیں بشرطیکہ افعال تعجب اور اسم تفضیل کو عامل قیاسی قرار نہ دیں ورنہ سات سے زیادہ ہو جائیں گے۔۱۲

۵- **قوله منها اللفظية**...... اور المعنویۃ کے بعد منھا کی ضمیر کا مرجع صرف مائۃ عامل ہے اور فالسماعیۃ اور القیاسیۃ اور تتنوع السماعیۃ کے منھا کی ضمیر کا مرجع مائۃ عامل اور اللفظیۃ میں سے ہر ایک ہوسکتا ہے مگر اخیر اولیٰ ہے کہ سماعیۃ اور قیاسیۃ کا مقسم بالذات اللفظیۃ ہے۔ اور مائۃ عامل بواسطہ اللفظیۃ کے۱۲

۶- **قوله عددان**...... صاحب لباب نے فرمایا کہ عامل معنوی دو قسم پر ہے۔

۱- معنیٰ فعل جو کسی چیز سے ماخوذ ہوں۔ ۲- وہ جو معنیٰ فعل نہ ہوں

اور اس کی دو قسم ہیں:

اول...... ابتداء دوم...... تجرد فعل مضارع۔

پس عامل معنوی تین ہوئے۔ اور سیبویہ کے نزدیک معنیٰ فعل عامل معنوی نہیں۔ بلکہ عامل لفظی میں داخل ہے نظر برآں عامل معنوی دو ہوئے۔ اسی کو شیخ نے اختیار کر کے کہا عددان ۱۲۔

۷۔ **قولہ ثلثۃ عشر نوعاً** ...... وجہ ضبط یہ ہے کہ فاعل یا حرف ہوگا یا اسم یا فعل۔ اگر حرف ہے تو اسم میں عامل ہوگا یا فعل میں۔ عامل اسم ایک اسم میں عمل کرے گا یا دو اسم میں اگر ایک اسم میں عمل کرے گا تو وہ عمل جر ہے یا نصب اگر جر ہے تو وہ حروف جارہ ہیں جن کا بیان الاول میں ہے اور اگر نصب ہے تو وہ حروف ناصبہ ہیں جن کا بیان النوع الرابع میں ہے اور دو اسم میں عمل کرنے والا حرف اول کو نصب اور دوم کو رفع کرے گا تو یہ حروف مشبہ بالفعل ہیں۔ جن کا ذکر النوع الثانی میں ہوا ہے اور اگر اول کو رفع اور دوم کو نصب کریں تو یہ ما و لا مشابہ بلیس ہیں جو النوع الثالث میں مذکور ہوئے ہیں اور اگر حرف فعل ہیں عامل ہے تو ناصب ہوگا یا جازم اگر ناصب ہے تو یہ حروف ناصبہ ہیں جس کا بیان النوع الخامس میں ہوا ہے اور اگر جازم ہے تو یہ حروف جازمہ ہیں جو النوع السادس میں مذکور ہوئے ہیں۔ حروف عاملۃ کے یہ چھ اقسام ہوئے اور عامل اگر اسم ہے تو وہ اسم میں عمل کرے گا یا فعل میں اگر اسم میں عمل کرے گا تو وہ عمل فقط رفع ہوگا یا رفع اور نصب دونوں یا فقط نصب بنا پر تمیز اول تقدیر پر وہ اسمائے افعال ہیں جو بمعنی ماضی ہوتے ہیں ان کا عمل صرف رفع فاعل ہوتا ہے اور جو بمعنی امر حاضر ہوتے ہیں ان کا عمل رفع فاعل اور نصب مفعول بہ ہے اور کبھی فقط رفع جیسے قط اسم فعل بمعنی انتہ اس کو کتاب میں ذکر نہیں کیا یہ النوع التاسع میں ذکر کئے گئے ہیں اور اگر اس کا عمل فقط نصب بنا بر تمیز ہے تو یہ نکرات کو منصوب کرنے والے اسماء ہیں جن کا ذکر النوع الثامن میں ہے اور اگر وہ اسم فعل میں عمل کرے گا اور اس کا عمل جزم ہے تو یہ اسمائے جازمہ فعل مضارع ہیں۔ جن کا بیان النوع السابع میں ہوا ہے۔ اسمائے عاملہ کے یہ تین اقسام ہوئے۔ اور اگر عامل فعل ہے تو ایک اسم میں عمل کرے گا، یا دو اسم میں، یا ایک اسم اور ایک فعل میں۔ اگر ایک اسم میں عمل کرے گا اور وہ عمل رفع ہے اور اس کے لیئے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ضروری ہے تو یہ افعال مدح وذم ہیں جن کا ذکر النوع الثانی عشر میں ہوا ہے اور اگر دو اسم میں عمل کرے گا اور وہ عمل نصب ہے تو یہ افعال قلوب ہیں جن کو النوع الثالث عشر میں بیان کیا ہے اور اگر وہ عمل رفع ونصب ہے تو یہ افعال ناقصہ ہیں جن کو النوع العاشر میں تحریر کیا ہے اور گر ایک اسم اور ایک فعل میں عمل کرے گا تو یہ افعال مقاربہ ہیں جن کا ذکر النوع الحادی عشر میں کیا گیا ہے اس طرح تیرہ (۱۳) انواع ہوگئیں۔

ترکیب

قولہ سماعیۃ و قیاسیۃ ...... اسم منصوب ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ راجع بسوئے مبتدائے مقدر نائب فاعل اسم منصوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر احدھما مقدر کی اس میں احد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ضربین میم حرف عماد الف علامت تثنیہ احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف ثانیھما مقدر اس میں ثانی مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ضربین میم حرف عماد الف علامت تثنیہ ثانیہ۔ ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا قیاسیۃ اسم منسوب ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے مبتدائے مقدر ثانیھما۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

س: سماعیۃ میں پوشیدہ ضمیر ھی کا مرجع احدھما اور قیاسیۃ میں پوشیدہ ضمیر ھی کا مرجع ثانیھما بیان کیا گیا ہے ضمیر مونث ہے اور مرجع مذکر تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہ رہی حالانکہ مطابقت ضروری ہے۔

ج: مطابقت عام ہے خواہ فقط مرجع کے ساتھ ہو یا معنی مرجع کے ساتھ یا معنی مرجع کے ساتھ اکثر و بیشتر مطابقت لفظ مرجع کے ساتھ ہوتی ہے جیسے اور کبھی اسکے معنی کیساتھ وقالو امھما تا تنا بہ من اٰیۃ لتسخرنا بھا فما نحن لک بمومنین اس آیت میں ضمیر بہ کا مرجع لفظ مھما ہے اور ضمیر ھا کا مرجع بھی وہی ہے مگر اول ضمیر باعتبار لفظ مھما مذکر لائی گئی ہے اور ضمیر دوم باعتبار معنی مؤنث کیونکہ مھما کے معنی اس مقام پر آیۃ ہیں اور وہ مونث ہے تفسیر مدارک میں ہے والضمیر فی بہ وبھا راجع الیٰ مھما الا ان الاول ذکر علی اللفظ و الثانی انث علی المعنی لا نھا فی معنی الاٰیۃ اھ اسی طرح یہاں پر احدھما اور ثانیھما سے مراد عوامل ہیں اور لفظ عوامل مونث ہے لہٰذا مطابقت ہوگئی یہ ترکیب سماعیۃ وقیاسیۃ کے مرفوع پڑھنے کی تقدیر پر ہوگی اور اگر ان کو مجرور پڑھا جائے تو یہ ترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ ہو کر ضربین سے بدل ہو جائیں گے پھر بدل اور مبدل منہ مل کر مجرور باقی ترکیب حسب مسطور۔ اور اگر ان کو منصوب پڑھا جائے تو بترکیب سابق معطوف معطوف علیہ مل کر اعنی فعل مقدر کے مفعول بہ ہوں گے۔ اور ترکیب یوں ہوگی۔ اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ فالسماعیۃ الخ ...... فا برائے تفصیل الف لام حرف تعریف السماعیۃ اسم منسوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے موصوف مقدر نائب فاعل۔ سماعیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی العوامل موصوف مقدر کی العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال من حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے اللفظیۃ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا احد معطوف علیہ۔ و حرف عطف تسعون معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز عاملا تمیز۔ تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قولہ والقیاسیۃ منھا الخ ...... و حرف عطف الف لام حرف تعریف قیاسیۃ اسم منسوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر العوامل قیاسیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت العوامل موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے اللفظیۃ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے ملکر مبتدا۔ سبعۃ ممیز مضاف عوامل تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف تمیز مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ والمعنویۃ الخ ...... و حرف عطف الف لام حرف تعریف معنویۃ اسم منسوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر العوامل معنویۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ العوامل موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مائۃ عامل جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف

مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتداء عـــدد ان خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وتتنوع...... و حرف عطف تتنوع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب الف لام حرف تعریف سماعیة اسم منسوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے العوامل مقدر سماعیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت العوامل موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اللفظیۃ جاز مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل علیٰ حرف جار ثلثة عشر ممیز نوعاً تمیز۔ ممیز تمیز سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو تتنوع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

① یہ تمیز رائے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیة سے زائل ہو چکا ہے۔

② باب تفعل سے برائے تکرار ہے جیسے تجوع بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا۔

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط و تسمی حروفاً[1] جارة[2] وهی سبعة[3] عشر حرفاً الباء للالصاق[4] وهو اتصال الشئی بالشئی اما حقیقة نحو به داء[5] واما مجازاً[6] نحو مررت بزید ای التصق مروری بمکان یقرب منه زیدو للاستعانة[7] نحو[8] کتبت بالقلم

۱- **قولہ حروفاً جارة**...... ان کا نام حروف جر بھی ہے بایں سبب کہ اپنے مدخول کو جر کرتے ہیں یا بایں وجہ کہ افعال کے معنی کھینچ کر اپنے مدخول اسماء تک پہنچ جاتے ہیں اور جر کے معنی ہیں کھینچنا۔۱۲

۲- **قولہ سبعة عشر**...... سبعۃ پر تا کی زیادت بمعنی باعتبار تذکیر حروف ہے اور حروف معانی اور حروف مبانی تذکیر و تانیث دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں چنانچہ ابن حاجب کے استاد ابن کمال پاشا نے اپنے رسالہ میں اس چیز کی تصریح فرمائی ہے۔

۳- **قولہ الباء**...... یک حرفی لفظ کو اسم کے ساتھ اور دو حرفی کو مسمی کے ساتھ تعبیر کرنا نحویوں کی عادت ہے اسی واسطے شیخ نے با تا کاف واو کو اسماء کے ساتھ اور باقی ماندہ کو مسمی کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔۱۲

۴- **قولہ للالصاق**...... بمعنی ملنا یا ملانا لازم اور متعدی دونوں آتا ہے کذافی التاج یعنی با اپنے مدخول کے ساتھ معنی فعل کو ملانے کے واسطے آتی ہے یہ الصاق خواہ حقیقۃً ہو جیسے بہ داءٌ اور امسکت بزید میں کہ ثبوت داءٌ اور امساک زید کے ساتھ حقیقۃً متصل ہے، یا مجازاً جیسے مررت بزید میں کہ معنی فعل یہاں پر حقیقۃً مکان کے ساتھ متصل ہیں اور مکان زید کے ساتھ بواسطہ مکان زید کے ساتھ اتصال ہوا۔ اسی واسطے یہ الصاق مجازی ہے۔۱۲

۵۔ **قولہ بہ داء** ...... یک حرفی حروف جیسے واو تا مفتوح ہوتے ہیں لیکن باء مطلقاً اور لام جر غائب اور مخاطب اور جمع متکلم کی ضمیر اور مستغاث کے علاوہ ہر جگہ مکسور آتا ہے یہ مطلقاً مکسور ہوتی ہے مگر ابوالفتح نے بعض سے اسم ظاہر میں فتحہ بھی روایت کیا ہے تو اس قول کی بناء پر مررت بزید پڑھ سکتے ہیں۔۱۲

۶۔ **قولہ مررت بزید**...... الصاق مجازی کی مثال ہے جس کی تفصیل سابق میں گزر گئی اور اگر وقت مرور میں متکلم کا بدن زید کے بدن سے مس ہو گیا اور قول مذکور سے اس حالت کی خبر دینا مقصود ہے تو الصاق حقیقی کی مثال بن جائے گی۔۱۲

۷۔ **قولہ ای التصق مروری الخ**...... اخفش نے کہا تھا کہ مررت بزید بمعنی مررت علیٰ زید ہے یعنی بزید سے علیٰ ہے باین دلیل کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا انکم لتمرون علیھم شارح اس کی رد کی طرف قول مذکور سے اشارہ کرتے ہیں حاصل رد یہ ہے کہ جب دو تقدیریں مجازیت میں برابر ہوں تو جس تقدیر میں تصرف کم ہو وہ اولیٰ ہوتی ہے اخفش کی تقدیر میں دو تصرف ہیں ایک باء بمعنی علیٰ دوسرے الصاق میں تجوز اور شیخ کی تقدیر میں صرف ایک تصرف ہے وہ یہ کہ الصاق میں تجوز اور باء اپنے اصلی معنی پر باقی ہے تو بوجہ قلت تصرف تقدیر شیخ اولیٰ ہوئی۔۱۲

۸۔ **قولہ للاستعانۃ**...... یعنی فاعل کا صدور فعل میں مدخول باء سے مدد طلب کرنا اور یہ باء آلہ فعل پر داخل ہوتی ہے اور اس کو بائے آلہ اور بائے وصلۃ الفعل اور بائے مکملۃ الفعل بھی کہتے ہیں۔

① لام ثانی کو سین کے ساتھ ملا کر پڑھنا بھی درست ہے کہ ہمزہ متحرکہ کی حرکت ما قبل ساکن کو دے کر حذف کر دیا جیسے اس آیت میں بِئس الاِسْمُ الفسوق بعد الایمان اور یہ قاعدہ جوازی ہے۔۱۲

② یہ مطلقاً مکسور ہوئی ہے۔ مگر ابوالفتح نے بعض سے اسم ظاہر میں فتحہ بھی روایت کیا ہے۔ تو اس قول کی بناء پر مررت بزید پڑھ سکتے ہیں۔

ترکیب

قولہ النوع الاولیٰ...... النوع موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر مبتدا حروف موصوف تجو فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف موصوف الاسم مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف صفت سے ملکر خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فا فصیحیہ قط اسم فعل بمعنی انتہ اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل، ت علامت خطاب اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا۔ اذا جزرت بھا الاسم شرط مقدر اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط کو مفعول فیہ مقدم جررت کا تا جررت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر تا ضمیر مرفوع متصل بارز فعل با حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے حروف جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا الاسم مفعول بہ جررت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے ملکر شرط شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

قولہ وتسمی الخ ...... و حرف عطف تسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مونث غائب ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے حروف نائب فاعل حروفا موصوف جارۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع

بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ تسمی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وھی الخ...... و حرف عطف ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتداء راجع بسوئے حروف جارہ سبعۃ عشر ممیز حرفا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ الباء الخ ...... الباء مبتداء لام حرف جار الا لصاق مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف لام حرف جار الاستغاثہ مجرور جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وھو اتصال و الخ...... و حرف عطف ھو ضمیر مرفوع منفصل راجع بسوئے الشئی مضاف الیہ با حرف جار الشئی مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اتصال مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر ممیز اما حرف تردید۔ حقیقۃ معطوف علیہ و زائدہ برمذہب جمہور اما حرف عطف مجازاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو یہ الخ......نحو مضاف لفظ بہ داء مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مبتدا محذوف کی محذوف کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اتصال حقیقی مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا لفظ نحو وغیرہ کے بعد جو ایسی مثالیں ذکر کی جاتی ہیں ان سے معنی مراد نہیں ہوتے کیونکہ بر تقدیر ارادۂ معنی وہ جملہ ہوں گی اور لفظ نحو ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں بلکہ وہ مثالیں من حیث اللفظ مراد ہوتی ہیں اسی واسطے ہم نے ترکیب میں یہ کہا کہ لفظ بہ داء کے معنی مراد لئے جائیں تو ترکیب یوں ہوگی۔ با حرف جار بسوئے غائب مثلاً زید جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے داء اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم داء مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ونحو مررت الخ...... نحو مضاف لفظ مررت بزید مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اتصال مجازی مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب یوں ہوگی مررت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل باحرف جار، زید مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ای التصق الخ...... ای حرف تفسیر التصق فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مرور مصدر مضاف یائے متکلم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر فاعل با حرف جار۔ مکان موصوف یقرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب من حرف جار۔ ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مکان جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا زید فاعل فعل اپنے فاعل اور

ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ التصق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ نحو کتبت بالقلم ...... نحو مضاف لفظ کتبت بالقلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر، مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الاستعانہ مضاف مضاف الیہ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل با حرف جار، القلم مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ کتبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

النوع الاوّل حروف الجر

وقد تکون للتعلیل[1] نحو قولہ تعالیٰ انکم ظلمتم[2] انفسکم باتخاذکم العجل وللمصاحبۃ[3] نحو اشتریت الفرس بسرجہ وللتعدیۃ[4] نحو قولہ تعالیٰ ذھب اللہ بنورھم ونحو ذھبت بزید ای اذھبتہ وللمقابلۃ[5] نحو اشتریت[6] العبد بالفرس وللقسم[7] نحو باللہ لا فعلن کذا وللا ستعطاف[8] نحو ارحم بزید

۱- **قولہ للتعلیل** ...... اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا اور یہ فعل متکلم ہے تو با کے برائے تعلیل ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ متکلم کا بیان کرنا کہ مدخول با کسی چیز کے لیے علت ہے اسکو بائے سببیہ بھی کہتے ہیں اور سبب کبھی عادی ہوتا ہے جیسے اس آیت میں ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کبھی حقیقی جیسے اس حدیث میں لن یدخل احدکم الجنۃ بعملہ۔ نظر برآں آیت و حدیث کا تعارض رفع ہوا۔ اور دونوں میں تطبیق ہوگئی کہ اثبات اور نفی کا محل ایک نہیں آیت میں عمل کو سبب عادی قرار دیا ہے اور حدیث میں عمل سے سبب حقیقی کی نفی ہے سبب عادی نہیں حتی کہ تعارض متصور ہو۔ ۱۲

۲- **قولہ انکم ظلمتم الآیۃ** ...... ترجمہ آیت یہ ہے تم نے بچھڑا معبود بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۲

۳- **قولہ وللمصاحبۃ** ...... ظاہر اس کا عطف "للتعلیل" پر ہے اسی طرح "للتعدیۃ" وغیرہ آیندہ معنی کا تو اس عطف میں یہ اشارہ ہوا کہ تعلیل کی طرح آیندہ معانی میں بھی یہ نسبت الصاق و استعانت باقلیل الاستعمال ہے مصاحبت کی دو علامت ہیں۔

اول ...... یہ کہ با کی جگہ اگر مع لایا جائے۔ تو معانی کا حسن باقی رہے۔

دوم ...... یہ کہ مدخول با سے صفت کا صیغہ اخذ کر کے حال قرار دیں تو با اور اس کے مدخول سے استغناء حاصل ہو جائے جیسے قد جاء کم الرسول بالحق میں اگر بالحق کی جگہ مع الحق یا محقا رکھ دیں تو حسن معنی باقی رہتا۔ اور استغناء حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح اشتریت الفرس بسرجہ میں بسرجہ کی جگہ مع سرجہ کہہ سکتے ہیں اور مسرجا بھی اس با کو بائے حال اور بائے

ملابست بھی کہتے ہیں۔نظر برآں اس کے متعلق کو اکثر متلبس سے تعبیر کیا جاتا ہے بائے الصاق اور بائے مصاحبت میں فرق یہ ہے کہ بائے مصاحبت کا مجرور معمول فعل مذکور کے توابع سے ہوتا ہے اور بائے الصاق میں یہ بات نہیں۔۱۲

۴- **قوله للتعدية**...... تمام حروف فعل قاصر از مفعول کو متعدی کر دیتے ہیں مگر با کا تعدیہ تعدیہ مطلقہ ہے اور تعدیہ مطلقہ کے یہ معنی ہیں کہ مفہوم فعل میں معنی تغییر کا احداث۔ فعل لازم کو متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول کر دیتا ہے حرف با سے تعدیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل لازم کے فاعل پر با کو داخل کریں تو فاعل مفعول بہ غیر صریح ہو جائے گا جیسے **ذهبت بزيد** کہ اصل میں **ذهب زيد** تھا۔۱۲

۵- **قوله اذهبته** ...... یہ مذہب سیبویہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے نزدیک تعدیہ با کے ساتھ ہو۔یا باب افعال اور مفاعلت اور تفضیل میں لا کر سب یکساں ہے اور مبرد کے نزدیک تعدیہ با میں فاعل کی معیت مفعول کے ساتھ ہوتی ہے پس **ذهبت بزيد** کے معنی یہ ہیں کہ متکلم ذھاب میں زید کے مصاحب ہے اور **اذهبته** میں یہ بات نہیں مذکورہ آیت کریمہ سیبویہ کے مسلک کی موید ہے کہ وہاں پر فاعل کی معیت ذھاب میں مفعول کے ساتھ متصور نہیں کہ اللہ عزوجل ذھاب سے پاک ہے۔۱۲

۶- **قوله للمقابلة**...... اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا مجرور با کے مقابل واقع ہونا۔باین معنی اعواض اور اثمان پر داخل ہوتی ہے اسی واسطے اس کو بائے عوض اور بائے بدل بھی کہتے ہیں لیکن عند التحقیق دونوں میں فرق ہے وہ یہ کہ بائے عوض میں ایک شے کا دوسری کے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے کہ ایک جانب سے ایک شے دی جاتی ہے اور دوسری جانب سے شے آخر اور بائے بدل میں ایک شے کو دوسری پر اختیار کیا جاتا ہے جانبین سے مقابلہ نہیں ہوتا۔کذافی **حاشية الصبان على الاشمونی** جیسے **فليت لی بهم قوماً اذا ركبوا شنوا الا غارة فرسانا وركبانا**۔

۷- **قوله اشتريت العبد بالفرس**...... ظرف لغوی مثال ہے اور کبھی ظرف مستقر ہوتی ہے جیسے **هذا بذاك** ۱۲

۸- **قوله للقسم**...... یہ بعض نسخوں میں ہے اکثر نہیں کیونکہ یہ با برائے الصاق ہے جس کا ذکر ہو چکا اور اس سے مقسم بہ کے ساتھ فعل قسم کا الصاق مقصود ہوتا ہے بـــــا حروف قسم میں اصل ہے اسی واسطے اس کا فعل کبھی مذکور ہوتا ہے اور اکثر محذوف کیونکہ قسم کثیر الاستعمال ہے اور کثیر الاستعمال کی مقتضی اختصار ہے اور حذف میں اختصار حاصل ہوتا ہے نیز فعل کا حذف اس معنی کی تعیین کرتا ہے کہ قول مذکور جملہ انشائیہ ہے خبریہ نہیں اگر **اقسمت بالله** کہا جائے گا تو انشا اور خبر دونوں محتمل ہوں گے قرینہ سے کسی ایک کی تعیین ہوگی چونکہ با قسم میں اصل ہے اس لئے ضمیر اور اسم ظاہر دونوں پر آتی ہے۔

① سابق کی طرح یہاں پر بھی لام تعریف کو سین کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔اور یہ بتقدیر مضاف ہے۔ای **لقسم الاستعطاف** اور قسم استعطافی وہ ہے جس کا جواب جملہ انشائیہ ہو جیسے **بالله هل قام زيد** اور اس کے لیے حروف قسم میں سے صرف باء آتی ہے۔نظر برآں مثال شرح درست نہیں۔اسی واسطے شرح الشرح میں فرمایا و **مما يقضى منه العجب ما وقع فی بعض شروح المائة من تمثيل الاستعطاف بقوله ارحم بزيد** ۔اھ حیرت بالائے حیرت یہ ہے کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اس پر آگاہ نہیں فرمایا۔**فسبحان الذی لا يسهو و لا ينسى**۔ اور رحم متعدی بنفسہ ہے اس کے مفعول پر با نہیں آتی۔واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

5/5

ترکیب

قوله وقد یکون الخ ...... و حرف عطف **قد** برائے تقلیل تکون فعل ناقص ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ اسم راجع بسوئے الباء لام حرف جار التعلیل مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار التعدیہ مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار المقابلۃ مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار القسم مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار الاستعطاف مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار الظرفیۃ مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار الزیادۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله تعالیٰ انکم الآیۃ ......نحو مضاف قول مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ ان حرف مشبہ بالفعل کاف ضمیر منصوب متصل اسمیں م علامت جمع ظلمتم فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل م علامت جمع انفس مضاف کاف ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ م علامت جمع مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ با حرف جار اتخاذ مصدر مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م علامت جمع العجل مفعول بہ اول الٰھا مقدر مفعول بہ ثانی اتخاذ مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعول بہ سے ملکر مجرور ہوا۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ظلمت، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان حرف مشبہ بالفعل مراد اللفظ ہوکر مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے التعلیل مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله نحو اشتریت الخ...... نحو مضاف اشتریت الفرس بسرحہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے **المصاحبۃ** مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب یوں ہوگی اشتریت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل الفرس مفعول بہ با حرف جار سرج مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے فرس۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو اشتریت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله نحو قوله تعالیٰ الخ...... نحو مضاف قول مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اسم جلالت ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ۔ ذھب فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسم جلالت فاعل با حرف جار نور مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الذی استوقد م علامت جمع نور مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور

جار مجرور ملکر ظرف لغو ذھب فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ ہوا۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ ہوا واو حرف عطف نحو مضاف ذھبت بزید مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف نحو معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے التعدیۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ ذھبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل با حرف جار زید مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ذھبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر اذھبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے زید اذھبت۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ اشتریت الخ...... نحو مضاف اشتریت العبد بالفرس مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے المقابلۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادۂ معنی اشتریت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل العبد مفعول بہ با حرف جار الفرس مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا اشتریت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو باللہ الخ...... نحو مضاف باللہ لا فعلن کذا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے القسم مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی با حرف جار اسم جلالت مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا اقسم فعل مقدر کا، اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر پوشیدہ وہ اس کا فاعل، اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا، لا فعلن صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل کذا اسم کنایہ مفعول بہ لا فعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

قولہ نحو باللہ الخ...... نحو بر تقدیر ارادۂ معنی با حرف جار اسم جلالت مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا اقسم فعل مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا لا فعلن صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ معروف اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل کذا اسم کنایہ مفعول بہ لا فعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

قولہ نحو ارحم بزید...... نحو مضاف ارحم بزید مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الاستعطاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی ارحم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل ت علامت خطاب با حرف جار زید مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا ارحم فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا یہ ترکیب بنا بر مشہور جو حقیقت میں صحیح نہیں کیونکہ رحم متعدی بنفسہ ہے اور بائے استعطاف مقسم بہ پر

آتی ہے اور زید مقسم بہ نہیں۔۱۲

النوع الاول حروف الجر

وللظرفية① نحو زيد بالبلد وللزيادة② نحو قوله تعالىٰ ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة واللام للاختصاص③ نحو الجل للفرس وللزيادة نحو ردف لكم اى ردفكم وللتعليل④ نحو جئتك لاكرامك وللقسم⑤ نحو لله لا يوخر الاجل

۱- قوله ...... للظرفية علامت ظرفیت یہ ہے کہ اس کی جگہ فی کا لانا درست ہو اور یہ کبھی ظرف لغو ہوتی ہے۔ اور کبھی ظرف مستقر۔ اور کبھی ظرفیت مکانیہ کے واسطے جیسے زید با لبلد اور کبھی ظرفیت زمانہ کے لئے جیسے ونجیناھم بسحر۔۱۲

۲- قوله ...... وللزيادة اور بعض نسخوں میں اس کے بجائے مزیدۃ ہے۔ دونوں کا مآل ایک ہی ہے وہ یہ ہے اس کے حذف سے اصل معنی میں کوئی تغیر واقع نہ ہو لفظاً تغیر ضروری ہے کہ جر باقی نہ رہے گا یہ بـا تاکید یا درستی وزن کا افادہ کرتی ہے جیسے الم یاتیک والانباء تنمی بما لاقت لبون بنی زیاد یاتی کا فاعل مالاقت ہے وزن شعر کی درستی کے پیش نظر اس پر با زائد کی گئی ہے اس با کی زیادت دو قسم پر ہے (۱) قیاسی فعل کے بعد مبتدا کی خبر پر اور ما حجازیہ اور لیس کی خبر پر۔ (۲) سماعی کفی بمعنی اکتفی کے فاعل پر جیسے کفی بالله شهيداً اور مبتدا پر جیسے بحسبک زید اور مفعول بہ پر یہ کثیر ہے جیسے مثال مذکور میں مذکورہ معانی کے علاوہ اور معانی میں بھی آتی ہے تفدیة یعنی با کے مدخول کو کسی چیز پر فدا کرنا جیسے بابی انت وامی یا رسول الله تبعیض. با کے مدخول سے بعض مراد ہونا جیسے وامسحوا بروسکم استعلاء جیسے ارب یبول الثعلبان براسه لقد ذل من بالت علیه الثعالب تجرید یعنی مدخول با سے ایسی چیز کو منتزع کرنا جو اس کے ساتھ کسی وصف میں شریک ہو جیسے رأیت بزید اسداً بمعنی عن جیسے ما غرک بربک الکریم بمعنی الیٰ جیسے وقد احسن بی بوجہ ندرت ان معانی کو شیخ نے ذکر نہیں کیا۔

۳- قوله ...... للاختصاص بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں کہ لام کے مدخول کے ساتھ کسی چیز کا مخصوص ہونا اور تحقیق یہ ہے کما فی التکملة لمولانا عبد الحکیم السیالکوٹی کہ اختصاص بمعنی مذکور نہیں بلکہ بمعنی ارتباط ہے یعنی مدخول لام کے ساتھ کسی چیز کا تعلق۔ یہ تعلق خواہ بصورت ملک ہو جبکہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو اور ایک دوسری کی مالک ہو جیسے المال لزید یا بصورت تملیک جیسے جعلت لزید دیناراً یا نسبت جیسے الابن لزید یا استحقاق جبکہ ایک معنی اور ذات کے درمیان واقع ہو جیسے الحمد لله یا اختصاص جبکہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو اور ایک دوسری کی مالک نہ ہو جیسے الجل للفرس مخفی نہ رہے کہ اختصاص بمعنی ارتباط ہے جس کو مقسم قرار دیا گیا ہے وہ اس اختصاص سے عام ہے حاشية على الغاز ابن هشام صفحہ ۳ میں ہے ولام الاختصاص هی الواقعة بین ذاتین احدهما لا تملک کالجل للفرس اس سے پیشتر اسی میں ہے لام

الاستحقاق هی الواقعة بین معنی و ذات۔اھ

۴- **قولہ**......وللتعلیل یعنی کسی چیز کی علت ذہنی بیان کرنے کے لئے جو علت غائی ہوتی ہے جیسے جئتک لا کرامک اس لئے کہ اگر تمام علت غائیہ ذہن میں مجئ پر مقدم ہے اور وجود میں موخر یا کسی چیز کی علت خارجی بیان کرنے کے واسطے جو سبب باعث ہوتی ہے جیسے خرجت لمخافتک کہ خوف خروج پر علت باعثہ ہے اور وجود میں خروج پر مقدم ۱۲

۵- **قولہ**......وللقسم لام قسم کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور یہ لام اسم جلالت کیساتھ مخصوص ہے اور اس کا جواب امر عظیم ہوتا ہے جو مستحق تعجب ہو جیسے مثال مذکور فی الکتاب اور قسم سوال میں مستعمل نہیں ہوتا۔ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ نہیں کہہ سکتے اقسم للہ یا لرب الکعبة یا للہ لقد طار الذباب –

① اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۲

② لَکُمْ میں لام زائد ہے کیونکہ رَدِفَ متعدی بنفسہ ہے۔۱۲

③ قولہ الاجل یعنی وہ مدت جو اللہ تعالیٰ نے اعداء کیواسطے مقرر فرمادی ہے وہ جب آتی ہے تو مؤخر نہیں ہوتی ۱۲

ترکیب

قولہ نحو زید بالبلد...... نحو مضاف، زید بالبلد مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الظرفیة مضاف مضاف الیہ مبتدا۔مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور برتقدیر ارادۂ معنی زید مبتدا۔با حرف جار البلد مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔راجع بسوئے زید اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو قولہ تعالیٰ الخ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اسم جلالت ذوالجلال تعالیٰ فعل ماضی معروف اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالجلال۔تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ذوالجلال اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ و حرف عطف لا تلقوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل با حرف جار زائد ایدی مضاف کم میں کاف ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م علامت جمع ایدی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ منصوب محلا مجرور تقدیراً لا تلقوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے ملکر مضاف الیہ۔نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الزیادة۔مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ......حرف جار زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوتا۔کیونکہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق اس لیے ہوا کرتا ہے کہ یہ اس کے معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے اور حرف جار زائد فعل یا شبہ فعل کے معنی اپنے مدخول تک نہیں پہنچاتا۔لہٰذا متعلق بھی نہ ہوگا کذا فی جمع

الجوامع و شرحه همع الهوامع۔

قوله واللام الخ ......و حرف عطف اللام مبتدالام حرف جار الاختصاص مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف لام حرف جار الزیادۃ مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف۔ لام حرف جار الزیادۃ مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار التعلیل مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار المعاقبۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف الاختصاص معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اللّام اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله نحو الجلُّ للفرس ...... نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الاختصاص مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادۂ معنی الجل مبتدا لام حرف جار الفرس مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے الجل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله نحو ردف لكم ...... نحو مضاف لفظ ردف لکم مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ اسمیں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الزیادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادۂ معنی ردف فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب لفظ بعض فاعل جو آیت میں آئندہ آ رہا ہے لام حرف جار زائد کم میں کاف ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب۔ منصوب باعتبار محل بعید۔ مفعول بہ م علامت جمع ردف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر ردف فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب لفظ بعض فاعل جو آیت میں آیندہ آ رہا ہے کم میں کاف ضمیر منصوب متصل مفعول بہ م علامت جمع۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قوله نحو جئتك لا كرامك ...... نحو مضاف لفظ جئتک لا کرامک مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے التعلیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادۂ معنی جئت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر متصل بارز فاعل مرفوع ک ضمیر منصوب متصل مفعول بہ لام حرف جار اکرام مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله نحو لله لا يوخر الاجل ...... نحو مضاف لفظ للہ لا یوخر الاجل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف۔ ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے القسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادۂ معنی لام حرف جار۔ اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف

مستقر ہوا قسم فعل مقدر کا قسم۔ فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا لا یؤخر فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب الاجل نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر۔ جواب قسم ہوا۔

النوع الاوّل حروف الجــــــــر

وللمعاقبة[1] نحو لزم الشر للشقاوة ومن وهي[2] لا بتداء الغاية نحو سرت من البصرة[3] الىٰ الكوفة وللتبعيض[4] نحو اخذت من الدراهم اى بعض الدراهم وللتبيين[5] نحو قوله تعالىٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان اى الرجس الذى هو الاوثان

۱- **قوله وللمعاقبة**...... اس کے لغوی معنی ہیں کسی کے پیچھے آنا۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ لام اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں۔ فعل مذکور کے بعد ہوا۔ پس مثال مذکور کے معنی یہ ہوئے کہ فلاں نے شر یعنی بدعملی اور بدوں کی صحبت کا التزام کیا تو اس التزام کے بعد بدنصیبی حاصل ہوئی۔ جو مطلوب نہیں۔ اور اس لام کا نام لام میرورت اور لام مال اور لام تعقیب بھی ہے قول شاعر ۔

فللموت تغذوالوالدات سخالها كما لخراب الدور تبنى المساكين

میں یہی لام ہے لام تعلیل نہیں، کہ موت اور برائی پرورش اور تعمیر کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔ اور مطلوب نہیں۔ مذکورہ معانی کے علاوہ میں بھی آتا ہے بمعنی علیٰ جیسے تله للجبين اى على الجبين اور کبھی بمعنی الیٰ جیسے ان ربک اوحى لها اى اليها بمعنی فی جیسے قدمت لحياتي اى في حياتي بمعنی عند جیسے کتبه لخمس خلون اى عند خمس خلون بمعنی من سمعت له صراخا اى منه. برائے تعجب جو قسم سے مجرور ہو جیسے يا للماء بمعنی تبلیغ جو اسم سامع پر داخل ہو جیسے قلت لک برائے نفع جیسے لها ما كسبت برائے استغاثة جیسے يا لله للمومنين برائے تهديد جیسے يا لزيد لا قتلنک بمعنی وقت جیسے المستحاضة تتو ضا لكل صلوٰة بمعنی عن بعد قول جیسے قال الذين كفروا للذين آمنوا . برائے تقویت عمل فعل یا شبہ فعل جیسے ان كنتم للرويا تعبرون اور ان ربک فعال لما يريد برائے تبیین یہ تین قسم پر ہے۔

(۱) وہ جو بر وقت التباس اپنے مدخول کی مفعولیت بیان کرے یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ ایسے فعل تعجب یا اسم تفضیل کے بعد واقع ہو۔ جو حب یا بغض کے معنی کا افادہ کرتی ہوں جیسے ما احبني لزيد۔ اس لام نے بتایا کہ اس کا مدخول حب کا مفعول ہے تو یائے متکلم فاعل ہوئی۔

اب معنی یہ ہوئے کہ زید مجھ کو کیسا محبوب ہے پس متکلم محب ہوا۔ اور زید محبوب زيد احب لی. اس لام نے بتایا کہ متکلم محبوب ہے تو

زید محبّ ہوااور معنی یہ ہوئے کہ زید کے نزدیک میں محبوب تر ہوں۔ یہ لام فعل یا شبہ فعل مذکور کا ظرف لغو ہوتا ہے۔

۲- وہ جو اپنے مدخول کی فاعلیت کو بیان کرے جو مفعولیت کے ساتھ ملتبس نہ ہو جیسے تبا لزید تبا فعل محذوف تب کا مفعول مطلق ہے اور اس کی ضمیر فاعل راجع بسوئے غائب ہے جس کا بیان لام نے اپنے مدخول سے کیا۔ چونکہ تب فعل لازم ہے۔ اس لئے مدخول لام میں مفعولیت کا احتمال نہیں لزید ظرف مستقر ہو کر ادتی مبتدا محذوف کی خبر ہے نظر برآں تبا لزید دو جملے ہوئے۔

اول......فعلیہ دوم......اسمیہ

۳- وہ جو اپنے مدخول کی مفعولیت کو بیان کرے۔ جس کا فاعلیت کے ساتھ التباس نہ ہو جیسے سقیاً لزید یہ سقیت فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے اور چونکہ یہ فعل متعدی ہے اس لئے مدخول لام میں فاعلیت کا احتمال نہیں۔ سابق کی طرح یہ بھی دو جملوں پر مشتمل ہے۔ اول فعلیہ دوم اسمیہ۔ و التفصیل فی المغنی -

۲- **قولہ وھی لا بتداء الغایۃ** ...... غایت درحقیقت بمعنی نہایۃ ہے اور یہاں پر اس سے مسافۃ مراد ہے تو معنی یہ ہوئے کہ من دلالت کرتا ہے کہ مسافت کی ابتدا میرے مدخول سے ہوئی۔ اکثر مسافت مکانی کی ابتدا پر دلالت کرتا ہے جیسے مطرنا من یوم الجمعۃ الیٰ الجمعۃ بصریوں کے نزدیک یہ جائز نہیں اس من کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں الیٰ کا یا جو اس کے معنی کا افادہ کرے۔ اس کا لانا درست ہو جیسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہ باصلہ اعوذ ہو کر معنی الیٰ کا فادہ کرتی ہے کیونکہ اعوذ باللہ کے معنی ہیں التجی الی اللہ -

۳- **قولہ للتبعیض** ...... یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی چیز مدخول کا بعض ہے وہ چیز مذکور ہو جیسے اخذت شیاً من الدراھم یا مقدر جیسے اخذت من الدراھم کہ اس صورت میں مفعول بہ صریح شیئاً مقدر ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ بعض کے رکھنے سے معنی درست ہیں چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول ای بعض الدراھم سے اس جانب اشارہ فرمایا ہے مبرد اور عبدالقاہر اور زمخشری اس من کو ابتدائیہ قرار دیتے ہیں کہ مثال مذکور میں دراہم مبدأ اخذ ہے۔

① **قولہ من** ...... اصل میں مبنی بر سکون ہے مگر جب اس کے بعد الف لام واقع ہو تو الف کی حرکت فتح اس کو دیتے ہیں تو مفتوح ہو جاتا ہے جیسے یہاں پر اور اگر اس کے بعد الف لام کے علاوہ کوئی اور ساکن ہو تو مکسور ہو جاتا ہے جیسے من ابنک مگر

من اجلک یا التی لیمت قلبی وانت بخیلۃ بالوصل عنی

میں کہ کثیر الاستعمال میں توالی کسرتین سے احتراز کی وجہ سے فتح دیدیا گیا ہے

② **قولہ للتبیین** ...... یعنی امر مبہم سے مراد ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کا اس کی جگہ رکھنا درست ہو چنانچہ شارح کے قول ای الرجس الذی الخ میں اس طرف اشارہ ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہا جائے کہ مجرور کو امر مبہم کی خبر بنا سکیں۔ چنانچہ مثال مذکورہ میں یہ کہہ سکتے ہیں الرجس ھو الاوثان بخلاف من تبعیضیہ کہ اس کے مجرور کو خبر بنانا درست نہیں ہوتا مثلاً اخذت عشرین من الدراھم میں دراھم سے معین مراد لئے گئے جو عشرین ہے زائد ہیں تو یہ من برائے تبعیض ہے اور العشرون دراھم کہنا درست نہیں کیونکہ کل کا حمل جز پر لازم آئے گا جو درست نہیں اور اگر دراھم

سے جنس مراد ہے تو من برائے تبیین ہے اور العشرون دراھم کہنا درست ہے کہ یہ جنس کا حمل بعض افراد پر ہوا جو صحیح ہے اور (عز من قائل) میں من برائے تبیین ہے اور قائل کا حمل ضمیر عز پر صحیح۔ امر مبھم اگر معرفہ ہو تو من اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو صفت جیسے یلبسون ثیاباً خضراً من سندس و استبرق ۱۲۔

۴۔ **قولہ الاوثان**...... یعنی جس طرح نجاستوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اسی طرح بتوں سے کہ و یہ ان کی تعظیم سے نہی بالغ ہے اور ان کی عبادت سے تنفیر عظیم۔ ۱۲

ترکیب

قولہ نحو لزم الشر للشقاوۃ...... نحو مضاف لزم الشر للشقاوۃ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے المعاقبۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادۂ معنی لزم فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب الشر مفعول بہ۔ لام حرف جار الشقاوۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ومن وھی لا بتداء الغایۃ......و حرف عطف من مبتدائے اول و زائدہ ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے ثانی راجع بسوئے من لام حرف جار ابتدا مضاف الغایۃ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف۔ لام حرف جار (التبعیض) مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار التبیین مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف لام حرف جار الزیادۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف۔ لابتداء معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ھی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ھی مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر من مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ...... نحو مضاف لفظ سرت من البصرۃ الی الکوفۃ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ابتداء مذکور۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور بر تقدیر ارادۂ معنی سرت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل من حرف جار البصرۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول الی حرف جار الکوفۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو سرت فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو اخذت من الدراھم...... نحو مضاف لفظ اخذت من الدراھم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے التبعیض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور بر تقدیر ارادۂ معنی۔ اخذت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع

متصل بارز فاعل من حرف جار المدر اھم مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر شیئاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت شیئاً موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ اخذت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر بعض مضاف المدر اھم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل مقدر اخذت کا اخذت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔

قوله نحو قوله تعالٰی فاجتنبوا الرجس من الاوثان...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال تعالٰی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ لفظ فاجتنبوا الرجس من الاوثان مقولہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے التبیین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فا برائے سببیت اجتنبوا فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ الرجس ذوالحال من حرف جار الاوثان مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ اجتنبوا فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر الرجس موصوف الذی اسم موصول ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے اسم موصول الاوثان خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ فعل مقدر فاجتنبوا کا فاجتنبوا میں فا برائے سببیت اجتنبوا فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔ ۱۲

النوع الاول حروف الجـــــر

وللزّیادة[۱] نحو قوله تعالٰی یَغْفِرْلَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ والی لا نتهاء الغایة فی المکان نحو سرت من البصرة الی الکوفة وللمصَاحبة[۲] نحو قوله تعالٰی وَلَا تَأْکُلُوْآ اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ ای مَعَ اَمْوَالِکُمْ

۱۔ **قوله وللزیادة**...... زیادت کے لیے جمہور کے نزدیک تین شرطیں ہیں،

۱۔ یہ کہ کلام نفی یا نہی یا استفہام پر مشتمل ہو۔ ایسے کلام کو غیر موجب کہتے ہیں۔ ۲۔ مدخول نکرہ ہو۔

۳۔ مدخول فاعل ہو یا مفعول بہ یا مفعول مطلق یا مبتدا فی الحال یا فی الاصل۔ جیسے ما جاء نی من احد . لا تضرب من احد هل تری من فطور ما فرطنا فی الکتاب من شی هل من خالق غیر الله .مالباغ من مفر کوفیین اور اخفش کے نزدیک اثبات میں بھی زائد ہوتا ہے اور آیت مذکورہ سے استدلال کرتے ہیں سیبویہ کے نزدیک اس آیت میں من برائے تبعیض ہے۔

س: اگر اس من کو برائے تبعیض قرار دیا گیا۔ تو اس آیت سے تعارض ہو جائے گا۔ ان الله یغفر الذنوب جمیعاً

ج: آیت مذکورہ فی الکتاب میں امت نوح علیہ السلام سے خطاب ہے اور اس آیت میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے۔ اور ایک امت سے بعض گناہوں کی مغفرت کا وعدہ دوسری امت سے کل گناہوں کی مغفرت کے وعدہ کے منافی نہیں۔ علاوہ ازیں کہا جائے گا۔ کہ موجبہ جزئیہ کی نقیض سالبہ کلیہ ہے نہ موجبہ کلیہ۔ رضی وغیرہ۔

۱۔ **قولہ وللزیادۃ**...... مذکورہ معانی کے سوا اور معانی میں بھی مستعمل ہوتا ہے برائے تعلیل جیسے مما خطینا تهم اغرقوا برائے بدل جیسے ارضیتم با لحیوة الدنیا من الآخرة برائے مجاوزت جیسے یا ویلنا قد کنا فی غفلة من هذا. ای مجاوزاً من هذا ای مجاوزاً عن هذا برائے استعانت جیسے ینظرون من طرف خفی ای بطرف خفی برائے ظرفیت جیسے اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة ای فی یوم الجمعة بمعنی عند جیسے لن تغنی عنهم اموالهم ولا اولادهم من الله شیئا ای عند الله. برائے استعلا جیسے ونصرنا ہ من القوم الذین کذبوا برائے نسبت جیسے انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ. ای انت با لنسبة الی کهارون بالنسبة الیٰ موسیٰ برائے انتہائے غایت جیسے قربت منه ای الیه برائے فصل جیسے والله یعلم المفسد من المصلح یہ ہمیشہ دو متضاد چیزوں پر داخل ہوتا ہے برائے تجرید یعنی مدخول کو ایسی چیز کو منتزع کرنا جو مدخول کیساتھ کسی وصف میں مشترک ہو۔ جیسے لقیت من زید اسداً۔

شارح رضی نے کہا یہ من برائے سببیت ہے مگر بتقدیر مضاف یعنی لقیت من لقاء زید اسداً. ای حصل من لقائه لقاء اسد. اسد کے ساتھ تشبیہ مقصود ہے برائے قسم سیبویہ کے نزدیک مِن بکسر میم اور سکون نون اور مُن بضم میم وسکون نون دونوں قسم کے واسطے آتے ہیں مگر لفظ ب کے ساتھ مخصوص ہے اور کبھی اسم جلالت کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے من ربی لا فعلن کذا اور عرب کے مشہور مقولے النار خیر من الله و رسوله میں اسی معنی پر محمول ہے بعض نے کہا مِن قسمیہ یمین کا مخفف ہے اور مُن قسمیہ ایمُن کا اور بمعنی (رب) جبکہ لفظ ما کے ساتھ ہو جیسے:-

وانا لمما نضرب الکبش ضربة علیٰ راسه تلقی اللسان من الفم

اس معنی کی مزید تفصیل بشیر القاری میں ہے زید افضل من عمرو میں مفضل علیہ پر من مبرد کے نزدیک برائے ابتدائے غایت ہے اور سیبویہ کے نزدیک ابتدائے غایت کیساتھ تبعیض کے گزشتہ معنی مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ مفضل علیہ بعض ہے عام نہیں اور ابن مالک کے نزدیک برائے مجاوزت ہے۔۱۲

۲۔ **قولہ وللمصاحبة**...... ای قلیلاً یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں جبکہ ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ضم کرنا مقصود ہو۔ خواہ محکوم بہ ہونے میں جیسے من انصاری الی الله ای مع الله یا محکوم علیہ ہونے میں جیسے الذود الی الذود ابل . ذود تین سے دس تک

اونٹوں کو کہتے ہیں جو قلیل ہیں اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ قلیل قلیل کے ساتھ ملکر کثیر ہو جاتا ہے جیسے فارسی میں کہتے ہیں قطــرہ قطرہ بھم شود دریا. یا تعلق میں جیسے وایدیکم الی المرافق اسی قبیل سے مثال مذکور فی الکتاب ہے نظر برآں الیٰ زید مال بمعنی مع زید مال نہیں کہہ سکتے ہیں مال زید ھذہ الدار الیٰ ھذا الغلام۔۱۲

۲- **قولہ وللمصاحبۃ** ...... یعنی الیٰ سے ماقبل کے ساتھ مجرور کی معیت کا کسی امر میں ارادہ کیا جاتا ہے اور یہ معنی انتہائے غایت کے علاوہ ہیں کیونکہ انتہائے غایت میں امتداد مسافت ضروری اور مصاحبت میں صرف معیت ہوتی ہے۔۱۲

۳- **قولہ ای مع اموالکم** ...... رضی نے کہا کہ الیٰ اس آیت کریمہ میں انتہائے مسافت کے واسطے ہے اور معنی یہ ہیں ای لا تضیفوھا الیٰ اموالکم اسی طرح وایدیکم الیٰ المرافق میں اور معنی ہیں ایدیکم مضافۃ الیٰ المرافق۔۱۲

ترکیب

قولہ نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال، تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ یغفر لکم من ذنوبکم مراد اللفظ مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مقدر مثالہ کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الزیادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یغفر فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم جلالت جو آیت میں پیشتر مذکور ہے لام حرف جار ک ضمیر مجرور م علامت جمع۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ من حرف جار زائد ذنوب مضاف ک ضمیر مجرور متصل۔ مضاف الیہ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر ہوا۔ جو قرآن کریم میں پہلے مذکور ہے۔

قولہ والیٰ لانتہاء الغایۃ فی المکان ...... و حرف عطف الیٰ مبتدا لام حرف جار انتہاء مصدر مضاف الغایۃ مضاف الیہ فی حرف جار المکان مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو انتہاء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف لام حرف جار المصاحبۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے الیٰ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو سرت من البصرۃ الیٰ الکوفۃ ...... نحــو مضاف سرت من البصرۃ الیٰ الکوفۃ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی، اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے انتہا الغایت فی المکان مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنی۔ سرت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم ت ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل من حرف جار البصــرۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو اول۔ الیٰ

حرف جار الکوفۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ثانی سرت فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل۔ ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لفظ و لا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم مقولہ. قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا محذوف مثالہ کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے المصاحبۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف لا تاکلوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔ و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ اموال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے یتامیٰ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ الیٰ حرف جار اموال مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ لا تاکلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

ای حرف تفسیر مع مضاف اموال مضاف الیہ مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ لا تاکلوا اموالھم مقدر کا۔ لا تاکلوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل اموال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے یتامیٰ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ۔ لا تاکلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔۱۲

النوع الاوّل حروف الجـــــــر

وقد یکون ما بعد ھاد اخلا فی ما قبلھا ان کان ما بعدھا من جنس ما قبلھا نحو قولہ تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وقد لایکون ما بعد ھاد اخلا فی ما قبلھا ان لم یکن ما بعد ھا من جنس ما قبلھا نحو قولہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی الیل

۱- **قولہ وقد یکون الخ** ...... مخفی نہ رہے کہ مجرور الیٰ کے حکم ماقبل میں داخل ہونے اور حکم ماقبل سے خارج ہونے میں نحویوں کے چند مذاہب ہیں:- (۱)......دخول حقیقۃً اور خروج مجازاً۔ (۲)......خروج حقیقۃً اور دخول مجازاً اس مذہب پر مرافق کا دخول مجازاً ہوگا تلویح میں ہے کہ یہ مذہب اکثر نحویوں کا ہے اور الایضاح میں ہے کہ جمہور نحویوں کا ہے۔ (۳)......اشتراک یعنی دخول اور خروج دونوں بطریق حقیقت۔ (۴)......دخول اور خروج میں سے کسی پر الیٰ دلالت نہیں کرتا بلکہ ہر ایک دلیل پر موقوف ہے تلویح میں فرمایا کہ یہ مذہب مختار ہے اور باقی مذاہب ضعیف۔ (۵)...... تفصیل چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے قول مذکور سے اسی کی طرف اشارہ

فرمایا ہے شارح علیہ الرحمۃ نے اس مذہب کو بایں وجہ اختیار فرمایا کہ دخول یا خروج پر جب قرینہ ہو تو یہ مذہب اس ضابطہ کے ساتھ موافق ہے جو ہمارے مشائخ نے کتب اصول میں بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کلام ہے کہ اگر غایت کو صدر کلام شامل ہے تو حکم مغیا میں داخل ہوگی جیسے مرافق کو ایدی شامل ہے پس ایدی کے حکم غسل میں داخل ہوں گی۔ ورنہ خارج جیسے اتمو االصیام الی الیل میں کہ لیل فجر میں داخل نہیں پس حکم فجر کو صوم ہے اس سے خارج ہوگی یا بایں وجہ اختیار فرمایا کہ مذہب پنجم ہر عمل مذاہب چہارگانہ کے نتیجہ پر عمل ہے اس لئے کہ مذہب اول اور دوم موجب شک ہیں اسی طرح اشتراک لفظی ہو یا معنوی موجب شک ہے پس صورت جنسیت میں بعد شمول خروج میں شک پڑ گیا تو خروج میں شک پڑ گیا تو خروج نہ ہوگا کیونکہ مشکوک فیہ ہے ایسے ہی عدم خبیت کی صورت میں بعد ثبوت عدم شمول دخول میں شک پڑ گیا تو دخول ثابت نہ ہوگا کہ مشکوک فیہ ہے۔۱۲

۲- **قولہ وقد لا یکون** ...... یاد رکھئے کہ شارح علیہ الرحمۃ نے جنسیت اور عدم جنسیت کو دخول اور خروج کے واسطے جو ضابطہ قرار دیا ہے وہ یقینی نہیں بلکہ بطریق ظہور ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ قرینہ نہ ہو جیسے کہ مغنی اللبیب میں ہے کہ جس وقت کوئی قرینہ مابعد کے دخول یا خروج پر دلالت کرے تو اس پر کاربند ہونا چاہئے اور رضی میں ہے کہ جب مابعد الٰی ماقبل کی جنس سے ہو تو ظاہر دخول ہے ورنہ عدم دخول ظاہر اس تقدیر کے بعد یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ قرأت الکتاب الیٰ باب القیاس میں ما بعد کے ماقبل کی جنس سے ہونے کے باوجود مابعد الیٰ ماقبل کے حکم سے خارج ہے اور آیت کریمہ سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصی میں باوجود عدم جنسیت مابعد الیٰ ماقبل کے حکم اسریٰ میں داخل ہے اس لئے کہ اول میں خروج بقرینہ فجر ہے اور ثانی میں دخول پر احادیث مشہور دلالت کرتی ہیں اور کبھی بمعنی لام آتا ہے جیسے الا مــــر الیک ای لک و بمعنی فی جیسے لیجمعنکم الیٰ یوم القیامۃ و بمعنی با جیسے واذا خلوا الیٰ شیاطینھم ای بشیا طینھم بمعنی عند جیسے کریم الی موت الابرار۔

۳- **قولہ الی اللیل** ...... اگر اس کو ذکر نہ کرتے تو کلام صوم وصال کو شامل ہو جاتا نیز لازم آتا کہ گھڑی بھر اکل و شرب اور جماع سے رکنے پر صوم متحقق ہو جائے حالانکہ یہ دونوں صورتیں روزے کی نہیں۔

① ای فی حکم ما قبلها بتقدیر مضاف۔

② یعنی ماقبل الیٰ اس کے مدخول کو شامل ہو اگر مدخول کو ذکر نہ کیا جائے۔

③ ید کا مصداق سر انگشت سے بغل تک ہے اگر الی المرافق مذکور نہ ہوتا تو حکم غسل میں بغل بھی داخل ہو جاتی۔

④ ای فی حکم ما قبلها بتقدیر مضاف۔

⑤ یہ آیت کریمہ انتہائے غایت زمانی کی بھی مثال ہے۔

⑥ بیک لام مطابق رسم قرآنی۔

ترکیب

قولہ وقد یکون الخ...... و حرف عطف یکون فعل ناقص ما اسم موصول بعد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص کا داخلاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص فی حرف جار ما اسم موصول قبل مضاف ھا ضمیر مرفوع متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الیٰ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ھو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا۔

اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا داخلاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزائے مقدم ان حرف شرط کان فعل ناقص ما اسم موصول بعد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص کان کا من حرف جار جنس مضاف ما اسم موصول قبل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا ثابتاً اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط موخر۔ شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاغسلو اوجوھکم وایدیکم الی المرافق ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اسم جلالت ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ لفظ فاغسلو اوجوھکم وایدیکم الی المرافق مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے ملکر مضاف الیہ اور نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثال المقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے دخول مابعد الیٰ در حکم ماقبل بشرط مذکور۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا فا جزائیہ اغسلو فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل وجوہ مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م علامت جمع۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر

معطوف علیہ و حرف عطف ایدی مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ۔ الی حرف جار السمو الق مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا۔ اعلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط کی جو اس سے پہلے قرآن کریم میں مذکور ہے۔

قولہ وقد لا یکون الخ ...... و حرف عطف قد برائے تقلیل لا یکون فعل ناقص۔ ما اسم موصول بعد مضاف ء ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص کا داخلا اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص فی حرف جار ما اسم موصول قبل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الی۔ قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ داخلا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جزائے مقدم ان حرف شرط لم یکن فعل ناقص ما اسم موصول بعد مضاف ء ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الی، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص کا من حرف جار جنس مضاف ما اسم موصول قبل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الی قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا۔ ثبت مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ما ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صلہ ہوا۔ ما اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا ثابتا اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص لم یکن اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ لم یکن فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

س: یکن میں جازم کون ہے لم یا ان یا دونوں۔ اگر دونوں کو جازم قرار دیں تو معمول واحد پر دو علت کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے کیونکہ عوامل علل مستقلہ کے حکم میں ہیں اور اگر کسی ایک کو جازم قرار دیں تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور یہ بھی باطل ہے پس یکن کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا۔

ج: لم جازم ہے اور قرب مرجح پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی اور لم یکن میں ان جازم ہے تو لم کا جزم لفظاً ہے اور ان کا محلاً۔

قولہ نحو قولہ تعالیٰ الخ ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی

معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لفظ ثم اتموا الصیام الی اللیل مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثاله مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے مابعد الی کا ماقبل میں داخل نہ ہونا جبکہ مابعد جنس ماقبل سے نہ ہو مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنیٰ ثم حرف عطف اتموا فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و او ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل الصیام مفعول بہ الی حرف جار اللیل مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ اتموا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔۱۲

النوع الاول حروف الجر

وحتّٰی[ا] لا نتهاء الغاية في الزمان نحو نمت البارحة حتى[①] الصباح وفي المكان نحو سرت البلد حتى السّوق[②] وللمصاحبة[۲] نحو قرأت وردي حتى[③] الدعاء اي مع الدعاء وما بعدها[۳] قد يكون داخلاً في[④] حكم ما قبلها نحو اكلت السمكة حتّى[۴] رأسها[⑤] وقد لا يكون داخلاً[⑥] فيه نحو المثال[⑦] المذكور

۱- **قوله وحتی**...... اور عتّی وزناً ومعنیً مانند حتی لغت ہذیلیہ ہے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں عتی حین وارد ہے اور حتی تین قسم پر ہے،

۱- عاطفہ اور یہ انتہائے غایت کے افادہ میں مثل حتی جارہ ہے لیکن عاطفہ میں یہ ضروری ہے کہ اس کا معطوف معرفہ اور معطوف علیہ کا جزو قوی یا ضعیف ہوتا کہ عطف بحتی معطوف کی قوت یا ضعف کا مبین ہو سکے اور معطوف کا غایت ہونا معطوف علیہ کے لیے درست ہو جائے جیسے مات الناس حتی الانبیاء اور زارک الناس حتی الحجامون۔

۲- ابتدائیہ اس کو استینا فیہ بھی کہتے ہیں اور حرف ابتدا بھی۔ اور حتی ابتدا کلیہ وہ ہے جس کے بعد کلام مستانف ہو جواز روئے اعراب ماقبل سے تعلق نہ رکھے اگر چہ معنوی تعلق رکھتا ہو جیسے خرجت النساء حتی هند خارجة یا حتی هند خرجت اسی واسطے فرزدق کے شعر ؎

فواعجبا حتی کلیب یسبنی ۔۔۔ کان اباها نهشل او مجاشع

میں فعل مقدر مانتے ہیں یعنی فوا عجباً یسبنی الناس حتی کلیب یسبنی اور کلیب ایک قبیلہ کا نام ہے اکلت السمکة حتی راسها میں تینوں ہو سکتے ہیں لیکن برتقدیر عاطفہ راس کو منصوب پڑھا جائے گا اور برتقدیر ابتدائیہ مرفوع مبتدا ہونے کے

باعث اور خبر ما کول محذوف اور بر تقدیر جارہ مجرور۔

۳- جارہ اور اسی کا بیان مقصود ہے یہ چار معنی کے واسطے آتا ہے بمعنی الا جیسے:

شعر

سقی الحیا الارض حتی امکن غزیت لهم فلا زال عنها الخیر محدودا

شاعر ایک قوم کی زمین کے واسطے بددعا کرتا ہے کہ بارش تمام زمین کو سیراب نہ کرے مگر ان زمینوں کو سیراب کرے جو ان کی طرف منسوب ہیں۔ بایں معنی چونکہ بہت کم آتا ہے۔ اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے ذکر نہ فرمایا بعض افراد کی عدم ذکر کی وجہ بیان فرمائی کہ حتیٰ بمعنی الا حتی بمعنی کیٔ کی طرح فعل مضارع منصوب بتقدیر اَن کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے جیسے:

لیس العطاء من الفضول سماحة حتی تجود و ما لدیک قلیل

چونکہ شارح علیہ الرحمۃ نے حتی بمعنی کَیۡ کو ذکر نہیں فرمایا جو فعل مضارع کے لیے بتقدیر ان ناصب ہے اس لئے حتی بمعنی الا کو بھی ذکر نہیں کیا یہ وجہ تام نہیں کیونکہ حتی بمعنی الا کو فعل مضارع کے ساتھ مخصوص قرار دینا جس پر یہ وجہ مبنی ہے درست نہیں۔ مذکورہ بالا شعر اس پر شاہد عدل ہے۔ اس لئے کہ اس میں حتی امکن پر داخل ہے جو فعل مضارع نہیں بلکہ مکان کی جمع قلت ہے بمعنی کَیۡ جیسے اسلمت حتی ادخل الجنة ایٔ کَیۡ ادخل الجنة بمعنی انتہائے غایت اور بمعنی مع ان دونوں کو شرح میں بیان کر دیا ہے۔

۲- **قوله وللمصاحبة یعنی مدخول حتی**...... کی اس کے ماقبل کے ساتھ معیت مراد ہوتی ہے غایت کا لحاظ نہیں ہوتا جیسا کہ الیٰ میں ہوتا ہے۔

۳- **قوله وما بعد ها قد یکون**...... یعنی مجرور حتی کبھی ماقبل کا جزو اخیر ہوتا ہے جیسے مثال سمکة میں کہ سر مچھلی کا جزو اخیر ہے اور کبھی جزو اخیر کے ملاقی جیسے نمت البارحة الخ میں کہ صباح شب کا جزو اخیر نہیں ہے بلکہ جزو اخیر کے ملاقی ہے جو صبح کاذب ہے اور مجرور الیٰ میں یہ شرط نہیں۔ پس نصفها یا ثلثها کہنا درست ہے اور حتی نصفها یا حتی ثلثها کہنا درست نہیں ضوء۔

۴- **قوله حتی راسها**...... یہ مثال حتی عاطفہ اور ابتدائیہ اور جارہ تینوں کی ہوسکتی ہے جس کی تفصیل گزر گئی اس سے معلوم ہوا کہ حتی کے مدخول پر جر واجب نہیں جبکہ عاطفہ اور ابتدائیہ بھی ہوسکتا ہو بخلاف الیٰ کہ اس کے مدخول پر جر واجب ہے حتی اور الیٰ میں ایک وجہ فرق یہ بھی ہے۔

① اللیلة الماضیة بلا فصل قاموس.

② بایں معنی کثیر ہے بخلاف الیٰ کہ بمعنی مصاحبت قلیل ہے۔

③ بکسر واو، آیات یا اذکار یا درود کا حصہ جس پر مداومت کی جائے۔

④ محرکۃ یک ماہی منتہی الادب۔

⑤ یہ بکثرت ہوتا ہے۔

⑥ یہ قلیل ہوتا ہے۔

⑦ یعنی نمت البارحة حتی الصباح۔

ترکیب

قولہ وحتی الخ...... و حرف عطف حتی مبتدا الام حرف جار انتہائی مصدر مضاف الغاية مضاف اليہ فی حرف جار الزمان مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف۔ فی حرف جار المکان مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو ہوا۔ انتهاء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف لام حرف جار المصاحبة مجرور۔ جار مجرو ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتة مقدر کا۔ ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھـــی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو نمت البارحة حتی الصباح...... نحو مضاف لفظ نمت البارحة حتی الصباح مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف۔ ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے انتهاء الغاية فی الزمان مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی نمت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل البارحة مفعول فیہ حتی حرف جار الصباح مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ نمت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو سرت البلد حتی السوق...... نحو مضاف لفظ سرت البلد حتی السوق مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مثالہ مقدر کی، مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے انتہاء الغایۃ فی المکان مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ سرت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل البلد مفعول فیہ حتی حرف جار السوق مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا سرت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو قرأت وردی حتی الدعاء...... نحو مضاف لفظ قرأت وردی حتی الدعاء مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مثالہ مقدر کی، مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے المصاحبة مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی قـــرأت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تـا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ورد مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ ورد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ حتـی حرف جار الدعاء مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا۔ قرات فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مع مضاف الدعـــاء مضاف الیہ مع مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا

قرأت وردی مقدرکاقرأت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ورد مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ورد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ قرأت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ ما بعد ھا الخ...... و حرف عطف ما اسم موصول بعد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے حتی بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ثبت مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ما ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ ما اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا۔ قد برائے تقلیل یکون فعل ناقص ھو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ اسم راجع بسوئے مبتدا داخلاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ھو ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ فی حرف جار حکم مضاف ما اسم موصول قبل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے حتی قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصول ما ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ ما اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ۔ حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ داخلاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو...... نحو مضاف لفظ اکلت السمکۃ حتی راسھا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے دخول ما بعد حتی در حکم ماقبل مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ اکلت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل السمکۃ مفعول بہ حتی حرف جار راس مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے السمکۃ راس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف لغو ہوا۔ اکلت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وقد لا یکون الخ...... و حرف عطف قد برائے تقلیل لا یکون فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے ما بعد حتی۔ داخلاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ فی حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے ماقبل حتی جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا۔ داخلاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ قد لا یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو المثال المذکور...... نحو مضاف المثال موصوف الف لام بمعنی الذی اسم موصول مذکور اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل۔ راجع بسوئے الف لام بمعنی الذی۔ مذکور اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت۔ المثال الموصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ راجع بسوئے عدم دخول

ما بعد حتی در حکم ماقبل۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

النوع الاول حروف الجرِّ

وهي مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الیٰ فلا یقال حتاه ویقال الیه وعلیٰ للاستعلاء نحو زید علی السطح وعلیه دین وقد تکون بمعنی الباء نحو مررت عَلَیه بمعنی مررت به وقد تکون بمعنی فِیْ

۱- **قوله وهي مختصة**...... یعنی حتی اسم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے بخلاف الیٰ کہ وہ اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر آتا ہے کیونکہ الیٰ اصل ہے اور حتیٰ فرع اور فرع کا مرتبہ اصل سے کم ہوتا ہے نیز اگر حتیٰ ضمیر پر داخل ہو تو اس کا الف اپنے حال پر رہے گا یا یا کے ساتھ بدل دیا جائے گا۔ برتقدیر اول اسمائے غیر متمکنہ اور الیٰ کے ساتھ مخالفت لازم آئے گی کہ ان کا الف بدل جاتا ہے جیسے لدی میں لدیه اور الیٰ میں الیه اور برتقدیر دوم یہ تصرف بلاضرورت ہوگا جو جائز نہیں کیونکہ الیٰ تصرف میں بنسبت حتی وسیع تر ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ تصرف بلاضرورت ہے کوفیین اور مبرد نے اس شعر سے استدلال کیا ہے ۔

اتت حتاک تقصد کل فج ترجی منک انها لا تجیب

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ شاذ و نادر ہے اور شاذ مقیس علیہ نہیں بن سکتا۔ حتی اور الیٰ میں یہ فرق لفظی ہے اور معنوی فرق یہ ہے کہ حتیٰ کا مجرور ماقبل کا جز و اخیر یا ملاقی جز و اخیر ہوتا ہے اور حتی مصاحبت کے لئے بکثرت آتا ہے اور حتی کے مدخول کا جز لازم نہیں۔ بخلاف الیٰ کہ اس میں یہ باتیں نہیں۔

۲- **قوله فلا یقال حتاه**...... ضمیر پر دخول حتی کہ قائلین چونکہ اس الف کو برقرار رکھتے ہیں الیٰ اور غیر متمکنہ کی طرح یا کے ساتھ بدلتے نہیں۔ اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے اول احتمال پر اقتصار فرمایا اور دوسرا احتمال یعنی حتیه ترک کر دیا۔ کہ وہ بھی اس کو روا نہیں رکھتے۔۱۲

۳- **قوله وعلیٰ**...... یہ دو قسم پر ہے (۱) اسمی بمعنی فوق جبکہ اس پر من جارہ آئے جیسے ۔

غدت من علیه بعد ما تم ظمؤها تصل وعن قیض بزیزاء مجهل

شاعر اس شعر میں قطاة مرغ سنگخوار کا ذکر کرتا ہے علیه میں علیٰ بمعنی فوق ہے اور ضمیر مجرور کا مرجع الفرخ اور ظمؤ بکسر معنی دو آب نوشی کا درمیانی زمانہ اور تصل ای تصوف کا حشادها من العطش صلیل بمعنی صوت الیابس سے ماخوذ ہے عن قیض کا عطف من علیه پر ہے اور قیض کے معنی ہیں انڈے کا بالائی چھلکا۔ اور بز بمعنی زمین تخت مجھل اسم مکان ہے بمعنے جہل گاہ۔ اس کی جانب زیزاء کی اضافت از قبیل اضافة الموصوف الی الصفة ہے مبدل منہ اور بدل بھی قرار دے سکتے ہیں حاصل معنی یہ

کہ دو آب پوشی کا درمیانی زمانہ پورا ہو جانے کے بعد مرغ سنگخو ارا اپنے بچے کو چھوڑ کر جو انڈے کے چھلکے سے تازہ تازہ برآمد ہوا تھا چل پڑا اور آنحالیکہ شدت تشنگی کے باعث اس کی آنتیں بول رہی تھیں (۲) حرفی غیر سیبویہ کے نزدیک وقفہ ضرور رکھیں اور سیبویہ کے نزدیک صرف اسی میں رہی ہوتا ہے حرف آٹھ معانی میں مستعمل ہے۔ جن میں سے تین چونکہ کثیر الاستعمال ہیں اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے ان کو بیان فرمایا ہے اور باقی ماندہ پانچ کو بوجہ قلت استعمال ترک کر دیا۔

۴- **قوله وعليه دين**...... یہ رکبہ دین کی طرح ہے کہ دین کو وزنی چیز کے ساتھ تشبیہ دی گئی۔ گویا وہ مدیون کی پشت یا گردن پر سوار ہے اسی قبیل سے ہے علیٰ قضاء الصلوٰۃ اور علیه القصاص یعنی جو کسی کے ذمہ لازم ہیں گویا وہ اس پر سوار ہیں رضی ۱۲۔

۵- **قوله بمعنى الباء**...... یعنی برائے الصاق کہ مطلق سے بھی متبادل ہوتا ہے کیونکہ الصاق ایسے معنی ہیں جو استعمال میں سے کسی وقت منفک نہیں ہوتے جملہ معانی مذکورہ میں پائے جاتے ہیں قولہ تعالیٰ (حَقِيقٌ عَلَىٰ اَنْ لَّا اَقُوْلَ) میں بھی علیٰ بمعنی با ہے۔

۶- **قوله مررت عليه**...... رضی کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس مثال میں علیٰ برائے استعلائے مجازی ہے کیونکہ فرماتے ہیں کہ مررت علیه سے اس بات کا افادہ ہوتا ہے کہ مرور جانب فوق سے ہوا۔ بخلاف مررت به کہ وہ اس معنی میں نص نہیں علیٰ کے باقی ماندہ پانچ معانی ہیں مصاحبت جیسے وآتی المال علیٰ حبه ای مع حبه تعلیل جیسے ولتکبروا الله علیٰ ما هداکم ای لهدایته ایاکم بمعنی عن جیسے۔

اذا رضیت علی بنو قشیر　　لعمر الله اعجبنی رضاها

بمعنی من جیسے اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ای من الناس برائے اضراب جیسے۔

وقد زعموا ان المحب اذا دنا　　یمل و ان النای یشفی و ان الوجد

بکل تداوینا فلم یشف ما بنا　　علیٰ ان قرب الدار خیر من البعد

علیٰ ان قرب الدار لیس بنافع　　اذا کان من تهواه لیس بذی وادِ

اس علیٰ کے تعلق میں دو قول ہیں اول یہ کہ اپنے ماقبل کے متعلق ہوتا ہے یعنی جس ماقبل کے معنی کو بطور اضراب مابعد تک پہنچایا ہے جیسے اشعار مذکورہ میں پہلے علیٰ کا ماقبل فلم یشف اور دوسرے کا خیر ہے دوم یہ کہ مقام خبر میں واقع ہے جس کا مبتدا محذوف ہے تقدیر عبارت یہ ہے التحقیق علیٰ کذا اس کو علیٰ استدراکیہ بھی کہتے ہیں۔ ابوالحسن اخفش نے کہا کہ کبھی علیٰ کو حذف کر کے اس کے مجرور کو بنا بر مفعولیت منصوب رکھتے ہیں جیسے لا اقعدن لهم صراتک المستقیم۔

① قاعدۂ مذکورہ لام تعریف مکسور کو سین ساکن کے ساتھ ملا کر پڑھنا جائز ہے۔

② یہاں پر بھی بقاعدۂ مذکورہ لام تعریف مکسور کو سین ساکن کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔

③ بام خانہ یعنی چھت۔

④ وہ قرض جس کا وقتِ ادائیگی مقرر ہو۔ ۱۲

ترکیب

قولہ وھی مختصۃ الخ...... و حرف عطف ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے حتی۔ مختصۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے مبتدا۔ ذوالحال با حرف جار الاسم موصوف الظاھر میں ال حرف تعریف بمعنی الذی ظاھر اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ با حرف جار خلاف مضاف الیٰ مضاف الیہ، خلاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل۔ مختصۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ فلا یقال الخ...... فا فصیحہ لا یقال فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب حتاہ نائب فاعل۔ لا یقال فعل مجہول اپنے نائب سے ملکر جزا شرط مقدر اذا کان الامر کذالک کی اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم کان کا۔ کان فعل ناقص الامر اس کا اسم ک حرف جار اذا اسم اشارہ مجرور۔ لام حرف تبعید ک حرف خطاب جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم کان ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ ویقال الیہ...... و حرف عطف یقال فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب الیہ نائب فاعل۔ یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وعلیٰ للاستعلاء...... و حرف عطف علیٰ مبتدا لام حرف جار الاستعلاء مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو زید علی السطح الخ...... نحو مضاف زید علی السطح معطوف علیہ و حرف عطف علیہ دین معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الاستعلاء مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی زید مبتدا علیٰ حرف جار السطح مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ علیٰ حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے زید۔

جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے دین۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم دین مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ...... **وقد تکون الخ** ...... و حرف عطف قد حرف برائے تقلیل تکون فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے علیٰ اس کا اسم با حرف جار معنی مضاف الباء مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو مررت علیہ الخ ...... نحو مضاف لفظ مررت علیہ ذوالحال با حرف جار معنی مضاف مررت بـــہ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے علیٰ کا بمعنی با ہونا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وقد تکون الخ ...... و حرف عطف قد حرف برائے تقلیل تکون فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے علیٰ اس کا اسم با حرف جار معنی مضاف مضاف فی مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

النوع الاول حروف الجرّ

نحو قولہ تعالیٰ ان کنتم علیٰ سفر ای فی سفر وعَن للبُعد والمجاوزۃ نحو رمیت السهم عن القوس[1] وفی للظرفیة نحو المالُ فی الکیس ونظرت فی الکتاب وللاستعلاء نحو قولہ تعالیٰ وَلَاُ وصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ[2]

۱۔ **قولہ وعن** ...... تین طرح آتا ہے:

۱- مصدر یہ لغت بنی تمیم میں کہ اعجبنی ان تفعل میں عن تفعل کہتے ہیں اور اس کو عنعنه بنی تمیم کہا جاتا ہے۔

۲- اسمیه بمعنی جانب اور یہ دو جگہ آتا ہے اول جبکہ اس پر من جارہ آئے۔ جیسے جنت من عن یمینک یہ کثیر ہے اس کو ابن مالک زائد کہتے ہیں دوسرے حضرات برائے ابتدائے غایت دوم جبکہ اس پر علیٰ آئے جیسے علیٰ عن یمینی مرت الطیر سُحابة و کیف سنوح و الیمین قطیع یہ بہت کم ہے یہاں تک کہ مثال میں اس کے سوا کوئی اور شعر دستیاب نہیں ہوا۔

۳- جارہ جو آٹھ معانی میں مستعمل ہے شارح علیہ الرحمۃ نے ایک معنی بیان فرمائے باقی کو بوجہ قلت ترک فرمادیا۔

۲- **قوله للبعد والمجاوزة**...... یعنی ایک چیز کا دوسری سے دور ہونا فعل متعدی لضن کا مصدر اس دوری کے سبب ہوتا ہے پس رمیت السهم عن القوس کے یہ معنی ہوئے بعدت السهم عن القوس بسبب الرمی. اور اطعمه عن الجوع کے یہ معنی بعده عن الجوع بسبب الاطعام اور ادیت الدین عن زید کے معنی بعدته عن الذین بسبب التأدیة اور مجاوزة کے ساتھ لفظ البعد کو ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے مجاوزة اصل فعل کے معنی میں ہے مشارکت کے واسطے نہیں۔ جو صفاعلت کا خاصہ ہے رضی ۱۲۔ باقی سات معنی یہ ہیں بدل جیسے واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا — ای بدل نفس استعلا جیسے فانما یبخل عن نفسه ای علیٰ نفسه تعلیل جیسے وما نحن بتارکی الهتنا عن قولک ای لا جل قولک استعانت جیسے وما ینطق عن الهوی بعد جیسے لترکبن طبقا عن طبق ای حالة بعد حالة من جیسے هو الذی یقبل التوبة عن عباده ای من عباده ظرفیت جیسے

وآس وانه سراة الحی حیث لقیتهم ولا تک عن حل الرباعة و اینا

رباعة بمعنی اقساط دیت اور کبھی زائد بھی آتا ہے جب کہ عن کو اول موصول سے حذف کرکے آخر میں زیادہ کریں۔ جیسے اتجزع إنْ نفس اتاها حمامها الخ فهلا التی عن بین جنبیک تدفع، ای فهلا تدفع عن التی بین جنبیک مسالک بهیة ۱۲۔

۳- **قوله للظرفیة**...... یعنی اس پر دلالت کرنے کے لئے کہ مدخول فی کسی چیز کے واسطے محل ہے اگر حقیقۃً ہو بایں طور کہ مکان ہے یا زمان تو ظرفیت حقیقۃً مکان جیسے المال فی الکیس یا زمان جیسے وهم من بعد علیهم سیغلبون فی بضع سنین اور اگر مدخول فی محل حقیقۃً نہیں۔ بایں طور کہ مکان ہے نہ زمان تو ظرفیت مجازیہ ہے جیسے تفکرت فی العلم کہ اس میں مدخول فی یعنی علم نہ مکان ہے نہ زمان لیکن اس تعریف پر لازم آتا ہے کہ شارح علیہ الرحمۃ کی پیش کردہ مثال نظرت فی الکتاب ظرفیت مجازی کی نہ ہو۔ کیونکہ کتاب اب قبیل مکان اور اس تعریف میں مظروف کی طرف نظر نہیں کی گئی۔ تو غالباً اس کا ظرفیت مجازی کی مثال ہونا اس تعریف پر مبنی ہے جس میں مظروف کا بھی لحاظ ہے۔ چنانچہ علامہ یسین نے فرمایا کہ حقیقی ظرفیت صرف مکانیہ ہے زمانیہ حقیقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ حقیقی ظرفیت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مظروف ذی حیز شے ہو اور ظرف ذی احتوا دونوں باتیں مفقود ہوں یا ایک تو ظرفیت مجازی ہوگی جیسے فی علمه نفع اس میں دونوں مفقود ہیں کہ علم کے لیے نفع پر استوا نہیں۔ اور نفع ذی حیز نہیں ہے زید فی سعة کہ اس میں مظروف یعنی زید اگرچہ ذی حیز ہے اور اسی قبیل سے ہے زید فی یوم کذا کہ اس میں

مظروف زید اگر چہ ذی حیز ہے مگر ظرف یعنی یوم ذی احتواء نہیں۔ کیونکہ احتواء محسوسات کی صفات سے ہے اور زمانہ محسوس نہیں اور فی صدرہٖ علم کہ اس میں ظرف یعنی صدر اگر چہ ذی احتواء ہے مگر مظروف یعنی علم ذی حیز نہیں اسی قبیل سے ہے شرح کی پیش کردہ مثال نظرت فی الکتاب (حاشیۃ الصبیان)

۴- **قولہ وللاستعلاء**...... فی آٹھ معنی میں مستعمل ہے دو مذکور ہو گئے باقی چھ یہ ہیں۔ مصاحبت جیسے وادخلوا فی امم ای مع امم تعلیل ان امراۃ دخلت النار فی ھرۃ حبستھا ای لاجل ھرۃ حبستھا بمعنی الیٰ فردوا ایدیھم فی افواھھم ای الیٰ افواھھم بمعنی من جیسے الاعم صباحاً ایھا الطلل البالی:: وھل یعمن من کان فی العصر الخالی:: وھل یعمن من کان احدث عھدہ ثلاثین شھراً فی ثلثۃ احوال ای من ثلثہ احوال عم یہ امر ہے وعم یعم بمعنے نعم ینعم سے۔ اور عم صباحا زمانہ جاہلیت کی کیت ہے۔ جیسے اسلام میں السلام علیکم اور ھل برائے استفہام انکاری ہے اور یعمن بنون ثقیلہ ہے اور العصر بضم عین و صاد بمعنی زمانہ۔ احدث اسم کان ہے بمعنی با جیسے ویرکب یوم الروع منا فوارس :بصیرون فی طعن الاباھر والکلی ای بصیرون بطعن الاباھر والکلی. مقایسۃ یعنی اس کے ماقبل کا مابعد کی طرف نسبت کرتے ہوئے ملحوظ ہونا یہ مفعول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہوتی ہے جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل اور زائد بھی آتی ہے جیسے وقال ارکبوا فیھا بسم اللہ . ای ارکبوھا

① کیسہ یعنی تھیلی جس میں نقدی رکھتے ہیں ۱۲

② بواو زائد مطابق رسم خط قرآنی ۱۲

ترکیب

قولہ نحو قولہ تعالیٰ الخ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسم جلالت تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ۔ لفظ ان کنتم علیٰ سفرٍ بقولہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے علیٰ بمعنی فی ہونا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ان حرف شرط کنتم فعل ناقص صیغہ جمع مذکر حاضر تا ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا اسم م علامت جمع۔ علیٰ حرف جار سَفَرٍ مجرور۔ جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتین مقدر کا۔ ثابتین اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں انتم پوشیدہ۔ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل ت علامت خطاب م علامت جمع ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کنتم فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اور اس کی جزا فرھان مقبوضۃ قرآن کریم میں مذکور ہے ف جزائیہ رھان جمع رھن موصوف مقبوضۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقبوضۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت رھان موصوف اپنی صفت سے ملکر

مبتدا۔ تستوثقون بھا مقدر۔ تستوثقون فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ با حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مبتدا جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ تستوثقون فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ وعن للبعد الخ...... و حرف عطف عن مبتدا۔ لام حرف جار البعد معطوف علیہ و حرف عطف المجاوزۃ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو رمیت الخ...... نحو مضاف رمیت السھم عن القوس مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالھما مقدر کی۔ مثال مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ م حرف عماد اعلامت تثنیہ راجع بسوئے البعد مجاوزۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنی رمیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل السھم مفعول بہ عن حرف جار القوس مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ رمیت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وفی للظرفیۃ...... و حرف عطف فی مبتدا۔ لام حرف جار الظرفیۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ و حرف عطف لام حرف جار الاستعلاء مجرور جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے فی ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو المال فی الکیس الخ...... نحو مضاف المال فی الکیس معطوف علیہ و حرف عطف۔ نظرت فی الکتاب معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الظرفیۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنی المال مبتدا فی حرف جار الکیس مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے المال۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ المال مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نظرت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل فی حرف جار الکتاب مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو نظرت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو قولہ تعالیٰ الخ...... نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسم جلالت تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لفظ و لا وصلبنکم فی جذوع النخل مقولہ

قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الاستقلاء مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب آیت شریفہ و حرف عطف لا و صلبن صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ک ضمیر منصوب متصل مفعول بہ م علامت جمع فی حرف جار جذوع مضاف النخل مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ لا و صلبن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

ای حرف تفسیر فی حرف جار سقو مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتین مقدر کا۔ ثابتین ترکیب سابق خبر ان کنتم مقدر کنتم فعل ناقص ترکیب سابق اپنے اسم و خبر سے ملکر شرط۔ شرط اپنی جزائے مذکور فی القران سے ملکر جملہ اسمیہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔۱۲

النوع الاول حروف الجرّ

والکاف[1] للتشبیہ نحو زید کالاسد[2] وقد تکون زائدۃ[3] نحو قولہ تعالیٰ لیس[4] کمثلہ شئی ومذ[5] ومنذ[6] لابتداء الغایۃ فی الزمان[7] الماضی نحو ما رأیتہ مذیوم الجمعۃ او منذ یوم الجمعۃ ای ابتداء عدم رؤیتی ایاہ کان یوم الجمعۃ الی الاٰن[8]

۱- قولہ والکاف…… دو قسم ہے اسمی بمعنی مثل اپنے مدخول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ سیبویہ اور دوسرے نحوی شعر میں بضرورت جائز رکھتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ حرف جار اس پر داخل ہو جیسے بیض ثلث کنعاج جم: یضحکن عن لا لبرو المنھم نعاج جمع نعجہ بمعنی بقر وحشی اور جم جمع جماء یعنی بے شاخ یعنی جس کے سینگ نہ ہوں۔ منھم اسم فاعل بمعنی ذائب اخفش اور دوسرے نحوی نثر میں بھی جائز رکھتے ہیں۔ چنانچہ زید کالاسد میں کاف کو محل رفع میں بنابر خبریت اور زید کو مجرور باضافت کہتے ہیں شارح علیہ الرحمۃ نے اسمی کو اس لئے ذکر نہیں فرمایا کہ مقصود یہاں حروف جارہ کا بیان ہے یا اس لئے کہ اسمی مضاف ہوتا ہے اور مضاف عوامل قیاسیہ سے ہے جس کا بیان آئندہ آرہا ہے حرفی مقصود بالبیان یہی ہے اور اس کی حرفیت کی دلیل یہ ہے کہ اسم موصول کا صلہ واقع ہوتا ہے جس کا جملہ ہونا ضروری ہے تو ثبت فعل مقدر کا ظرف مستقر ہوگا اور اس طرح صلہ جملہ ہو جائے گا جیسے:

ما یرتجی و ما یخاف جمعا فھو الذی کاللیث والغیث معا

ما مصدریہ ہے اور دونوں فعل مجہول ہیں ما مصدریہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ مقدم ہے جمع فعل کا جس کی ضمیر ممدوح کی طرف راجع ہے یعنی ممدوح امید و بیم کا جامع ہے تو خوف میں لیث کے مانند ہے اور امید میں غیث کے مانند۔

س: مثال مذکور میں کاف بمعنیٰ مثل لیں تب بھی صلہ جمع ہو سکتا ہے کہ اس کو مبتدا محذوف ھو کی خبر قرار دیں ای الذی ھو کا للیث الخ۔

ج: صلہ میں مبتدا کی تقدیر صرف اَیٌّ میں ہوتی ہے اور وہ بھی قلیل ہے بخلاف تقدیر ثبت کہ کثیر ہے اور کثیر الاستعمال کے ہوتے ہوئے قلیل الاستعمال پر محمول کرنا جائز نہیں۔ رضی وغیرہ ۱۲

۲- **قوله للتشبيه**...... اور برائے تعلیل جیسے واذکروه کما هداکم ای لاجل هدایته ایاکم برائے مبادرۃ یعنی ایک فعل کو دوسرے سے نزدیک کرنا۔ یہ اس وقت جبکہ ما کے ساتھ ہو جیسے مسلم کما یدخل اس میں کاف زائدہ ہے اور مبادرت کے لئے مفید اور ما مصدریہ اور مصدر قائم مقام وقت یا وقت مضاف مقدر۔ ای سلّم وقت دخولک برائے استعلاء جیسے کیف اصبحت کے جواب میں کخیر ای علیٰ خیر اس کو اخفش اور کوفیین نے ذکر کیا ہے بمعنی لعل جیسے لا تشتم الناس کما لا تشتم ای لعلک لا تشتم ۔ بایں معنی بھی ما کافہ کیساتھ آتا ہے اور کاف سے جب ما کافہ ملتا ہو تو اس کا عمل باقی نہیں رہتا اور ایسے کاف کے واسطے متعلق بھی درکار نہیں ۱۲ رضی ان معانی میں بقلت مستعمل ہونے کی بنا پر شارح علیہ الرحمۃ نے ان کو ذکر نہیں فرمایا۔

۳- **قوله زائدة**...... برائے تاکید ہوتا ہے اس لئے کہ زیادت حرف بمنزلہ تکرار جملہ ہوتی ہے ابن جنی نے اس بات کی تصریح کی ہے جب کبھی کاف پر لفظ مثل آئے یا مثلا کاف کی زیادت کا حکم کیا جاتا ہے۔

اول...... جیسے ؎

ومسهم ما مس اصحاب الفيل ترميهم بحجارة من سجيل

وبعث طير هم ابابيل فصيروا امثل كعصف ماكول

دوم...... جیسے آیت کریمہ لیس کمثله شیٔ ۱۲ ۔

۴- **قوله ليس كمثله شئ**...... اگر کاف کو زائد قرار نہ دیں تو اللہ تعالیٰ کے مثل کی نفی نہ ہوگی۔ بلکہ مثل کے مثل کی اور مثال کا اثبات ہوگا کیونکہ جب نفی کسی محکوم بہ پر وارد ہو تو بحسب ظاہر اس کے متعلق کے ثبوت کا افادہ کرتی ہے جیسے لیس مثل ابن زید احد اس سے متبادر یہ ہے کہ زید کا بیٹا ہے اور اس کا مثل نہیں اسی طرح آیت مذکورہ سے بر تقدیر عدم زیادت یہ معنی مفہوم ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کا مثل ہے اور مثل کا مثل نہیں جیسے مثال مذکور میں مثل محکوم بہ ہے اور ابن اس کا متعلق اسی طرح آیت میں کاف باعتبار متعلق محکوم بہ اور مثل اس کا متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ کے مثل کا اثبات محال کہ منافی توحید ہے پس ثابت ہوا کہ کاف زائد ہے۔

س: حکم زیادت کا منشا لفظ مثل ہے کیونکہ اسی کی بنا پر کاف کی زیادت کا حکم کیا گیا اگر یہ نہ ہوتا تو زیادت کاف کا حکم نہیں کر سکتے تھے تو لفظ مثل کو زائد قرار دینا چاہئے نہ کاف کو ورنہ یہ حکم از قبیل قبل از مرگ واویلا ہو جائے گا اور لفظ مثل بھی زائد ہوتا ہے جیسے فان آمنوا بمثل ما آمنتم به. زیادت مثل پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت دلیل ہے کہ اس میں بغیر لفظ مثل یوں ہے فان آمنوا بما آمنتم به.

ج: کاف اور مثل دونوں آلہ تشبیہ ہیں اور جب دو آلہ تشبیہ جمع ہوں ایک حرف دوسرا اسم تو زیادت حرف کا حکم اولیٰ ہوتا ہے کیونکہ وہ کثیر الوقوع ہے بخلاف اسم کہ اس کی زیادت اقل و اندر ہے بنظر برآں کاف کو زائد قرار دیا گیا نہ مثل کو اور مثل کی زیادت پر جس آیت کو بطور دلیل پیش کیا ہے اولاً اس میں زیادت مثل مسلم نہیں بلکہ با زائد ہے اور معنی یہ ہیں فان آمنوا ایمانکم مثلاً ایمانکم بہ تو مفعول مطلق مقدر ایماناً کی صفت ہے ثانیاً اگر تسلیم کرلیں کہ اس میں لفظ مثل زائد ہے تو دونوں میں فرق ہے کہ اسمیں زیادت مثل پر دوسری قرائت قرینہ ہے اور اس میں کوئی قرینہ نہیں۔

۵- **قولہ مذ و منذ**...... اول بضم میم وسکون ذال۔ اور جب ساکن سے ملاقی ہو تو اس کا آخر مضموم ہوتا ہے اور بعض لغات میں اس کا آخر ہمیشہ مضموم ہوتا ہے ساکن سے ملاقات ہو یا نہ ہو۔ مذ اور منذ کی میم پر کسرہ لغت سلیمیہ ہے اور یہ دونوں اسم بھی ہوتے ہیں بمعنی المدۃ یا بمعنی جمیع المدۃ اس تقدیر پر مبتدا ہوتے ہیں اور ما بعد خبر چونکہ مذ اور منذ ہیں اسمی مقصود بالبیان نہیں اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا ۱۲۔

۶- **قولہ الماضی**...... یعنی اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کی ابتدا اس زمانہ ماضی سے ہے جس پر یہ داخل ہیں اور وہ زمانہ اگرچہ وقت متکلم تک مُمتَدّ ہے مگر بوجہ علم امتداد کے بیان سے سکوت کیا گیا اس صورت میں ان کا مدخول مفرد معرفۃ ہوتا ہے۔ اور یہ بمعنی مِن ابتدائیہ یا اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا کل زمانہ ان کا مدخول ہے جس کا آخر وقت تکلم سے پیوستہ ہے اس صورت میں ان کا مدخول نکرہ معدود ہوتا ہے اور یہ معنی من اور الی' فعل منفی کی مثال کتاب میں مذکور ہوئی اور مثبت کی یہ ہے سافرت من البلدۃ مذ یوم الجمعۃ. یا منذ یوم الجمعۃ برتقدیر اول معنی یہ ہونگے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے دن سفر شروع کیا تھا۔ اور زمانہ سفر تکلم کی ممتد ہے اور برتقدیر دوم مثال یہ ہوگی سافرت من البلدۃ مذ یومین یا منذ یومین جس کے معنی یہ ہوں گے کہ میرے شہر کا سفر کرنے کا کل زمانہ اب تک دو یوم ہوا۔ دونوں صورتوں میں زمانہ فعل اگرچہ تکلم تک ممتد ہے مگر اول میں مقصود بالبیان ابتدا ہے اور دوم میں ابتدا اور انتہا دونوں یعنی کل اور کبھی ظرفیت کا افادہ کرتے ہیں جبکہ مدخول زمانہ حاضر معرفہ ہو اس وقت یہ بمعنی فی ہوتے ہیں جیسے ما رایتہ مذ یومنا ۱۲۔

① ضمیر پر داخل نہیں ہوتا ورنہ کک میں دو کاف کا اجتماع لازم آئے گا جو جمہور کے نزدیک مکروہ ہے۔ علاوہ ازیں لفظ مثل وغیرہ سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو اس کی حاجت نہیں۔ مبرد کے نزدیک جائز ہے کیونکہ بعض اشعار میں آیا ہے جیسے:

فاحسن و اجمل فی اسیرک انہ ضعیف و لم یاسی کایاک آسی

جمہور نے ایسے استعمال کو شاذ قرار دیا ہے۔

② کاف کی طرح دونوں بھی ضمیر پر نہیں آتے مگر مبرد کے نزدیک۔

③ مستقبل میں بالاتفاق مستعمل نہیں ہوتے۔

④ وہ زمانہ جس میں متکلم کا کلام واقع ہوا۔

ترکیب

قولہ والکاف للتشبیہ الخ...... و حرف عطف الکاف مبتدا لام حرف جار التشبیہ مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے الکاف ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو زید کالا سد...... نحو مضاف لفظ زید کالا سد مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے التشبیہ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی زید مبتدا ک حرف جار الاسد مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے زید۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر زید مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وقد یکون زائدۃ...... و حرف عطف قد حرف برائے تقلیل تکون فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے الکاف۔ زائدۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص زائدۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذو الحال راجع بسوئے اسم جلالت تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لیس فعل ناقص ک حرف جار زائد مثل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسم جلالت مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم لفظاً مجرور محلاً منصوب شیء اسم موخر لیس فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے زیادۃ کاف مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ومذ و منذ الخ...... و حرف عطف مذ معطوف علیہ و حرف عطف منذ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، لام حرف جار ابتداء مصدر مضاف الغایۃ مضاف الیہ فی حرف جار الزمان موصوف الف لام حرف تعریف بمعنی الذی اسم موصول ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ ابتداء مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتتان مقدر کا ثابتتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے مذ اور منذ م حرف عماد اعلامت تثنیہ ثابتتان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحو مضاف ما رأیتہ مذ یوم الجمعۃ معطوف الیہ او حرف عطف منذ یوم الجمعۃ بتقدیر ما رأیتہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالھما مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف

الیہ راجع بسوئے مذ اور مذ م حرف عماد اعلامت تثنیہ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی مـا رأیت نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ھا ضمیر منصوب متصل بارز فاعل مفعول بہ راجع بسوئے غائب مذ حرف جار یوم مضاف الجمعة مضاف الیہ۔ یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ مذ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا۔ مـا رأیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ منذ حرف جار یوم مضاف الجمعة مضاف الیہ یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا منذ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ مار أیته، مقدر کا۔ مار أیت نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ھا ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ راجع بسوئے غائب مـا رأیـت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر ابتداء مصدر مضاف عدم مضاف الیہ مضاف رویت مصدر مضاف الیہ مضاف یـا ضمیر منصوب منفصل راجع بسوئے غائب۔ مفعول بہ ہ علامت غیبت۔ رویت مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ عـدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ابتداء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کان فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے مبتدا یوم مضاف الجمعة مضاف الیہ یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر الی حرف جار الآن مبنی بر فتح مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ کـان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

النوع الاول حروف الجرّ

و قد تکونان بمعنی جمیع المدة نحو ما[۱] رأیته مذیومین[①] او منذ یومین ای جمیع مدة انقطاع رؤیتی ایاه یومان و ربّ[۲] للتقلیل[②] [۳] ولا یکون مجرور ها الا نکرة[۴]

۱- **قولہ ما رأیته مذیومین** ...... یہ کہنا اس وقت درست ہوگا کہ وقت تکلم تک دو یوم پورے ہو جائیں پس اگر یہ قول آخر یکشنبہ میں صادر ہوا اور ہفتے سے نہ دیکھا تھا تو دو دن پورے ہو گئے۔ لہٰذا درست ہے اور اگر اول یکشنبہ میں کہا یا وسط میں تو درست نہیں کہ عدم رویت کے دو دن کامل نہیں ہوتے البتہ اگر بعض یوم یکشنبہ کو مجازاً کامل شمار کر کے کہا جائے تو درست ہو جائے گا اور اگر جمعہ سے نہ دیکھا تھا تو مار أیته مذیومین یا منذیومین کہنا کسی طرح درست نہیں نہ حقیقۃً نہ مجازاً بلکہ اس صورت میں مار أیته مذ ثلثة ایام یامنذثلثة ایام کہا جائے گا۔

۲- **قولہ رب** ...... اس میں سولہ لغت ہیں ر کا ضمہ یا فتحہ ب مفتوحہ مشدد یا مخفف۔ یہ چار تائے تانیث مفتوحہ کیساتھ یا ساکنہ کے ساتھ یا بغیر تا کے یہ بارہ ہیں:۔

۱- رُبّ ۲- رَبّ ۳- رُبَ ۴- رَبَ ۵- رُبَّتَ ۶- رَبَّتَ

۷- رُبَتُ ۸- رَبَتُ ۹- رُبَّتُ ۱۰- رَبَّتُ ۱۱- رُبَتُ ۱۲- رَبَتُ

ر مضموم یا مفتوح اور ب ساکن یا مضموم مشدد، مخفف جیسے:

۱۳- رُبُ ۱۴- رَبُ ۱۵- رُبُّ ۱۶- رَبُ

یہ ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں ذکر کئے اور بعض نے رُبَّنَا زیادہ کیا۔۱۲

۳- **قوله للتقليل**...... یعنی مدخول کی قلت بیان کرنے کے لئے جو ذہن متکلم میں ہے نہ وہ قلت جو خارج میں ہے پس یہ بیان انشا ہوا نہ اخبار اسی واسطے شارحین نے تفسیر میں تقدیر مضاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ای **لانشاء التقليل** لیکن یہ بیان انشاء جملہ مابعد کی خبریت کے منافی نہیں کیونکہ نسبتیں مختلف ہیں ایک کے اعتبار سے انشا ہے دوسری کے اعتبار سے اخبار جیسے رب رجل کریم لقیت میں ایک رجل کریم کی نسبت استقلال بمعنے قلیل پند اشتن ہے اور دوسری نسبت لقائے متکلم۔ اول کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے رجل کریم کو موصوف بقلت سمجھا اگر چہ خارج میں موصوف بکثرت ہو۔ اس کے معنی رجل کریم کے موصوف بقلت ہونیکا اخبار نہیں پس یہ نسبت انشائیہ ہوئی اسی واسطے صلاحیت تکذیب نہیں رکھتی۔ جب کوئی کہے کہ میں نے رجل کریم کو موصوف بقلت سمجھا تو اس کی تکذیب کرتے ہوئے یوں نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹے ہو اس لئے کہ تم نے رجل کریم کو موصوف بقلت نہیں سمجھا جیسے **ما اكثرهم** بصیغہ تعجب کے قائل کی تکذیب میں نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ تم نے تعجب نہیں کیا اور دوم کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے رجل کریم موصوف بقلت سے ملاقات کی ہے چونکہ ملاقات واقع فی الخارج کا اخبار ہے اس لئے یہ نسبت خبریہ ہوئی ان دونوں نسبتوں کے باعث عام طور پر طلبہ اور مدرسین شرح کی تقدیر انشاء سے غلط فہمی کا شکار بن کر رب پر مشتمل جملہ کو ترکیب میں انشائیہ کہتے ہیں جو کسی طرح درست نہیں وہ تو ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے یہ جملہ ہر دو نسبت مذکورہ کے افادہ میں اس جملے کی طرح ہے جو **کم خبریه** پر مشتمل ہو کہ وہ بھی خبر ہے انشا نہیں اسی کی طرف نسبت کر کے کم کو خبریہ کہتے ہیں چونکہ کم خبریہ کے دخول کی تکثیر کے انشا کا افادہ بھی ہوا۔ تو جس طرح **کم** پر مشتمل جملہ خبریہ ہے انشائیہ ہونا ممکن نہیں۔ اسی طرح رب پر مشتمل جملہ خبریہ ہے انشائیہ نہیں ہوسکتا۔ **فاحفظه و كن من الشاكرين**۔

۴- **قوله للتقليل**...... رب کے معنی میں آٹھ اقوال ہیں جن کو امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ہمع الہوامع شرح جمع الجوامع میں بیان فرمایا ہے:

۱- یہ کہ برائے تقلیل دائماً۔ یہ قول اکثرین ہے۔

۲- برائے تکثیر دائماً یہ ابن دستور یہ وغیرہ کا قول ہے۔

۳- برائے تقلیل غالباً اور برائے تکثیر نادراً اس کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے **ابو نصر فارابی** کی موافقت میں مختار قرار دیا۔

۴- برائے تکثیر غالباً اور برائے تقلیل نادراً اس کو ابن ہشام نے **مغنی اللبیب** میں اختیار کیا۔

۵- برائے ہر دو علی السویۃ یہ بعض متاخرین کا قول ہے۔

۶- برائے اثبات ہے نہ تقلیل پر دلالت کرتا ہے نہ تکثیر پر دونوں خارج سے مفہوم ہوتی ہیں یہ ابوحیان کا مختار ہے۔

۷- برائے تکثیر مقام افتخار ہیں جیسے فیا رب یوم قد لھوت ولیلۃ :بآنسۃ کانھا خط تمثال اور اس کے ماسوا میں برائے تقلیل اور یہ اعلم اور ابن السید کا قول ہے ۸- عدد مبہم کی تقلیل و تکثیر کا افادہ کرتا ہے یہ ابن الباذش اور ابن طاہر کا قول ہے۔

۴- **قولہ نکرۃ**...... رب کے مدخول کا نکرہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ رب جنس کی نوع مبہم کی تفصیل پر دلالت کرتا ہے تو اس تفصیل پر دلالت کرنے میں نوع مبہم کی طرف محتاج ہوا۔ کیونکہ نوع مبہم اس تقلیل کا متعلق ہے اور حروف اپنے معانی پر دلالت کرنے میں متعلقات معانی کے ذکر کی طرف محتاج ہوتے ہیں کیونکہ بغیر ذکر متعلق معانی مفہوم نہیں ہوتے جیسے من کے معنی ابتدائے جزئی جب تک بصرہ وغیرہ ذکر نہ کریں مفہوم نہ ہوں گے اس لئے غیر مستقل بالمفہومیہ ہیں۔ اسی طرح رب کے معنی نوع مبہم کی تقلیل جب تک نوع مبہم نہ کریں مفہوم نہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ رب اپنے معنی پر دلالت کرنے میں نوع مبہم کے ذکر کا محتاج ہے جو اس کا مدخول بنے گی اور نوع مبہم نکرہ ہوتی ہے معرفہ نہیں۔ لہٰذا رب کا مدخول نکرہ ہوگا نہ معرفہ۔ حاصل یہ کہ رب کا مدلول وہ تقلیل نہیں جو امر معین سے متعلق ہو لہٰذا معرفہ پر دخول ممتنع ہوگا اور جب معرفہ پر اس کا دخول ممتنع ہوا تو نکرہ پر واجب پس ظاہر ہوا کہ رب کے مدخول کا نکرہ ہونا ضروری ہے۔ بخلاف دیگر حروف جارہ کہ ان کے معانی کا تعلق نکرہ اور معرفہ میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں اسی واسطے وہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں اور اس نکرہ کا موصوف ہونا بھی ضروری ہے تا کہ وہ تقلیل مفہوم ہو سکے جو رب کا مدلول یعنی جنس کی نوع مبہم کی تقلیل کیونکہ نکرہ جنس پر دلالت کرے گا اور صفت اس کی تخصیص کرے گی تو وہ جنس نوع مبہم ہو جائے گی اور رب اسی کی تقلیل کا افادہ کرتا ہے۔

① **قولہ یومین** ـ یعنی وہ دو روز جن کا آخری زمانہ متکلم سے پیوستہ ہے اور یومین اگر چہ لفظاً نکرہ ہے مگر یہاں پر از روئے معنی ان دو روز کے ساتھ مختص ہے جو زمانہ تکلم پر مقدم ہیں اور ان کا آخر زمانہ تکلم سے متصل ہے اس لئے کہ مذ اور منذ تمام استعمالات میں اس زمانہ کی تعیین کے لئے موضوع ہیں جس کا آخر زمانہ متکلم سے اتصال رکھتا ہے ۱۲

② یعنی انشائے تقلیل کے واسطے بدیں وجہ اس کے لئے صدر کلام واجب ہے جیسے کم کے لئے صدر کلام واجب ہے کیونکہ وہ انشائے تکثیر کے واسطے آتا ہے۔

ترکیب

قولہ وقد تکونان الخ...... و حرف عطف قد حرف برائے تقلیل تکونان فعل ناقص صیغہ تثنیہ مونث غائب ''ا'' ضمیر مرفوع متصل بارز راجع بسوئے مذ اور منذ با حرف جار معنی مضاف جمیع مضاف الیہ مضاف المدۃ مضاف الیہ۔ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتتین مقدر کا ثابتتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص م حرف عماد اعلامت تثنیہ ثابتتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکونان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو ما رأیتہ الخ...... نحو مضاف ما رایتہ مذ یومین معطوف علیہ او حرف عطف منذ یومین بتقدیر

مارأیتہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوئی مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے مذ اور منذ کا جمیع مدت کے معنی میں ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہٗ معنی مارأیت نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز مفعول بہ مذ حرف جار یومین مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ ما رأیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ منذ حرف جار یومین، مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا مارأیتہ مقدر کا۔ ما رأیت نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ھا ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ مارأیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر جمیع مضاف مدۃ مضاف الیہ مضاف انقطاع مضاف الیہ مضاف رویۃ مصدر مضاف الیہ مضاف با ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ایاہ میں ایا ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ ہ علامت غیبت رؤیۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ انقطاع مضاف کا۔ انقطاع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا مدۃ مضاف کا۔ مدۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا جمیع مضاف کا۔ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ یومان خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ رب للتقلیل الخ...... و حرف عطف ب مبتدا۔ لام حرف جار التقلیل مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے رب ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ رب مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ...... ولا یکون الخ...... و حرف عطف لا یکون نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص مجرور مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے رب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم فعل ناقص الا حرف استثنا نکرۃ موصوف موصوفۃ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف موصوفۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ نکرۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنٰی مفرغ ہو کر خبر لا یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

النّوع الاوّل حروف الجرّ

موصوفۃً ولا یکون متعلقہ الا فعلاً ماضیاً نحو رب رجل کریم لقیتُ وقد تدخل علٰی الضمیر المبھم ولا یکون تمییزہ الا نکرۃ موصوفۃ نحو رُبَّہ رجلاً جواداً والواو للقسم وھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر لا علی المضمر نحو واللہ لَا شُربَنَّ اللبَنَ

۱- **قولہ موصوفۃ**...... وصف جملہ فعلیہ ہوتا ہے جیسے رب رجل یعمل بعلمہ یا جار مجرور جیسے رب رجل فی الدار یا ظرف جیسے رب رجل امامک یا جملہ اسمیہ جیسے رب رجل ابوہ منطلق یا صفت مشتقہ جیسے حدیث میں آیا ہے الا رب نفس طاعمۃ ناعمۃ فی الدنیا جائعۃ عاریۃ یوم القیامۃ موصوف خواہ مذکور ہو جیسے ان مثالوں میں یا مقدر جیسے الا رب ماخوذ باجرام غیرہ، ای رب رجل ما خوذ وصف بھی کبھی مذکور ہوتا ہے جیسے گزشتہ مثالوں میں اور کبھی مقدر جیسے رب رجل اس شخص کے جواب میں جس نے کہا تھا ما لقیت رجلا کریما ای رب رجل کریم لقیتہ۔

۲- **قولہ متعلقۃ**...... متعلق سے مراد وہ فعل ہے کہ معنوی حیثیت سے مدخول رب کی تقلیل اس سے متعلق ہو اور مدخول رب کے لئے اس فعل کا تعلق خواہ من جھۃ الصدور ہو کہ اس سے صادر ہے خواہ من جھۃ الوقوع ہو کہ اس پر واقع ہو نحوی اس فعل کو جواب رب کے ساتھ موسوم کرتے ہیں اور یہ تسمیہ معنوی حیثیت سے ہے کیونکہ لفظی حیثیت سے رب کا تعلق فعل سے نہیں ہوتا۔ جیسے دوسرے حروف جارہ لفظی حیثیت سے فعل کے ساتھ متعلق ہوا کرتے ہیں جیسے انعمت علیھم میں یا شبہ فعل کے ساتھ غیر المغضوب علیھم میں یا مؤول بشبہ فعل کے ساتھ جیسے اسد علی و فی الحروب نعامۃ کہ اسد بتأویل جری ہے اور نعامۃ بتأویل جبان یا اس کے ساتھ جو معنی فعل کی طرف اشارہ کرتا ہو جیسے ما انت بنعمۃ ربک بمجنون میں بنعمۃ کی بالائے مشبہ بلیس سے متعلق ہے کیونکہ یہ معنی انتفاء کیطرف اشارہ کرتا ہے مگر یہ ان نحویوں کے نزدیک جو حروف معنی سے جار کا تعلق جائز رکھتے ہیں جمہور کے نزدیک جائز نہیں۔ وہ ایسے مقام پر فعل مقدر مانتے ہیں جیسے یہاں پر انتفی ذلک بنعمۃ ربک جو جار ان چار میں سے کسی ایک کے ساتھ متعلق ہو اس کو ظرف لغو کہتے ہیں ورنہ ظرف مستقر جس کا متعلق مقدر ہوتا ہے اور وہ بالعموم افعال عموم سے جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

افعال عموم نزد ارباب عقول کون است و ثبوت است و وجود است و حصول

اور کبھی حسب قرینہ افعال خصوص سے۔ رب کا فعل سے لفظی تعلق کیوں نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ رب رجل کریم لقیت میں متعدی بنفسہ کا تعدیہ بحرف جر لازم آتا ہے کیونکہ فعل لقیت متعدی بنفسہ ہے اور رب رجل کریم لقیتہ میں لازم آتا ہے کہ فعل مفعول کی جانب بنفسہ بھی متعدی ہو۔ اور بواسطہ حرف جر بھی اور رب رجل کریم جاء نی میں لازم آتا ہے کہ جاء ضمیر مرفوع مستتر ہو کی جانب مسند ہو جو رجل کریم کی طرف راجع ہے اور بواسطہ رب رجل کریم کی طرف بھی مسند ہو اور یہ تینوں لازم باطل ہیں نظر برآں رضی نے کہا کہ میرے نزدیک مذہب کوفین قوی ہے کہ وہ رب کی حرفیت اور تعلق دونوں کے قائل ہیں اشکالات مذکورہ کے جواب تو دیئے مگر قوی نہیں اول کا جواب یہ دیا کہ فعل متاخر ہونے کے باعث عمل میں ضعیف ہو گیا اس کی تقویت کے لئے رب ہے تعدیہ کے لئے نہیں یہ جواب ضعیف اس لئے ہے کہ تقویہ لام کے ساتھ مختص ہے دوم اور سوم کا جواب یہ دیا۔ کہ اکرمتہ اور جاء نی رجل کی صفت ثانیہ ہیں اور رب کا متعلق ثبت محذوف ہے اس کی وجہ ضعف یہ ہے کہ معنی بدون تقدیر تام ہیں علاوہ ازیں اشکال سوم عود کر آتا ہے۔ ۱۲

۳- **قولہ فعلاً ماضیاً**...... خواہ لفظاً اور معنیً دونوں جیسے مثال کتاب میں یا صرف معنیً جیسے آیت رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ میں کہ یود بمعنی ود ہے کیونکہ اخبار الٰہی واجب الصدق ہے لہٰذا یود محقق کے قائم مقام ہوا۔ نظر برآں رب رجل

کریم اضربه جائز نہیں اور چونکہ رب کے بعد جملہ خبریہ ہوتا ہے اس لئے رب رجل کریم هل ضربته بھی درست نہیں۔ اکثر نحویوں کا مذہب یہی ہے۔ کہ فعل کا ماضی ہونا واجب ہے مگر صحیح یہ ہے کہ فعل ماضی حال مستقبل تینوں ہوتا ہے اگرچہ ماضی ہونا اکثر ہے ورنہ تکلفات بارد لازم آئیں گے۔ تکملہ ۱۲

۴- **قوله على الضمير المبهم**...... یعنی وہ ضمیر جس سے معین مراد نہ ہو۔ حتیٰ کہ اس کی جانب عود کرے۔ بلکہ برائے معہود ذہنی ہو۔ جیسے نعم رجلاً زید اسی واسطے تمیز درکار ہوتی ہے چونکہ مقصود متکلم ابہام ہوتا ہے اور ضمیر مفرد مذکر میں ابہام شدید اس لئے بصریہ کے نزدیک یہ ضمیر ہمیشہ مفرد مذکر ہوتی ہے۔ اگرچہ تمیز مونث مثنیٰ مجموع ہو اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ یہ ضمیر مذکور سابق کی طرف راجع ہوتی ہے اس لئے تمیز کے ساتھ مطابقت لازم ہے۔

۵- **قوله الواو الخ**...... حروف قسم میں با اصل ہے اور واو اس سے بدل ہے کیونکہ دونوں میں تناسب لفظی ہے کہ دونوں شفوی ہیں اور تناسب معنوی بھی ہے کہ واو میں معنی جمعیت ہیں جس کا قرب با کے معنی الصاق سے ظاہر ہے کذا في الرضي اور تا واو سے بدل ہے جیسے تقویٰ میں کہ اصل میں وقویٰ تھا۔

۶- **قوله و هي لا تدخل الخ**...... واو قسم کے لئے تین شرط ہیں:-

۱- یہ کہ فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے پس اقسم و الله کہنا درست نہیں کیونکہ واو فعل محذوف کا عوض ہے اور عوض کا معوض عنہ کے ساتھ اجتماع جائز نہیں بخلاف با کہ اس کا فعل قسم اگر عوض محذوف ہوتا ہے اس لئے اقسم با لله کہنا جائز ہے۔

۲- یہ کہ قسم سوال میں مستعمل نہیں ہوتا پس و الله اخبرني کہنا درست نہیں بخلاف با کہ وہ مستعمل ہوتی ہے۔

۳- یہ کہ ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔

شارح علیہ الرحمۃ نے قول مذکور سے اس شرط کو بیان فرمایا ہے۔

① اس متعلق کو جواب رب کہتے ہیں۔

② یہ اکثر محذوف ہوتا ہے جیسے رب رجل كريم.

③ یہ وہ مثال ہے جس میں مدخول رب کے ساتھ فعل مذکور کا تعلق وقوعی ہے صدوری تعلق کی مثال یہ ہے رب رجل كريم جاء ني.

④ اس کا جواب محذوف ہے جیسے لقیت. ربه. رجلين. ربه. رجالا. ربه امرأة. ربه امرأتين. ربه نساءً عدم مطابقت کی مثالیں ہیں۔

⑤ بروزن سحاب بمعنی سخی۔ بتشدید واو خطا ہے کیونکہ اوزان مبالغہ سماعی ہیں قیاسی نہیں اور بتشدید واو کلام عرب میں مستعمل نہیں ہوا۔

ترکیب

قوله ولا يكون متعلقة الخ...... و حرف عطف لا يكون نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص متعلق مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے رب۔ متعلق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم فعل ناقص الا حرف استثناء فعلا موصوف ماضیاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت فعلاً موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله رب رجل الخ...... نحو مضاف لفظ رب رجل کریم لقیت مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے مجرور رب کا نکرہ موصوفہ اور متعلق کا فعل ماضی ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی رب حرف جار رجل موصوف کریم صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف کریم صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت رجل موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ بر مذہب نحاۃ بصریین لقیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل لقیت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اور مذہب نحات کوفیین رب اسم ہے شارح رضی نے اسی مذہب کو قوی کہا اس مذہب پر ترکیب یوں ہوگی۔ رب مضاف رجل موصوف کریم بترکیب سابق صفت اول اور لقیت بترکیب سابق صفت ثانی ضمیر جار عاید راجع بسوئے موصوف محذوف ہے موصوف اپنی ہر دو صفت سے ملکر مضاف الیہ رب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ شارح رضی نے فرمایا۔ یہ مبتدا ہے جس کی نہیں کوئی بھی خبر۔

قوله وقد تدخل الخ...... و حرف عطف۔ قد حرف برائے تقلیل تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے رب۔ علی حرف جار الضمیر موصوف ال حرف تعریف مبہم اسم مفعول اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف۔ مبہم اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ الضمیر موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف لا یکون نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص تمییز مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الضمیر المبهم تمییز مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم ہوا۔ فعل ناقص لا یکون کا الا حرف استثناء نکرۃ موصوف موصوفة اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف موصوفۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت نکرۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر۔ لا یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا نحو مضاف ربه رجلاً جواداً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے رب کا ضمیر مبہم پر داخل ہونا در آنحالیکہ تمیز نکرہ موصوفہ ہو۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی رب حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مبہم تمیز رجلاً موصوف جواداً صفت مشبہ اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف جواداً صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ رجلاً موصوف اپنی صفت سے ملکر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا لقیت مقدر کا۔ لقیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل لقیت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله والواؤ للقسم...... واو حرف عطف الواو مبتدا لام حرف جار القسم مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا والواو للقسم۔ ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا الثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ الواو مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ و ھی لا تدخل الخ...... و حرف عطف ھی ضمیر مرفوع متصل مبتدا راجع بسوئے الواو۔ لا تدخل نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے مبتدا الا حرف استثناء علیٰ حرف جار الاسم موصوف الظاھر بترکیب سابق صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف علیہ لا حرف عطف علیٰ حرف جار۔ المضمر میں ال حرف تعریف مضمر اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مضمر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت ہوا، موصوف مقدر کا الاسم کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور سے ملکر معطوف ہوا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مستثنےٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو ہوا لا تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحو مضاف و اللہ لا شربن اللبن مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثالہ میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے القسم۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی و حرف جار برائے قسم اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم انا ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا لا شربن صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اللبن مفعول بہ۔ لا شربن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔۱۲

النوع الاول حروف الجرّ

وقد تکُون[1] بمعنی رُبَّ نحو وعالِمٍ[2] یعمل بعلمہ ای رُبَّ عالم یعمل بعلمہ و التّاء[3] للقسم و ھی لا تدخل الا علیٰ اسم اللہ تعالیٰ نحو تاللہ لا ضربن زیداً اعلم اَنَّہٗ لا بد للقسم[4] من الجواب فانّ[5] کان جوابہ جملۃً اسمیۃً فان کانت مثبتۃً وجب ان تکون مصدرۃً بِاِنَّ[6] اولام الابتداء نحو واللہ[7] اِنَّ زیداً قائم و واللہ لزیدٌ قائم

۱- **قولہ قد تکون......** بمعنی رب مخفی نہ رہے کہ حرف جر کو قیاساً حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھنا رُبَّ کے ساتھ مخصوص ہے لیکن اس کے واسطے دو شرطیں ہیں:

۱- یہ کہ صرف شعر میں ہو۔ ۲- یہ کہ صرف واو یا فا یا بل کے بعد ہو۔

اور بدون ان حروف کے شاذ ہے یہ واو بصری کے نزدیک عاطفہ ہے درمیان کلام میں اسکا عاطفہ ہونا ظاہر ہے اگر صدر کلام میں ہو تو اس کے لیے معطوف علیہ مقدر مانتے ہیں اور کوفیہ کے نزدیک یہ واو پہلے عاطفہ تھا اب تو جارہ ہے اور رُبَّ کے قائم مقام عطف کے

معنی اس سے محو ہو گئے قصائد کے شروع میں اس واو کا آنا دلیل کوفیہ ہے جس کا جواب بصریہ نے یہ دیا کہ جائز ہے متکلم نے اول قصیدہ میں اس واو کے ذریعہ اس کے مابعد کو کسی ایسی چیز پر عطف کیا ہو جو اس کے ذہن میں ہے مذکور نہیں۔ اور ان کی دلیل یہ ہے کہ اس واو پر حروف عاطفہ نہیں آتے پس معلوم ہوا کہ یہ حرف عطف ہے جارہ نہیں۔ شارح علیہ الرحمۃ نے اس مقام پر مذہب کوفیہ بیان فرمایا ہے ۱۲۔

۲- **قوله وعالم يعمل الخ**...... یہ واو بھی رب کی طرح نکرہ موصوفہ کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے اور رب کی طرح اس کا متعلق بھی فعل ماضی ہوتا ہے اتنا فرق ضرور ہے کہ رب ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور یہ داخل نہیں ہوتا۔ اگر شارح علیہ الرحمۃ مثال میں شعر پیش فرماتے تاکہ شعر کیساتھ بھی اختصاص میں مفہوم ہوتا اولی ہوتا جیسے

و بلـــدة لـيــس لـهـا انيــس الا اليـعـا فيـر و الا الـعيـس

۳- **قوله والتاء**...... اس کے لئے بھی وہی تین شرطیں ہیں جو واو قسم کے لئے تھیں بلکہ ایک شرط زائد ہے وہ یہ کہ اسمائے ظاہرہ میں سے صرف اسم جلالت اللہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے اور اخفش نے ترببی اور ترب الکعبۃ حکایت کیا ہے مگر وہ شاذ ہے۔

۴- **قوله من الجواب**...... یعنی وہ جملہ جس کی تقویت اور تاکید کیواسطے قسم کو لایا گیا ہے ایسے جملہ کا نام نحوی جواب رکھتے ہیں وجہ یہ کہ جس جملہ کے لیے کوئی چیز طالب ہو ایسے جملہ کو نحوی اس طالب کا جواب کہتے ہیں۔ جیسے جواب لما اور جواب لولا اور جواب رب وغیرہ جس طرح سوال جواب کا طالب ہوتا ہے اسی طرح قسم جملے کی طالب ہوتی ہے۔ نظر بر آں اس جملہ کو جواب قسم کیساتھ موسوم کیا گیا اور بعض نے وجہ یوں بیان کی کہ یہ جملہ سائل منکر کا جواب ہوتا ہے خواہ انکار محقق ہو یا مقدر اسی بنا پر ازالہ انکار کے لئے اس جملے کو قسم کیساتھ موکد کرتے ہیں چونکہ قسم کیساتھ اس کی تاکید کی گئی بایں مناسبت قسم کی طرف منسوب ہو کر جواب قسم کہلایا۔ بر تقدیر اول جواب قسم میں مطلوب کی طالب کی طرف اضافت ہے اور بر تقدیر دوم موکد کی بسوئے موکد ۱۲۔

۵- **قوله فان كان جوابه**...... جواب قسم کبھی جملہ انشائیہ ہوتا ہے جیسے باللہ اخبر نی ایسی قسم کو قسم استعطافی کہتے ہیں جواب کے ساتھ مخصوص ہے قسم استعطافی یہاں پر مقصود بالبیان نہیں کیونکہ درحقیقت قسم نہیں ہوتی صرف صورۃ ہوتی ہے اسی واسطے صاحب کشاف وغیرہ نے کہا کہ استعطاف قسیم قسم ہے اور کبھی جواب قسم جملہ خبریہ ہوتا ہے جس کی تفصیل کتاب میں آرہی ہے۔

۶- **قوله ان زيدا قائم**...... ان مشدد اور مخفف دونوں کی مثال ہو سکتی ہے۔

س مخفف کی مثال بنانا درست نہیں کیونکہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی ہے کہ بروقت تخفیف خبر پر لام لانا ضروری ہے تاکہ ان نافیہ سے ممتاز ہو جائے جیسے ان زید القائم اور اس مثال میں خبر پر لام نہیں تو پھر مخفف کی مثال کس طرح بن سکتی ہے۔

ج ان کا یہ قول سیبویہ وغیرہ تمام نحویوں کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ان نافیہ سے ممتاز کرنے کے خیال سے خبر پر لام لانا ضروری نہیں اس لئے کہ امتیاز عمل کے ذریعہ حاصل ہے کہ مخفف عمل کرتا ہے اور نافیہ عمل نہیں کرتا۔ لہٰذا یہ دونوں کی مثال بن سکتی ہے ۱۲۔

۷- **قوله والله لزيد قائم**...... یہ مثال مبتدا پر لام داخل ہونے کی ہے اور لام کبھی خبر پر آتا ہے اور کبھی معمول خبر پر بھی جبکہ خبر اور

معمول خبر مقام مبتدا میں واقع ہوں جیسے و اللہ لقائل زید اور و اللہ لطعامک زید اکل اور کبھی بوجہ درازی قسم ان اور لام نہیں لاتے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد و الذی لا الہ غیرہ ھذا المقام الذی انزلت فیہ سورۃ البقرۃ. ای لھذا المقام یا ان ھذا المقام اور بدون درازی قسم دونوں کو نہ لانا نادر ہے جیسے و اللہ زید قائم۔

۸- **قولہ واللہ لزید الخ**...... یہ مثالیں اور آئندہ والی مثالیں بعض نسخوں میں بغیر واو عطف ہیں۔ اس تقدیر پر ان کو بر سبیل تعداد شمار کیا جائے یا حرف عطف مقدر مانیں گے جیسے ابو زید نے حکایت کیا ہے۔ اکلت خبزاً لحماً طریاً ای و لحماً طریاً اور ابوالحسن نے حکایت کی ہے اعطیت درھما در ھمین ثلثۃ ان دونوں حکایتوں کی تعداد اور حذف حرف عطف میں سے ہر ایک پر محمول کر سکتے ہیں۔۱۲

① قسم خواہ لفظاً ہو جیسے کتاب میں مذکور ہے یا تقدیراً جیسے و ان اطعتموھم انکم مشرکون ای و اللہ ان الخ ــ

② مثقلہ ہو یا مخففہ۔۱۲

ترکیب

قولہ وقد تکون الخ...... و حرف عطف تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے الواو۔ بـا حرف جار معنی مضاف ب مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحو مضاف و عالم یعمل بعلمہ مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثا ل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے واو کا بمعنی رب ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی و بمعنی رب حرف جار عالم موصوف یعمل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف بـا حرف جار علم مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے عالم علم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ یعمل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ عالم موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ و او رب جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ لقیت مقدر کا۔ لقیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ لقیت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر رب حرف جار عالم موصوف یعمل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف بـا حرف جار علم مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے عالم۔ علم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ یعمل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت عالم موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ لقیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل لقیت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ والتاء للقسم الخ...... و حرف عطف التاء مبتدا۔ لام جرف جار القسم مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا، ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ و حرف عطف ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے التاء لا تدخل نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل الا حرف استثناء علی حرف جار اسم مضاف اسم جلالت ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو ہوا۔ لا تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحو مضاف تاللہ لاضربن زیداً مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثالہ میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے القسم۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی با حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ لا ضربن صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید معروف اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل زیداً مفعول بہ لا ضربن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

قولہ اعلم الخ...... اعلم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل ت علامت خطاب۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی ھا ضمیر منصوب متصل ضمیر شان جس کا مرجع جملہ مابعد میں مذکور ہوا کرتا ہے اور وہ یہاں پر القسم ہے اسم ان لا نفی جنس بد بمعنے مَفَرّاً اسم لا لام حرف جار المقسم مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم لا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اول۔ من حرف جار الجواب مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم لائے نفی جنس ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر دوم۔ لا نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر صلہ ہوا۔ موصول حرفی ان کا۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

قولہ فان کان الخ...... ف حرف برائے تفصیل ان حرف شرط کان فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص جواب مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے قسم۔ جواب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم فعل ناقص جملۃ موصوف اسمیۃ منسوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل۔ اسمیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت جملۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اول فا جزائیہ ان حرف شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے

اسم فعل ناقص، مثبتۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط دوم وجب فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ان ناصبہ موصول حرفی تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ راجع بسوئے اسم کانت مصدرۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل۔ راجع بسوئے اسم فعل ناقص تکون باحرف جار ان معطوف علیہ وحرف عطف لام مضاف الابتداء مضاف الیہ۔ لام مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف ان معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا مصدرۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا ما موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ھُوَ فاعل ہوا وجد فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی شرط اول اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر جزا شرط اول اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ نحو مضاف واللہ انّ زیداً قائم معطوف۔ واو حرف عطف واللہ لزید قائم معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے جواب کا ان اور لام ابتدا کیساتھ مصدر ہونا بر تقدیر جملہ اسمیہ مشبہ ہونیکے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنیٰ و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرو ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ان حرف مشبہ بالفعل زیداً اس کا اسم قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم ان قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔ و حرف جار اسم جلالت جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، ل حرف جار برائے تاکید زید مبتدا قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔۱۲

النوع الاول حروف الجرّ

وان کانت منفیة کانت مصدرة بما ولا① وان مثل واللہ ما زید قائماً و واللہ لا② زید فی الدار ولا عمرو واللہ ان زید قائم وان کان جوابه جملةً③ فعلیةً فان کانت مثبتة کانت مصدرة باللام و قد④ او⑤ باللام وحده⑥ مثل واللہ لقد قام زید وواللہ لا فعلن کذا و ان کانت منفیة فان⑦ کانت فعلاً ماضیاً کانت مصدرة بما⑧

۱- **قوله واللہ لا زید فی الدار ولا عمرو**...... اور واللہ لا فیھا رجل ولا امرأۃ اور واللہ لا رجل فیھا اور واللہ لا غلام رجل فیھا لائے نفی جنس کے باقی احوال کی مثالیں ہیں۔

۲- **قوله واللہ ان زید قائم**...... اس مثال میں مناقشہ ہے وہ یہ کہ مثال ہذا صحیح نہیں کیونکہ ان پر نافیہ الا پیشتر آتا ہے یا قبل لما مشدّدہ جیسے ان الکافرون الا فی غرور اور ان کل نفس لما علیھا حافظ. اور اس مثال میں الا اور لما میں سے کسی کے قبل نہیں۔

جواب حصر مذکور مسلم نہیں کیونکہ الا اور لما کے بغیر بھی آتا ہے جیسے آیت کریمہ اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِھٰذَا اور آیت کریمہ قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون میں ۱۲۔

۳- **قوله وقد**...... صرف چہ پر اقتصار بدون طول قسم اور بدون ضرورت شعر جائز نہیں۔ جیسے والشمس وضحھا. تاقد افلح من زکھا کے بوجہ طول قسم لام نہیں لایا گیا۔ اور بہ نسبت قد لام پر اقتصار زیادہ ہوتا ہے اور کبھی لام اور قد دونوں مقدر ہوتے ہیں جیسے والسماء ذات البروج قسم کا جواب قتل اصحاب الاخدود ہے اس میں دونوں مقدر ہیں۔۱۲

۴- **قوله او بالالام وحده**...... یعنی بدون قد صرف لام کیساتھ جواب قسم مصدر ہوتا ہے یہ اس وقت جبکہ جواب قسم ماضی غیر متصرف ہو جیسے واللہ لنعم الرجل زید کیونکہ نعم غیر متصرف ہے اور فعل غیر متصرف پر قد نہیں آتا۔ یا جواب قسم ایسی ماضی ہو جس سے مدح اور تعجب دونوں مفہوم ہوتے ہوں جیسے واللہ نظرف الرجل زید بمعنی ما اظرفہ اور واللہ لکرم المرء عمرو بمعنی ما اکرمہ اور اگر جواب قسم مضارع ہو تو اس کا نون تاکید سے بھی موکد کرنا واجب ہے جیسے واللہ لا فعلن کذا اور صرف لام پر اکتفا کرنا بدون ضرورت شعری بصریہ کے نزدیک جائز نہیں۔ بخلاف کوفیہ کہ ان کے نزدیک جائز ہے اور اگر مضارع کے متعلق مقدم پر لام آئے یا حرف تنفیس پر جیسے سین اور سوف تو نون تاکید کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ولئن متم او قتلتم لا الی اللہ تحشرون اور واللہ لسوف اُخرج حیا۔۱۲

۵- **قوله فان کانت فعلا ماضیا**...... بعض نسخوں میں بجائے کانت کان آیا ہے اس تقدیر پر ضمیر کان کا مرجع فعل ہوگا جو منفیۃ سے مفہوم ہوتا ہے۔۱۲

۶- **قوله بما مثل واللہ الخ**...... یا لا یا ان کیساتھ مصدر ہوگا اور جب لا یا ان نافیہ کے ساتھ مصدر ہوگا تو ماضی بمعنی مستقبل ہو جائے گی جیسے ؎

حسب المحبتین فی الدنیا عذابھم ۔۔۔ واللہ لا عذبتھم سقر

ای لا تعذبھم اور جیسے ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ یہ آیت کریمہ ان حضرات کا جواب ہے جو ان نافیہ کیساتھ الا کا التزام کرتے ہیں کہ اس میں الا نہیں۔۱۲

① جو نفی جنس کے واسطے آتا ہے۔

② جو معنی قد میں ہو جیسے ربما بشرطیکہ جواب قسم ماضی متصرف ہو اور اس میں تعجب اور مدح کے معنی نہ ہوں جیسے واللہ لربما قام زید

③ جبکہ فعل ماضی غیر متصرف ہو یا مضارع ۱۲

④ ضمیر کانت کا مرجع الجملۃ الفعلیۃ المنفیۃ ہے اور بطریق اطلاق کل وارادہ جز مجازاً جملہ فعلیہ منفیہ کا فعل مراد ہے تاکہ خبر کانت کا حمل صحیح ہو جائے۔۱۲

ترکیب

قولہ و ان کانت منفیۃ الخ...... و حرف عطف ان حرف شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ راجع بسوئے جملہ اسمیہ منفیۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص منفیۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسم کانت مصدرۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص بـا حرف جار مـا معطوف علیہ و حرف عطف الا معطوف و حرف عطف ان معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مجرور ہوا۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو مصدرۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جملہ شرطیہ دوم پر۔

قولہ مثل واللہ الخ...... مثل مضاف واللہ ما زید قائماً معطوف علیہ و حرف عطف واللہ لا زید فی الدار ولا عمرو معطوف و حرف عطف واللہ ان زید قائم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ راجع بسوئے جواب قسم کا ما اور لا اور ان کیساتھ مصدر یہ ہونا بر تقدیر جملہ اسمیہ منفی ہونے کے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا ما مشابہ بلیس زید اس کا اسم قائماً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے اسم ما۔ قائماً اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم ہوا و حرف جر اسم جلالت مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا لا برائے نفی جنس ملغی عن العمل زید معطوف علیہ و حرف عطف لا مکرر زائدہ عمرو معطوف زید معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا فی حرف جار الدار مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتان مقدر کا۔ ثابتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں ھما پوشیدہ جس میں ھما ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے زید و عمرو۔ م حرف عماد ا علامت تثنیہ ثابتان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا ان نافیہ زید مبتدا قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله وان كان جوابه...... **جملةً فعليةً ـ الخ**. و حرف عطف ان حرف شرط کان فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص جواب مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ راجع بسوئے قسم۔ جواب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم جملۃ موصوف فعلیۃ اسم منصوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل۔ راجع بسوئے موصوف اسم منسوب نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ جملۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اول۔ ف جزائیہ ان حرف شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ راجع بسوئے جملہ فعلیہ مثبتۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم کانت مثبتۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط دوم۔ کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اِس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ راجع بسوئے اسم کانت مصدرۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم کانت باحرف جار اللام معطوف علیہ و حرف عطف قد معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف علیہ او حرف عطف با حرف جار اللام ذوالحال و حدہ مضاف وحدہٗ ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اللام۔ وحد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو ہوا۔ مصدرۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط دوم۔ شرط دوم اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر جزائے شرط اول۔ شرط اول اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوف ہوا۔ شرط اول پر۔

قوله مثل والله لقد قام زيد الخ...... مثل مضاف واللہ لقد قام زید معطوف علیہ و حرف عطف واللہ لافعلن کذا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے جواب قسم کا مصدر ہونا و نالام اور قد کیساتھ یا فقط لام کے ساتھ بر تقدیر جملہ فعلیہ مثبہ ہونے کے۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ لام ابتداء برائے تاکید قد حرف برائے تقریب قام فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل۔ قام فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔ و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا لا فعلن صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید در فعل مستقبل معروف اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل کذا اسم کنایہ مفعول بہ لافعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله وان کانت منفیۃ الخ ...... و حرف عطف ان حرف شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے جملۃ فعلیۃ منفیۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص منفیۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اول فا جزائیہ ان حرف شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ راجع بسوئے جملۃ فعلیۃ منفیۃ فعلاً موصوف ماضیاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف ماضیا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت فعلاً موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر شرط دوم کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے جملۃ فعلیۃ منفیۃ ماضویہ مصدرۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص با حرف جار ما مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا مصدرۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزائے شرط دوم۔ شرط دوم اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر جزا ہوئی شرط اول کی۔ شرط اول اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ شرط دوم پر۔۱۲

النوع الاول حروف الجرّ

مثل واللہ ما قام زید وان کانت[1] فعلاً مضارعاً کانت[2] مصدرۃ بما ولا ولن مثل واللہ ما افعلن[3] کذا واللہ لا[4] افعلن کذا واللہ لن[۲] افعل کذا قد یکون جواب القسم محذوفاً ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ مثل زید[۴] عالم واللہ ای واللہ ان زیداً عالم او کان القسم واقعاً بین الجملۃ المذکورۃ

۱- **قوله واللہ لا افعلن کذا** ...... اور کبھی علامت نفی محذوف ہوتی ہے بشرطیکہ جواب مضارع ہو جیسے تاللہ تفتئو تذکر یوسف ای لا تفتئو. اور ماضی سے محذوف نہیں ہوتی۔ کیونکہ جواب قسم مضارع کثیر الاستعمال ہے ماضی نہیں۔۱۲

۲- **قوله واللہ لن افعل الخ** ...... رضی نے کہا ہے کہ جواب قسم منفی بلن نہیں ہوتا۔ مگر صحیح نہیں مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا یہ شعر رد کے واسطے کافی ہے جو بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم حتی اوسّد فی التراب دفینا سوال جواب قسم کبھی منفی بلم بھی آتا ہے جیسے اصمعی نے ایک اعرابی سے نقل کیا کہ جب اس سے کہتے الک بنون کیا تمہارے بیٹے ہیں تو جواب میں کہتا نعم و خالقھم لم تقم عن مثلھم فنجیبۃ ای امراۃ ولدت نجیباً تو مصنف نے اسے ذکر کیوں نہیں کیا ہے جواب لم تقم کا جواب قسم ہونا یقینی نہیں۔ بلکہ جواب قسم ان لی بنین بقرینہ نعم

محذوف ہے کہ وہ لک بنون کے جواب میں آیا ہے تو اصل عبارت یہ ہے نعم لی بنون بقرینہ سوال بنون کو حذف کیا اور لم تقم السخ ابنا کا حلال بیان کرنے کے لئے جملہ مستانفہ ہے البتہ ان نـافیـه کا ذکر ضروری تھا کہ وہ فعل مضارع پر بکثرت آتا ہے جبکہ وہ جواب قسم واقع ہو۔ جواب قسم میں تفصیل اس وقت ہے جبکہ وہ جملہ شرطیہ امتناعیہ نہ ہو۔ تو ورنہ لو لا کیساتھ تصدیر ہوگی جیسے فواللہ لو لا اللہ تخشیٰ عواقبہُ الزعزع من هذا السریر جو انبه۔

۳- **قوله محذوفا**...... جواب قسم کا کبھی جواز اً ہوتا ہے جیسے الیس زید بقائم کے جواب میں بلیٰ وربنا ای بلیٰ وربنا ان زیداً قائم اور جیسے اعرابی کا قول مذکور نعم حذف و خالقهم اور جیسے والنازعات غرقا ای لتبعثن بقرینۃ ما بعد اور کبھی وجوباً جس کا بیان کتاب میں اس قول سے ہے ان کا قبل القسم الخ۔

۴- **قوله زید عالم واللہ**...... اس کا جواب محذوف ہے کیونکہ جملہ متقدمہ زید عالم کے باعث جواب کی ضرورت نہ رہی جیسے اکرمک ان اتیتنی میں اکرمک کے مقدم ہونے کی وجہ سے جزا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ نظر برآں اس کو جواب قسم نہ کہیں گے بلکہ دال بر جواب کیونکہ قسم انشاء ہونے کی وجہ سے صدر کلام کو چاہتی ہے اور جملہ متقدمہ کو جواب قرار دینے سے صدارت جاتی رہے گی لہٰذا جملہ متقدمہ دال بر جواب ہے جواب نہیں۔ اسی وجہ سے علامات جواب میں سے کوئی علامت اس میں واجب نہیں ہوتی۔۱۲

۵- **قوله مثل زید**...... **واللہ عالم** اس مثال میں حذف جواب متعین ہے بجائے اس کے زید و اللہ انه عالم کہتے تو یہ مثال حذف جواب کے لئے متعین نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں دو احتمال ہیں۔

۱- یہ کہ زید مبتدا اور و اللہ قسم اور انه عالم جواب۔ قسم اپنے جواب سے مل کر خبر۔ اس صورت میں جواب قسم مذکور ہے۔

۲- یہ کہ زید مبتدا اور انه عالم خبر اس صورت میں جواب محذوف ہے۔

چونکہ قد یکون جواب القسم محذوفاً الخ حذف جواب کے قاعدہ کا بیان ہے اس لئے مثال ایسی ہونا چاہئے جس میں خلاف مقصود کا احتمال نہ ہو مثال کہ اب احتمال خلاف سے بری ہے اسی واسطے اختیار کی گئی۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قد یکون جواب القسم الخ ایک اعتراض کا جواب ہے وہ یہ کہ زید عالم و اللہ میں زید عالم جواب قسم ہے حالانکہ بیان کردہ علامت ہائے جواب میں سے کوئی علامت اس میں نہیں پس معلوم ہوا کہ مذکورہ علامتیں واجب نہیں ہیں حاصل جواب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں زید عالم جواب قسم نہیں بلکہ دال بر جواب ہے اسی واسطے علامات جواب سے خالی ہے۔

① یہاں پر بھی ضمیر کانت کا مرجع الجملة الفعلیه المنفیه ہے۔ مگر مجازاً اس کا فعل مراد ہے تا کہ حمل خبر درست ہو۔

② ضمیر کانت کا مرجع الجملة الفعلیه المنفیة ہے مگر منفیہ ہونا باعتبار ما یؤل ہے اس لئے کہ ما یا لا یا لن کے ساتھ تقدیر ہونے کے بعد منفیہ ہوگا ان کے دخول سے پیشتر منفی نہیں۔

③ بانون ثقیلہ یا بدون نون ثقیلہ جیسے و اللہ ما افعل کذا۔۱۲

④ با نون ثقیلہ جیسے و اللہ لا افعل کذا۔۱۲

ترکیب

قـولـه واللّٰه ما قام زید...... مثل مضاف واللّٰه ما قام زید مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے جواب کا مصدر ہونا ما کیساتھ بر تقدیر جملہ فعلیہ منفیہ ما ضویہ ہونیکے۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنیٰ و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انـا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ ماقام نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل ماقام فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

قـولـه و ان كـانت فعلاً مضارعاً الخ...... و حرف عطف ان حرف شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے جملہ فعلیہ منفیہ فعلاً موصوف مضارعاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت فـعـلاً موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر شرط کانت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ راجع بسوئے اسم کانت اول مـصـدرۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم کانت دوم بـا حرف جار ما معطوف علیہ و حرف عطف لا معطوف و حرف عطف لن معطوف ما معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ مصـدرۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر کانت دوم اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ شرطیہ دوم پر۔

قـولـه مثل واللّٰه ما افعلن كذا الخ...... مثل مضاف واللّٰه ما افعلن كذا معطوف علیہ و حرف عطف واللّٰه لا افعلن كذا معطوف و حرف عطف واللّٰه لن افعلن كذا معطوف۔ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف سے مل خبر مثاله مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے جواب کا ما اور لا اور لن کے ساتھ مصدر ہونا بر تقدیر جملہ فعلیہ مضارعیہ ہونیکے مثـال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنیٰ و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ اقسـم مقدر کا۔ اقسـم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انـا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسـم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ ما افعلن نفی فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ انشائیہ قسمیہ ہوا لا افـعـلن نفی فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم اس میں انـا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل كذا اسم کنایہ مفعول بہ۔ لا افعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔ و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا اقسـم مقدر کا۔ اقسـم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انـا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسـم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا لـن افـعـل صیغہ واحد متکلم

بحث نفی تاکید بلن ورفعل مستقبل معروف اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل کذا اسم کنایہ مفعول بہ لن افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

قوله وقد یکون جواب القسم الخ...... و حرف عطف قد حرف برائے تقلیل یکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص جواب مضاف القسم مضاف الیہ جواب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم فعل ناقص محذوفاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ محذوفاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزائے مقدم ان حرف شرط کان فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص قبل مضاف القسم مضاف الیہ قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے جملۃ موخر لفظاً ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم جملۃ موخر لفظاً ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم جملۃ موصوف۔ کاف حرف جار الجملۃ موصوف التی اسم موصول وقعت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث بمعنی صارت فعل ناقص۔ اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسم موصول جواب مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے قسم جواب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ وقعت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ التی اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت۔ الجملۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے جملہ موصوف ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت جملہ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم موخر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ اور حرف عطف کان فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص القسم اسم و اقعاً اسم فعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص بین مضاف الجملۃ موصوف ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم موصول۔ مذکورۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت۔ الجملۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ و اقعاً اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر شرط موخر۔ شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله مثل زید عالم واللہ الخ...... مثل مضاف زید عالم واللہ مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے قسم کا محذوف ہونا بریں تقدیر کہ قسم سے پیشتر ایسا ہو جو اس کے جواب پر دلالت کرے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی زید مبتدا عالم صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ عالم صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ جو جواب قسم پر دلالت کرتا ہے و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل قسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا جس کا جواب زید ا عالم بقرینہ جملہ سابقہ محذوف ان حرف مشبہ بالفعل زیداً اسم عالم صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے زید عالم صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

النوع الاول حروف الجرّ

مثل زید واللہ عالم ای واللہ ان زیداً عالم وحاشا وخلا وعدا کلّ[۱] واحد منھا للاستثناء[۱] مثل جاء نی القوم حاشا زید وخلا[۲] زیدو عدازید وقال بعضھم ان الاسم الواقع[۴] بعدھا یکون منصوباً[۳] علی المفعولیۃ فحینئذ تکون ھذہ الا لفاظ[۵] افعالاً[۵] والفاعل فیھا[۶] ضمیر مستتر[۷][۳] دائماً فالمثال المذکور فی معنی جاء نی القوم حاشا زیداً وخلا[۴] زیداً وعدا[۵] زیداً

۱- **قولہ کل واحد منھا للاستثناء**...... یعنی برائے استثنائے متصل اس لئے کہ بعض افاضل کی تصریح کے مطابق استثنائے منقطع کے واسطے الا اور غیر اور سوی آتے ہیں اسی طرح لفظ بید بفتح با وسکون یا بمعنی غیر کہ یہ تو استثنائے منقطع کے لئے خاص ہے جیسے زید کثر المال بیدانہ بخیل اور یہ تینوں حرف اگر چہ استثنا میں شریک ہیں مگر حاشا بدی مذکور سے مدخول کی تنزیہ کے لئے مخصوص ہے جیسے ضربت القوم حاشا زید نظر برآں صلی الناس حاشا زید کہنا مناسب نہیں کیونکہ نماز موزحیت سے ہے اور تنزیہ وصف بد سے ہوا کرتی ہے اگر بغیر تنزیہ کے استثناء میں استعمال کیا گیا تو مجاز نہ ہوگا اور تحکم یا تلمیح وغیرہ کسی علاقہ پر محمول جیسے دعا میں ہے اللھم اغفرلی ولمن سمع دُعائی حاشا الشیطان اسی طرح مثال کتاب جاء نی القوم حاشا زید ہے۔

۲- **قولہ وخلا زید وعدا زید**...... یعنی وجاء نی القوم خلا زید وجاء نی القوم وعدا زید دونوں سے پیشتر جاء نی القوم بقرینہ سابق مقدر ہے جس کو بنظر اختصار ذکر نہیں کیا پس جاء نی القوم خلا زید اور جاء نی القوم عدا زید جاء نی القوم حاشا زید پر معطوف ہے صرف خلا زید اور عدا زید حاشا زید پر معطوف نہیں۔ ورنہ دونوں مثالیں ناقص رہیں گی۔ اور ناقص سے ممثل لہ کی کماحقہ ایضاح نہیں ہوتی۔۱۲

۳- **قولہ منصوباً علی المفعولیۃ**...... حاشا کے بعد تو اس لئے کہ وہ بمعنی جانب متعدی بنفسہ ہے کما فی الرضی یا بمعنی ابرء ہے کما فی شرح الجامی اور یہ بھی متعدی بنفسہ ہے اور اسی طرح عدا کے بعد کہ وہ بمعنی جاوز متعدی بنفسہ ہے اور خلا اگر چہ لازم ہے من کیساتھ مستعمل ہوتا ہے جیسے دخلت الدار من الانیس مگر کبھی جاوز کے معنی کی تضمین کر لی جاتی ہے تو متعدی بنفسہ ہو جاتا ہے جیسے افعل ھذا خلاک ذم۔ ای جاوزک اور باب استثناء میں تضمین کا التزام اس لئے کیا جاتا ہے کہ

مابعد خلا مستثنٰی با لا کے ہم شکل ہو جائے جو استثناء میں اصل ہے۔

٤- **قوله فحینئذ**...... مجموعہ بمعنی اس وقت اصل میں حین نصب الاسم الواقع بعد ھا علی المفعولیة تعارضی کے نزدیک حین جملہ محذوفہ کی طرف مضاف ہے جس کے عوض اذ پر تنوین ہے اور اذ حین سے بدل الکل ہے نظر برآں اصل مذکور ہے اذ مضاف مضاف الیہ کے درمیان واقع ہو۔ اور غیر رضی کے نزدیک حین مضاف ہے اذ کی طرف اور وہ جملہ محذوفہ کی طرف جس کے عوض اس پر تنوین ہے اس صورت میں عام کی اضافت خاص کی طرف ہوئی کہ حین بمعنی مطلق وقت ہے اور اذ یہاں پر بمعنی وقت مخصوص یعنی اسم مدخول کو بنا بر مفعولیت نصب دینے کا وقت۔۱۲

٥- **قوله افعالا**...... لیکن افعال غیر متصرفہ۔ کیونکہ الا کے قائم مقام ہیں اور وہ غیر متصرف ہے اسی واسطے ان کے ساتھ قد نہیں آتا۔ حالانکہ بنا بر فاعلیت محل نصب بھی ہے اور ماضی مثبت جب حال ہو تو قد ضروری ہوتا ہے کما ھو المشھور اور بعض نے کہا کہ جملہ مستانفہ ہوتے ہیں۔۱۲

٦- **قوله ضمیر**...... اس ضمیر کا مرجع یا فعل مقدم کا مصدر ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقوی میں ھو کا مرجع عدل ہے جو اعدلوا سے مفہوم ہوتا ہے پس حاشا اور خلا اور عدا میں ضمیر ھو کا مرجع جاء کا مصدر ہوا یعنی مجی ای جاء نی القوم حاشا. جاء نی القوم حاشا مجیتھم زیدا جاء نی القوم خلا مجتیھم زیدا جاء نی القوم عدا مجیتھم زیدا یا مرجع فعل متقدم کا اسم فاعل ای جاء نی القوم حاشا الجائن منھم زیداً یا مرجع متقدم کا اسم فاعل۔ ای جاء نی القوم حاشا الجائی منھم زیداً. اسی طرح باقی میں یا مرجع مستثنٰی منہ ہے یا مرجع بعض مستثنٰی منہ ہے ای جاء نی القوم حاشا بعضھم زیداً اسی طرح باقی میں مگر اس صورت میں بقرینہ استثناء اضافت بعض برائے استغراق ہوگی ورنہ اعتراض لازم آئے گا کہ بعض کی مجانبت کل قوم کی مجانبت کو مستلزم نہیں حالانکہ کل قوم کو بھی میں زید سے مجانب قرار دیا ہے یا مرجع قوم ہے اور قوم چونکہ لفظاً مفرد ہے لہٰذا حاشا وغیرہ کی ضمیر مفرد کا ارجاع اس کی جانب صحیح ہوا۔ یا یوں کہا جائے کہ یہ افعال غیر متصرف ہیں اس لئے افراد ضمیر سے مفر نہیں ہو سکتا اور حاشا اگر بمعنے بریء ہو تو مرجع ضمیر اسم جلالت ہوگا جو اذہان میں متعین ہے ای جاء نی القوم حاشا ای بریء اللہ تعالیٰ زیداً او عن المجی الی اور بعض نے فرمایا کہ یہ کلمات بمعنی الا ہیں اور مدخول بنا بر استثناء منصوب ہے نظر برآں محل اعراب کے بیان کی ضرورت نہ تصحیح فواعل کی نہ ترکیب قد کی توجیہ درکار نہ التزام اضمار فاعل کی حاجت۔۱۲

٧- **قوله مستتر دائما**...... جیسے لیس اور لا یکون جب استثنا میں مستعمل ہوں تو ان کا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جاء نی القوم لایکون زیداً۔

① یعنی ما بعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لئے۔۱۲

② یعنی غیر متصرفہ۔۱۲

③ غیر متصرف ہونیکے باعث۔۱۲

④ بتقدیر جاء نی القوم۔۱۲

⑤ یہ بھی بتقدیر مذکور۔۱۲

ترکیب

قولہ مثل زید واللہ عالم...... مثل مضاف زید واللہ عالم مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوے، جواب قسم کا محذوف ہونا بریں واقع جو قسم کے جواب پر دلالت کرے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی زید مبتدا۔ عالم صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ عالم صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جو قسم کے جواب پر دلالت کرتا ہے و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ جس کا جواب محذوف ای حرف تفسیر و حرف جار اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ انشائیہ قسمیہ ہوا ان حرف مشبہ بالفعل زید اُاسم عالم صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل عالم صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قولہ و حاشا و خلا و عدا الخ...... و حرف عطف حاشا معطوف علیہ و حرف عطف خلا معطوف و حرف عطف عدا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مبتدائے اول کل مضاف واحد موصوف من حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مبتدائے اول جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدائے اول جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ واحد موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم۔ لام حرف جر الاستثناء مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدائے دوم، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ مثل جاء نی القوم الخ...... مثل مضاف جاء نی القوم حاشا زید معطوف علیہ و حرف عطف خلا زید بتقدیر جاء نی القوم معطوف و حرف عطف عن زید بتقدیر جائنی القوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالھا مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے حاشا خلا عدا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، بر تقدیر ارادۂ معنی جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا یحاشا حرف جار زید مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا خلا حرف جار زید مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا جاء نی القوم مقدر اس میں جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر اس غائب نون وقایہ کای ضمیر منصوب متصل مفعول بہ القوم فاعل حاشا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ القوم فاعل

جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا عدا حرف جار زید مجرور جار مجرور ل کر ظرف مستقر جاء نی القوم مقدر اس میں جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ القوم فاعل۔ جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله وقال بعضهم الخ...... و حرف برائے استیناف قال فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب بعض مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے نحویان جو ماقبل میں معنی مذکور ہیں م علامت جمع۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ان حرف مشبہ بالفعل الاسم موصوف ال حرف تعریف واقع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ بعد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے حاشا خلا عدا بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ واقع اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ الاسم موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم ان یکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اسم میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسم ان منصوباً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم یکون علی حرف جار المفعولیة مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ منصوباً اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ فعل فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله فحينئذ تكون الخ...... فا حرف عطف برائے تفریع حین مبدل منہ اذ بدل الکل تنوین حین کے مضاف الیہ محذوف کا عوض جو جملہ ہے یعنی نصب الاسم الواقع بعدها على المفعولية حین مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مفعول فیہ مقدم یہ ترکیب بر قول رضی۔ اور بر قول جمہور حین مضاف اور اذ مضاف الیہ مضاف تنوین عوض جملہ مضاف الیہ محذوف اذ اپنے عوض مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص ھا حرف تنبیہ ذا اسم اشارہ موصوف الالفاظ صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم افعالا خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم خبر سے اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ و حرف عطف الفاعل مبتدا فی حرف جار ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے هذه الالفاظ جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم ضمیر موصوف مستترا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف دائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف محذوف استتارا یا زمانا دائما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت استتارا موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق یا زمانا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ مستترا اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ضمیر موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا فا حرف عطف برائے تفریع المثال موصوف ال بمعنی الذی اسم موصول مذکور اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم موصول۔ مذکور اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت المثال موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا تقدیر جاء نی القوم معطوف و حرف عطف عدا زیدا تقدیر جاء نی

القوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر المثال مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ القوم ذوالحال حاشا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے القوم۔ زیداً مفعول بہ حاشا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ القوم ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا خلا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے القوم زیداً مفعول بہ خلا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال القوم ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ جاء فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا عدا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے القوم مقدر زیداً مفعول بہ۔ عدا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ القوم ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

النوع الاول حروف الجرّ

واذا وقعت خلا وعدا بعد مَا مثل ما خلا زیداً وما عدا زیداً وفی صدر الکلام مثل خلا البیت زیداً وعدا القوم زیداً تعیّنتا للفعلیة

النوع الثانی الحروف المشبّھة بالفعل

الحروف المشبّھة بالفعل وھی تدخل علی المبتداء والخبر تنصب المبتداء

۱- **قولہ بعد ما......** یعنی مصدر یہ اس صورت میں ما خلا بنا بر حالیت منصوب ہوگا کہ مصدر کو اسم فاعل کی تاویل میں لیں گے۔ یا مجرور کہ مصدر کو اپنے معنی پر رکھ کر وقت مضاف مقدر مانا جائے گا ای جاء نی القوم ما خلا ای مجاوزاً زیداً یا جاء نی القوم ما خلا ای وقت مجاوزتہ حاشا کا مائے مصدریہ کے بعد آنا قلیل ہے اخفش نے مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے رایت الناس ما حاشا قریشا فانا نحن فضلھم فعلاً۔۱۲

۲- **قولہ بعد ما......** موارد استعمال سے انکی فعلیت ہی مستفاد ہوتی ہے تو یہ ما مصدریہ ہے یا زائدہ تیسرے احتمال کا کوئی قائل

نہیں۔ برتقدیر اول فعلیت اس لئے متعین ہے کہ ماصدر یہ فعل ہی پر داخل ہوتا ہے اور برتقدیر دوم فعلیت اس لئے متعین ہے کہ ما زائدہ حرف کے اول میں نہیں آتا بلکہ آخر میں آتا ہے جیسے انما اور بما فبما رحمۃ اور عما قلیل اور اس بنا پر جب حرف نہیں تو فعل ہی ہوئے کہ اسمیت کا قائل کوئی نہیں ہے۔۱۲

۳- **قوله تعيينا للفعلية**...... یعنی ان دونوں تقدیروں پر خلا اور عدا فعلیت کے لئے متعین ہو جائیں گے اور احتمال حرفیت نہ رہے گا جرمی کسائی فارسی ابن جنی ما زائدہ ہونے کی تقدیر پر ما خلا کی حرفیت کے قائل ہیں اور ان مذکورین نے اس کے مدخول پر جر کا آنا جائز قرار دیا ہے جس کو ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں بایں طور رد کر دیا کہ حرف سے قبل ما کی زیادت ان لوگوں کے نزدیک اگر قیاسی ہے تو باطل کہ ما زائدہ حرف جر کے بعد آتا ہے نہ قبل جیسے فبما رحمۃ اور عما قلیل میں اور اگر سماعی ہے تو شاذ فائدہ لغت عقیل میں حروف جارے سے لعل بھی ہے جس کے معنی توجی ہیں جیسے ؎

وداع دعانا من يجب الى الندى — فلم يستجبة عند ذاك عجيب

فقلت ادع اخرى وارفع الصوت دعوة — لعل ابى المغوار منك قريب

اس کا حکم رب کی طرح ہے کہ جیسے وہ عامل سے متعلق ہوتا ہے یہ بھی ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ یہ عامل سے متعلق نہیں ہوتا جیسے رب میں بھی یہ کہا گیا ہے اس کے مجرور کا محل حسب مابعد ہوتا ہے چنانچہ شعر مذکور میں مدخول مبتدا ہے اور قریب خبر اور سیبویہ کے نزدیک لو لا امتناعیہ بھی حروف جارے سے ہے اس کا مدخول ضمیر مجرور ہوتی ہے بس امتناعیہ کی قید سے تحضیضیہ نکل گیا کہ وہ تو فعل پر داخل ہوتا ہے جیسے لو لاک حرف زائد کی طرح متعلق نہیں چاہتا مدخول محلا مرفوع مبتدا ہے اور خبر محذوف اور اخفش کے نزدیک لو لا جارہ نہیں ضمیر مجرور قائم مقام مرفوع مبتدا ہے اور خبر محذوف جیسے ضمیر مرفوع قائم مقام مجرور ہوتی ہے جیسے ما انا کانت و لا انت کا نا ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں اس کی تخفیف بایں طور کی کہ ضمیر منفصل استقلال میں اسم ظاہر سے مشابہ ہونے کے باعث متصل کے قائم مقام ہو جاتی ہے مشابہت مذکورہ نہ ہونے کی وجہ سے متصل قائم مقام منفصل نہیں ہوتی لہٰذا منفصل کو متصل پر قیاس کرنا درست نہیں ہے کہ یہ قیاس مع الفارق ہے اور فرا کے نزدیک لات بھی حرف جارہ سے ہے مگر مذ اور منذ کی طرح صرف اسمائے زمان کو جر دیتا ہے جیسے ؎

طلبوا صلحنا و لات او ان — فاجبنا ان لات حين بقاء

اور حروف جارہ سے بصریین کے نزدیک کئے بھی ہے جبکہ مائے استفہامیہ پر داخل ہو اور یہ برائے تعلیل ہوتا ہے جیسے کیمہ بمعنی لمہ یا مائے مصدریہ پر داخل ہو جیسے اذا انت لم تنفع فضر فانما :يرجى الفتى كيما يضر وينفع اور کوفیین نے کہا کہ کیے جارہ نہیں ہوتا ناصبہ ہوتا ہے ان کے قول کو دو چیزیں رد کرتی ہیں:

۱- گزشتہ قول کیمہ ۲- یہ شعر

واوقدت نادى كے ليبصر ضوئها — واخرجت كلبى وهو فى البيت

داخلہ کیونکہ لام جارہ فعل مضارع اور ناصب کے درمیان فاصل نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوا کہ شعر میں کے ناصب نہیں۔ بلکہ جارہ

ہے اور لام تاکید مـن غـیـر لفظه ہے اور لغت هـذیل میں حرف جارہ سے متی بھی ہے جو کبھی بمعنی من آتا ہے جیسے کہتے ہیں اخرجها متیٰ کمه ای من کمه اور کبھی بمعنی فی جیسے کہتے ہیں وضعته متی کمی ای فی کمی سحاب کی توصیف میں ایک شاعر کہتا ہے ۔

شـربـن بـمـاء البـحـر ثـم ترفعت متـی لـجـج خـضـر لهـن نـئـيـج

میں با برائے تبعیض اور متی بمعنی من ہے اور نئیج بمعنی تیزی پرواز۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

٤- قوله الحروف المشبهة بالفعل...... عوامل سماعی سے ہیں ان کو مضارع کے نواصب اور جوازم پر مقدم ذکر کیا کیونکہ مضارع کے نواصب اور جوازم عامل فعل ہیں اور یہ عوامل اسم چونکہ اسم کو بوجہ شرافت فعل پر تقدم حاصل ہے لہٰذا اس کے عامل کو بھی فعل کے عامل پر تقدم ہوا۔ اسی واسطے ان کو مضارع کے نواصب و جوازم پر مقدم ذکر کیا حروف کیساتھ چند وجوہ مشابہت رکھتے ہیں نظر برآں ان کو مشبہ بالفعل کے ساتھ موسوم کیا گیا عمل میں فعل اصل ہے اور فعل متعدی کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے یہ حرف عمل کرتے ہیں نظر برآں وجہ مشابہت جو اعمال میں معتبر ہے اس کی دو قسم ہیں

اول لفظی، وہ ان کا انقسام باعتبار جمع حرف ثلاثی، رباعی، خماسی کی جانب جیسے فعل ان اقسام ثلثہ کی جانب منقسم ہوتا اور فتح پر مبنی ہوتا ہے جیسے فعل فی الجملہ فتح پر مبنی ہوتا ہے اور فعل کے ساتھ وزن میں مشابہت جیسے ان بروزن فـر امر از فرار اور ان بروزن فـر ماضی از فرار کان بروزن قـطعن صیغہ جمع مونث غائب ماضی۔ اور لکن بروزن ضـاربن صیغہ جمع مونث امر حاضر از مفاعلت اور لیت بروزن لیـس اور فعل خود اور اپنے ایک لغت لـعـن کے اعتبار سے بروزن قـطـن صیغہ جمع مونث غائب ماضی اعمال میں مداخلت نہیں رکھتی کیونکہ یہ وزن عروضی ہے جو نحویوں کے نزدیک معتبر نہیں۔

۲- معنوی وہ ان کے معانی کا جزئی ہونا جیسے فعل کے معنی جزئی ہوتے ہیں کیونکہ اس کے مفہوم میں نسبت الی فـاعـل معین ما داخل ہے تو جس طرح حـقـقـت کے معنی تضمنی تحقیق جزئی ہیں اسی طرح ان اور ان کے اور جس طرح شبهت کے معنی تضمنی تشبیہ جزئی ہیں اسی طرح کان کے اور جس طرح استدر کت کے معنی تضمنی استدراک جزئی ہیں اسی طرح لکن اور جس طرح تمنیت کے معنی تضمنی تمنائے جزئی ہیں اسی طرح لیت کے اور جس طرح ترجیت کے معنی تضمنی ترجی جزئی ہیں اسی طرح لعل کے۔۱۲ تکلمه مع التوضيح

① بتقدیر جاء نی القوم۔

② بتقدیر سجاء نی القوم نظراً اختصار ان مثالوں میں جاء نی القوم کو ذکر نہیں کیا۔

③ برتقدیر حرفیت مقصود بالبحث ہیں برتقدیر فعلیت مقصود نہیں تو ان کا ذکر یہاں پر تبعاً ہوا نہ قصداً۔۱۲

④ حروف مشبہ بالفعل کو ماولا مشبهتان بلیس پر مقدم ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف فعل تام متصرف سے مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل کرتے ہیں اور وہ دونوں فعل ناقص غیر متصرف کے ساتھ مشابہ ہونیکی وجہ سے اور شک نہیں کہ فعل تام متصرف کو فعل ناقص غیر متصرف پر شرافت حاصل ہے اسی واسطے اول کو دوم پر مقدم ذکر کرتے ہیں تو بدل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے کو بھی مشابہ بدوم پر تقدم ہوا کہ مشابہ باول کو مشابہ بدوم پر شرافت حاصل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله واذا وقعت الخ...... حرف استیناف اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم و قعت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب خلا معطوف علیہ و حرف عطف عدا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل بعد مضاف ما مضاف الیہ۔ بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ۔ و قعت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ موخر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ او حرف عطف فی حرف جار صدر مضاف الکلام مضاف الیہ صدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہُوا و قعتا مقدر کا و قعتا فعل ماضی معروف صیغہ تثنیہ مونث غائب الف ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے خلا اور عدا و قعتا فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف اپنے مفعول فیہ مقدم۔ سے ملکر شرط تعینتا فعل ماضی معروف صیغہ تثنیہ مونث غائب الف ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے خلا اور عدا لام حرف جار الفعلیة مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو تعینتا فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا مثل مضاف ما خلا زیداً معطوف علیہ و حرف عطف ما عدا زیداً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے واقع ہونا خلا اور عدا کا بعد ما کے مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی ما موصول حرفی خلا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے بجی قوم جو مفہوم ہوتی ہے جاء نی القوم مقدر سے زیداً مفعول بہ خلا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا وقت مقدر کا وقت مقدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ القوم فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ما موصول حرفی عدا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مجی قوم جو جاء نی القوم مقدر سے مفہوم ہوتی ہے زیداً مفعول بہ عدا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ وقت مقدر کا وقت مقدر اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ جاء فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ کا ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ القوم فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ خلا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب البیت فاعل زیداً مفعول بہ خلا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا عدا فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب القوم فاعل زیداً مفعول بہ عدا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله النوع الثانی الخ...... النوع موصوف الثانی صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا الحروف موصوف ال حرف تعریف مشبهة اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسم موصول با حرف جار مبنی بر کسر الفعل مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مشبهة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت الحروف موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله وھی تدخل الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا راجع بسوئے

الحروف المشبهة با لفعل ، تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح فاعل مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتدا علی حرف جار مبنی بر سکون المبتدا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الخبر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغری ہوکر خبر مرفوع محلًا ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ معطوفہ ہوا۔

قولہ تنصب الخ...... تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح فاعل مرفوع محلًا راجع بسوئے حروف المشبهة بالفعل. المبتدا مفعول بہ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔۱۲

النوع الثانی الحروف المشبهة بالفعل

وترفع[۱] الخبر وهی ستة[۲] حروف اِنَّ واَنَّ[۱] وهما لتحقيق[۳] مضمون الجملة الاسمية مثل ان زيداً قائم ای حققت قيام زيد و بلغنی ان زيدا منطلق ای بلغنی ثبوت انطلاق زيد و كان وهی[۵] للتشبيه نحو كان زيداً اسد ولكن[۶] وهی للاستدراک[۷] ای لدفع[۸] التوهم الناشی من الكلام السابق

قولہ...... وترفع الخبر ان حروف کا خبر کو رفع دینا مذہب بصریین ہے کوفیین کے نزدیک خبر کو رفع دینے والا سابق ہے یعنی مبتدا ان حروف کے اسم منصوب کی تقدیم خبر مرفوع پہ چند وجہ ہے اولاً اس لئے کہ ان حروف اور فعل متعدی میں اول امر سے فرق ہو جائے کیونکہ اس میں اصل یہ ہے کہ مرفوع فاعل منصوب مفعول بہ پر مقدم ہو ثانیاً اس لئے کہ فعل کا عمل اصلی یہ ہے کہ مرفوع اس کے منصوب پر مقدم ہو اور فرعی یہ کہ منصوب اس کے مرفوع پر مقدم ہو یہ حروف عمل میں چونکہ فعل کی فرع ہیں اس لئے فعل کے عمل فرعی کے مستحق ہوئے ثالثاً اس لئے کہ یہ حروف فعل متعدی تام متصرف کیساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور ماجازیہ کو لیس کیساتھ مشابہت ہے جو نہ تام نہ متصرف نظر برآں ان کی مشابہت ما کی مشابہت سے اقوی ہوئی اسی واسطے عمل اقوی ان کے لئے مناسب ہوا جو فعل کا عمل غیر طبعی ہے یعنی تقدیم منصوب بر مرفوع اور عمل غیر طبعی عمل طبعی سے اس لئے اقویٰ ہوتا ہے کہ اس میں مزید قوت تصرف کی احتیاج ہوتی ہے رابعاً اس لئے کہ ان کے اسم کو اگر مرفوع قرار دیں تو لازم آئے گا کہ ضمیر مرفوع اسم نہ ہو سکے کیونکہ ضمیر مرفوع تین قسم پر ہے

۱- متصل بارز ۲- متصل متنتر ۳- منفصل

متصل بارز فعل کے ساتھ مخصوص ہے متصل متنتر اس لئے نہیں ہو سکتی کہ حروف میں استتار نہیں ہوتا منفصل اس لئے نہیں ہو سکتی کہ جب ضمیر عامل کے بعد بلا فصل واقع ہو تو انفصال درست نہیں۔۱۲

قولہ ...... ستتہ حروف

س جب یہ چھ ہیں تو قلیل ہوئے اور قلیل کو جمع قلت سے تعبیر کرنا مناسب تھا جو احرف ہے جمع کثرت کیساتھ تعبیر مناسب نہیں اور حروف جمع کثرت ہے۔

ج اول علم بدیع کے محسنات معنویہ سے مشاکلۃ ہے جس کے معنی ہیں ایک معنی کو دوسرے معنی کے لفظ سے تعبیر کرنا جبکہ متکلم اول معنی کو دوسرے معنی کے بعد ذکر کرنے کا قصد کرے جیسے انما نحن مستھزؤن کے بعد اللہ یستھزیء بھم میں استہزائے مذکور کی جزا کو بنظر مشاکلت استہزا کے ساتھ تعبیر فرمایا گیا اسی طرح یہاں پر کہ جارہ کثیر تھے اسی لئے ان کو بصیغہ جمع کثرت حروف تعبیر کیا تھا مصنف نے قصد کیا کہ ان کے بعد مشبہ بالفعل مذکور ہوں تو وہ اگر چہ قلیل ہیں لیکن بنظر مشاکلت ان کو صیغہ جمع کثرت یعنی حروف کے ساتھ تعبیر کر دیا جو جارہ کی تعبیر تھی پس یہ تعبیر مشاکلۃ پر مبنی ہے

جواب دوم ...... یہاں پر جمع کثرت حروف بمعنی جمع قلت احرف ہے کیونکہ ایک کا استعمال دوسرے کے مقام میں معروف ومشہور ہے یہ دونوں جواب اس تقدیر پر ہیں کہ جمع کثرت کا اطلاق دس سے کم پر حقیقتاً نہ ہو۔

جواب سوم ...... تحقیق یہ ہے کہ جمع کثرت اور جمع قلت میں ابتدا کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں جس طرح قلت کا اطلاق تین سے شروع ہوتا ہے اسی طرح جمع کثرت کا انتہا کے اعتبار سے فرق ہے کہ جمع قلت کا اطلاق نو تک ہوتا ہے اور جمع کثرت کا دس اور دس سے زائد پر بھی۔ لہٰذا یہ تعبیر مناسب ہے غیر مناسب نہیں کیونکہ حقیقت پر مبنی ہے۔۱۲

۳- **قولہ لتحقیق مضمون الجملۃ** ...... یعنی ان مکسورہ اور ان مفتوحہ مضمون جملہ کی تاکید کا افادہ کرنے میں اگر چہ دونوں برابر ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ان مکسورہ نسبت تامہ کی تاکید کرتا ہے اور مفتوحہ نسبت ناقصہ کی یعنی اس مرکب تقییدی کی جو اسم وخبر سے منتزع ہو جیسے انطلاق زید کتاب کی مثال میں وجہ فرق یہ ہے کہ مفتوحہ جملہ کے معنی کو متغیر کر دیتا ہے اور مکسورہ نہیں کرتا بلکہ معنی جملہ اپنے حال پر رہتے ہیں اسی واسطے مقامات مفرد میں مفتوحۃ آتا ہے اور مقامات جملہ میں مکسورہ۔ اور جس مقام پر مفرد اور جملہ دونوں درست ہوں وہاں دونوں اور ہونگے چنانچہ مقامات ذیل میں مکسورہ آتا ہے۔

۱- ابتدا میں

۲- قول کے بعد جبکہ قول سے حکایت خبر مقصود ہو جیسے قال انی عبد اللہ اعتقاد مقصود نہ ہو ورنہ مفتوحہ ہوگا جیسے اتقول ان زیداً قائم

۳- بعد موصول ۴- جواب قسم میں ۵- جملہ حالیہ میں

۶- بعد ندا جیسے یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین ۷- بعد فعل ندا جیسے زادیت زیداً ان غلامک قد ذھب

۸- بعد حتی ابتدائیہ جیسے مرض زید حتی انھم لا یرجونہ

۹- بعد حرف استفتاح جیسے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

۱۰- بعد حرف تصدیق جیسے نعم انہ فاضل

جو مبتدا اسم عین ہو اس کی خبر میں جیسے زید انہ قائم اور مقامات ذیل میں مفتوحۃ آتا ہے،

۱- فاعل کی جگہ جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے
۲- مفعول کی جگہ جیسے سمعت ان زیداً قائم
۳- مبتدا کی جگہ جیسے عندی انک قائم
۴- مضاف الیہ کی جگہ لعلت ھذا کرھۃ انک قائم
۵- مجرور بحرف جر کی جگہ جیسے عجبت من انک قائم
۶- بعد لو لا متناعیہ جیسے لو لا انک منطلق انطلقت
۷- بعد لو شرطیہ جیسے لو انک قمت قمت
۸- بعد ما توقیتیہ جیسے اجلس ما ان زیداً قائم
۹- بعد الا جیسے زید غنی الا انہ شقی

اور مقامات ذیل میں دونوں روا ہیں:

۱- فاجزائیہ کے بعد جیسے من یکرمنی فانی اکرمہ
۲- اذا فجائیہ کے بعد جیسے سئالت زیداً فاذا انہ بخیل
۳- بعد اما جیسے اما انک ذاھب
۴- لا جرم کے بعد جیسے لا جرم ان زیداً قائم
۵- بعد واو جواس ھذا یا ذلک کے بعد آئے جس سے کلام سابق کی تقریر مقصود ہو جیسے ذلکم وان اللہ موھن کید الکافرین ۱۲-

۴- **قولہ مضمون الجملۃ**...... جو مصدر فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو اس کو مضمون جملہ کہتے ہیں جیسے ان زیداً قائم کا مضمون جملہ قیام زید چنانچہ قول شارح علیہ الرحمۃ ای حقیقت قیام زید اسی طرف اشارہ ہے ان زیداً ضارب عمرواً کا مضمون جملہ ضرب عمرو مضمون جملہ کی تحصیل کا یہ طریقہ اس وقت ہے جبکہ خبر مشتق ہو خواہ مذکور جیسے ان مثالوں میں یا مقدر جیسے ان زیداً فی الدارِ میں مضمون جملہ استقرار زید ہوگا کہ خبر مقدر استقر یا مستقر ہے اور اگر خبر جامد ہو تو طریقہ یہ ہے کہ خبر کے آخر میں یائے نسبت اور تا مصدری لگا کر مصدر جعلی بنالیں پھر اس کو اسم کی طرف مضاف کریں جیسے ان زیداً اسد کا مضمون جملہ اسدیۃ زید ہوا۔۱۲

۵- **قولہ وھی للتشبیہ**...... ایک چیز کو دوسری کیساتھ کسی وصف میں شریک کرنا یہ معنی اکثری ہیں جبکہ خبر جامد ہو اور کبھی تحقیق کے لئے بھی آتا ہے جیسے فاصبح بطن مکۃ مقشعرا کان الارض لیس بھا ھشام اور کبھی شک کے لئے جبکہ خبر مشتق ہو جیسے کَاَنَّ زیداً قائم اور کبھی تقریب کے لئے جیسے کانک بالدنیا لم تکن و بالا خرۃ لم تزل. اکثر کے نزدیک کاف تشبیہ اور اَنَّ سے مرکب ہے بعض کے نزدیک بسیط ہے مرکب نہیں۔

۶- لکن سیبویں کے نزدیک سیط ہے مرکب نہیں کوفیوں کے نزدیک لا نفی کاف زائدہ اور ان سے مرکب ہے۔ اصل میں لا کان تھا ہمزہ کی حرکت کسرہ کاف کو دیگر حذف کر دیا لا سے مستفاد ہوتا ہے کہ ما بعد نفی اثبات میں ماقبل سے مختلف ہے اور ان مضمون ما بعد کی تاکید کرتا ہے۔

۶- **قولہ للاستدراک**...... لغت میں اس کے معنی ہیں کسی چیز کیساتھ مافات کی تلافی کرنا اور اصطلاحی معنی شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول ای لدفع التوھم الکـ سے بیان فرمائے ہیں۔۱۲

۷- **قولہ ای لدفع التوھم الخ**...... یعنی اس توہم کو دفع کرنے کے لئے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہے چونکہ یہ دفع استثنائے

منقطع سے مشابہت رکھتا ہے اس لئے لیکن استثنائے منقطع کے واسطے مقرر ہو گیا لیکن استدراک کے معنی مذکوران مثالوں میں نہیں پائے جاتے ما ھذا ساکن لکنه متحرک اورما ھو ابیض لکنه اسود اور لولا جاء نی زید اکرمته لکنه لم یجئنی اس لئے کہ اول مثالوں میں نفی سکون سے نفی متحرک متوہم نہیں ہوتی اور مثال دوم میں نفی بیاض سے نفی سواد متوہم نہیں اور مثال سوم میں زید کی عدم مجی لو لا امتناعیہ سے مستفاد ہوتی ہے تو اس مثال میں نہ توہم ہے نہ دفع نظر برآں بعض نحویوں نے استدراک کی دوسری تفسیر کی وہ یہ کہ مابعد کے لئے ایسا حکم بیان کرنا جو حکم ماقبل کے مخالف ہو اب پہلی اور دوسری مثال میں استدراک بایں معنی درست ہے لیکن تیسری مثال میں بائیں معنی استدراک بھی درست نہیں اس کی اصلاح یوں کی جا سکتی ہے کہ لکن تاکید کے لئے بھی آتا ہے چنانچہ ناموس میں ہے لکن الاستدراک والتحقیق لہٰذا تیسری مثال میں لکن برائے تاکید ہے اول اور دوسری مثال کی اصلاح بھی اس طرح کی جا سکتی ہے پھر استدراک کے معنی ثانی کی احتیاج نہ رہے گی۔۱۲

① بنی تمیم اور قبیلۂ قیس عَنَّ بولتے ہیں۔

ترکیب

و حرف عطف مبنی بر فتح ترفع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے الحروف المشبه بالفعل الخبر مفعول بہ ترفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله وھی ستة الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا راجع بسوئے الحروف المشبه بالفعل ستة ممیز مضاف حروف تمیز مضاف الیہ۔ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ ان معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ان معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح کان معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ولکن معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح لیت معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح لعل معطوف۔ ان معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله وھما الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ھما میں ھا ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر ضم مبتدا مرفوع محلا۔ راجع بسوئے ان (م) حرف مامبنی بر فتح اعلامت تثنیہ مبنی بر سکون ال حرف جار مبنی بر کسر تحقیق مضاف مضمون مضاف الیہ مضاف الجملة موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون اسمیة اسم منسوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح نائب فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف اسمیة اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت الجملة موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ۔ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا تحقیق مضاف کا۔ تحقیق مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتتان مقدر کا۔ ثابتتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل مبنی بر ضم فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے مبتدا م حرف مامبنی بر فتح اعلامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ ثابتتان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ مثل ان زیدا قائم الخ...... مثل مضاف ان زید قائم معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح بلغنی ان زیداً منطلق معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالھما مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ان ۔ ان ۔ م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح زیداً اسم قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے اسم ان۔ قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون حقیقت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم مبنی بر سکون تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم قیام مضاف زید مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ حقیقت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا بلغ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح نون وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی زیداً اسم منطلق اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان منطلق اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر فاعل بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون بلغ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ ثبوت مضاف انطلاق مضاف الیہ مضاف زید مضاف الیہ۔ انطلاق مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا ثبوت مضاف کا۔ ثبوت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ وھی للتشبیہ...... و حرف عطف یا استیناف یا زائدہ مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کان ل حرف جار مبنی بر کسر التشبیہ مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا النحو مضاف کان زیداً اسد مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کان۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وھی للاستدراک...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے لکن ل حرف جار مبنی بر کسر الاستدراک مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ل حرف جار مبنی بر کسر دفع مضاف التوھم موصوف ال حرف تعریف ناشی اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الکلام موصوف ال حرف تعریف

سابق اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ سابق اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ الاکلام موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ناشی اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت التوھم موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ رفع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا محذوف ھی قیام مضاف زید مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ حققت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا ابلغ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح نون وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی زیدا اسم منطلق اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

النوع الثّانی الحروف المشبهة بالفعل

ولهذا لا تقع الا بین الجملتین[①] اللتین تکونان[۱] متغایرتین[۲] با لمفهوم مثل[۳] غاب زید لکن بکراً حاضر و ما جاءنی[۴] زید لکن عمراً جاءنی ولیت[②] وهی للتمنی[③] مثل لیت زیداً قائم ای اتمنی[۵] قیامه ولعل[۶] وهی للترجی[۷] مثل لعل السلطان یکرمنی

۱- **قوله تکونان متغایرتین**...... لکن کا ماقبل جملہ موہمہ اور مابعد جملہ دافعہ کہلاتا ہے یہ ضروری ہے کہ جملہ موہمہ اور دافعہ اثبات ونفی کے اعتبار سے معنیً مختلف ہوں۔ لفظاً اختلاف ضروری نہیں کیونکہ ایہام اور دفع معنی کے اعتبار سے ہوتا ہے اس لئے دونوں کا اعتبار معنیً اختلاف ضروری ہوا۔ پس ہوسکتا ہے کہ لفظاً دونوں مثبت ہوں اور معنیً ایک مثبت دوسرا منفی جیسے غاب زیدٌ لکن بکراً حاضرٌ اس میں دونوں لفظاً مثبت ہیں مگر معنیً مختلف کہ لکن بکراً حاضر بمعنی لکن بکراً ما غاب ہے یا لفظاً دونوں منفی ہوں جیسے ما سا فر زید لکن عمراً لم یقم یہ دونوں لفظاً منفی ہیں لیکن لکن عمراً لم یقم بمعنی لکن عمراً سافر ہے تو اول منفی دوم مثبت ہو گیا ہو جیسے اول مثبت اور دوم منفی ہو گیا جیسے جاء نی زید لکن عمراً لم یجئنی یا اول منفی اور دوم مثبت ہو۔ جیسے ما جاء نی زید لکن عمراً جاء نی ۱۲

۲- **قوله متغایرتین**...... یعنی موہمہ اور دافعہ دونوں جملوں میں فی الجملۃ تنافی ضروری ہے تضاد حقیقی لازم نہیں جیسے اس آیت کریمہ میں ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون کہ عدم شکر اور افضال متضاد نہیں البتہ دونوں میں فی الجملۃ تنافی ضرور ہے۔

۳- **قوله مثل غاب زید الخ**...... اس سے توہم ہوا کہ عمرو بھی غائب ہوگا کیونکہ بوجہ الفت دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے

اس توہم کو دفع کرنے کے لئے متکلم نے کہا لکن عمراً حاضر اسی طرح جاء نی زیداً لکن عمراً ما جاء نی میں توہم اور دفع توہم کی تقریر ہوگی۔

۴- **قولہ ماجاء نی فی زید الخ**...... یہاں پر بھی توہم اور دفع توہم میں تقریر مذکورہ بالا کی جائے گی اور آیت گزشتہ ان اللہ لذو فضل علی الناس سے توہم ہوا کہ سارے لوگ شکرگزار ہوں گے جس کو لکن اکثر الناس لا یشکرون سے دفع فرمادیا کہ اکثر ناشکرے ہیں۔

۵- **قولہ اتمنی قیامہ**...... بصیغہ حال تفسیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ معنی انشائی موجود فی الحال ہوتے ہیں اسی واسطے اف اور اوہ کی تفسیر الضجرا اور اتوجع کے ساتھ کی جاتی ہے حالانکہ یہ دونوں اسمائے افعال سے ہیں اور اسمائے افعال بمعنی امر ہوتے ہیں یا بمعنی ماضی اقول اف اور اوہ اسمائے افعال بمعنی ماضی علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہیں، اول بمعنی تضجرت اور دوم بمعنی تالمت دوسرے نحویوں کے نزدیک اسم فعل بمعنی مضارع بھی ہوتا ہے جیسے یہی دونوں کما فی الاشمونی فالا ستشہاد مبنی علی الاول۔۱۲

۶- **قولہ لعل**...... اس میں چند لغات اور ہیں عل بحذف لام اول لعن بتبدیل لام اخیر بنون عن بہر دو تغیر مذکوران بحذف لام اول و تبدیل عین بالف و تبدیل لام اخیر بنون۔ الغن بتبدیل العین بالغین ولام آخر بنون رغن بتبدیل لام اول بیہ واو عین مہملہ بغین معجمہ لام اخیر بنون زعن بتغیر اول واخیر لان بتغیر وسط اخیر الف ممدودۃ لعلت بالحاق تائے ساکنہ در آخر لعل بکسر لام اخیر عل بحذف لام اول و کسر لام اخیر عن بحذف لام اول و تبدیل لام اخیر بنون مکسورۃ۔۱۲

۷- **قولہ للترجی**...... اس کے معنی ہیں ایسے امر محبوب یا مکروہ کی امید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو امر محبوب کی ترجی جیسے لعل السلطان یکر منی اور امر مکروہ کی جیسے لعل الرقیب حاضر اور لعل الساعۃ قریب لیکن امر محبوب کی ترجی۔ چونکہ اکثر ہوتی ہے اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے اسی کی مثال پر اکتفا فرمایا بنا بر تعریف مذکور ایسے امر میں مستعمل نہ ہوگا جس کا وقوع محال یا ضروری ہو جیسے لعل الشاب یعود یا لعل الشمس تغرب کہ اول کا حصول محال اور ثانی کا حصول ضروری ہے تعریف میں حصول پر عدم وثوق کی قید تھی اس سے یہ دونوں نکل گئے کیونکہ اس قید سے مفہوم ہوتا ہے کہ وہ امر ممکن ہو اور اس کے حصول میں تردد ممکن سے محال نکل گیا تھا تردد سے واجب الحصول۔۱۲

① جملہ ماقبل کو موہمہ اور جملہ مابعد کو دافعہ کہتے ہیں۔

② کبھی یا کو تا سے بدل کر پھر تا میں ادغام کر کے لت کہتے ہیں۔

③ اس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی امید ہو یا نہ ہو۔

ترکیب

قولہ ولہذا لا تقع الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ل حرف جار مبنی بر کسر ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ برائے واحد مذکر مبنی بر سکون مجرور محلاً جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم لا تقع نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر

مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لکن الاحرف استثنا مبنی بر سکون بین مضاف الجملتین موصوف اللتین اسم موصول برائے تثنیہ مونث مبنی بر کسر تکونان فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اس میں الف ضمیر مرفوع متصل اسم مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول مبنی بر سکون۔ امعناھو تین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم فعل ناقص م حرف عمادہ مبنی بر فتح الف علامت تثنیہ مبنی بر سکون باحرف جار مبنی بر کسر المفھوم مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ متعنا یر تین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ تکونان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ۔ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ ہوا۔ لا تقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ مثل غاب زید الخ...... مثل مضاف غاب زید لکن بکراً حاضر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ما جاء نی زید لکن عمراً جاء نی معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لکن، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی غاب فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح زید فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا لکن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح بکراً اسم حاضر اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے بکر حاضر اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر لکن اپنے اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ما جاء نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ منصوب محلا مبنی بر سکون زید فاعل ما جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ لکن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح عمراً اسم جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لکن ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا۔ مبنی بر سکون جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ لکن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وھی للتمنی الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لیت ل حرف جار مبنی بر کسر التمنی مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مضاف لیت زیداً قائم مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لیت مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لیت حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح زیداً اسم قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لیت۔ قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ لیت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون۔ اتمنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس

میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح قیام مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زید۔ قیام مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ اتمنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔

قولہ وهی للترجی...... و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لعل ل حرف جار مبنی بر کسر الترجی مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مضاف لعل السلطان یکر منی مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لعل۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی لعل حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح السلطان اسم یکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لعل ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون۔ یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ لعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ۱۲

النوع الثّانی الحروف المشبهة بالفعل

والفرق بین التمنی والترجی انّ الاول (۱) یستعمل فی الممکنات کما مر والممتنعات مثل لیت الشباب یعود والترجی (۲) مخصوص بالممکنات فلا یقال لعل الشباب یعود و تدخل ما الکافة (۳) علیٰ جمیعها فتکفها عن العمل کقوله تعالیٰ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وانما زید منطلق

۱- **قولہ والممتنعات**...... ممتنع عقلی ہو جیسے معتزلی کا قول لیتنا نری اللہ با عیننا اور لیت الذنوب مغفورۃ اس لئے کہ دیدار الٰہی بچشم سر اور بغیر توبہ گناہوں کی مغفرت معتزلہ کے نزدیک عقلاً ممتنع ہے یا ممتنع عادی جیسے فیا لیت الشباب یعود یوماً: فاخبرہ بما فعل المشیب کیونکہ جوانی کا لوٹنا عادتاً ممتنع ہے اور حضرت زلیخا کی جوانی کا لوٹنا از قبیل خوارق تھا جو امتناع عادی کے منافی نہیں۔

۲- **قولہ فلا یقال لعل الشباب الخ**...... جس طرح امر ممتنع میں مستعمل نہیں ہوتا اسی طرح ایسے امر میں بھی مستعمل نہیں ہوتا جس کی امید نہ ہو تو جو شخص بادشاہ کے اکرام اعزاز سے کسی بنا پر مایوس ہو چکا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا لعل السطان یکو منی۔

۳- **قولہ وتدخل ما الکافۃ**...... یہ کف بمعنی منع کردن سے ماخوذ ہے چونکہ یہ ما ان حروف کو عمل کرنے سے منع کرتا ہے اس

لئے کـــافة کے ساتھ موسوم ہوا۔ جمہور کے نزدیک یہ حرف اور ابن دستوریہ کے نزدیک نکرہ مبہمہ بمنزلہ ضمیر شان ہے تو اسم ہوا۔ اور جملہ ما بعداس کی خبر رضی۔

٤- **قولہ فتکفھا عن العمل**...... عمل سے روک دینا اس لیے ہے کہ مائے کافہ کے دخول سے ان کی فعل کے ساتھ مشابہت لفظی جاتی رہی کہ اب ان کا آخرمبنی بر فتح نہ رہا۔ جیسے کہ قبل دخول تھا اور مشابہت ہی کی وجہ سے یہ عمل کرتے تھے جو من وجہ فوت ہو گئی تو عمل میں ضعف آ گیا پھر حروف مشبہ بالفعل اوران کے معمولات کے درمیان مائے کافہ کے حائل ہوجانے سے وہ عمل ضعیف بھی باقی نہ رہا۔ حاصل یہ کہ لحوق من وجہ مشابہت فوت ہونے اور فصل پیدا ہوجانے کا سبب بنا جس کی وجہ سے عمل باطل ہوگیا۔

٥- **قولہ انما الھکم**...... یہ مثال ان مفتوحہ کی ہے اور مکسورہ یہ ہے انما زید منطلق اگر اس آیت کو تمامہ بیان کیا جاتا تو دونوں کی مثال یہ ہوجاتی پوری آیت یوں ہے قل انما یوحی الیٰ انما الھکم الہ و احد اس میں اول مکسورہ ہے اور دوم مفتوحہ۔ اور اول برائے صفت بر موصوف ہے اور دوم برائے قصر موصوف بر صفت ۱۲

① تـرجی اور تمنی میں باعتبار استعمال عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے کیونکہ تمنی ممکن اور ممتنع دونوں میں مستعمل اور ترجی ممکن کیساتھ خاص اور ترجی امر محبوب اور مکروہ دونوں میں مستعمل اور تمنی امر محبوب کے ساتھ مخصوص۔ تو امر ممکن محبوب میں دونوں مجتمع ہوجائیں گے اور ممتنع میں تمنی پائی جائے گی نہ ترجی۔ اور امر ممکن مکروہ میں ترجی پائی جائے گی نہ تمنی۔

② یعنی وہ ممکنات مترقبہ جن کے حصول پر وثوق نہ ہو۔۱۲

③ مــــــا کا ان حروف کو مابعد میں عمل کرنے سے رد کردینا۔ بر لغت افصح ہے اور لغت غیر افصح پر عمل ہوتا ہے مگر اس صورت میں ما کافہ نہیں رہتا بلکہ زائدہ ہوجاتا ہے جیسے فبما رحمۃ میں۔ اور یہ عمل بر تقدیر لحوق ما صرف لیت میں مسموع ہوا ہے جیسے ۔

قـالـت الا لیتـمـا هـذا الـحـمـام لـنـا الــی حـمــامـتـنـا او نـصـفـه فـقـد

الحمام کا نصب اور رفع دونوں مروی ہے۔ زرقا یمامہ نامی عرب عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے۔ ایک دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی۔ اُس کے پاس قطاۃ نامی ایک پرندہ تھا جس کو فارسی میں سنگخوار اور اردو میں ٹیٹری کہتے ہیں۔ جنگل میں اس کی آواز سے مسافروں کو پانی کا پتہ لگتا ہے۔ ایک مرتبہ دو پہاڑوں کے درمیان ٹیٹریوں کی جماعت اُڑی جارہی تھی، اس کو دیکھ کر زرقاء بولی:

لَیْتَ الْحَمَامَ لِیَهْ اِلٰی حَمَامَتِیَهْ ——— اَوْ نِصْفَهٗ قَدِیَهْ تَمَّ الْحَمَامُ مِیَهْ

حل یہ ہے کہ لِیَهْ میں لام حرف، جاء ی ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم، ہ برائے سکت، حمامۃ مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ برائے واحد متکلم، ہ برائے سکت قد بمعنی حسب مضاف، ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ برائے واحد متکلم، ہ برائے سکت۔ منه اصل میں مِئَة ہے، تا حالت وقف میں ہ ہوگئی۔ زرقاء نے اس کلام میں اُن اڑنے والی ٹیٹریوں کی تعداد بیان کی ہے کہ یہ اتنی ہیں کہ اگر ان کیساتھ ان کا نصف اور میری ٹیٹری ملادی جائے تو پوری سَو ہو جائینگی۔ یعنی چھیاسٹھ ۶۶ ہیں۔ کیونکہ ۶۶ میں اُسکا نصف یعنی ۳۳ اور ایک ملادینے سے پورے سَو ۱۰۰ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اتفاقاً وہ ٹیٹریاں ایک شکاری کے جال میں پھنسیں، شمار کیا گیا تو ۶۶ نکلیں۔ تمثیلاً پیش کردہ شعر میں نابغہ ذبیانی نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله والفرق الخ...... و حرف استیناف مبنی بر فتح الفرق مصدر بمعنی مضاف التمنی معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الترجی معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ۔ الفرق مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح الاول معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الترجی معطوف الاول معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم یستعمل فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان فی حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف ممکنات اسم فاعل صیغہ جمع مونث اس میں ھن پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر الامور نون مشدد علامت جمع مونث مبنی بر فتح ممکنات اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ کے حرف جار مبنی بر فتح ما اسم موصول مبنی بر سکون مر فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ مر فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر ھذا اس میں ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون۔ مبتدائے مقدر اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معترضہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح۔ ال حرف تعریف مبنی بر سکون ممتنعات اسم فاعل صیغہ جمع مونث اس میں ھن پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر۔ نون مشدد علامت جمع مونث مبنی بر فتح ممتنعات اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ الممکنات معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ یستعمل فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح مخصوص اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الترجی با حرف جار مبنی بر کسر ال حرف تعریف مبنی بر سکون ممکنات اسم فاعل صیغہ جمع مونث اس میں ھن پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر الامور ممکنات اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر الفرق مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله مثل لیت الشباب یعود...... مثل مضاف لیت الشباب یعود مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے استعمال تمنی در ممتنعات مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ لیت حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح الشباب اسم یعود فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الشباب یعود فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ لیت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ فلا یقال الخ...... فا حرف عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح یا فصیحہ کہ شرط محذوف پر دلالت کرتی ہے یعنی اذا کان الامر کذلک. یا. نتیجہ جس کا مدخول کلام سابق سے پیدا ہوتا ہے لا یقال فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب لعل الشباب یعود نائب فاعل مرفوع محلا لا یقال فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا یا جملہ فعلیہ جزا شرط محذوف کی اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح فعل ناقص الامر اسم ک حرف جار مبنی بر فتح ذا اسم اشارہ مجرور محلا مبنی بر سکون ل حرف تبعیہ ک حرف خطاب جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ لعل الشباب یعود به...... چونکہ یہ استعمال جائز نہیں نظر بر آں اس قول کے معنی مراد نہیں ہو سکتے تو اس کے اجزاء پر اعراب بھی جاری نہ ہوگا اسی واسطے ہم نے ترکیب کو ترک کر دیا۔

قولہ وتدخل ما الکافة الخ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ما موصوف مبنی بر سکون ال حرف تعریف مبنی بر سکون کافۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ کافۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل۔ علی حرف جار مبنی بر سکون جمیع مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الحروف المشبہ بالفعل۔ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ مستانفہ ہوا۔

قولہ فتکفها الخ...... فا حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح تکف فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ما۔ ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الحروف المشبہ بالفعل عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین العمل مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ تکف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ک حرف جار مبنی بر فتح قول مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ ذوالحال راجع بسوئے اسم جلالت۔ تعالی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ تعالی فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل ما کافۃ مبنی بر سکون الہ مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم م علامت جمع۔ الہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا الہ موصوف واحد صفت الہ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے ملکر معطوف علیہ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا مقدر۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مثاله المقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم

راجع بسوئے مائے کافہ کا عمل سے روک دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل ما کافہ مبنی بر سکون زید مبتدا منطلق اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا منطلق اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

النوع الثالث ما و لا المشبهتان بليس

ما و لاؔ المشبهتان بليس في النفي و الدخول على المبتداء و الخبر ترفعان الاسمؔ و تنصبان الخبر و تدخل ما علىؔ المعرفة و النكرة مثل ما زيد قائماً و لاؔ تدخل لا الا على النكرة نحو لا رجل ظريفاً ①

۱- **قوله و لا**...... حروف مشبہ بالفعل کی طرح ان کے لئے بھی دو معمول درکار ہیں ایک مرفوع دوسرا منصوب ان کو حروف مشبہ بالفعل سے ذکر میں موخر اس لئے کیا کہ یہ دونوں فعل ناقص غیر متصرف کیساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل کرتے ہیں۔ اور وہ فعل تام متصرف کے ساتھ مشابہت کی بنا پر فعل ناقص غیر متصرف از روئے مرتبہ فعل تام متصرف سے موخر ہے تو فعل ناقص غیر متصرف کا مشابہ بھی فعل تام متصرف کے مشابہ سے موخر ہوا۔۱۲

۲- **قوله الاسم**...... دو طرح سے پڑھنا درست ہے اول معروف اور خاص و عام کا زبان زد ہے وہ یہ کہ ترفعان کے نون کو لام تعریف سے ملا کر پڑھیں اور الف لام کا الف ساقط ہو جائے دوم یہ کہ اسم کے الف کی حرکت کسرہ لام تعریف کو دیکر حذف کر دیں۔ جیسے اس آیت کریمہ میں بئس الاسم الفسوق بعد الايمان کمامر۔

۳- **قوله تنصبان الخ**...... قبیلہ بنی تمیم کے لغت میں دونوں عامل نہیں۔ اسم اور خبر بعد دخول بھی مرفوع بالا بتداء ہیں جیسے دخول سے پیشتر تھے اور اہل حجاز کے لغت میں عامل ہیں قرآن کریم اسی لغت کے مطابق نازل ہوا جیسے ما هذا بشرا اور ما هن امهاتكم البتہ لا کا عمل قلیل ہے کیونکہ اس کی مشابہت بلیس میں نقصان ہے وہ یہ کہ لیس نفی حال کے واسطے آتا ہے اور یہ مطلقاً نفی کے لئے بخلاف ما کہ وہ بھی نفی حال کے لئے آتا ہے اسی نقصان کی وجہ سے عمل لا سماع پر مقصود ہے جیسے اس شعر میں ۔

تعز فلا شیء على الارض باقيا ولا وزر مما قضى الله واقيا

وزر بمعنی ملجا ہے۔۱۲

٤- **قوله تدخل**...... ما معرفہ اور نکرہ پر اس لئے داخل ہوتا ہے کہ اس کی مشابہت سے قوی ہے کیونکہ لیس کی طرح ما بھی نفی حال کے لئے آتا ہے جبکہ نفی حال کے خلاف قرینہ نہ ہو ورنہ نفی مطابق قرینہ ہوگی جیسے اس آیت میں نفی استقبال کے واسطے آتا ہے

وما نحن بمبعوثین بخلاف لا کہ مطلق نفی کے لئے ہے اسی واسطے اس کی مشابہت ضعیف ہوگئی۔

۵- **قولہ علی المعرفۃ والنکرۃ**...... تو اس کے اسم وخبر کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے ماھن امھاتکم اور کبھی اسم معرفہ خبر نکرہ جیسے ماھذا بشرا اور کبھی دونوں نکرہ جیسے ما رجل افضل منک۔

٦- **قولہ ولا تدخل لا الخ**...... اس لئے کہ نکرہ بوجہ نکارت خفیف ہوتا ہے اور معرفہ بوجہ تعریف قوی۔ اور لا بوجہ ضعف مشابہت عامل ضعیف ہے لہٰذا عامل ضعیف تو خفیف کے ساتھ مخصوص کو دیا گیا۔ تا کہ مشابہت ضعیفہ کا حق بھی ادا ہو جائے۔

س لا کبھی معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے لا زید فی الدار ولا عمرو. میں اور اس شعر میں جو نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے یہ صحابی تھے۔ دوسو بیس سال کی عمر پائی۔ نبوی دعا کی وجہ سے جب کوئی دانت گر جاتا تو پھر نکل آتا تھا۔ ان دو شعر کے سنانے پر یہ دعا فرمائی تھی۔

لا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ	بوادر تحمی صفوہٗ ان یکدرا
ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ	اریب اذا اورد الامر اصدرا
وحلت سواد القلب لا انا باغیا	سواھا ولا عن حبھا متراخیا

ج مثال میں لا برائے نفی جنس ہے بعض شرائط فوت ہونیکی وجہ سے عمل باطل ہوگیا۔ اور تکرار لا واجب ہوگئی یہ لا مشابہ بلیس نہیں ہے شعر میں ضرور ہے۔ مگر نادر جو کالمعدوم ہے بعض جوابات مغنی اللبیب کے حاشیہ میں مذکور ہیں فلیطالع ثمہ فائدہ۔ اس لا کے لئے ایک عمل اور ہے اوہ یہ کہ اسم کو نصب کرتا ہے اور خبر کو رفع یہ عمل ان حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ مشابہت کی بنا پر ہے کہ وہ مبالغۃ فی الاثبات کے لئے آتا ہے اور یہ مبالغۃ فی النفی کے واسطے تو اس کو ان کے ساتھ مبالغہ میں مشابہت ہوئی۔ اس کو لائے نفی جنس کہتے ہیں یہ استغراق نفی میں نص ہوتا ہے اسی واسطے لا رجل فی الدار بل رجلان کہنا درست نہیں کہ جنس کی نفی بالاستغراق کے بعد بل رجلان کہنا اثبات جنس کی طرف عود ہے جس سے آخر کلام اول کلام کے متناقض ہوگیا۔ اور لائے مشابہ بلیس نفی جنس اور نفی وحدت دونوں کے لئے آتا ہے لہٰذا بر تقدیر اول یہ کہنا درست ہے لا رجل فی الدار بل امرأۃ اور بر تقدیر ثانی لا رجل فی الدار بل رجلان. لا کے ساتھ کبھی تا لاحق ہوتی ہے جیسے لات حین یہ جمہور کے نزدیک برائے تانیث ہے جیسے ثمۃ اور ربۃ میں اور شارح رضی کے نزدیک زائدہ برائے مبالغہ فی النفی ہے جیسے علامۃ میں اس کے عمل میں تین قول ہیں (۱) یہ کہ عمل نہیں کرتا۔ اگر مابعد مرفوع ہو تو مبتدا ہے جس کی خبر محذوف اور اگر منصوب ہو تو فعل مقدر کا معمول ہے چنانچہ آیت مذکور میں بر تقدیر نصب حین مناص اور بر تقدیر رفع خبر مقدر ہے ای لات حین مناص کائن لھم اخفش کا ایک قول یہ ہے اور (۲) یہ کہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے تو یہ لائے نفی جنس ہوا۔ اور (۳) قول جمہور ہے کہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے تو یہ لا مشابہ بلیس ہوا۔ اور ہر قول پر اس کے بعد مرفوع اور منصوب میں سے ایک ہی مذکور ہوتا ہے غالب یہ ہے کہ مرفوع محذوف ہو۔ اور بر تقدیر عمل معمول صرف لفظ حین یا اس کا مرادف ہوتا ہے جیسے طلبوا صلحنا ولات اوان: فاجبنا ان لات حین بقاء کہ اصل میں ولات اور ان صلح تھا۔ مضاف الیہ کو حذف کر کے مبنی کر دیا اور کسرہ پر اسلئے کہ نزال کے ساتھ وزنا مشابہ ہے اس تاویل پر لات حرف جر نہ ہوگا۔ مغنی اللبیب

۷- **قولہ و لا تدخل الخ**...... یہ لا اور ما کے درمیان وجہ فرق کا بیان ہے کہ لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور ما نکرہ اور معرفہ دونوں پر دوسری وجہ فرق یہ ہے کہ لا برائے مطلق نفی ہے اور ما برائے نفی حال کما مر تیسری وجہ فرق یہ ہے کہ ما کی خبر پر بائے زائدہ آتی ہے جیسے لیس کی خبر پر بخلاف لا کہ اس کی خبر پر نہیں آتی ما کی مشابہت بلیس کے قوی ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔۱۲

① بمعنی زیرک وخوش طبع ۱۲

ترکیب

قولہ النوع الثالث الخ...... النوع موصوف الثالث صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ ما معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح لا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر موصوف۔ ال حرف تعریف مبنی بر سکون مشبهتان اسم مفعول صیغہ تثنیہ مونث اس میں هما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف م حرف عما مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ با حرف جار مبنی بر کسر لیس مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون النفی معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح الدخول مصدر علی حرف جار مبنی بر سکون المبتدا معطوف علیہ۔ وحرف عطف مبنی بر فتح الخبر معطوف المبتدا معطوف علیہ معطوف سے ملکر معطوف۔ النفی معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم۔ مشبهتان اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ترفعان الخ...... ترفعان فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مونث غائب۔ الف ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ما و لا۔ الاسم مفعول بہ ترفعان فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح تنصبان فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مونث غائب۔ الف ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ما و لا الخبر مفعول بہ تنصبان فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ وحرف عطف مبنی بر فتح تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ما فاعل علی حرف جار مبنی بر سکون۔ المعرفہ معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح النکرۃ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ مثل مضاف ما زید قائما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ما۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی ما مشابہ بلیس مبنی بر سکون زید اسم قائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ما، قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ ولا تدخل الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح و لا تدخل نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب لا فاعل الا حرف استثنا مبنی بر سکون علی حرف جار مبنی بر سکون النکرۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر مستثنی مفرغ ہو کر ظرف لغو ہوا لا تدخل فعل اپنے

فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحو مضاف لا رجل ظریفا مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لا مشابہ بلیس مبنی بر سکون رجل اسم ظریفاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے رجل اسم لا۔ ظریفا صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ لا مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

حروف تنصب الاسم فقط[1] وهي سبعة احرف الواو[2] وهي بمعنى مع نحو استوى الماء والخشبة والا وهي للاستثناء[3] نحو جاء نى القوم الازيدا

۱۔ **قوله فقط**...... اس میں فا فصیحہ ہے اور قط اسم فعل بمعنی امر حاضر انته اگر معنی الاسم سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان کا عمل اسم کے ساتھ مخصوص غیر اسم میں عمل نہیں کرتے تقدیر عبارت یوں ہوگی اذا نصبت بها الاسم فانته عن الاعمال فی غیر الاسم بریں تقدیر کوفیہ کے رد کی طرف اشارہ ہوا کہ وہ لاتاکل السمک و تشرب اللبن میں خود واو کو ناصب فعل مضارع قرار دیتے ہیں واو کے بعد ان ناصبہ مقدر نہیں مانتے جیسے جمہور مانتے ہیں اور اگر معنی تنصب سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے نصب اور رفع دونوں نہیں جیسا کہ گزشتہ دو نوع میں تھا اور تقدیر عبارت یہ ہوگی اذا جعلتها ناصبة فانته عن جعلها غیر ناصبة۔۱۲

۲۔ **قوله الواو**...... یہ بمعنی مع ہوتا ہے اور اس کو واو مصاحبت کے ساتھ موسوم کرتے ہیں اس کے بعد اسم منصوب مفعول معہ ہوتا ہے یہ واو اصل میں واو عطف ہے بنظر اختصار بجائے مع لایا گیا مگر اس میں اور واو عطف میں یہ فرق ہے کہ جب سرت انا وزید بواو عطف کہیں تو زید کی متکلم کے ساتھ سیر میں شرکت مفہوم ہوگی خواہ دونوں کی سیر کا زمانہ ایک ہو۔ یا ایک نہ ہو۔ اور اگر اس واو کو بمعنی مع قرار دیں اور زید کو منصوب تو اتحاد زمانہ بھی مفہوم ہوگا اور بعض صورتوں میں اتحاد مکانی مفہوم ہوتا ہے اگر چہ اتحاد زمانہ ہو۔ جیسے لو ترکت الناقة وفصیلتها لرضعتها. یعنی اگر اونٹنی کو بچے کے ساتھ چھوڑ دیا جائے تو دودھ پلا دے گی۔ اس میں اتحاد مکان ضروری ہے۔ اتحاد زمان ضروری نہیں۔۱۲

۳۔ **قوله وهی للاستثناء**...... اس کے معنی ہیں ایک چیز کو کسی حکم سے خارج کرنا جس میں دوسرا داخل ہے۔ یہ معنی اصطلاحی ثنیته من الامر بمعنی صرفته عنه سے ماخوذ ہیں۔ بایں مناسبت کہ مستثنی منہ سے مستثنی مصروف ہوتا ہے یا ثنیت الحبل بمعنی فتلته سے ماخوذ ہیں اور فتل کے معنی بٹنا۔ جس میں ایک تاگے کو دوسرے سے ملایا جاتا ہے۔ ملانے سے پیشتر ہر تاگا طاق تھا۔ ملنے پر ہو گیا معنی اصطلاحی میں مناسبت بھی ہے کہ خبر قبل مستثنی طاق تھی۔ مستثنی کے ملنے پر جفت ہو گئی۔ کہ اب اس سے ایک اور خبر کے خلاف مفہوم ہوتی

ہے دونوں ملکر جفت ہوگئیں۔ پس اگر پہلی خبر مثبت تھی تو یہ منفی ہوگی جیسے جاء نی القوم الا زیداً ای ماجاء نی زید اور اگر پہلی خبر منفی تھی تو یہ مثبت ہوگی، جیسے ماجاء نی احد الا زیداً ای جاء نی زید اور بعض نے کہا کہ ثنیٰ بمعنی جعل الشئی الواحد شیئین سے ماخوذ ہے بایں مناسبت کہ استثناء سے مستثنیٰ منہ دو قسم پر ہوگیا۔ یا ایک حکم مذکور میں داخل اور دوسری خارج ۔۱۲

① **قولہ**...... **سبعۃ احرف** ان حروف کا ما اور لا کو مشابہ بلیس سے ذکر میں موخر اس لئے کیا کہ بیک وقت ان کا عمل نصب ہوتا ہے یا رفع بخلاف ما اور لا کہ ان کا عمل بیک وقت نصب اور رفع دونوں ہوتا ہے تو یہ حروف بہ نسبت ما اور لا عمل میں کم ہوئے، اسی واسطے ذکر میں ان سے موخر کئے گئے ۔۱۲

② **قولہ استوی الماء والخشبۃ**...... جیسے آج کل گنگا، جمنا وغیرہ دریا کے پل میں گولے یا دیوار پر پانی کی زیادتی اور کمی معلوم کرنے کے لئے نشانات لگا دیئے جاتے ہیں اسی طرح زمانہ ماضی میں لکڑی نصب کر کے پانی کی کمی بیشی دریافت کی جاتی تھی تو جب پانی لکڑی کے برابر ہو جاتا تھا اس وقت کہتے تھے استوی الماء والخشبۃ اس سے ظاہر ہوا کہ واو برائے عطف نہیں۔ ورنہ مقصود فوت ہو جائے گا۔ اور الماء کی الخشبہ کے ساتھ بلندی میں۔ معیت مفہوم نہ ہوگی۔ مفعول معہٗ کے ناصب میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک فعل مقدم ہے جیسے مثال مذکور میں استوی یا فعل بتوسط واو جیسے مالک زیداً میں عامل تصنع ہے جو مالک سے مفہوم ہوتا ہے اور شیخ کے نزدیک خود واو ناصب ہے چنانچہ کتاب میں بھی مذکور ہے اور زجاج کے نزدیک واو کے بعد عامل مقدر ہے اور وہ لابس فعل ہے تو مثال کتاب کی تقدیر یہ ہوگی۔ استوی الماء ولا لبس الخشبۃ اور کوفیین کے نزدیک عامل معنوی ہے جس کو وہ خلاف سے تعبیر کرتے ہیں اس کو یوں سمجھئے کہ بر تقدیر عطف جاء زید عمرو سے معیت مفہوم نہیں ہوتی۔ اور جاء زیداً عمراً سے مفہوم ہوتی ہے تو قول دوم کی قول اول سے افتہام معیت میں مخالفت ہوئی۔ اسی کو خلاف کہتے ہیں اور یہی ان کے نزدیک عامل ہے۔

③ **قولہ الا زیداً**...... مستثنیٰ کے ناصب میں اختلاف ہے زجاج اور شیخ کے نزدیک استثنی بصیغہ متکلم کے قائم مقام ہو کر الا ناصب ہے جیسے حروف ندا ادعو کے قائم مقام ہو کر ناصب تھے۔ اور بصریہ کے نزدیک فعل متقدم۔ یا معنی فعل بتوسط الا جیسے القوم اخوتک الا زیداً میں کہا کہ اخوہ سے مواخاۃ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں کیونکہ قول مذکور بمعنی القوم یواخیک الا زیداً ہے کسائی کے نزدیک ان حرف مشبہ بالفعل مقدر بعد الا جس کی خبر محذوف ہے تو ان کے نزدیک جاء نی القوم الا زیداً کی تقدیر یہ ہوگی۔ جاء نی الّا انّ زیدا الم یجئی اور فرا کے نزدیک الا ان مخففہ اور لا عاطفہ سے مرکب ہے تو اگر اسم مابعد منصوب ہو تو اس کا ناصب ان ہوگا۔ اور اگر اعراب میں ماقبل کے تابع ہے تو بذریعہ لا عاطفہ۔ پس ان کے نزدیک تقدیر یہ ہوگی۔ جاء نی القوم ان زیدا لا جاء ای لم یجئی اور بعض کے نزدیک استثنی مقدر جس پر الا علامت ہے جیسے حروف ندا ادعو پر علامت تھے۔ اور بعض نے کہا مستثنیٰ منہ عامل ہے ۔۱۲

ترکیب

قولہ...... النوع الرابع الخ النوع موصوف الرابع صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا حروف موصوف۔ تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

موصوف الاسم مفعول بہ منصوب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ حروف موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔
مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله ...... **فقط**. فا فصیحہ جو شرط مقدر کی جزا پر داخل ہوتی ہے مبنی بر فتح۔ قط اسم فعل بمعنی انتہ مبنی بر سکون اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح فقط اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط مقدر اذا نصبت بها الاسم کی اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون نصبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مبنی بر سکون تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح با حرف جار مبنی بر کسر ھا ضمیر مجرور متصل مبنی بر سکون مجرور محلا راجع بسوئے حروف موصوف۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ الاسم مفعول بہ نصبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وھی الخ. و حرف عطف استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف موصوف سبعة ممیز مضاف احرف تمیز مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ الواو معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح یا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ایا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ھیا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ای معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح الھمزۃ موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مفتوحۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ مفتوحۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف۔ الواو معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر خبر ھی مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔ یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے کہ سبعة احرف کو مبدل منہ قرار دئے بغیر ھی مبتدا کی خبر بنا دیں اور الواو وغیرہ کو مبتدا محذوف کی خبر قرار دیں۔ چنانچہ الواو سے پیشتر احدھا مبتدا مقدر نکالیں اور الا سے پیشتر ثانیھا اور یا سے پیشتر ثالثھا اور ایا سے پیشتر خامسھا اور ای سے پیشتر سادسھا اور الھمزۃ المفتوحۃ سے پیشتر سابعھا۔

قوله ...... **وھی بمعنی مع**. و حرف عطف۔ یا حرف استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الواو با حرف جار مبنی بر کسر معنی مضاف مع مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا۔ ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔

قوله ...... **نحو استوی الماء و الخشبة** نحو مضاف استوی الماء و الخشبة مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف۔ ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الواو مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی استوی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح مقدر الماء فاعل و بمعنی مع مبنی بر فتح الخشبة مفعول معہ استوی فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله ...... **وھی للاستثناء** و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع

بسوئے الا۔ ل حرف جار مبنی بر کسر الاستثناء مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله...... نحو جاء نی القوم الا زیداً. نحو مضاف جاء نی القوم الا زیداً مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی جاء فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح ن وقایہ کا مبنی بر کسر ای ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون القوم مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء مبنی بر سکون زیداً مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

ویا[۱] وھی لنداء القریب والبعید وایا وھیا لنداء البعید وای والھمزۃ المفتوحۃ وھما لنداء القریب وھذہ الحروف الخمسۃ تنصب[۲] الاسم اذا کان مضافاً[۳] الیٰ اسمٍ آخر

۱- **قوله ویا**...... اس کی وضع میں تین قول ہیں:-

۱- یہ کہ ندائے بعید کے واسطے موضوع ہے مگر بعید عام ہے حقیقۃً ہو یا حکماً جیسے سونے والا کہ وہ اگر چہ قریب ہو۔ لیکن سونے کی وجہ سے بعید شمار کیا جاتا ہے۔

۲- یہ کہ قریب اور بعید دونوں کی ندا کے واسطے موضوع ہے مصنف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳- یہ کہ قریب بعید متوسط تینوں کے لئے موضوع ہے قال ابن البرھان کما فی الا شمونی اور یہی قول اظہر ہے کیونکہ تینوں میں استعمال برابر ہوتا ہے کما فی شرح الشرح۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ھمع الھوامع میں فرمایا۔ ذکر ابن الخباز عن شیخہ ان یا للقریب وھو خرق للاجماع تو یہ معتبر قول نہیں کہ یا حرف کے قریب واسطے موضوع ہے لہٰذا ہندوستان کے بعض جاہلوں کا یہ قول باطل ٹھرا کہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ بغرض ندا کہنا اس لئے درست نہیں کہ یا حرف ندائے قریب کے لئے آتا ہے سرکار دو عالم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں جو یہاں سے سینکڑوں میل کے فاصلے پر ہے۔ باطل اس لئے ٹھہرا کہ یا زبان عرب میں قریب کی ندا کے واسطے مخصوص نہیں جس طرح قریب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح بعید کے لئے دونوں استعمال میں اصلا فرق نہیں۔ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ نے تکملہ میں حروف ندا کے باہمی فرق پر ایک عجیب نکتہ ارشاد فرمایا۔ جس کی توضیح یہ ہے کہ بعید کی ندا میں رفع صوت درکار ہے اور رفع صوت ہوتا ہے کثرت حروف اور مد سے اور مد سے الف ہوتا ہے ایا اور ھیا میں کثرت حروف اور مد دونوں پائے جاتے ہیں کیونکہ ہر ایک دو متحرک حرف پر مشتمل اور مدودہ

ہے لہٰذا یہ دونوں بعید کیواسطے ہوئے۔ ای اور ہمزہ میں نہ کثرت حروف نہ مد ہمزہ میں کثرت حقیقۃً نہیں اور ای میں حکماً کیونکہ ساکن متحرک سے اخف ہوتا ہے لہٰذا کالمعدوم تو یہ بعید کیواسطے نہ ہوئے بلکہ ای دو حرفی ہونے کی وجہ سے قریب کے لئے اور ہمزہ یک حرفی ہونے کی وجہ سے اقرب کے لئے اور یا میں کثرت حروف نہیں۔ بلکہ مد ہے لہٰذا وہ قریب اور بعید دونوں کے لئے ہوا۔ کتاب کی عبارت کو قول سوم پر اس طرح محمول کریں کہ قریب ہے مراد ماسوائے بعید ہے یا بعید سے مراد ماسوائے قریب ہے ان دونوں تاویل پر متوسط کو بھی شامل ہو جائے گا۔

۳- **قوله تنصب الاسم**...... منادی کے ناصب میں تین قول ہیں:-

۱- یہ کہ ادعو ایا انادی فعل مقدر ہے اس قول کو سیبویہ بلکہ جمہور نے اختیار کیا

۲- یہ کہ خود حرف ندا کیونکہ یہ قائم مقام فعل ہے جو حذف کر دیا گیا۔ اور وہ ادعو تھا اس قول کے قائل مبرد ہیں شیخ نے ان کی اتباع کی۔ چنانچہ قول شیخ هذه الحروف الخمسة تنصب الاسم اس پر دلیل ہے چونکہ حرف ندا صرف فعل کے قائم مقام ہے لہٰذا فاعل کے بارے میں اس مذہب کی تفصیل کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ ضمیر فاعل یعنی انا اس میں مستتر تھی۔ تبعاً وہ بھی محذوف ہوگئی اور بعض نے کہا کہ وہ حرف ندا میں مستتر ہے۔

۳- یہ کہ حرف ندا فعل بمعنی ادعو ہے یہ ابوعلی کا مسلک ہے ان تینوں اقوال میں فرق یہ ہے کہ برقول اول جملے کے دونوں جزو یعنی فعل اور فاعل مقدر ہیں۔ اور برقول دوم صرف فعل اپنے قائم مقام کے ہونے کی وجہ سے مذکور ہے اور فاعل محذوف یا حرف ندا میں مستتر۔ تو جملے کے دونوں جزو مذکور ہوئے اور برقول سوم خود حرف ندا دونوں جزو پر مشتمل ہونے کے سبب جملہ ہے۔

٤- **قوله مضافاً الى اسم آخر**...... مضاف کی دو قسم ہیں حقیقۃً جیسے یا عبد الله اور حکماً جو مشابہ مضاف ہو۔ اور اس کو اصطلاح میں طویل اور مطول بھی کہتے ہیں اور مشابہ مضاف وہ اسم غیر مضاف ہے جس کے بعد کوئی چیز ایسی ہو جس سے اس کے معنی تمام ہوتے ہوں۔ اس چیز کو متمم کہتے ہیں یہ متمم کبھی بسبب دائی معنوی ہوتا ہے جیسے یا طالعاً جبلاً کہ طالعاً کے معنی کی تمامیت جبلاً کے ذکر سے ہوتی ہے بغیر اس کے مخاطب منتظر رہے گا اس میں طالعاً مشابہ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور جبلاً بنا بر مفعولیت۔ یا جیسے یاثلثة وثلثين جبکہ یہ کسی کا نام ہو صرف ثلثة کے ذکر سے مسمی مفہوم نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ وثلثین کو بھی ذکر نہ کیا جائے تو ثلثۃ مشابہ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا۔ اور ثلثین بنا بر عطف اور کبھی بسبب اضطرار نحوی جیسے یا عظيماً يرجى لكل عظيم اس میں عظیماً موصوف اور يرجى لكل عظيم جملہ صفت ہے اور موصوف اپنی صفت سے مل کر منادی ہے تو یہ از قبیل ندائے موصوف ہے نہ از قبیل وصف منادی۔ ورنہ جملہ کا صفت معرفہ ہونا لازم آئے گا جو درست نہیں یہ لزوم از قبیل ندائے موصوف قرار دینے پر مجبور کرتا ہے اسی واسطے یہ متمم بسبب اضطرار نحوی ہوا مخفی نہ رہے کہ متمم مذکور کبھی معطوف ہوتا ہے۔ اور کبھی صفت اور کبھی معمول منصوب ان کی مثالیں گزر گئیں اور کبھی معمول مرفوع منصوب ان سب کی مثالیں گزر گئیں۔ اور کبھی معمول مرفوع جیسے یا حسنا وجهه اور کبھی معمول مجرور جیسے یا رفيقا بالعباد۱۲

① **قولـــــه**...... ایا وهیا ای فرح...... ای بھزہ والف ویائے ساکنہ اور آء بھزہ والف وہمزہ ساکنہ بھی ندائے بعید کے واسطے آتے ہیں۔

ترکیب

قولہ وھی لنداء القریب والبعید...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر کسر نداء مضاف القریب صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الشئی صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح البعید صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الشئی صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت۔ موصوف مقدر الشئی کی موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ۔ نداء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔

قولہ وھما لنداء البعید...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح۔ ھما میں ھا ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ایا و ھیا۔ م حرف عماد مبنی بر فتح اعلامت تثنیہ مبنی بر سکون ل حرف جار مبنی بر کسر نداء مضاف القریب صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الشئی۔ القریب صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت۔ الشئی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ نداء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتتان مقدر کا ثابتتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا م حرف عماد مبنی بر فتح اعلامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتتان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ وھذہ الحروف الخ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون، ذہ اسم اشارہ برائے مونث غائبہ مبنی بر سکون۔ مبتدا مرفوع محلاً موصوف الحروف صفت اول الخمسۃ صفت دوم۔ تا برائے تذکیر اور یہ الحروف کی صفت نہیں کلہ صفت کی صفت نہیں آتی۔ موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر مبتدا۔ یا ذہ اسم اشارہ مبدل منہ اور الحروف موصوف الخمسۃ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ ذہ اسم اشارہ کو معطوف علیہ قرار دیں اور الحروف اپنی صفت سے مل کر عطف بیان ہو۔ پھر معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مبتدا۔ تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب۔ اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ الاسم مفعول بہ اذا ظرف زمان مضاف مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الاسم مضافاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ الی حرف جار مبنی بر سکون اسم موصوف آخر اسم تفضیل بمعنی غیر۔ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف آخر اسم

تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت (اسم تفضیل کے استعمال بوجوہ ثلثہ معلومہ کے لئے شرط ہے کہ معنی تفضیل پر باقی ہو۔ چونکہ لفظ آخر بمعنی غیر ہے معنی تفضیل پر باقی نہ رہا۔ اسی لئے وجوہ ثلثہ معلومہ میں سے کسی ایک کے ساتھ نہیں)۔ اسم موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مضافاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً۔ اذ ظرف زمان مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ منصوب محلاً تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔۱۲

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

نحو یا عبد اللّٰہ و ایا غلام زید و ھیا شریف القوم و ای افضل القوم و اعبد اللّٰہ وترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافاً مثل یا زید و یا رجل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وھی اربعۃ احرف ان و لن و کی و اذن

۱- **قولہ ...... وترفع الاسم** ...... رفع نصب۔ جر۔ حروف اور حرکات اعرابیہ کو کہتے ہیں اور ضم فتح کسر۔ حرکات بنائیہ کو اور ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ مشترک ہیں نظر برآں عبارت میں دو مجاز ہیں۔ (۱) یہ کہ منادی مفرد معرفہ کی حرکت کو رفع سے تعبیر کرنا۔ حالانکہ وہ حرکت بنائی ہے۔ (۲) یہ کہ ان حروف کو عامل اور اس حرکت کو ان کا اثر قرار دیا۔ حالانکہ حرکت بنائی عامل کا اثر نہیں ہوتی۔ اول مجاز استعارہ ہے کہ معنی ضم کو معنی رفع کے ساتھ تبعیت اور عروض میں تشبیہ دی۔ جس طرح رفع مرفوع کو عارضی اور اس کے تابع ہوتا ہے اسی طرح ضم بھی مضموم کو عارضی اور اس کے تابع ہوتا ہے تو معنی رفع مشبہ بہ اور معنی ضم مشبہ ہوئے پھر اسم مشبہ بہ کو مشبہ کے لئے استعارہ کر کے اس سے ترفع فعل مشتق کیا۔ لہٰذا استعارہ تبعیہ ہو گیا کہ مشتق میں ہے اور دوم مجاز عقلی ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ منادی مفرد معرفہ اس لیئے مبنی ہوتا ہے کہ اس کو کاف خطاب حرفی کے ساتھ بالواسطہ مناسبت ہے کیونکہ منادی مفرد معرفہ کاف اسمی کے ساتھ بایں معنی مناسبت رکھتا ہے کہ اس کی جگہ واقع ہوتا ہے اس لئے کہ منادی مفرد معرفہ ادعوک میں جو کاف ضمیر منصوب متصل ہے اس کی جگہ واقع ہے اور یہ کاف اسمی ہے اور کاف اسمی کو لفظاً اور معنی کاف حرفی کے ساتھ مناسبت ہے لفظاً تو یہ کہ دونوں مفرد ہیں اور معنی یہ کہ دونوں خطاب کے لئے ہیں اور مناسب مناسب شئی مناسب شے ہوتا ہے لہٰذا منادی مفرد معرفہ کا خطاب حرفی کیساتھ مناسب ہوا۔ اور کاف خطاب حرفی مبنی اصل ہے اور مبنی اصل کے ساتھ مناسبت موجب بنا ہے لہٰذا منادی مفرد معرفہ مبنی ہوا۔ لیکن یہ بنا ان حروف کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ تو یہ حروف فی الجملہ سبب ہوئے۔ نظر برآں

ترفع میں اسناد الی السبب ہوئی جواز قبیل مجاز عقلی ہے جیسے یاھامان ابن لی صرحا میں بنا کی اسناد مخاطب ہامان کی جانب اسناد الی السبب ہونے کی بنا پر مجاز عقلی ہے ۱۲۔

۲- **قولہ ان لم یکن ذلک الخ**...... گزشتہ عبارت کے حاشیہ نمبر ۳ میں ہم نے بیان کیا ہے کہ نصب مضاف ہونے کی صورت میں ہوتا ہے خواہ حقیقۃً مضاف ہو یا حکماً اور اب یہ بیان کرتے ہیں کہ رفع مضاف نہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے تو مراد یہ ہوئی کہ اسم جب نہ حقیقۃً مضاف ہو نہ حکماً تو اس پر رفع آئے گا رفع آنے کے لئے صرف حقیقۃً مضاف کا انتفا کافی نہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ اسم نہ حقیقۃً مضاف ہو احکماً اور جو اسم ایسا ہے وہ مفرد ہوگا کیونکہ یہاں پر مفرد سے مراد یہ ہے کہ جو حقیقۃً مضاف ہو نہ حکماً یا بالفاظ دیگر یوں کہا جائے کہ جو مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو۔ مآل ایک ہی ہے۔ اور وہ اسم مفرد ہونے کے ساتھ ساتھ معرفہ بھی ہوگا خواہ قبل ندا یا بعد ندا۔ حاصل یہ کہ اس اسم پر رفع اس وقت آئے گا جبکہ وہ مفرد معرفہ ہوا۔ ۱۲

۳- **قولہ یا زید**...... یہ اس منادی کی مثال ہے جو قبل ندا معرفہ ہو

س- اس مثال میں علمیت اور حرف ندا جمع ہو گئے اور یہ دو آلہ تعریف کا اجتماع ہوا جو ممنوع ہے؟

ج- آلہ لفظ ہوتا ہے اور علمیت لفظ نہیں پس در آلہ تعریف کا اجتماع لازم نہ آیا بلکہ دو تعریفیں مجتمع ہو گئیں اور ان کا اجتماع ممنوع نہیں۔ اور مبرد کے نزدیک یہ بھی درست نہیں اسی واسطے وہ علم کو نکرہ کرنے کے بعد منادی قرار دیتے ہیں تو اس صورت میں یہ معرفہ اور ندا کی مثال ہو جائے گی۔ ۱۲

٤- **قولہ یا رجل**...... جبکہ رجل سے فرد معین مراد ہو تو یہ معرفہ بعد ندا کی مثال ہے اور اگر غیر متعین مراد ہو تو یہ مفرد نکرہ ہوگا جس کی ندا البصریین کے نزدیک بغیر توصیف جائز ہے مگر اس صورت میں منصوب ہوتا ہے جیسے نابینا کہے یا رجلاً خذ بیدی فرا اور کسائی کے نزدیک مفرد نکرہ کی ندا بدون توصیف جائز نہیں۔ نظر بر آں ان کے نزدیک ایسی صورت میں صفت مقدر ہوتی ہے چنانچہ مثال مذکور میں تقدیر یہ ہوگی۔ یا رجلاً کائنا من کان خذ بیدی ۱۲

۵- **النوع الخامس**...... اس نوع میں نواصب فعل کا ذکر ہے اور نوع چہارم میں نواصب اسم کا ذکر تھا چونکہ فعل مرتبہ میں اسم سے کم ہے بریں وجہ اس کے نواصب کو ذکر میں موخر کر دیا۔ ۱۱۲

٦- **قولہ وھی اربعۃ احرف**...... اور کوفیہ کے نزدیک چھ اور ہیں:-

۱- حتی ۲- لام کے ۳- لام جحود

۴- فا جو امر۔ نہی۔ استفہام۔ نفی۔ تمنی۔ عرض کے بعد واقع ہو۔ ۵- واو جو ان چھ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو۔

٦- اور جو بمعنی الیٰ ان یا الا ان ہو اور جمہور کے نزدیک یہ خود ناصب نہیں۔ ان کے بعد ان ناصب مقدر ہوتا ہے۔

۷- **قولہ ان**...... یہ حرف مشبہ بالفعل ان کے ساتھ مشابہت لفظی و معنوی رکھنے کی وجہ سے عمل کرتا ہے لفظی مشابہت بروقت تخفیف ہوتی ہے، اور معنوی بایں طور کہ وہ اپنے مابعد کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے اور یہ بھی یہ عمل میں اصل ہے اور باقی اس پر محمول ہیں وجہ حمل معانی استقبال میں مشابہت ہے یہ خلیل سے منقول ہے کہ ان عامل ہے اور باقی عامل نہیں ان کے بعد ان مقدر ہوتا ہے ۱۲

ترکیب

قولہ نحو یا عبد اللہ...... نحو مضاف یا عبداللہ مجرور تقدیرا معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح ایا غلام زید معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح ھیا شریف القوم معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح ای افضل القوم معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح عبد اللہ معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالھا مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الحروف الخمسة، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی یا حرف ندا مبنی بر سکون برائے ندائے قریب یا بعید قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون عبد مضاف اسم جلالت مضاف الیہ۔ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ایا حرف ندا برائے بعید مبنی بر سکون قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون غلام مضاف زید مضاف الیہ غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ھیا حرف ندا برائے بعید مبنی بر سکون قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون شریف مضاف صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر۔ رجل القوم مضاف الیہ۔ شریف صفت مشبہ مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف ندا برائے قریب مبنی بر سکون قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون افضل اسم تفضیل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر رجل القوم مضاف الیہ اسم تفضیل۔ مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ آ حرف ندا برائے قریب مبنی بر فتح قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون عبد مضاف اسم جلالت مضاف الیہ۔ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ وترفع الاسم الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ترفع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الحروف الخمسة۔ الاسم مفعول بہ ترفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزائے مقدم ان حرف شرط مبنی بر سکون۔ لم یکن صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم اور فعل مستقبل معروف، فعل ناقص اذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا موصوف ل حرف تبعید مبنی بر سکون ک حرف خطاب مبنی بر فتح الاسم صفت۔

ذا موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم فعل ناقص۔ مضافاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ مضافاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ لم یکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر شرط موخر۔ شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ مثل یا زید ویا رجل ...... مثل مضاف یا زید مجرور تقدیراً معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح۔ یا رجل معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مجرور مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم کو رفع دینا بر تقدیر مضاف نہ ہونے کے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی یا حرف ندا برائے قریب یا بعید مبنی بر سکون قائم مقام ادعو ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون زید منادی مبنی بر ضم قائم مقام مفعول بہ منصوب محلاً ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا یا حرف ندا برائے قریب یا بعید مبنی بر سکون قائم مقام ادعو ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ رجل منادی بر ضم قائم مقام مفعول بہ منصوب محلاً اُدعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ النوع الخامس الخ ...... النوع موصوف الخامس صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ حروف موصوف تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الفعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت۔ الفعل موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ۔ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت حروف موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قولہ وھی اربعۃ احرف الخ ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف موصوف اربعۃ ممیز مضاف احرف تمیز مضاف الیہ اربعۃ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ ان معطوف علیہ مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح لن معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح کی معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح اذن معطوف مرفوع تقدیراً۔ ان معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے ملکر بدل الکل۔ مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ سابق کی طرح یہاں پر بھی ترکیب کی جاسکتی ہے کہ اربعۃ احرف کو بغیر مبدل منہ قرار دیئے خبر مبتدا بنادیں۔ اور ان حروف میں سے ہر ایک کو مبتدائے محذوف کی خبر قرار دیں۔ یعنی ان کو احدھا کی۔ اور لن کو ثانیہا کی اور کے کو ثالثھا کی اور اذن کو رابعھا کی۔۱۲

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فأنْ للاستقبال وانْ دخلت علىٰ الماضي نحو اسلمت ان ادخل الجنة وان دخلت الجنة وتسمى هذه مصدرية ولن لتاكيد نفي المستقبل مثل لن تراني

۱- **قوله فان الخ**...... اس کوحرف مصدری کہتے ہیں۔ کیونکہ مابعد کومصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔اسی واسطے فعل غیر متصرف پر داخل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے لئے مصدر نہیں۔ نظر برآں آیت کریمہ اَنْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ میں پہلا ان مخففہ ہے۔مصدری نہیں اور دوسرا مصدری ہے مخففہ نہیں۔ یہ ان ماضی پر داخل ہوتا ہے جیسے عبس وتولی ان جاءہ الاعمی اور مضارع پر بھی لیکن مدخول کونصب دینا اور بمعنی مستقبل کر دینا مضارع کے ساتھ خاص ہے۔ابن طاہر نے کہا کہ جو ماضی پر داخل ہو وہ مصدر نہیں وہ مخففہ ہوتا ہے یا مفسرہ یا زائدہ جیسا مقام مقتضی ہو وجہ یہ ہے کہ سین اور سوف کی طرح ان مدخول کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے تو جس طرح سین اور سوف ماضی پر داخل نہیں ہوتے۔ یہ بھی داخل نہ ہوگا۔اور اگر ہوگا تو ماضی کو محلا منصوب کہنا پڑے گا جس کا کوئی قائل نہیں۔اس کے جواب کی طرف آئندہ قول میں اشارہ ہے ۱۲

۲- **قوله وان دخلت على الماضي**...... یعنی ان کے مضارع پر داخل ہو کر بمعنی مستقبل کر دینے اور ماضی پر داخل ہونے میں منافی نہیں جیسے کہ ادوات اور شرط مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں اس کے باوجود ان کا دخول ماضی پر بالاتفاق ہوتا ہے البتہ ادوات شرط اور ان مصدری کے ماضی پر دخول میں ایک فرق ہے وہ یہ کہ ادوات شرط ماضی کو بمعنی مستقبل کر دیتے ہیں اور ان مصدری میں یہ بات نہیں وہ صرف بتاویل مصدر کر دیتا ہے اس میں کوئی استعاد نہیں جیسے قد مضارع میں تحقیق اور تقلیل دونوں کا افادہ کرتا ہے اور ماضی میں صرف تحقیق کا تو ان بھی ایسے ہی ہے کہ مضارع میں تخصیص استقبال اور مصدریت دونوں کا افادہ کرتا ہے اور ماضی میں صرف مصدریت کا رہی یہ بات کہ بروقت دخول ادوات شرط ماضی کو محلا مجزوم کہتے ہیں اور بروقت دخول ان ماضی کو محلا منصوب نہیں کہتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ادوات شرط نے چونکہ ماضی کے معنی میں اثر کیا کہ اس کو بمعنی مستقبل کر دیا۔اس لئے محل میں اثر جزم کے عامل ہوئے۔ جیسے ان مضارع کے معنی میں موثر ہوا۔ کہ اس کو مستقبل کے لئے خاص کر دیا۔اس لئے لفظ میں عامل ہوا کہ اس کو منصوب کر دیا۔اور ماضی کو بمعنی مستقبل نہیں کیا۔لہٰذا اس کے محل میں عامل نہ ہوا کذا في مغني اللبيب ولا يخفى عليك ان هذه نكتة بعد الوقوع والنقض والا برام في حاشية الفاضل الامير عجبت من ان ضربت علىٰ مغني اللبيب ۱۲

۳- **قوله نحو اسلمت**...... مخفی نہ رہے کہ ان کبھی محل رفع میں ہوتا ہے جیسے ان تصوموا خير لكم میں کہ محل مبتدا میں ہے اور کبھی محل نصب میں جیسے اريد ان تحسن الي میں کہ محل مفعول بہ میں ہے اور کبھی محل جر میں جیسے عجبت من ان ضربت میں کہ محل مجرور میں ہے اور کبھی نصب اور جر دونوں محتمل ہوتے ہیں جیسے اسلمت ان ادخل الجنة میں وجہ آئندہ حاشیہ میں آتی ہے ۱۲

٤- **قوله ان ادخل** ...... بتقدیر لام ای لان ادخل تو یہاں پر لام محذوف ہے اور لام حذف اَن اور اَنَّ سے قیاسی ہے اس میں اختلاف ہے کہ بعد حذف و دخول محل نصب میں یا خبر میں ۔۱۲

٥- **قولہ ان دخلت الجنة** ...... مراد ان ادخل ہے مضارع کو بصیغہ ماضی تعبیر کرنے کی یہاں پر دو وجہ ہیں:

۱- فال نیک ۲- مرغوب الوقوع کو بمنزلہ واقع قرار دینا۔

کیونکہ مرغوب چیز کا تصور راغب کو بکثرت ہونے کی وجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ وہ چیز حاصل ہوگئی۔

٦- **قولہ وتسمی هذه مصدرية** ...... یہ نام اس کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ ما اور ان مشدد اور مخفف کو بھی مصدریہ کہتے ہیں البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ جب لفظ مصدریہ کا اطلاق مخففہ اور مفسرہ کے مقابلے میں ہو۔ جیسے کہیں کہ یہ ان مصدریہ ہے مخففہ اور مفسرہ نہیں تو مراد ناصب فعل مضارع ہوتا ہے۔۱۲

٧- **قولہ ولن لتا کید الخ** ...... میں ہے کہ لن برائے استقبال ہے اور بدون تاکید و تابید نفی فعل کا افادہ کرتا ہے لیکن زمخشری کا مختار یہ ہے کہ لنفی کا افادہ کرتا ہے اور جب نفی فعل کی تاکید منظور ہو تو لــــن لاتے ہیں اسی کو شیخ نے اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا کہ برائے تابید نفی آتا ہے یہ قول ضعیف ہے۔۱۲

ترکیب

قولہ فان للاستقبال ...... فا برائے تفصیل مبنی بر فتح ان مبتدا مرفوع تقدیراً ل حرف جار مبنی بر کسر الاستقبال مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا۔ ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ذوالحال و حالیہ مبنی بر فتح ان وصلیہ مبنی بر سکون دخلت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ان۔ علی حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف ماضی اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ الفعل موصوف مقدر کی۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ دخلت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل۔ ثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نحو اسلمت الخ ...... نحو مضاف۔ اسلمت ان ادخل الجنة معطوف علیہ مجرور تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح ان دخلت الجنة بتقدیر اسلمت معطوف مجرور تقدیراً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ان مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی اسلمت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تـ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون ادخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون الجنة مفعول فیہ۔ ادخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل

کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور لام حرف جار مقدر کا۔ حرف جار مقدر اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ یا موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر منصوب بنزع خافض مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون دخلت فعل ماضی معروف مبنی برسکون۔ صیغہ واحد متکلم تاضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم الجنۃ مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور لام حرف جار مقدر کا۔ لام حرف جار مقدر۔ اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ اسلمت مقدر کا یا موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر منصوب بنزع خافض مفعول بہ اسلمت مقدر کا۔ اسلمت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تاضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم اسلمت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

قولہ وتسمی الخ...... و حرف استیناف مبنی بر فتح تسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مونث غائب ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون مصدریۃ اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ھذہ۔ مصدریۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر مفعول بہ تسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قولہ ولن لتاکید الخ...... و حرف استیناف مبنی بر فتح لن مبتدا مرفوع تقدیراً ل حرف جار مبنی بر کسر تاکید مضاف نفی مضاف الیہ مضاف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مستقبل اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الفعل مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر الفعل کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ نفی مضاف کا۔ نفی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ تاکید کا تاکید مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قولہ مثل لن ترانی...... مثل مضاف لن ترانی مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہا مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ان مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لن ترا صیغہ واحد مذکر حاضر بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ ت علامت خطاب مبنی بر فتح ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ لن تر افعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

وأصلها لا ان عند الخليل ① فحذفت الهمزة ② تخفيفا فصارت لان ثم حذفت

الالف لا لتقاء الساکنین فبقت لن و کی للسببیة ای یکون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت کی ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة و اذن

۱- **قولہ واصلھا لاان**...... ان ۔لن کی اصل میں اختلاف ہے سیبویہ اور جمہور کے نزدیک اپنی اصل پر ہے کوئی تغیر متبدل نہیں ہوا۔ فرا کے نزدیک اصل میں لا تھا جیسا کہ لم بھی اصل میں لا ہے اول میں الف نون سے بدلا تو لن ہوگیا اور دوم میں الف میم سے بدلا تو لم ہوگیا اس قول کو بچند وجوہ ضعیف قرار دیا ہے (۱) یہ کہ اس اصل پر کوئی دلیل نہیں۔ (۲) یہ کہ کلام عرب میں نون کا الف سے بدلنا معروف ہے جیسے لنسفعا تھا۔ الف کا نون سے بدلنا معروف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (۳) یہ کہ اس تقدیر پر معنی تاکید فوت ہو جائیں گے کیونکہ جب اصل میں لا ہے اور لا تاکید کا افادہ کرتا نہیں اصل فعل کی نفی کرتا ہے تو لن بھی تاکید کے لئے مفید نہ ہوگا نظر براں بعض محققین نے فرمایا کہ مذہب سیبویہ اور جمہور ظاہر ہے۔

۲- **قولہ کی**...... شیخ نے اس مقام پر مذہب کوفیہ اختیار کیا کہ ان کے نزدیک تمام استعمالات میں مبنی کے ناصبہ ہے۔ اور مذہب اخفش یا تمام استعمالات میں حرف جر بمعنی لام تعلیل ہے اس مذہب پر مدخول بتقدیر ان منصوب ہوتا ہے اور کبھی ضرورت شعری کی بنا پر ان ظاہر ہو جاتا ہے جیسے ۔

فقالت اکل الناس اصحبت مانحا　　　لسانک کیما ان تغزو تخدعا

ما زائدہ ہے اور تخدعا عطف تفسیری ہے۔ اور جب لام کے ساتھ مجتمع ہو جیسے ۔

واوقدت ناری کے لیبصر ضوئھا　　　واخرجت کلبی وھو فی البیت داخلہ

تو ایک دوسرے کی تاکید ہوتا ہے اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ کے خود ناصب ہے نظر براں اگر اس کے بعد ان یا لا آئے تو زائدہ ہوتے ہیں اور بصریین کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ لام اگر اس کے شروع میں آئے جیسے لکیلا تاسوا علیٰ ما فعلتم نادمین۔ تو کے بنفسہ ناصب ہوتا ہے اور تعلیل لام سے مستفاد ہوتی ہے اور اگر لام اس کے بعد آئے تو زائدہ ہوتا ہے اور اگر ان اس کے بعد آئے تو کے جارہ برائے تعلیل ہوتا ہے اور ان مقامات کے غیر میں دونوں محتمل ہیں کہ ناصبہ برائے تعلیل ہو یا جارہ برائے تعلیل۔ جارہ ہونے کی صورت میں اس کے بعد ان مقدر ہوگا۔

۳- **قولہ سبب**...... دخول جنت کے لئے اسلام سبب ظاہری ہے سبب حقیقی تو موثر حقیقی کو کہتے ہیں اور موثر حقیقی باری تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نہیں۔ تو سبب سے سبب ظاہری مراد ہے اور حدیث لن یدخل احدکم الجنة بعملہ میں عمل سے سبب حقیقی کی نفی مراد ہے لہٰذا مثال کتاب اور حدیث میں منافات نہ رہی کیونکہ مثال میں اسلام کی سببیت سے مراد سببیت ظاہری ہے اور اس حدیث میں عمل سے سببیت حقیقی کی نفی مراد ہے تو اثبات نفی ایک چیز پر وارد نہ ہوا حتی کہ تنافی لازم آئے کما مر فی بحث الباء۔۱۲

٤- **قولہ اذن**...... یہ جمہور کے نزدیک حرف ہے اور بعض نے کہا کہ اسم ہے اور اذن اکرمک کی اصل اذ جئتنی اکرمک تھی جملہ جئتنی بقرینہ ما قبل محذوف ہوگیا اور اس کے عوض تنوین آگئی ذال کو فتح دیدیا گیا تا کہ ظرف منصوب کی صورت پر ہو جائے اور

اس کے بعد ان مقدر ہوتا ہے اور بر تقدیر حرفیت صحیح ہے کہ بسیط ہے مرکب نہیں۔ جیسے کہ خـلـیـل سے منقول ہے کہ اس کی اصل اذان تھی۔ ہمزہ کی حرکت ذال کو دی گئی۔ اجتماع ساکنین ہوا ہمزہ ساقط ہوگئی اذن رہ گیا بر تقدیر بساطت صحیح یہ ہے کہ خود ناصب ہے۔ اس کے بعد ان مقدر نہیں ہوتا اس صورت میں مابعد جملہ فعلیہ ہوگا اور دو صورت تقدیر ان، مابعد بتاویل مصدر ہو کر مبتدا اور خبر حاصل محذوف ہوتی ہے۔۱۲

① اور کسائی کے نزدیک بھی یہی اصل ہے کیونکہ بعض اشعار میں لاان یلا قی بمعنی لن یلاقی واقع ہے جیسے ؎

یــرجــی الـمــرء مـــالا ان یلاقبــه ویـعــرض دون اقــربـــه الـخـطـوب

② بغیر کسی قیاسی سبب کے۔۱۲

③ فقیر کے خیال ناقص میں یکون کے بجائے کــون تھا کیونکہ یہ السببیة کی تفسیر ہے کاتب نے بے خیال میں کــون کو یکـون کر دیا۔۱۲

④ بایں طور کہ مضمون ماقبل کا حصول مضمون مابعد کے حصول کی طرف مودی ہو تکملہ۔

⑤ اذن کی کتابت میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک بالف اذا لکھا جاتا ہے اور مازنی ومبرد کے نزدیک بنون اذن یہ اختلاف ایک دوسرے اختلاف پر مبنی ہے وہ یہ کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ اس کا نون تنوین کے نون سے مشابہ ہونے کی وجہ سے حالت وقف میں الف سے بدل جاتا ہے لہٰذا وہ الف سے لکھتے ہیں اور فرا کے نزدیک اگر عامل ہے تو الف کے ساتھ لکھا جائے گا ورنہ نون کے ساتھ تاکہ یہ اذ ظرف سے ممتاز ہو جائے اور عامل ہونیکی صورت میں الف کے ساتھ لکھنے سے التباس اس لئے لازم نہ آئے گا کہ عمل فارق ہے کیونکہ اذ ظرف یہ عمل نہیں کرتا۔۱۲

ترکیب

قـولـه واصـلـهـا الـخ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح اصل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے لن اصل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا لا ان خبر مرفوع تقدیراً۔ عـنـد مضاف الـخـلـیـل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا نسبت کا۔ جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے مبتدا اپنی خبر اور نسبت کے مفعول فیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا معطوفہ ہوا۔۱۲

قـولـه فـحـذفـت الـخ...... فـا برائے تفصیل مبنی بر فتح حـذفـت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب الھمزۃ نائب فاعل تخفیفاً مفعول لہ حذفت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قـولـه فـصـارت الـخ...... فـا حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح صـارت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لا ان لان خبر۔ منصوب تقدیراً صارت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

قـولـه ثـم حـذفـت الـخ...... ثـم حرفِ عطف مبنی بر فتح حـذفـت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب

الالف نائب فاعل ل حرف جار مبنی برکسر التقامضاف الساکنین مضاف الیہ۔ التقا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ حذفت فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فاحرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح بقیت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب۔ لن فاعل بقیت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وکی للسببیّۃ الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح کی مبتدا مرفوع تقدیراً ل حرف جار مبنی برکسر۔ السببیۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کیؑ۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون یکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص ما اسم موصول۔ مبنی بر سکون قبل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر سکون۔ راجع بسوئے کیؑ۔ قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا۔ ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم فعل ناقص سبباً موصوف ل حرف جار مبنی برکسر ما اسم موصول۔ مبنی بر سکون بعد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ راجع بسوئے کی بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا۔ ثبت مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ سببا موصوف۔ اپنی صفت سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ اور فقیر کے خیال ناقص میں یہ یکون نہیں بلکہ کون ہے اور یہ السببیۃ کی تفسیر ہے کاتب کی بے خیالی سے یکون بن گیا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اس تقدیر پر السببیۃ معطوف الیہ یا مبدل منہ اور کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر عطف بیان یا بدل معطوف علیہ یا مبدل منہ اپنے عطف بیان یا بدل سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر بطریق مذکور خبر مبتدا۔

قولہ مثل اسلمت الخ...... مثل مضاف اسلمت کی ادخل الجنۃ مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کیؑ۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ اسلمت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ اسلمت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا کی حرف ناصب مبنی بر سکون ادخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون الجنۃ مفعول فیہ ادخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ مُعَلِّلَہ ہوا۔

قولہ فان الاسلام الخ...... فا حرف تعلیل مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح الاسلام اسم سبب موصوف ل حرف جار مبنی برکسر دخول مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا ثابت اسم

فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت سبب موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

قولہ واذن للجواب الخ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح اذن مبتدا مرفوع تقدیراً ل حرف جار مبنی بر کسر الجواب معطوف علیہ واؤ حرف عطف مبنی بر فتح الجزاء معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

للجواب[۱] والجزاء وهو[۲] لا يتحقق[۳] الا في الزمان المستقبل فهي[۴] لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي[۵] خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا[۶] النهي

۱- **قولہ للجواب والجزاء**...... اذن کے برائے جواب ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسے کلام میں واقع ہوتا ہے جو دوسرے کلام کا جواب ہو ابتدائی کلام میں نہیں آتا۔ اور برائے جزا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے مدخول کا مضمون دوسرے کلام کے مضمون کی جزا اور مکافات ہو تو جزا بمعنی لغوی ہے اصطلاحی نہیں۔

۲- **قولہ وھو لا یتحقق** ...... ضمیر ھو کا مرجع عمل اذن ہے جو ماقبل سے بایں طور مفہوم ہوتا ہے کہ اذن کو عوامل ناصبہ سے شمار کر رہے ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ عمل اذن اسی وقت متحقق ہوگا جبکہ اس کے مدخول فعل مضارع سے زمانہ استقبال مراد ہو جیسے مثال کتاب میں اور اگر زمانہ حال مراد ہو جیسے گفتگو کرنے والے سے کہا اذن اظنک کاذبا اب میں تم کو جھوٹا گمان کرتا ہوں۔ تو اس صورت میں فعل مضارع پر بجائے نصب رفع واجب ہوگا اس سے ظاہر ہو گیا کہ اذن کے ناصب ہونیکے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کا مدخول فعل مضارع زمانہ تکلم کے اعتبار سے مستقبل ہو جس کلام کے جواب میں واقع ہے اس کے اعتبار سے مستقبل ہونا کافی نہیں۔ ورنہ مثال مذکورہ بالا میں رفع واجب نہ ہوتا کہ مخاطب کو کاذب گمان کرنا اس کی گفتگو کے بعد ہی ہے تو اس اعتبار سے اظن مستقبل ہوا۔ نیز یہ ظن اس کی گفتگو کی جزا اور مکافات ہے اور مکافات فعل بعد فعل ہی ہوتی ہے پس بایں اعتبار بھی اظن مستقبل ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر

ھو کا مرجع الجواب و الجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من احیث المجموع ہو۔۱۲

۳- **قوله لا يتحقق الا في الزمان المستقبل** ...... اگر ضمیر ھو کا مرجع عمل اذن ہے تو معنی یہ ہیں کہ عمل اذن باعتبار زمانہ مستقبل ہی کے متحقق ہوتا ہے کیونکہ یہ عمل میں ان پر محمول ہے اور وجہ حمل مدخول کا مستقبل ہونا ہے پس اگر اذن کا مدخول مستقبل نہیں تو وجہ حمل منتفی ہوگئی لہٰذا عمل نہ کرے گا اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ فی الزمان میں فی بمعنی اعتبار ہے جیسے اس قول میں الدار فی نفسها حکمها کذا اور اگر مرجع الجواب و الجزاء ہے تو معنی مستقبل ہی میں متحقق ہوتے ہیں کیونکہ قول کا جواب قول کے بعد ہی ہوتا ہے اور فعل کی جزا فعل کے بعد ہوتی ہے لیکن یہ وجہ تام نہیں کیونکہ اس سے زمانہ تکلم کے اعتبار سے مدخول اذن کا مستقبل ہونا لازم نہیں آتا حالانکہ اذن کے عمل کا دارومدار اسی بناء پر ہے اور اسی پر قول آئندہ کی تفریع بھی درست نہ ہوگی اور فقیر کی بیان کردہ وجہ اول تام ہے اور اس کے اعتبار سے تفریع بھی درست لہٰذا ضمیر ھو کا مرجع عمل اذن کو قرار دینا ہی صحیح ہے۔

۳- **قوله فهي لا تدخل الخ** ...... یہ قول سابق پر تفریع ہے یعنی جب ثابت ہوا کہ عمل اذن زمانہ مستقبل ہی کے اعتبار سے ہوتا ہے تو لازم آیا کہ وہ فعل مستقبل ہی پر داخل ہو اگر فعل حال یا ماضی پر داخل ہوا تو بوجہ فوت شرط عمل نہ کرے گا مخفی نہ رہے کہ عمل اذن کے واسطے جس طرح مدخول کا مستقبل ہونا شرط ہے اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ اسکا مدخول ماقبل کا متمم نہ ہو اگر ہے تو عمل نہ کرے گا اس کی بالاستقرا تین صورتیں ہیں (۱) یہ کہ مابعد اس کے ماقبل کے لئے خبر ہو جیسے انا اذن احسن اليك (۲) یہ کہ مابعد اس پر متقدم شرط کے لئے جزا ہو جیسے ان جئتني اذن اكرمك (۳) یہ کہ مابعد اس پر متقدم قسم کا جواب ہو جیسے والله اذن اكرمك اور یہ بھی شرط ہے کہ اس میں اور مدخول میں فاصل نہ ہو۔ ورنہ عمل نہ کرے گا جیسے اذن يا عبد الله اكرمك لیکن قسم اور لائے نفی کا فاصل ہونا مانع عمل نہیں جیسے اذن والله اكرمك اور اذن لا اكرمك تكمله وغيره ۱۲

٤- **قوله النوع السادس** ...... نوع خامس میں نواصب فعل مضارع کا ذکر تھا اور اس میں فعل مضارع کے جوازم کا ذکر ہے جوازم کو نواصب سے ذکر میں موخر کیا تا کہ سہل سے مشکل کی طرف ترقی ہو جو طریقہ تعلیم کے مطابق ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ نواصب کا عمل نصب ہے اور جوازم کا جزم۔ اور شک نہیں کہ نصب بہ نسبت جزم آسان ہے کیونکہ بحالت نصب مضارع مجرد از ضمائر بارزہ کا آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے لفظاً یا تقدیراً اور بحالت جزم کبھی ساکن اور کبھی محذوف تو نصب میں یکسانیت ہوئی۔ اور جزم میں اختلاف اور شک نہیں کہ یکسانیت بہ نسبت اختلاف آسان ہوتی ہے تو نصب آسان ہوا اور جزم مشکل پس نواصب باعتبار نصب آسان اور جوازم باعتبار جزم مشکل ٹھہرے اور مشکل کو آسان کے بعد ذکر کرنے سے ترقی مذکور حاصل ہوتی ہے۔۱۲

۵- **قوله خمسة احرف** ...... ان پانچ حروف میں سے چار اول ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور پانچواں دو فعل کو جزم دیتا ہے۔

سوال ...... اس پانچویں کو نوع آئندہ میں ذکر کرنا مناسب تھا۔ کیونکہ اس نوع میں ان جوازم کا ذکر ہے جو دو فعل کو جزم دیتے ہیں؟

جواب ...... نوع آئندہ میں ذکر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس نوع میں اسمائے جوازم کا ذکر ہے اور یہ پانچواں حرف ہے اور حرف کو اسم کے ساتھ ذکر کرنا بیجا ہے۱۲

٦- **قوله ولا النهي** ...... لائے نافیہ جیسے لا تضرب اور لائے زائدہ جیسے لا اقسم يوم القيامة سے احتراز ہے کہ یہ دونوں

جازم نہیں۔ اس عبارت میں لفظ لا لفظ النهي کی طرف مضاف ہے جیسے نحوی لائے نفی جنس کو لا التبرية بہ اضافت بولتے ہیں

سوال...... یہ اضافت درست نہیں کیونکہ اگر لا سے حرف مراد ہے تو حرف مضاف نہیں ہوتا اس لئے کہ مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے اور اگر لا سے لفظ مراد ہے معنیٰ نہیں تو وہ علم ہے اس لا کا جو حرف ہے اور علم بھی مضاف نہیں ہوتا ورنہ دو تعریف کا اجتماع لازم آئے گا ایک تعریف علمیت اور دوسری تعریف اضافت۔

جواب...... بیشک لا النهي میں لا علم ہے اور علم کی اضافت بعد اعتبار تنکیر ہوا کرتی ہے تو دو تعریف کا اجتماع لازم نہ آیا۔۱۲

ترکیب

قوله...... وهو لا يتحقق الخ و حرف عطف مبنی بر فتح هو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اذن کا جواب و جزا ہونا لا يتحقق نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الا حرف استثنا مبنی بر سکون في حرف جار مبنی بر سکون الزمان موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مستقبل اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتحہ راجع بسوئے موصوف مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت الزمان موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو ہوا لا يتحقق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قولـــه...... فهي لا تدخل الخ فا حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح هي ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اذن۔ لا تدخل نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں هي ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ الا حرف استثنا مبنی بر سکون على حرف جار مبنی بر سکون الفعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون۔ مستقبل اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو۔ لا تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله...... مثل اذن الخ مثل مضاف اذن تدخل الجملة ذوالحال مجرور تقدیراً في حرف جار مبنی بر سکون جواب مضاف من اسم موصول مبنی بر سکون قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول اسلمت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ اسلمت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ۔ جواب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی مثال مضاف ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مجرور مبنی بر ضم راجع بسوئے اذن مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اذن حرف ناصب مبنی بر سکون تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب الجنۃ مفعول فیہ۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا النوع السادس النوع موصوف السادس صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ حروف موصوف تجزم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الفعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت۔ الفعل موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ۔ تجزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت۔ حروف موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قولہ...... وھی خمسۃ احرف الخ و حرف استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف موصوف۔ خمسۃ ممیز مضاف۔ احرف تمیز مضاف الیہ خمسۃ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ لم معطوف علیہ مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح لما معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح لام مضاف الامر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف۔ و حرف عطف مبنی بر فتح لا مضاف مرفوع تقدیراً النھی مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ان مرفوع تقدیراً ذوالحال ل حرف جار مبنی بر کسر الشرط معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الجزاء معطوف۔ الشرط معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ان ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف۔ لم معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر بدل الکل مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر خبر۔ ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ سابق کی طرح یہاں پر بھی لم اور لما اور لام الامر اور لا النھی اور ان للشرط والجزاء کو مبتدا محذوف کی خبر قرار دے سکتے ہیں یعنی لم کو احدھا کی اور لما کو ثانیھا کی اور لام الامر کو ثالثھا اور لا النھی کو رابعھا کی اور ان للشروط والجزاء کو خامسھا کی۔۱۲

سوال...... جار مجرور اسم نہیں اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا۔

جواب...... بے شک مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے مگر یہاں پر در حقیقت مستثنیٰ مجرور ہے جو مفعول بہ غیر صریح اور اسم ہے ترکیب میں اس کو یوں ہی تعبیر کرتے ہیں جیسے ہم نے کیا۔ ایسے تمام مقامات پر یہی سمجھنا چاہیے۱۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وانْ[۱] للشرط والجزاء فلم تجعل[۲] المضارع[۳] ماضیاً[۴] منفیاً مثل لم یضرب بمعنے ما ضرب ولما مثل لم لکنھا مختصۃ[۵] بالاستغراق[۶] مثل لما یضرب[۷] زیداىٔ

ما ضرب زید فی شئی من الازمنة الماضية

۱- **قوله**......و ان للشرط و الجزاء اکثرنحویوں نے شرط کی تفسیر سبب اور جزا کی مسبب کیساتھ کی ہے چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے نوع سابع میں برمسلک نحات اسی تفسیر کوذکر فرمایا ہے لیکن شیخ رضی نے اس پر اعتراض کیا کہ اول کا سبب ہونا ضروری نہیں کبھی اول سبب ہوتا ہے جیسے ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود میں کہ طلوع شمس وجودنہار کیواسطے سبب ہےاور کبھی اول سبب نہیں ہوتا بلکہ شرط ہوتا ہے جیسے ان کان لی مال فحججت میں کہ وجود مال حج کے لئے سبب نہیں بلکہ شرط ہےاور کبھی اول نہ سبب ہوتا ہے نہ شرط جیسے ان کان زید ابی فکنت ابنه میں کہ ابوة زید بنوة متکلم کے لئے نہ سبب ہے نہ شرط کیونکہ سبب اپنے مسبب پر اور شرط اپنے مشروط پر مقدم ہوتی ہے اور ابوة زید متکلم کی بنوة پر مقدم نہیں کہ دونوں متضایفین ہیں اور متضایفین میں معیت ہوتی ہے تقدم وتاخر نہیں ہوتا۔ یا جیسے ان کان النهار موجوداً فالشمس طالعة میں کہ وجودنہار طلوع کے واسطے نہ سبب ہے نہ شرط بلکہ طلوع شمس وجودنہار کے لئے سبب ہے بلکہ شرط وجزا کی تفسیر یہ ہے کہ اول ملزوم ہواور ثانی لازم شارح علیہ الرحمۃ نے فوائد ضیائیہ میں اسی کواختیار فرمایا ہےاور اہل میزان کے نزدیک تفسیر یہ ہے کہ ثانی کا بروقت صدق اول صادق آنا۔ یہ تفسیر لزومیہ اور اتفاقیہ دونوں کوشامل ہے بخلاف تفسیر شیخ رضی کہ بظاہر اتفاقیہ کوشامل نہیں شرح الشرح میں فرمایا کہ شارح رضی کی مراد ملزوم اور لازم سے صرف وہ نہیں جو قضیہ لزومیہ میں ہوتے ہیں بلکہ جولزومیہ اور اتفاقیہ دونوں کو عام ہوں نظر برآں شیخ رضی اور اہل میزان کی تفسیریں متفق ہو جاتی ہیں۔ تکملہ میں فرمایا کہ نحات کی مراد سببیت سے مجرد اتصال ہے جو اعتقاد متکلم میں ہوخواہ فی الواقع یا ادعاءً جیسے ان تشتمنی اکرمک تو اس تقدیر پر تینوں تفسیریں مالا ایک ہو جائیں گی۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

۲- **قوله**......فلم مذکورہ بالا پانچ حروف میں چار ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور پانچواں دو فعل کو۔ ان چاروں کو ذکر میں پانچویں پر مقدم بایں مناسبت کیا کہ واحد اثنین پر مقدم ہے پھران چاروں میں سے لم کو باقی پر مقدم کرنے کا نکتہ یہ ہے کہ لم بعض نحویوں کے نزدیک لما کی اصل ہے کہ وہ اصل میں لم تھا برائے افادۂ استغراق ما کا اضافہ کیا گیا اور اصل بوجہ شرافت اپنی فرع پر مقدم کی جاتی ہےاور لام امر ولائے نفی پراس لئے مقدم کیا کہ لما مدخول زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہےاوران دونوں کا زمانہ استقبال پر۔ اور زمانہ ماضی زمانہ استقبال پر مقدم ہوتا ہے بدیں مناسبت دال علی الماضی کے عامل کو دال علی المستقبل کے عامل پر ذکر میں مقدم کر دیا گیا۔ یا اس لئے کہ لام امر اور لائے نفی کا عمل لم کیساتھ قلب میں مشابہت رکھنے کی وجہ سے ہے کہ یہ دونوں خبر کوانشا کی طرف منقلب کر دیتے ہیں جس طرح لام مضارع کو ماضی کی طرف لہٰذا لم اصل ہوا۔ اور یہ فرع لا یذهب علیک انها نکات بعد الوقوع تشهيداً لاذهان المبتدئين لحصول البروع ۱۲

۳- **قوله**......بجعل یعنی لم مضارع کو بمعنی ماضی منفی کر دیتا ہے یہی مذہب جمہور ہے یہ مطلب نہیں کہ لفظ مضارع کو لفظ ماضی منفی کر دیتا ہے جیسے کہ بعض نحویوں نے کہا ہے چنانچہ ان میں سے جزولی بھی ہیں اس لئے کہ کلام عرب میں لم کے بعد مضارع آتا ہے ماضی منفی نہیں آتی۔ ۱۲

٤- **قوله**......بمعنى ما ضرب سیبویہ کے کلام سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ جس طرح قد اثبات میں تقریب کا افادہ کرتا ہے اسی

طرح نفی میں تقریب کا افادہ ما کرتا ہے تو ما ضرب کے معنی ہوئے گزشتہ زمانہ قریب میں نہیں مارا۔ بخلاف لم کہ وہ زمانہ گزشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرتا ہے۔ عام ازیں کہ انتفائے فعل زمانہ گزشتہ قریب میں ہو یا بعید میں۔ تو لم یضرب کے معنی ہوئے گزشتہ زمانہ میں نہیں مارا۔ پس ما اور لم زمانہ گزشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرنے میں متفق ہیں تقریب نفی کے اعتبار سے مختلف کہ ما تقریب نفی کا افادہ کرتا ہے اور لم نہیں کرتا۔ حاصل یہ کہ زمانہ گزشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت ما اور لم میں مشترک فیہ اور تقریب نفی پر دلالت مختلف فیہ۔ پس معلوم ہوا کہ شارح علیہ الرحمۃ کے قول بمعنی ما ضرب سے مقصود معنی مشترک فیہ ہیں اور مراد یہ ہے کہ لم یضرب زمانہ گزشتہ میں انتفائے ضرب پر دلالت کرنے کے اعتبار سے بمعنی ما ضرب ہے اور قول سابق فلم یجعل المضارع ماضیا منفیاً اس پر قرینہ ہے کہ یہ اسی کی مثال ہے اور اس میں صرف ماضیاً منفیاً ہے ماضیاً منفیاً قریباً نہیں ۱۲

۵- **قولہ**...... مختصۃ اسم فاعل ہے اور اسم مفعول ہونا بھی محتمل کہ اختصاص لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

٦- **قولہ**...... بالا ستغراق یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک استمرار نفی کے افادہ کیساتھ مخصوص ہے مغنی اللبیب میں فرمایا کہ وقت تکلم تک استمرار نفی پر دلالت کرنے کی وجہ سے اس کے بعد فائے تعقیب کا آنا جائز نہیں۔ بخلاف لم کہ اس کے بعد جائز ہے کیونکہ اس کی دلالت استمرار پر نہیں چنانچہ عرب کہتے ہیں قمت فلم تقم اور قمت فلما تقم نہیں کہتے ہیں اور اسی واسطے لم یکن ثم کان درست ہے اور لما یکن ثم کان درست نہیں بلکہ لما یکن و سوف یکون کہا جائے گا۔۱۲

٦- **قولہ**...... بالاستغراق بائے جارہ جو اختصاص کا صلہ ہو اس کا مدخول کبھی مقصود علیہ ہوتا ہے اور کبھی مقصور پس استغراق اگر مقصور الیہ ہے تو معنی یہ ہونگے کہ لما استغراق پر مقصور ہے کہ عدم استغراق کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتا۔ بخلاف لم کہ وہ مقصور نہیں اسی واسطے استغراق اور عدم استغراق ہر ایک کے مادہ میں مستعمل ہوتا ہے جیسے ولم اکن بدعائک رب شقیا مادہ استغراق ہے اور ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا مادۂ عدم استغراق اس تقدیر استغراق مقصور علیہ اور لما مقصور ہوا۔ اور استغراق اگر مقصور ہے تو معنی یہ ہونگے کہ استغراق یعنی دلالت بر استغراق لما پر مقصور ہے کہ لم میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ وہ استغراق پر دلالت نہیں کرتا۔ اگر چہ اس کے ساتھ کبھی مجتمع ہو جاتا ہے کما مر اور استغراق بدون دلالت اور استغراق یا دلالت میں فرق عظیم ہے کہ ثانی موضوع لہ ہے اور اول نہیں۔ اس تقدیر پر دلالت باستغراق مقصور اور لما مقصور علیہ ہوا۔ الغرض اس کلام میں انہی پر رد ہے کیونکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ لما احتمال استغراق اور عدم استغراق میں لم کی طرح ہے ۱۲

٧- **قولہ**...... ای ما ضرب زید الخ یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک ہر زمانہ میں ضرب منتفی رہی بخلاف لم یضرب کہ یہ ضرب کی مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے انتفا کا استمرار وقت تکلم تک اس کے مدلول میں داخل نہیں اسی واسطے کبھی استمرار کے ساتھ پایا جاتا ہے اور کبھی بغیر استمرار جس کی مثالیں سابق حاشیہ میں گزر گئیں۔

① بصیغہ مذکر اور مونث دونوں درست ہے کیونکہ حروف میں تذکیر اور تانیث دونوں مستعمل ہیں بتاویل لفظ مذکر اور بتاویل کلمۃ مونث ۱۲

ترکیب

قولہ فلم تجعل الخ...... فا حرف برائے تفصیل مبنی بر فتح لم مبتدا مرفوع تقدیراً تجعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث

غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا المضارع میں ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف مقدر الفعل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ اول ماضیہ موصوف منفیاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف منفیاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ ماضیہ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم تجعل فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ کبریٰ ذات وجھین ہوا۔

قوله مثل لم يضرب الخ ...... مثل مضاف لم يضرب مجرور تقدیراً والحال با حرف جار مبنی بر کسر معنی مضاف ما ضرب مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلا مجرور مبنی بر ضم راجع بسوئے لم مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله ولما مثل لم الخ ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح لما مبتدا مرفوع تقدیراً مثل مضاف لم مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ لکن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے لما مختصة اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لکن با حرف جار مبنی بر کسر الاستغراق مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مختصة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله مثل ما يضرب زيد الخ ...... مثل مضاف لما يضرب زيد مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلا مجرور مبنی بر ضم راجع بسوئے لما مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی لما يضرب نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل لما يضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ما ضرب نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون الشئ موصوف من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکون الازمنة موصوف ال بمعنی التی اسم موصول مبنی بر سکون ماضیة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ماضیة اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت الازمنة موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت شئی موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ ما ضرب فعل اپنے فاعل اور

ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔۱۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولام[1] الامر[2] وهي لطلب[3] الفعل اما عن الفاعل الغائب مثل ليضرب او عن[4] الفاعل المتكلم مثل لا ضرب ولنضرب او عن[5] المفعول الغائب مثل ليضرب او عن[6] المفعول المخاطب مثل لتضرب او عن المفعول المتكلم مثل لا ضرب ولنضرب

۱-**قولہ ولام الامر** ...... یہ لام مکسور ہوتا ہے اور برلغت سلیم مفتوح۔ واو اور فا کے بعد ساکن ہو جاتا ہے جیسے فلیستجیبولی اور ولیو منو بی میں وجہ یہ ہے کہ واو اور لام اور علامت مضارع کے اجتماع سے کتف کا وزن پیدا ہو جاتا ہے جس میں بہ تسکین وسط تخفیف جائز ہے اسی طرح اور لام اور علامت مضارع کے اجتماع سے۔ اور ثم کے بعد بھی ساکن ہوتا ہے جیسے ثم لیقضوا اسی وجہ کی بنا پر جو ابھی مذکور ہوئی۔ یا ثم کو واو اور فا پر محمول کر دیا کیونکہ حرف عطف ہونے میں ان کے ساتھ مشابہ ہے۔۱۲

۲-**قولہ لام الامر** ...... یہ لام مکسور ہوتا ہے تاکہ اس میں اور لام ابتدا میں فرق ہو جائے جو مضارع پر داخل ہوتا ہے یا اس لئے کہ لام جارہ کے ساتھ مشابہ ہے تو جیسے وہ مکسور یہ بھی مکسور وجہ مشابہت یہ ہے کہ ہر ایک لاعمل کلمہ کی ایک قسم کیساتھ مخصوص ہے اس کا عمل جزم فعل کے ساتھ اور اس کا عمل جر اسم کے ساتھ۔

۳-**قولہ لطلب الفعل** ...... یعنی وہ فعل جس پر یہ لام داخل ہے پس جائز ہے کہ فعل ترک ہو جیسے لیترک۔

۴-**قولہ من الفاعل المتکلم** ...... اس صورت میں لام کا دخول بہت قلیل ہے کیونکہ انسان کا خود کو امر کرنا بہت کم ہوتا ہے متکلم خواہ واحد ہو جیسے قول نبی علیہ السلام قوموا فلا صل لکم خواہ مع الغیر جیسے لنحمل خطایاکم ۱۲

۵-**قولہ او عن المفعول الغائب** -

س- فعل فاعل سے صادر ہوتا ہے تو مفعول سے طلب کرنے کے کوئی معنی نہیں؟

ج- مراد فعل سے معنی مصدری ہیں خواہ مبنی للفاعل ہو یا مبنی للمفعول پس لیضرب زید میں مطلوب ضرب بمعنی ضاربیت ہے اور لیضرب زید میں مطلوب ضرب بمعنی مضروبیت ہے اور یہ درحقیقت طلب ضرب فاعل محذوف سے ہے یعنی لیضربہ احد کوئی اسے مارے اور جب کوئی اسے مارے گا تو وہ مضروب ہوگا۔ اس سے عدول کیا۔ تاکہ یہ معلوم ہو کہ غرض اصلی اس کا مضروب ہونا ہے کسی کا مارنا مقصود اصلی نہیں۔ اگر چہ بغیر دوسرے کے متحقق نہ ہوگا۔ مقصود کے اعتبار سے دونوں باتوں میں فرق بیّن ہے۔۱۲

۶-**قولہ او عن المفعول المخاطب الی عن المفعول المتکلم** ...... ان صیغوں میں بھی طلب فعل فاعل غائب سے ہوتی ہے جو محذوف ہے۔

س-اوعن الفاعل المخاطب کیوں نہیں کہا جیسے ایک قرأت میں ہے فبذلک فلتفرحوا اور حدیث میں ہے لتاخذوا مصافکم۔

ج- فاعل مخاطب پر دخول لام اقل قلیل ہے اسی واسطے ترک کر دیا۔

ترکیب

قوله......ولام الامر الخ و حرف عطف مبنی بر فتح لام مضاف الامر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول و زائدہ مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول ل حرف جار مبنی بر کسر طلب مضاف الفعل مضاف الیہ امحترف تردید مبنی بر سکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الفاعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون غائب اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف غائب اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف علیہ۔ او حرف عطف مبنی بر سکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الفاعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون متکلم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف متکلم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ الفاعل موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین المفعول موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون غائب اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف غائب اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین المفعول موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون المخاطب اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مخاطب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت مفعول موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین المفعول موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون متکلم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف متکلم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ المفعول موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر ظرف لغو۔ طلب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ھی مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قوله......مثل لیضرب مثل مضاف لیضرب مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلا مجرور مبنی بر ضم راجع بسوئے فاعل غائب سے طلب فعل کے لئے لام امر کا ہونا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لیضرب صیغہ واحد

مذکر غائب بحث امر غائب معروف اس میں ھــــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب۔ لیضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ...... مثل لا ضرب و لنضرب مثل مضاف لیضرب معطوف علیہ مجرور تقدیرًا و حرف عطف مبنی بر فتح لنضرب معطوف مجرور تقدیرًا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے فاعل متکلم سے طلب فعل کے لئے لام امر کا ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لا ضرب صیغہ واحد متکلم بحث امر غائب معروف اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون لا ضرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لنضرب صیغہ جمع متکلم بحث امر غائب معروف اس میں نحن ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم۔ لنضرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ...... مثل لیضرب مثل مضاف لیضرب مضاف الیہ مجرور تقدیرًا۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے لام امر کا مفعول غائب سے طلب فعل کے لئے ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لیضرب صیغہ واحد مذکر غائب بحث امر غائب مجہول اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب لیضرب فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ...... مثل لتضرب. مثل مضاف لتضرب مضاف مجرور تقدیرًا۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے لام امر کا مفعول مخاطب سے طلب فعل کے لئے ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر مذکور سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لتضرب صیغہ واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر مجہول اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون ت علامت خطاب۔ لتضرب فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ...... مثل لا ضرب و لنضرب مثل مضاف لا ضرب معطوف علیہ مجرور تقدیرًا و حرف عطف مبنی بر فتح۔ لنضرب معطوف مجرور تقدیرًا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے لام امر کا مفعول متکلم سے طلب فعل کے لئے ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لا ضرب صیغہ واحد متکلم بحث امر مجہول اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون۔ لا ضرب فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لنضرب صیغہ جمع متکلم بحث امر مجہول اس میں نحن ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فالع مرفوع محلًا مبنی بر ضم۔ لنضرب فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولا النھی وھی ضد لام الامر ای لطلب[1] ترک الفعل اما عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتکلم[2] مثل لا یضرب[3] ولا تضرب[3] ولا اضرب ولا نضرب وان[4] وھی تدخل[5] علی الجملتین[1] والجملۃ الاولیٰ تکون فعلیۃ[2] والثانیہ قد تکون فعلیۃ وقد تکون اسمیۃ[3] وتسمی الاولیٰ شرطاً[4]

۱- **قولہ لطلب ترک الفعل** ...... اور بعض نے فرمایا کہ برائے طلب عدم فعل ہوتا ہے مراد فعل سے وہ فعل ہے جس پر لا داخل کیا جائے اگر چہ وہ فعل ترک ہو پس اگر فعل ترک پر داخل کیا گیا تو برائے طلب ترک الترک ہوگا۔ اور لائے نہی تصرف میں لام امر سے عام ہے کہ مضارع کے تمام صیغوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے بخلاف لام امر کہ وہ حاضر کے چھ صیغوں پر داخل ہی نہیں ہوتا چہ جائیکہ عمل کرے چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اس کے عموم کو اما عن الفاعل الغائب سے بیان فرمایا ہے۔

۲- **قولہ او المتکلم** ...... یہ لام امر کی طرح قلیل ہے۔۱۲

۳- **قولہ لا یضرب** ...... اور جیسے لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین اس آیت کے خلاف عمل کرنے کے نتائج آج کل سامنے آرہے ہیں ۱۲

۳- **قولہ ولا تضرب** ...... اور جیسے ولا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء. ۱۲

٤- **قولہ وان** ...... یہ کلمات شرط میں اصل ہے اسی واسطے بروقت قرینہ شعر میں اس کی شرط و جزا کا حذف کرنا جائز ہے جیسے

قالت بنات العم یا سلمیٰ وان کان فقیراً معدماً قالت و ان

اس ان کی شرط کان فقیراً معدماً اور جزاء رضیتہ محذوف ہے اور اول کی صرف جزا وہی ہے مگر بصیغۂ مخاطبہ اور صرف شرط کا حذف نثر میں بھی جائز ہے جبکہ شرط منفی بلا ہو اور لا موجود جیسے

آتنی والا اضربک ای وان لا تاتنی اضربک

اور شعر میں بدرجۂ اولیٰ جیسے

فطلقھا فلست لھا بکفو والا یعل لمفرتک الحسام

بلکہ لا موجود ہو تو شرط و جزا دونوں کا حذف جائز ہے جیسے کافیہ کی بحث مفعول فیہ میں ہے وظرف المکان ان کان مبھما قبل ذلک والا فلا ای ان لا یکن مبھماً لا یقبل ذلک اور کبھی دیگر کلمات شرط کی بھی جزا و شرط موجود گی لا محذوف ہوتی ہے جیسے حدیث میں ہے من فعل فقد احسن ومن لا فلا اور آیت کریمہ ان کنتم فی ریب میں بمعنی اذا ہے

کیونکہ ان مفید شک ہوتا ہے اور شک باری تعالیٰ کے حق میں محال۔ جواب یہ ہے کہ یہاں پر برائے توبیخ ہے اور معنی یہ ہیں کہ ارتیاب ایسی نامناسب چیز ہے کہ اس کا ثبوت فرضا ہی ہوسکتا ہے اور بر تقدیر تسلیم کہ ان برائے شک ہے جواب یہ دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کلمات کو مخلوق کی زبان میں استعمال فرماتا ہے اگرچہ ان کا مدلول حق الوہیت میں محال ہو جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم فتامل رضی وغیرہ۔

۵- **قوله تدخل على الجملتين** ...... یعنی ان چونکہ شرط و جزا کا طالب ہے اس لئے دو جملوں پر داخل ہوتا ہے مگر جب کہ ان پر کوئی ایسا جملہ مقدم ہو جو جزا سے بے نیاز کردے تو اس کے بعد صرف شرط ہوتی ہے جیسے اضرب ان ضربتنی پس اضرب بصریہ کے نزدیک جزا نہیں ہے کیونکہ شرط صدر کلام کی مقتضی ہے جزا قرار دینے سے صدارت جاتی رہے گی۔ بلکہ اضرب جزا پر دال اور اس کا عوض ہے۔ ایسی صورت میں بصریہ جزا مقدر نہیں نکالتے کہ مقدم بے نیاز کرتا ہے اور کوفیہ کے نزدیک اضرب جزا ہے بوجہ تقدم مجزوم نہیں۔ اور اس پر فا جزائیہ بھی نہیں آتی۔ کیونکہ ان دونوں باتوں کے لئے تاخر شرط ہے۔۱۲

۶- **قوله والجملة الاولى تكون فعلية** ...... اور یہ جملہ اولیٰ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اسی واسطے آیت کریمہ وان احد من المشركين استجارك میں احد فعل محذوف استجار کا فاعل ہے۔ اور استجار مذکور اس کی تفسیر۔

۷- **قوله شرطا** ...... بایں مناسبت کہ لغت میں شرط بمعنی علامت ہے چنانچہ اسی قبیل سے ہے۔ اشراط الساعة اور جملہ اولیٰ جملہ ثانیہ کے تحقق پر علامت ہوتا ہے اس لئے شرط کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ اور کبھی جملہ اولیٰ کو شرطیہ بیانے نسبت بھی کہتے ہیں۔ مگر اطلاق اول معروف ہے۔۱۲

① قوله الجملتين اس لئے کہ شرط و جزاء کو مقتضی ہے جو جملہ ہوتے ہیں۔

② جیسے وان ينتهو يغفرلهم۱۲

③ جیسے وان تصبهم سيئة بما قدمت ايديهم اذا هم يقنطون۔۱۲

ترکیب

قوله ولا النهي الخ ...... و حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح لا مضاف مبنی بر سکون مرفوع تقدیراً النهي مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے اول و زائدہ مبنی بر فتح هي ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول ضد مضاف لام مضاف الیہ مضاف الامر مضاف الیہ۔ لام مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ ضد مضاف کا ضد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ل حرف جار مبنی بر کسر طلب مضاف ترک مضاف الیہ مضاف الفعل مضاف الیہ۔ ترک مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ طلب مضاف کا۔ اما حرف تردید مبنی بر سکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الفاعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون غائب اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف غائب اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ال حرف تعریف مبنی بر سکون مخاطب اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مخاطب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، و حرف عطف مبنی بر فتح ال حرف تعریف مبنی سکون متکلم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ متکلم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ چونکہ متکلم اور مخاطب اور غائب بمعنی ثبوت ہیں اس لئے کہ ان پر الف لام اسمی نہیں بلکہ بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے اسی طرح ہر اسم فاعل اور ہر اسم مفعول پر معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر صفت۔ الفاعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ طلب مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف ھی ثابتۃ اسم فاعل اپے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ مثل لا یضرب الخ ...... مثل مضاف لا یضرب معطوف علیہ مجرور تقدیراً او حرف عطف مبنی بر فتح لا تضرب معطوف مجرور تقدیراً او حرف عطف مبنی بر فتح لا اضرب معطوف مجرور تقدیراً او حرف عطف مبنی بر فتح لا نضرب معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے فاعل متکلم یا مخاطب یا غائب سے ترک فعل کی طلب کیواسطے لائے نہی کا ہونا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی لایضرب فعل نہی معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب۔ لا یضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لا تضرب فعل نہی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح۔ لا تضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لا اضرب فعل نہی معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً بر مبنی بر سکون۔ لا ضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا لا نضرب فعل نہی معروف صیغہ جمع متکلم اس میں نحن ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ لا نضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ وان الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ان مبتدائے اول مرفوع تقدیراً او حرف زائد مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم علی حرف جار مبنی بر سکون الجملتین مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے دوم کی۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ اور باعتبار ماقبل صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہو کر معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله والجملة الاولیٰ الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الجملة موصوف الاولیٰ اسم تفضیل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الاولیٰ اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فعلیة اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون۔ فعلیة اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات و جھین ہوا۔

قوله والثانية قد تكون الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الثانیة صفت موصوف مقدر الجملة کی۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ قد حرف تقلیل مبنی بر سکون تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فعلیة اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص فعلیة اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف علیہ اوحرف عطف مبنی بر فتح قد حرف تعلیل مبنی بر سکون تکون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسمیة اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص اسمیة اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر خبر مبتدا۔ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات و جھین ہوا۔

قوله وتسمى الاولىٰ الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح تسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مونث غائب الاولیٰ اسم تفضیل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الجملة الاولیٰ اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر کی۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح الثانیة صفت موصوف مقدر الجملة کی۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر نائب فاعل۔ شرطاً معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح جزاء معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ تسمی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

والثانية جزاء[1] فان كان الشرط والجزاء[2] او الشرط وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه[3] ان على سبيل[4] الوجوب مثل ان تضرب[5] اضرب وان تضرب

ضربت وان تضرب فزید ضارب وان کان الجزاء وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه علی سبیل الجواز نحو ان ضربت اضرب

۱- **قوله جزاء**...... اور جزائیہ بیائے نسبت بھی کہتے ہیں جزاء بایں مناسبت کہ جزا لغت میں بمعنی پاداش ہے تو جس طرح پاداش فعل پر مبنی ہوتی ہے اسی طرح یہ جملہ اول جملہ پر مبنی ہوتا ہے اور یہ کبھی اسمیہ بھی ہوتا ہے مخفی نہ رہے کہ جملہ اول کو شرط اور جملہ ثانیہ کو جزا کے ساتھ موسوم کرنے میں شارح علیہ الرحمۃ نے صاحب تسہیل کی موافقت فرمائی ہے جس پر عرف بھی شاہد ہے کیونکہ جملہ ثانیہ کا نام جزا ہے جبکہ وہ اسمیہ ہو اور جب فعلیہ ہو تو بھی مجموعہ کا نام جزا ہونا چاہیے اس صورت میں صرف فعل کو جزا کہنا کیا معنی۔

س- علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کے کلام سے جو کافیہ میں فرمایا و کلم المجازاۃ تدخل علی الفعلین ویسمیان شرطاً وجزاء اور شارح علیہ الرحمۃ کے اس کلام آئندہ سے ان کان الشرط والجزاء او الشرط وحده فعلاً مضارعاً مستفاد ہوتا ہے کہ شرط و جزا اولیٰ اور ثانیہ کے فعل کا نام ہے مجموعہ کا نام نہیں۔

ج- ان عبارات میں شرط و جزا کا اطلاق صرف فعل پر مجازاً ہے از قبیل اطلاق الکل علی الجزء وجہ یہ کہ کلمات شرط کا عمل فعل میں لفظاً بھی ہوتا ہے بخلاف جملہ کہ اس میں صرف محلاً عمل کرتے ہیں اور عمل لفظی بیان کرنا مقصود تھا اس لئے مجاز مذکور اختیار کیا گیا۔ ورنہ شرط و جزا جملہ ہی ہوتے ہیں جمع الجوامع میں ہے واقتضی جملتین الاولیٰ شرط. والثانیۃ جزاء و جواب عبارت کا فیہ و کلم المجازاۃ کی تفسیر کرتے ہوئے تکملۃ میں فرمایا ای کلمات تدل علیٰ کون احدی الجملتین جزاءً للاخریٰ۔

فائدہ: جملہ شرط کے واسطے محل اعراب نہیں ہوتا۔ البتہ فعل شرط کے لئے ہوتا ہے لفظاً جبکہ مضارع معرب ہو جیسے ان تضرب اضرب یا محلاً جبکہ ماضی ہو جیسے ان قام زید قام عمرو۔ اس صورت میں فعل شرط محل جزم میں ہے جملہ شرط نہیں۔ اسی لئے ان قام یقعد اخوک لا کرمتک میں یقعد کو مجزوم پڑھا جائے گا کہ یقعد کا عطف قام پر ہے اور وہ محلاً مجزوم اور اگر پورے جملہ شرط پر عطف ہو تو جملہ پر عطف اس کی تمامیت سے پہلے ہوگا کیونکہ اخوک فاعل یقعد سے موخر ہے اور عطف قبل تمامیت جائز نہیں۔ اور جملہ جزا اگر فعلیہ ہے تو بر تقدیر فعل مضارع جزم لفظاً ہوگا جیسے ان تقم اقم اور بر تقدیر ماضی محلاً جیسے ان قمت قمت اور اگر جزا جملہ فعلیہ نہیں تو جملہ جزا محل جزم میں ہوگا جیسے و من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذر ھم فی طغیانھم میں فلا ھادی لہ جملہ جزا محلاً مجزوم ہے اسی واسطے ایک قرأت میں اس کے معطوف یذر کو مجزوم پڑھا گیا ہے اور محل جزم میں ہر جملہ جزا نہیں ہوتا بلکہ صرف وہ جملہ جس پر فا جزائیہ داخل ہو جیسے آیت مذکورہ میں۔

۲- **قوله والشرط وحده فعلاً مضارعاً**...... اور جزا ماضی ہو یا امر یا نہی یا دعا یا جملہ اسمیہ۔ رضی ۱۲

۳- **قوله فتجزمه ان علیٰ سبیل الوجوب**...... یعنی فعل مضارع کو ان بر طریق وجوب لفظاً جزم دیتا ہے جبکہ اس کے آخر میں نون جمع مونث اور اول میں لم نہ ہو، کیونکہ بر تقدیر اول مضارع مبنی ہے تو جزم لفظاً نہ ہوگا اور بر تقدیر ثانی عمل جزم لفظاً بوجہ

قرب لم کے واسطے ہے۔۱۲

۳- **قوله فتجزمه ان علیٰ سبیل الوجوب**...... یہ حکم اس وقت ہے جبکہ لفظاً جزم مراد ہو اور اگر عام مراد ہے کہ جزم لفظاً یا محلاً تو ان شرط و جزا کو بھی یہ حکم شامل ہوگا جو ماضی ہوں کہ وہ بھی محلاً مجزوم ہوتی ہیں۔۱۲

٤- **قوله علیٰ سبیل الوجوب**...... اس لئے کہ مضارع قابل جزم ہے اور جازم موجود ہوا۔

۵- **قوله ان تضرب الخ**...... اول مثال قسم اول کی یعنی شرط و جزا دونوں مضارع ہوں اور دوم قسم ثانی کی یعنی شرط مضارع اور جزا ماضی۔ اس قسم ثانی کو قبیح قرار دیا ہے وجہ یہ کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ کلمہ شرط کی ابعد یعنی جزا میں معنوی تاثیر ہو کہ ماضی کو بمعنی مستقبل کردے اور اقرب یعنی شرط میں نہ ہو یا وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں بظاہر مستقبل کا ماضی کے واسطے سبب ہونا لازم آتا ہے کیونکہ شرط سبب ہوتی ہے جزا کے واسطے حالانکہ معاملہ برعکس ہے کہ ماضی سبب ہوتی ہے مستقبل کے لئے فتذکر ما مر سابقاً۔

٦- **قوله وان تضرب فزید ضارب**...... جزا کے جملہ اسمیہ ہونے کی مثال ہے اور امر کی جیسے ان تلقه فاکرمه اور نہی کی جیسے ان تلقه فلا تهنه اور دعا کی جیسے ان تکرمنی فیرحمک الله اور استفہام کی جیسے ان ترکنا فمن یرحمنا برفع میم ۱۲۔

۷- **قوله وان ضربت اضرب**...... اس میں جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔ وجہ جزم یہ کہ جازم موجود اور مانع مفقود یہ اکثر و متفق علیہ ہے اور وجہ رفع یہ کہ صورت ہذا میں کلمہ شرط اور جزا کے درمیان ماضی حائل ہوگئی جس کی وجہ سے کلمہ شرط کے عمل میں ضعف پیدا ہوگیا تو جب اس نے شرط میں لفظاً عمل نہیں کیا۔ حالانکہ وہ قریب بھی تو جزا میں کیونکر کرے گا در آنحالیکہ وہ بعید ہے جازم کا عمل تو یوں منتفی ہوا۔ اور ناصب کوئی ہے نہیں تو مضارع مرفوع ہی رہا اور جیسے دیگر جوازم ایک شے کو جزم دیتے ہیں اس صورت میں کلمہ شرط بھی صرف ایک شے میں جازم ہوگا یعنی شرط میں اور وہ جزم بھی محلاً جیسے ؎

وان اتاہ خلیل یوم مسغبة   یقول لا غائب مالی ولا حرم خلیل خلة

بمعنی احتیاج سے مشتق ہے اور حرم بمعنی حرمان اس شعر میں یقول جزائے مرفوع ہے ورنہ بصورت جزم واو ساقط ہوجاتا۔

فائدہ: شرط و جزا کے عامل میں اختلاف ہے سیرانی کے نزدیک دونوں میں کلمہ شرط عامل ہے جیسے مبتدا اور خبر میں ابتدا خلیل اور مبرد کے نزدیک شرط میں کلمہ شرط۔ اور جزا میں شرط اور کلمہ شرط دونوں جیسے ابتدا عامل ہوتی ہے مبتدا میں پھر دونوں خبر میں۔ اور اخفش کے نزدیک شرط میں کلمہ شرط۔ اور جزا میں شرط جیسے مبتدا میں ابتدا اور خبر میں مبتدا۔ اور کوفیہ کے نزدیک شرط مجزوم بکلمہ شرط اور جزا مجزوم بجوار جیسے آیت وضو میں ارجلکم مجرور بالجوار ہے اور مازنی کے نزدیک شرط نہ جزا۔ دونوں مبنی بر سکون ہیں بایں وجہ کہ امر بغیر لام کی طرح مقام اسم میں واقع نہیں ہوتیں اور امر بغیر لام مبنی اصل ہے جب بمعنی نہی کیساتھ بطریق مذکور مشابہت ہوئی تو مبنی ہوگئیں۔۱۲

① فا برائے تفصیل۔

② ای لفظاً۔

ترکیب

قولہ فان کان الشرط الخ...... فا برائے تفصیل مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص الشرط معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الجزاء معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف علیہ ۔ او حرف عطف مبنی بر سکون الشرط ذوالحال و حدہ مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم کان فعلاً موصوف مضارعاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ مضارعاً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح تجزم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے فعلاً مضارعاً ان فاعل مرفوع تقدیراً علی حرف جار مبنی بر سکون سبیل مضاف الوجوب مضاف الیہ ۔ سبیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ۔ تجزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف نحو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قولہ مثل ان تضرب اضرب الخ...... مثل مضاف ان تضرب اضرب معطوف علیہ مجرور تقدیراً او حرف عطف مبنی بر فتح ان تضرب ضربت معطوف مجرور تقدیراً او حرف عطف مبنی بر فتح ان تضرب فزید ضارب معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی ۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے شرط و جزا اور فقط شرط کا فعل مضارع ہونا ۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ بر تقدیر ارادۂ معنی ان حرف شرط مبنی بر سکون ۔ تضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح ۔ تضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ۔ اضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔ ان حرف شرط مبنی بر سکون ۔ تضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح ۔ تضرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ضربت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم ضربت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا محلا مجزوم ۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔ ان حرف شرط مبنی بر سکون تضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تضرب اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح زید مبتدا ضارب اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ۔ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا ۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ ان کان الجزاء...... و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد

مذکر غائب فعل ناقص السجزاء ذوالحال وحد مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے جزاء۔ وحد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم کان فعلاً موصوف مضارعاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارعاً اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت۔ فعلاً موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فاجزائیہ مبنی بر فتح تجزم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ان، ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے فعلاً مضارعاً علیٰ حرف جار مبنی بر سکون سبیل مضاف الجواز مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ تجزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ نحو ان ضربت الخ...... نحو مضاف ان ضربت اضرب مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے صرف جزا کے فعل مضارع ہونے پر ان کا اس کو جزم دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی ان حرف شرط مبنی بر سکون ضربت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح ضربت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون اضرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

النوع السابع

اسماء[۱] تجزم الفعل المضارع حالَ[۲] کونہا مشتملة علیٰ معنی اِنْ[۳] وتدخل[۴] علی الفعلین ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی ویسمّی[۵] الاول شرطاً[۶] والثانی جزاء فانّ[۷] کان الفعلان مضارعین او کانَ[۸] الاول مضارعاً دون الثانی[۹] فالجزم واجب فی المضارع وھی تسعة اسماء

۱- **قولہ النوع السابع**...... اسمیں اسمائے جازمہ کا بیان ہے اور نوع سابق میں حروف کا بیان تھا ان حروف میں ایک حرف ان ہے جس کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے یہ اسماء مضارع کو جزم دیتے ہیں تو وہ ان مشبہ بہ ہوا اور یہ اسماء مشبہ چونکہ مشبہ بہ اصل اور مشبہ فرع ہوتا ہے نظر براں فرع ہونیکی حیثیت سے ان اسماء کو ذکر میں موخر کر دیا ۱۲

۴- **قوله اسما تجزم الفعل المضارع** ...... اس نوع میں مذکورہ کلمات جازمہ میں اذ ما بھی ہے جس کے اسم اور حرف ہونے میں نحوی مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک اسم اور بعض کے نزدیک حرف ہے شارح علیہ الرحمۃ نے قول اول اختیار کیا۔ اسی واسطے سب کو اسماء سے تعبیر کیا ہے۔

۳- **قوله حال کونها مشتملة علي معنى ان** ...... اگر ان کے معنی تعلیق پر مشتمل نہ ہوں تو عمل نہ کریں گے جیسے اکرمت من جاء نی میں اور من ابوک میں من عامل نہیں۔ کیونکہ معنی ان پر مشتمل نہیں ہے لہٰذا قید مذکور احترازی ہے۔

٤- **قوله وتدخل** ...... **الخ**

س- شارح علیہ الرحمۃ نے ان اسماء کے دخول علی الفعلین پر اقتصار کیا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ ان کی شرط و جزا دونوں ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے حالانکہ ایسا نہیں بلکہ جزا کبھی جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے جیسے **من قتل مؤمناً متعمداً فجزاله جهنم** تو وجہ اقتصار کیا ہے۔

ج- وجہ اقتصار یہ ہے کہ ان کی بحث میں جزا کا جملہ اسمیہ ہونا بیان کر چکے ہیں اور ان عمل میں ان اسماء کے لئے اصل ہے اور حکم اصل فرع کے لئے بھی ثابت ہوتا ہے لہٰذا دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔

۵- **قوله ويسمى الاول** ...... پیشتر بیان کیا جا چکا ہے کہ صرف فعل پر شرط و جزا کا اطلاق مجازاً ہے از قبیل اطلاق الکل علی الجزاء اور اگر یہاں فعل مع المتعلقات پر شرط و جزا کا اطلاق ہے تو یہ حقیقی ہوگا کیونکہ درحقیقت شرط و جزا جملہ ہوتی ہے اور فعل اپنے متعلقات کے ساتھ جملہ ہوتا ہے۔۱۲

٦- **قوله فان كان الفعلان الخ** ...... یہ کلام شرط و جزا کی چار صورتوں پر مشتمل ہے فان کان الفعلان مضارعين ایک صورت پر وہ یہ کہ شرط و جزا دونوں مضارع ہوں۔ او كان الاول مضارعاً دون الثانی تین صورتوں پر (۱) یہ کہ شرط مضارع اور جزا ماضی (۲) یہ کہ شرط مضارع اور جزا امر (۳) یہ شرط مضارع اور جزا نہی بر تقدیر شرط و جزا کی فعلیت دو صورتیں باقی رہیں (۱) یہ کہ شرط و جزا دونوں ماضی ہوں (۲) یہ کہ شرط ماضی اور جزا مضارع یہ کل چھ صورتیں ہوئیں اول چار صورتوں میں مضارع پر جزم واجب ہے وجہ یہ کہ اسمائے مذکورہ ان شرطیہ کے معنیٰ کو متضمن ہونے کی وجہ سے عمل جزم کے مقتضی ہیں اور مضارع میں عمل لفظی کے قبول کی صلاحیت موجود اور موانع مرتفع تو جزم لفظاً واجب ورنہ مقتضی کا مقتضی سے انفکاک لازم آئے گا جو جائز نہیں۔ ماضی اور امر نہی ہونے کے باعث لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں رکھتے لہٰذا دوسری اور تیسری صورت میں جزا محلاً مجزوم ہوگی۔ اسی طرح پانچویں صورت میں شرط و جزا دونوں محلاً مجزوم اور چھٹی صورت میں حرف شرط محلاً مجزوم اور چوتھی صورت میں جزالائے نہی سے لفظاً مجزوم ہوتی ہے۔ ان اسماء سے محلاً اور چھٹی صورت میں جزا پر جزم اور رفع دونوں جائز ہے جس کی مفصل وجہ صفحہ ۱۱۷ کے حاشیہ نمبر ۷ میں گزر گئی۔

۷- **قوله اوکان الاول مضارعاً دون الثانی** ......

سوال ...... شارح علیہ الرحمۃ نے اسمائے جوازم کی بحث میں جزا کے جواز مجزوم ہونے کو ذکر کیوں نہیں کیا اور وہ ہمارے سابق کلام میں چھٹی صورت ہے جس میں جزا جواز مجزوم ہوتی ہے۔

جواب...... چونکہ بحث ان میں اس چھٹی صورت کو بیان کر چکے تھے اور ان اسمائے مذکورہ کے لئے عمل میں اصل ہے اس لئے اختصار کے پیش نظر یہاں پر ذکر نہیں کیا۔۱۲

① ای الشرطیــــة۔۱۲

② ای الفعــــل الاول۔۱۲

③ ای الفعــــل الثــانی ۱۲

④ ای الشــــرط ۱۲

⑤ ای الجــــزاء۔۱۲

ترکیب

قوله النوع السابع الخ...... النوع موصوف السابع صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا اسماء موصوف تجزم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الفعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ حال مضاف کون مصدر مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا۔ معنی مرفوع اسم کون۔ راجع بسوئے اسماء موصوف۔ مشتملة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کون علیٰ حرف جار مبنی بر سکون معنی مضاف اِنْ مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ مشتملة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ۔ حال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ تجزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله وتدخل الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء موصوف علی حرف جار مبنی بر سکون الفعلین مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله ویکون الفعل الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح یکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص الفعل موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم فعل ناقص سببا موصوف ل حرف جار مبنی بر کسر الفعل موصوف الثانی صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ

ہو کر صفت۔ سبب اموصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله ویسمی الاول الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح یسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الفعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الثانی صفت موصوف مقدر الفعل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر نائب فاعل شرطا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح جزاءً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ۔ یسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله فان کان الفعلان الخ...... فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ الفعلان اسم مضارعین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم کان م حرف عماد ا علامت تثنیہ۔ مضارعین اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر معطوف علیہ اور حرف عطف مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الفعل الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت الفعل موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم مضارعاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر فعلاً مضارعاً اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر فعلاً کی موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ دون مضاف الثانی مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح الجزم مبتدا واجب اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فی حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر۔ مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر الفعل کی۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ الجزم مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله وھی تسعة اسماء...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء موصوف تسعة ممیز مضاف اسماء تمیز مضاف الیہ۔ تسعة ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ۔۱۲

النوع السابع اسماءٌ تجزم الفعل المضارع

من وما وایّ ومتیٰ وایـنـمـا وانـی ومـهـمـا وحیثما واذ ما فمن وھو لا یستعمل

الا فی ذوی العقول نحو من[۱] یکر[۲] منی[۳] اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان[۴] یکر منی عمرو اکرمه وما هو لا یستعمل[۵] الا فی[۶] فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

۱- **قوله وای**...... اسی طرح اية برائے مونث مصنف نے بوجہ شرافت مذکر کے بیان پر اکتفا کیا یا اس لئے ذکر نہیں کیا کہ اس کے ثبوت میں کلام ہے کذافی شرح الشرح یعنی اس کے جازم ہونے کا ثبوت محل کلام ہے کہ عامہ کتب میں اسمائے جوازم کی فہرست میں ای شمار کیا ہے اس کا کوئی تذکرہ نہیں اور ایسے مقام پر سکوت دلیل نفی ہوتا ہے لیکن زیر بحث اسمائے موصولات کافیہ اور اس کی شرح غایۃ التحقیق میں ہے وای للمذکر بمعنی الذی و آية للمونث بمعنی التی کمن فی اوجهها ای تکونان موصولتین نحو اضرب ایهم وایتهن لقیت واستفها میتین نحو ایهم اخوک وایتهن اختک و شرطیتین نحو ایا ما تدعوا فله الاسماء الحسنیٰ و آية طریقة سلکت سلکت ومو صوفتین نحو یا ایها الرجل ویا ایتها المرأة اه واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

۲- **قوله فمن**...... لفظ من اگر چہ مفرد مذکر ہے مگر مثنی مجموع اور مونث کی صلاحیت بھی اس میں موجود ہے اسی واسطے بروقت ارادہ مثنیٰ ضمیر تثنیہ کا ارجاع اور بروقت ارادہ مجموع ضمیر جمع کا ارجاع اور بروقت ارادہ مؤنث ضمیر مونث کا ارجاع باعتبار رعایت معنی درست ہوتا ہے لیکن رعایت لفظ استعمال میں اکثر ہے جیسے ومن یومن باللہ ویعمل صالحاً یدخله جنٰت تجری من تحتها الانٰهار خالدین فها. ابدا. وقد احسن الله له رزقا. خالدین بصیغہ جمع رعایت معنی کی بناپر ہے اور یومن ویعمل بصیغہ مفرد اور یدخلہ اور لہ بضمیر مفرد رعایت لفظ پر مبنی ہے اسی طرح اسم اشارہ کا افراد باعتبار لفظ اور جمعیت باعتبار معنی ہوتی ہے۔۱۲

۳- **قوله ذوی العقول**...... عقل بمعنی علم کی جمع ہے اب لفظ ذوی العقول باری تعالیٰ کو بھی شامل ہوگا۔ اور عقل بمعنی قوت درا کہ کی جمع ہو۔ جس میں اشیاء کی صورتیں منتقش ہوتی ہیں تو باری تعالیٰ کو شامل نہ ہوگا۔ کہ وہ ایسی قوت سے پاک ہے اور لا یعقل کیواسطے بطور حقیقت نہیں آتا۔ قطرب حقیقت کے قائل ہیں جیسے من ترکبه ارکبه ای ان ترکب الفرس ارکب الفرس. ان ترکب الحمار ارکب الحمار البتہ مقام تغلیب میں لا یعقل کے لئے بھی آتا ہے جیسے من تشتر اشترای ان تشترو غلاماً اشتر غلاماً وان تشتر فرساً اشتر فرساً. اور تغلیب از قبیل مجاز ہے جس کا علاقہ جز ئیت۔

۴- **قوله نحو من یکر منی اکرمه**...... اسمیں من مبتدا ہے بعض نے کہا یہ مبتدا ہے ایسا کہ جس کی خبر نہیں اور بعض نے کہا اس کی خبر جزا ہے کہ فائدہ کی تمامیت اس پر موقوف ہے بعض نہ کہا شرط اور جزا مل کر خبر ہیں بعض نے کہا کہ صرف شرط خبر ہے کیونکہ ضمیر عائد کا التزام اسی میں ہوتا ہے اور فائدہ کی تمامیت جزا پر من حیث التعلیق ہے نہ من حیث الخبریۃ اور لفظ من موصوفہ و موصولہ واستفہامیہ بھی ہوتا ہے قول مذکور کو ان تینوں کی مثال بناسکتے ہیں فرق یہ ہے کہ موصوفہ اور موصولہ ہونیکی تقدیر پر دونوں فعل مرفوع ہونگے جیسے کہ بر تقدیر شرطیت دونوں مجزوم تھے۔ اور استفہامیہ ہونیکی تقدیر پر اول مرفوع کہ ناصب مجازم سے خالی ہے اور دوم مجزوم کی جواب استفہام ہے اور مضارع جواب استفہام میں مجزوم ہوتا ہے ـــــ ان تینوں صورتوں میں مبتدا ہے موصولہ اور

موصوفہ ہونے کی صورت میں جملہ ثانیہ خبر ہے اور جملہ اولیٰ صلہ یا صفت۔ اور استفہامیہ ہونے کی صورت میں جملہ اولیٰ خبر ہے اور جملہ ثانیہ جواب استفہام۔۱۲

۵- **قوله ان یکرمنی زید الخ**...... زید وعمرو میں حصر مقصود نہیں۔ یہ حکم خالد وبکر وغیرہ کو بھی شامل ہے کیونکہ من میں ذی عقل کے جملہ افراد داخل ہیں بلکہ اس تفسیر سے مقصود یہ اشارہ ہے کہ من اس تفصیل کے قائم مقام ہے زید عمرو وغیرہ سب اس میں اختصاراً داخل ہیں تو زید عمرو کا ذکر تمثیلاً ہوا۔ باقی امثلہ میں بھی تفسیر سے یہی مقصود ہے۔۱۲

۶- **قوله وما**...... باعتبار لفظ مفرد مذکر اور باعتبار معنی مثنی و مجموع مونث کی صلاحیت من کی طرح اس میں بھی موجود ہے۔

۷- **قوله لا یستعمل**...... یعنی کلمہ ما اکثر غیر ذی علم میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور کبھی مجہول الماہیت میں۔ استعمال کیا جاتا ہے کما فی الرضی جیسے ما تشتر اشتر مجہول الماہیتہ کا امتیاز بقرینہ مقام ہوگا اور بعض نحویوں نے کہا کہ زمانیہ بھی آتا ہے جیسے فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم کلمہ ما استفہامیہ بھی ہوتا ہے جیسے ما تلک بیمینک یاموسیٰ اور موصولہ بھی جیسے والسماء وما بناها اور موصوفہ بھی جیسے الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد۱۲

① ازاکرام بمعنی گرامی کردن۱۲

ترکیب

قوله من...... معطوف علیہ مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح ما معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح ای معطوف مرفوع لفظاً و حرف عطف مبنی بر فتح متی معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح اینما معطوف مرفوع تقدیراً۔ و حرف عطف مبنی بر فتح انی معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح مهما معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح حیثما معطوف مرفوع تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح اذما معطوف مرفوع تقدیراً معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر۔ هی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کی جاسکتی ہے کہ من کو احدها مبتدا مقدر کی خبر قرار دیں اور ما کو ثانیها کی اور ای کو ثالثها کی اور متی کو رابعها کی اور اینما کو خامسها کی اور انی کو سادسها کی اور مهما کو سابعها کی اور حیثما کو ثامنها کی اور اذما کو تاسعها کی۔

قوله فمن وهو الخ...... فا حرف تفصیل مبنی بر فتح من مبتدائے اول مرفوع تقدیراً و زائدہ مبنی بر فتح هو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول لا یستعمل نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم۔ الا حرف استثنا مبنی بر سکون فی حرف جار مبنی بر سکون ذوی مضاف العقول مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو یستعمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ ذات وجهین اور باعتبار ماقبل جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مفصلہ ہوا۔

قولہ نحو من یکر منی الخ...... نحو مضاف من یکرمنی اکرمہ مضاف الیہ مجرور تقدیراً، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے من۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا: مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ نحو من یکر منی اکرمہ کومن کی خبر قرار دیں۔ اور وھو لا یستعمل الخ میں واعتراضیہ ہواور وھو لا یستعمل الخ جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوجائے بر تقدیر ارادۂ معنی من شرطیہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی برسکون یکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا۔ ن وقایہ کا مبنی برکسر یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون۔ یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ اکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوکر خبر۔ من مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجھین ہوا۔

قولہ ای ان یکر منی زید الخ...... ای حرف تفسیر مبنی برسکون ان حرف شرط مبنی برسکون یکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا مبنی برکسر یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون زید فاعل۔ یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ اکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے زید۔ اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح ان حرف شرط مبنی برسکون یکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا مبنی برکسر یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون عمرو فاعل یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ اکرم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عمرو۔ اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ۔

قولہ وما ھو لا یستعمل الخ...... و حرف عطف مبنی برفتح ما مبتدائے اول مرفوع تقدیراً و زائدہ مبنی برفتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے اول لا یستعمل نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے دوم الاحرف استثنا مبنی برسکون فی حرف جار مبنی برسکون غیر مضاف ذوی مضاف الیہ مضاف العقول مضاف الیہ ذوی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا غیر مضاف کا۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو غالباً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر استعمالاً یا زماناً۔ غالباً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر استعمالاً اپنی صفت سے ملکر یا موصوف مقدر زماناً اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق یا مفعول فیہ لا یستعمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر

خبر۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجھین ہوکر خبر۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔۱۲

النوع السابع اسماءٌ تجزم الفعل المضارع

ما[1] تشتر اشترای ان تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب وای[2] وهو لا یستعمل الا[3] فی ذوی العقول وتلزمه[4] الا ضافة مثل ایهم یضربنی[5] اضربه ای ان[6] یضربنی زید اضربه وان یضر بنی عمروا ضربه

۱- **قوله ما تشتر اشتر**...... کلمہ مابنابر مفعولیت منصوب ہے اوراس میں شرط عامل ہے جزا نہیں کہ اس کا مفعول بہ محذوف ہے اس تقدیر پرلازم آئے گا کہ کلمہ شرط اور شرط ہرایک دوسرے میں عامل ہوں مگراس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ جہت مختلف ہے مثلاً ما تشتر میں ان کے معنی کو متضمن ہونے کی حیثیت سے عامل ہے اور تشتر اس پر واقع ہونے کی حیثیت سے۔ جیسے کہتے ہیں کہ مبتدا خبر میں اور خبر مبتدا میں عامل ہے یہاں پر بھی جہت مختلف ہے کہ مبتدا طالب محکوم بہ ہونے کی جہت سے عامل ہے اور خبر طالب محکوم علیہ ہونے کی جہت سے۔ رہی یہ بات کہ اسمائے شرط میں جزا عامل نہیں ہوتی۔ اس پر شارح رضی نے یہ دلیل پیش کی کہ ایهم جاء ک فا ضرب بنصب ای مسموع نہیں حالانکہ استقرائے کامل کیا گیا۔ اور بعض حضرات نے یہ دلیل بیان کی کہ شرط کا قرب اسم شرط سے مرجح ہے نیز شرط کو عامل قرار دینے سے اسم کی رتبۃً صدارت قدرے باقی رہتی ہے کہ معمول ہونے کی حیثیت سے صرف شرط سے رتبۃً موخر ہوگا اور جزا پر مقدم۔ اور جزا کو عامل قرار دینے کی تقدیر پر دونوں سے رتبۃً موخر ہوگا۱۲

۲- **قوله وای بفتح**...... ہمزہ وتشدید یا اسمائے شرط میں صرف یہی معرب ہے باقی سب مبنی وجہ اعراب یہ کہ اس کی اضافت مفرد کی طرف لازم ہے اور التزاماً اضافت الی المفرد اسم متمکن کے خواص سے ہے تو یہ اسم متمکن ہوا۔ اور اسم متمکن معرب ہے تو ای معرب ہوا ای چند قسم پر ہے:-

۱- شرطیہ جیسے مثال کتاب اور جیسے ایاما تدعو فله الا سماء الحسنی

۲- استفہامیہ جیسے ایهم اخوک

۳- موصولہ جیسے ثم لننزعن من کل شیعة ایهم اشد علی الرحمٰن عتیا.

۴- موصوفہ جیسے یا ایها النبی

۵- وصفیہ جیسے مررت برجل ای رجل ای کامل فی الرجولیة. ۱۲

۳- **قوله الا فی ذوی العقول**...... اس کے استعمال کا ذوی العقول میں حصر نہیں کیونکہ غیر ذوی العقول میں بھی شائع ہے۔

جیسے گزشتہ آیت کریمہ اور ایما الا جلین قضیت فلا عدوان علیٰ کذا فی شرح الشرح لیکن زیر بحث اسمائے موصولات کافیہ کی عبارت و ای وایۃ کمن سے مفہوم ہوتا ہے کہ من کی طرح یہ بھی ذوی العقول میں حقیقت ہے۔ تو غیر ذوی العقول میں من کی طرح اس کا استعمال بھی مجازی ہوا۔ لہٰذا قول مذکور میں حصر باعتبار حقیقت ہے۔ اور پیش کردہ ہر دو آیت کریمہ میں استعمال بطور مجاز ہے واللہ تعالیٰ اعلم شرح اللباب میں ہے کہ ای اسم مبہم ہے جس کا ابہام اضافت سے دور ہوتا ہے تو کبھی مضاف الیہ اسم مکان ہوتا ہے جیسے ای مکان تجلس فیہ اجلس اور کبھی اسم زمان جیسے ای حین تقدم فیہ اکرمک اور کبھی شخص جیسے ای رجل یاتنی اکرمہ ۱۲

٤۔ **قولہ تلزمہ الاضافۃ**...... اگر مضاف الیہ نکرہ ہے تو لفظ ای بمنزلہ لفظ کل ہوگا جیسے ای رجل بمعنی کل رجل اور ای رجلین بمعنی کل رجلین اور ای رجال بمعنی کل رجال اور اگر مضاف الیہ معرفہ ہے تو لفظ ای بمعنی بعض ہوگا اور اس صورت میں مفرد پر داخل نہیں ہوتا جیسے ای رجلین بمعنی بعض منھما اور ای الرجال بمعنے بعض من الرجال لیکن بروقت لحوق ما اضافت سے مستغنی ہو جاتا ہے جیسے گزشتہ آیت کریمہ ایاما تدعو افلہ الاسماء الحسنیٰ ۱۲

۵۔ **قولہ یضربنی**...... ضرب بمعنی زدن سے مشتق ہے اور ضرب دیگر معانی میں مستعمل ہے کہاوت بیان کرنا جبکہ مفعول بہ لفظ مثل ہو جیسے ضرب اللہ مثلا تیرنا جبکہ صلہ لفظ فی ہو جیسے ضرب فی الماء. ای سبح فیہ ہولانا۔ جیسے فضربنا علی آذانھم ای انمناھم دراز ہونا جیسے ضرب اللیل بمعنی طال گزرنا جیسے ضرب الزمان بمعنی مضی نصب کرنا۔ جیسے ضرب الخیمۃ ای نصبھا۔ ۱۲

٦۔ **قولہ ان یضربنی الخ**...... یہ تفسیر اس وقت درست ہوگی۔ جبکہ زید و عمرو ایھم کی ضمیر مضاف الیہ کے مرجع میں داخل ہوں ورنہ نہیں ۱۲

① ازاشترا بمعنی خریدن ۱۲

ترکیب

قولہ نحو ما تشتر اشتر...... نحو مضاف ما تشتر اشتر مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ما۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی ما اسم شرط مبنی بر سکون مفعول بہ مقدم منصوب محلاً تشتر فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اشتر فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اشتر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ان حرف شرط مبنی بر سکون تشتر فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح

الفرس مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اشتر فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون الفرس مفعول بہ اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی برسکون تشتـر فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انـت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح الثوب مفعول بہ۔تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ اشتر فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون الثوب مفعول بہ۔اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔سابق کی طرح یہاں پر یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ مـا کو مبتدا قرار دیں اور نحو ما تشتر اشتر کو خبر اور وھو لا یستعمل الخ کو جملہ اعتراضیہ۔

قوله وای وھو لا یستعمل الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ای مبتدائے اول و زائد مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم۔مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول لا یستـعـمل فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم الا حرف استثنا مبنی برسکون فی حرف جار مبنی برسکون ذوی مضاف الـعـقـول مضاف الیہ ذوی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو۔لا یستـعـمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر۔مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ ذات وجہین اور باعتبار ماقبل صغریٰ ہوکر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قوله وتـلـزمه الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح تـلـزم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ای الاضافة فاعل۔تلزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله مثل ایهم یضربنی الخ...... مثل مضاف ایهـم یضربني اضربه مضاف الیہ مجرور تقدیرا،مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ای مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہوسکتی ہے کہ ای کو مبتدا قرار دیں اور مثل ایهم الخ کو خبر،و کو اعتراضیہ اور ھـو لا یستـعـمل الخ کو جملہ اعتراضیہ۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ای مضاف ھم میں ھـا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب م علامت جمع مذکر ای مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا یضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ن وقایہ کا مبنی بر کسر یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے فاعل یـضـرب اضـرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر

جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله ای ان یضربنی الخ ...... ای حرف تفسیر مبنی برسکون ان حرف شرط مبنی برسکون یضرب فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا مبنی بر کسر یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون زید فاعل یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے زید اضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی برسکون یضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون عمرو فاعل یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اضرب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے عمرو اضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتی[1] وهو للزمان[2] مثل متی تذهب اذهب ای ان تذهب الیوم اذهب الیوم وان تذهب غدًا[3] اذهب غدا واینما[4] وهو للمكان مثل اینما تمش امش ای ان تمش الی المسجد امش الی المسجد وان تمش الی السوق امش الی السوق وانّی[5] وهو ایضا[6] للمكان

۱- **قوله ومتی** ...... بنا بر ظرفیت منصوب ہوکر مستعمل ہوتا ہے اس میں اور ہر اس ظرف میں جو ان شرطیہ کے معنی کو متضمن ہو شرط عامل ہوتی ہے جزا نہیں اسی طرح دیگر اسمائے شرط میں جس کی وجہ صفحہ ۱۲۶ حاشیہ نمبر ۱ میں گزر گئی اور کبھی استفہامیہ بھی آتا ہے جیسے متیٰ نصر اللہ۔

۲- **قوله للزمان الخ** ...... بتقدیر مضاف ای لاستغراق الزمان یعنی استغراق زمانہ کیواسطے آتا ہے اور بروقت لحوق مائے زائدہ استغراق وابہام موکد ہوجاتا ہے جیسے۔

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ

مَتیٰ مَا تَلْقَ مَنْ تَهْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَمْهِلْهَا

۳- **قوله غدا الخ** ...... بمعنی فردا یعنی روز آئندہ جیسے امس بمعنی دیروز یعنی روز گذشتہ اصل میں غدو تھا واو بغیر عوض محذوف ہوگیا

اور حذف واو پر دلیل یہ ہے کہ بروقت لحوق یائے نسبت لوٹ آتا جیسے غدوی ۔۱۲

۴۔ **قوله للمكان الخ**...... بتقدیر مضاف ای لاستغراق المكان یعنی برائے استغراق مکان آتا ہے اور بروقت لحوق مائے زائدہ استغراق وابہام کی تاکید ہو جاتی ہے جیسے ایںما کنتم یدرککم الموت.۱۲

۵۔ **قوله وانى الخ**...... جیسے انی شرطیہ آتا ہے اسی طرح استفہامیہ بھی اس وقت کبھی بمعنی من أین ہوتا ہے جیسے انی لک ھذا اور کبھی بمعنی کیف جیسے انّی یوفکون اور کبھی بمعنی متٰی جیسے فاتوا حرثکم انی شئتم.

س: انی کے ساتھ من ملفوظ یا مقدر ہوتا ہے شارح علیہ الرحمۃ نے مثال مذکور کی تفسیر میں تقدیر من کی جانب اشارہ نہیں کیا لہذا مثال درست نہیں؟

ج: مثال آنی شرطیہ کی ہے اور اس کے ساتھ من ملفوظ ہوتا ہے نہ مقدر لہذا مثال درست ہے ہاں جب استفہامیہ بمعنی من این ہو تو من ملفوظ یا مقدر ہوتا ہے یہ اس کی مثال نہیں۔

۶۔ **قوله ایضا الخ**...... آض فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے اس کے استعمال کے واسطے دو شرطیں ہیں (۱) یہ کہ استعمال دو چیزوں میں ہو جو کسی حکم میں مشترک ہوں جیسے یہاں پر انی اور اینما دو چیزیں ہیں اور برائے مکان ہونے میں اشتراک ہے لہذا جاء نی زید ایضا کہنا درست نہیں کہ استعمال دو چیزوں میں نہیں اسی طرح جاء زید ومات عمرو ایضا بھی درست نہیں کہ استعمال دو چیزوں میں تو ہے کہ وہ زید وعمرو ہیں مگر وہ ایک حکم میں مشترک نہیں کیونکہ ایک کا حکم مجی ہے دوسرے کا موت۔ (۲) یہ کہ بیان حکم میں ہر ایک کا دوسرے سے استغنا ممکن ہو جیسے یہاں پر کہ انی اپنے بیان حکم میں اینما اور اینما اپنے بیان حکم میں انی کا محتاج نہیں لہذا اختصم زید وعمرو ایضا درست نہیں کہ دو چیزوں میں مستعمل ضرور ہے یعنی زید و عمر و اور یہ دونوں ایک حکم اختصام میں مشترک بھی ہیں لیکن بیان حکم میں ہر ایک کا دوسرے سے استغنا ممکن نہیں کیونکہ اختصام دو میں ہوتا ہے ایک کیلئے ثابت نہیں ہوتا تو زید کے حکم اختصام کا بیان بغیر عمرو کے ممکن نہیں۔ کلیات ابو البقاء

① یہ استفہامیہ نہیں آتا۔۱۲

ترکیب

قوله ومتٰی وهو للزمان الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح متی مبتدائے اول مرفوع تقدیرا و زائدہ مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول ل حرف جار مبنی بر کسر الزمان مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ضمیر ھو مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ۔

قوله مثل متی تذهب اذهب الخ...... مثل مضاف متیٰ تذهب اذهب مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے متیٰ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہو سکتی ہے کہ متٰی کو مبتدا

قرار دیں اور مثل متیٰ تـذهب الخ کو خبر اور و کو اعتراضیہ اور هو الـزمان جملہ اعتراضیہ ہو جائے بر تقدیر ارادۂ معنی متی اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً تذهب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اذهب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون اذهب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ان حرف شرط مبنی بر سکون تـذهـب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انـت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون الیـوم مفعول فیہ تـذهـب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر شرط اذهب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون الیوم مفعول فیہ اذهـب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون تـذهـب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انـت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب غدا مفعول فیہ تذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اذهب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون غدا مفعول فیہ اذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وایـنـمـا وهـو لـلـمـکـان الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح اینما مبتدائے اول مرفوع تقدیراً و زائدہ مبنی بر فتح هو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول ل حرف جار مبنی بر کسر المکان مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قولہ مثل اینما الخ...... مثل مضاف اینما تمش امش مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اینما مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہو سکتی ہے کہ اینما کو مبتدا قرار دیں اور مثل اینما تـمـش امـش کو خبر اور و کو اعتراضیہ اور هـو لـلـمـکـان کو جملہ اعتراضیہ بر تقدیر ارادۂ معنی اینما اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً تـمـش فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس مین ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تـمـش فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط امـش فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انـا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون امـش فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ان حرف شرط مبنی بر سکون تـمـش فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح الیٰ حرف جار مبنی بر سکون الـمـسـجـد مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تـمـش فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط امش فعل مضارع

معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون الیٰ حرف جار مبنی برسکون المسجد مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو امش فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح ان حرف شرط مبنی برسکون تمش فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی برفتح الیٰ حرف جار مبنی برسکون السوق مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تمش فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط امش فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اسمیں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون الیٰ حرف جار مبنی برسکون السوق مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو امش فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وانیٰ وھو ایضا الخ...... و حرف عطف مبنی برفتح انی اسم شرط مبتدائے اول مرفوع تقدیرا و زائد مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے اول ل حرف جار مبنی برکسر المکان مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا ایضا مفعول مطلق آض فعل مقدر کا جس کی تقدیر سماعا واجب ہے آض فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے دلالت علی المکان آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے۔۱۲

النوع السابع اسماءٌ تجزم الفعل المضارع

مثل انی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة اکن فی البلدة وان تکن فی البادیة اکن فی البادیة ومھما[۱][۲] وھو للزمان مثل مھما تذھب اذھب ای ان تذھب الیوم اذھب الیوم وان تذھب غدا اذھب غدا

۱- **قولہ البلدة الخ**...... بفتح با چند معنی میں آتا ہے (۱) مکہ معظمہ (۲) حیوان کی جائے باش خواہ آباد ہو یا ویران (۳) شہر جیسے بصرہ اور دمشق (۴) اندلس میں ایک شہر کا نام ہے۔ ترجمہ قاموس۔۱۲

۲- **قولہ مھما الخ**...... اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا بسیط ہے مرکب نہیں یہی صحیح ہے یہ ابو حیان کا قول ہے اس تقدیر پر یوں لکھنا چاہیئے مھمیٰ کہ اس کا وزن فعلی ہے اس صورت میں الف برائے تانیث ہے تو غیر منصرف ہوا یا برائے الحاق اور بعض نے کہا کہ اس کی اصل ماما ہے پہلا ما شرطیہ ہے دوسرا زائدہ جیسے این اور حیث کے آخر آتا ہے تو اینما اور حیثما ہو جاتا ہے دوشکل کا پے در پے آنا

مکروہ ہے اس لئے اول ما کے الف کو ہ سے بدل دیا ہے یہ قول بصریین اور خلیل کا ہے اور کوفیہ نے کہا کہ اصل میں مہ بمعنی اکفف ہے اس پر ما زائد کیا گیا تو معنی شرط پیدا ہو گئے سیبویہ نے اس کو جائز قرار دیا زجاج نے کہا کہ مہ اور مائے شرطیہ سے مرکب ہے مہ بمعنی اکفف ہے تو مہ کلام سابق کا رد ہے گویا مخاطب نے کہا لا تقدر علیٰ ما افعل تو متکلم نے کہا مہ ای اکفف ما تفعل افعل مہما اکثر بمعنی ما شرطیہ برائے غیر ذوی العقول آتا ہے جیسے مہما تاتنا بہ من آیۃ لتسحرنا بھا فما نحن لک بمومنین اور کبھی بمعنی متی جیسے مثال کتاب اور جیسے قول حاتم ۔

وانک مہما تعط بطنک سولہ وفرجک نالا منتھی الذم اجمعا

۲- قولہ ومہما الخ...... یہ بمعنی ما آتا ہے جیسے مہمن بمعنی من جیسے کہ کوفیہ نے عرب سے نقل کیا ہے اور مہما بمعنی متی نہیں آتا اسی بنا پر آیت مہما تاتنا بہ من آیۃ میں اس کی تفسیر من آیۃ واقع ہوئی ہے اور بعض نحویوں نے بمعنی متی کہا ہے اور گذشتہ حاشیہ میں مذکور شعر سے استدلال کیا زمخشری نے اس قول پر شدید انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کلمات سے ہے جن میں ایسے لوگوں نے تحریف کی ہے جنہیں عربیت میں مہارت نہیں چنانچہ اسی خیال باطل پر آیت مذکورہ میں مہما کی تفسیر متی کے ساتھ کر گئے یہ شخص آیت قرآنی میں الحاد کرتا ہے اھ نظر بر آں سخت تعجب ہے کہ مصنف نے ایسے معنی ذکر کئے جن کا ثبوت نہیں اور معنی مستعمل فیہ کو ذکر نہیں کیا۔

۱- اقول قاموس میں ہے کہ مہما تین معنی میں آتا ہے ما بمعنی مائے شرطیہ جیسے مہما تاتنا بہ من آیۃ الآیۃ ۔

۲- ظرف زمان متضمن معنی شرط اس وقت فعل شرط کا مفعول فیہ ہوتا ہے جیسے ۔

انک مہما تعط بطنک سولہ وفرجک نالا منتھیٰ الذم اجمعا

۳- برائے استفہام جیسے آگے حاشیہ میں آنے والا شعر اب ظاہر ہوا کہ زمخشری کا انکار برمحل نہیں کیونکہ صاحب قاموس لغوی ہیں اور لغوی سے زیادہ مہارت عربیت میں کس کو ہوگی جب لغت سے معلوم ہوا کہ مہما بمعنی متیٰ بھی آتا ہے تو تعجب مذکور زائل ہو گیا البتہ اس شخص مذکور پر زمخشری کا یہ مواخذہ درست ہے کہ آیت مسطورہ میں مہما بمعنی متیٰ نہیں بلکہ بمعنی ما شرطیہ ہے۔۱۲

① یہ استفہامیہ بھی آتا ہے جیسے ۔

مہما لی اللیلۃ مہمالیہ اودی بنعلی وسربالیہ

اس میں مہما مبتدا ہے اور لی خبر اور مہمالیہ برائے تاکید اعادہ کیا گیا ہے اودی بمعنی ھلک اور نعلی فاعل با زائدہ ہے جیسے کفیٰ باللہ شھیدا میں یا با برائے تعدیہ ہے اس تقدیر پر ضمیر اودی راجع بسوئے مہلک ہوگی ای اھلک مھلک نعلی وسربالیہ اور لیہ میں ھا برائے سکت ہے جس کو اظہار حرکت کیلئے لاتے ہیں۔۱۲

ترکیب

مثل انی تکن الخ...... مثل مضاف انی تکن اکن مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے انیٰ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کر سکتے ہیں کہ انیٰ کو مبتدا قرار دے کر مثل انی تکن الخ کو خبر بنائیں اور و کو اعتراضیہ اور ھو للمکان کو جملہ اعتراضیہ قرار دیں بر تقدیر ارادہ معنی انی اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون تکن فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر فعل تام بمعنی تثبت اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تکن فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر

شرط اکن فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم فعل تام بمعنی اثبت اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون اکــن فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا ء سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی برسکون ان حرف شرط مبنی بر سکون تکن فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی برفتح فی حرف جار مبنی برسکون البلدۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تکن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اکــن فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انــا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون فی حرف جار مبنی برسکون البلدۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اکن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح ان حرف شرط مبنی برسکون تــکن فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی برفتح فی حرف جار مبنی برسکون البادیۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تــکـن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اکـن فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انــا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون فـی حرف جار محلاً مبنی برسکون البــادیۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اکن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قــولہ ومـهـما وهـو للـزمان...... و حرف عطف مبنی برفتح **مهما** مبتدائے اول مرفوع تقدیراو زائدہ مبنی برفتح **هو** ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے اول ل حرف جار مبنی برکسر الــزمــان مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثـابت مقدر کا ثـابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے دوم ثــابــت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

قــولـه مـثـل مـهـمـا تـذهـب الـخ ...... مثل مضاف مـهـمـا تـذهـب اذهـب مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے **مهما** مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا سابق کی طرح یہاں پر بھی مـهـمـا کو مبتدا قرار دیکر مـثـل مهما تـذهـب الـخ کو خبر بنا سکتے ہیں اور و کو اعتراضیہ اور هـو لـلـزمان الخ کو جملہ اعتراضیہ بر تقدیر ارادۂ معنی مهما اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً تـذهـب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی برفتح تــذهــب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اذهــب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انـا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون اذهـب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

قـولـه ای ان تـذهـب الـيـوم الـخ...... ای حرف تفسیر مبنی برسکون تـذهـب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی برفتح الیوم مفعول فیہ تذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ شرط اذهــب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انــا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون الیوم مفعول فیہ اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون تذھب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون غدا مفعول فیہ تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اذھب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اسمیں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون غدا مفعول فیہ اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

و حیثما[۱] وھو للمکان مثل حیثما تقعد اقعد ای ان تقعد فی القریة اقعد فی القریة وان تقعد فی البلدة اقعد فی البلدة و اذ ما[۲] وھو[۳] یستعمل فی غیر ذوی العقول مثل اذما تفعل افعل ای ان تفعل الخیاطة افعل الخیاطة و ان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان کان

۱- **قولہ وحیثما الخ**...... اس میں ما کافہ ہے جو مضاف ہونے سے روکتا ہے اسی طرح اذما میں مائے کافہ کے لحوق سے یہ دونوں ان شرطیہ کیساتھ زیادہ مشابہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اضافت سے ان کا ابہام دور ہوتا ہے اور عدم اضافت سے ان کے معنی میں ابہام پیدا ہوتا ہے جو ان شرطیہ کے ساتھ مزید مشابہت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بھی احتمال وجود و عدم کے اعتبار سے افادہ ابہام کرتا ہے تعلیق میں مشابہت تھی اب ابہام میں مزید ہوگئی چونکہ یہ دونوں لازم الاضافۃ ہیں اسلئے ما کافہ ہے اور این و متی لازم الاضافۃ نہیں لہذا ان سے لاحق ہونے والا ما کافہ نہیں بلکہ زائدہ ہے۔۱۲

۲- **قولہ اذ ما الخ**...... یہ اور حیثما بمنزلہ متی اور این ہیں فرق یہ ہے کہ بغیر لحوق ما شرط کیلئے مستعمل نہیں ہوتے کیونکہ لازم الاضافۃ ہیں اور اضافت معنی شرط کے منافی ہے اس لئے کہ معنی شرط مقتضی ابہام ہیں اور اضافت ابہام کو زائل کرتی ہے اور جب ما کافہ لاحق ہو کر اضافت سے روک دیتا ہے تو شرط کیواسطے صالح ہو جاتے ہیں۔۱۲

۳- **قولہ واذ ما الخ**...... شرح اللباب میں ہے کہ اذ اور حیث بھی عوامل سے ہیں جبکہ ما کافہ ان کے آخر میں آئے اول برائے زمان اور ثانی برائے مکان اور دونوں بنا بر ظرفیت منصوب المحل ہوتے ہیں فعل شرط ان میں عمل کرتا ہے باوجودیکہ متضمن معنی شرط ہوتے ہیں اور نظر بر آں ثابت ہوا کہ اذما ظرف زمان کے واسطے ہوتا ہے معلوم نہیں مصنف نے غیر ذوی العقول کیلئے ہوا کہاں سے اخذ کیا ہے۔۱۲

۲- **قوله اذما** ...... مثل ان حرف شرط ہے سیبویہ کے نزدیک دوکلموں سے مرکب نہیں بروزن فعلیٰ ہے جیسے مهما بروزن فعلیٰ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اذا میں معنی شرط ہیں اور مستقبل کیلئے موضوع ہے پھر بھی مضارع پر داخل ہوکر جزم نہیں کرتا تو اذ کس طرح جزم کرے گا درآنحالیکہ معنی شرط سے خالی اور ماضی کیلئے موضوع ہے نظر برآں ان کے نزدیک اذما اذ اور ما سے مرکب نہیں ہے بلکہ ان کی طرح مستقل حرف ہے بعض کے نزدیک اس کی اصل ان ما ہے اس میں ان حرف شرط ہے اور ما زائدہ نون ذال سے بدل گیا اس قول پر مرکب ہوا مگر حرف ہے مبرد اور ابن سراج نے کہا کہ یہ اذ ظرفیہ ہے اور اپنی اسمیت پر باقی اس کے آخر میں مائے کافہ آگیا جس نے اس کو شرط کیلئے صالح کردیا اور بمعنی مستقبل کر کے فعل مضارع کا جازم بنادیا جیسے حیث کہ مائے کافہ نے اس کو بھی ان صفات کیساتھ متصف کردیا ہے اس قول پر اذ ما مرکب ہے پس اذما بمعنی ان ہے برقول اولیٰ یا بمعنی متی بر قول ثانی جیسے۔

وانک اذتـــات مـــا انـــت آمـر بـــه تـلـف مـن ایـاه تـامـر آتیـا

تات بمعنی تفعل ہے اور تلف بمعنی تجد الفاء سے ماخوذ ہے متعدی بدو مفعول اول من اور ثانی آتیا ایاه مفعول بہ مقدم ہے تامر کا۔

۳- **قوله وهو یستعمل الخ** ...... پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اذما ظرف زمان متضمن معنی شرط ہوتا ہے اور مصنف اس کو ظرف زمان قرار نہیں دیتے غیر ذوی العقول کیلئے بتاتے ہیں جس کا کتب متداولہ میں اصلا ذکر نہیں شاید کاتب سے سہو واقع ہوا کہ اس نے مهما کی جگہ اذما تحریر کردیا کہ وہ غیر ذوی العقول کیلئے بھی آتا ہے کما مر اور اذما کی جگہ مهما لکھ دیا کہ یہ ظرف زمان کیواسطے آتا ہے پس یہاں پر مهما ہونا چاہیے تھا اور ماقبل میں اذما واللہ تعالیٰ اعلم۔

① اخفش نے کہا کہ کبھی زمان کے واسطے بھی آتا ہے ابن هشام نے مغنی اللبیب میں مذکورہ ذیل شعر کے بارے میں کہا هــذا البیت دلیل عـنـدی علیٰ مجیها للزمان یعنی حیثما کے برائے زمان آنے پر میرے نزدیک یہ شعر دلیل ہے کہ اس میں حیثما برائے زمان ہے۔

حیثمـــا تستـقـم یـقـدر لک ال لاه نـجـاحـا فـی غـابـرا لا زمـان

اسم جلالت کا کچھ حصہ مصراع اول کیساتھ اور کچھ مصراع ثانی کے ساتھ پڑھا جائے گا تاکہ وزن درست رہے یعنی لام تک مصراع اول کیساتھ باقی مصرع ثانی کیساتھ مغنی اللبیب کے حاشیہ میں خاتم المحققین علامہ محمد امیر مالکی مصری نے فرمایا الحق انه لا مانع من بقائها فیه للمکان حق یہ ہے کہ اس شعر میں حیثما کے برائے مکان رہنے پر کوئی مانع نہیں تو شعر مذکور دلیل نہ رہا کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اقول حیثما کے شعر مذکور میں برائے زمان ہونے پر لفظ غابر قرینہ ہے ورنہ معنی میں التیام باقی نہ رہے گا۔ فتامل ۱۲

ترکیب

قوله وحیثما وهو للمکان الخ ...... و حرف عطف مبنی بر فتح حیثما اسم شرط مبتدائے اول مرفوع تقدیرا و زائدہ مبنی بر فتح هو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول ل حرف جار مبنی بر کسر المکان مجرور جار

مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

قولہ مثل حیثما تقعد الخ...... مثل مضاف حیثما تقعد اقعد مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حیثما مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا سابق کی طرح یہاں پر بھی مثل حیثما تقعد الخ کو حیثما کی خبر قرار دے سکتے ہیں اور و کو اعتراضیہ اور ھو للمکان کو جملہ اعتراضیہ بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حیثما اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً تقعد فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تقعد فعل اپنے فعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اقعد فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون اقعد فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ان حرف شرط مبنی سکون تقعد فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی بر سکون القریۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تقعد فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اقعد فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فی حرف جار مبنی بر سکون القریۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اقعد فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون تقعد فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی بر سکون البلدۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تقعد فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اقعد فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فی حرف جار مبنی بر سکون البلدۃ مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اقعد فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ واذما وھو الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح اذما اسم شرط مبتدائے اول مرفوع تقدیراً او زائدہ مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول یستعمل فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم فی حرف جار مبنی بر سکون غیر مضاف ذوی مضاف الیہ مضاف العقول مضاف الیہ ذوی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا غیر مضاف کا غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو یستعمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ باعتبار مابعد کبریٰ اور باعتبار ماقبل صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

قولہ مثل اذما تفعل الخ...... مثل مضاف اذما تفعل افعل مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اذما مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا سابق کی طرح یہاں پر بھی مثل اذ ما تفعل الخ کو اذما مبتدا کی خبر قرار دے سکتے ہیں اور و کو اعتراضیہ اور ھو یستعمل الخ کو جملہ اعتراضیہ بر تقدیر ارادۂ معنی اذما مفعول بہ مقدم بر قول معنف اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون تفعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح تفعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ یا مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط افعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون افعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ان حرف شرط مبنی بر سکون تفعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح الخیاطۃ مفعول بہ تفعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط افعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون الخیاطۃ مفعول بہ افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون تفعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح الزراعۃ مفعول بہ تفعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط افعل فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون الزراعۃ مفعول بہ افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا ۱۲۔

قولہ وان کان الفعل الثانی الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص۔

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

الفعل الثانی مضارعا دون الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل اذ ما کتبت اکتب

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النكرات علی التمييز وهی اربعة اسماء الاول لفظ عشر

۱- **قولہ والرفع الخ**......اس کی تین وجہ ہیں،

ا- یہ کہ مضارع مذکور دلیل بر جزا ہے جزا نہیں وہ تو محذوف ہے تو یہ حکماً مقدم ہوا کہ دلیل بر جز اجملۂ مقدم ہوا کرتا ہے ای اکتب اذما کتبت لہٰذا مضارع مذکور پر معطوف مجزوم نہ ہوگا اور مضارع مذکور ایسے ناصب کا مفسر بن سکے گا جو کلمہ شرط پر مقدم ہو جیسے زیداً اذ ما اتانی اکرمہ یہ اکرم زیداً سے پیشتر مقدر اکرم کی تفسیر ہے یہ وجہ سیبویہ سے منقول ہے۔

۲- یہ کہ مضارع مذکور بتقدیر فا ہے ای فاکتب اور فا افادہ ربط میں قائم مقام جزم جزا ہوتی ہے اسی واسطے مضارع فا کے بعد کبھی مجزوم نہیں ہوتا خواہ شرط ماضی ہو جیسے ومن عاد فینتقم اللہ منہ خواہ مضارع جیسے فمن یومن بربہ فلا یخاف بخسا ولا رھقا اس وجہ پر مضارع مذکور جزا ہے اور اس پر معطوف کا مجزوم ہونا جائز ہوگا اور مضارع مذکور کا تفسیر ہونا ممتنع اس لئے کہ مابعد فا کی ماقبل کلمہ شرط پر تسلیط ممکن نہیں ورنہ کلمہ شرط کی صدارت رخصت ہو جائے گی اور تفسیر بننے کیلئے جواز تسلیط شرط ہے اور جب تسلیط ممکن نہیں تو مضارع مذکور ایسے ناصب کی تفسیر نہیں بن سکتا جو کلمہ شرط پر مقدم ہو یہ وجہ کوفیین اور مبرد سے مروی ہے۔

۳- یہ کہ مضارع مذکور نہ حکماً مقدم نہ بتقدیر فا بلکہ مضارع مذکور اور کلمہ شرط کے درمیان ماضی کے حائل ہو جانے سے کلمہ شرط کا عمل ضعیف ہو گیا کہ جب شرط میں لفظاً عمل نہیں کیا جو قریب تھی تو جزا میں کیسے کرے گا حالانکہ وہ بعید ہے اس وجہ پر مضارع مذکور جزا ہے اور اس پر معطوف میں جزم جائز اور مضارع مذکور کا تفسیر بننا ممتنع جیسے وجہ دوم پر دونوں باتیں تھیں رہی یہ بات کہ جزم اور رفع میں مساوات ہے یا اول احسن اور دوسرا احسن ہے تو اشمونی شرح الفیہ میں دوسرے احتمال کو اختیار فرمایا کہ تنزیل قرآن اسی پر ہے جیسے من کان یرید الحیاۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم من کان یرید حرث الأخرۃ نزدلہ فی حرثہ اور رفع کیلئے بجز اشعار کوئی شاہد نہیں جیسے

ولا بالذی ان بان عنہ حبیبہ یقول ویخفی الصبر انی لجازع

۲- **قولہ النوع الثامن الخ**......اس نوع کو نوع سابع کے بعد ذکر کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ نوع سابع میں مضارع کے عوامل کا بیان تھا اور مضارع کو اسم فاعل غیر معترف باللام کے ساتھ حرکات وغیرہ میں مشابہت حاصل ہے اور اسم فاعل غیر معرف باللام نکرہ ہوتا ہے اور اس نوع میں اسمائے عاملہ نکرہ کا ذکر ہے تو اس نوع میں مذکورہ اسمائے عاملہ کو نوع سابق میں مذکورہ اسماء عاملہ کے معمول مضارع کے مشابہ اسم فاعل غیر معرف باللام کے ساتھ نکارت میں مناسبت ہوئی ۱۲۔

۳- **قولہ النکرات**...... بکسر کاف نکرہ کی جمع ہے جس کے معنی لغت میں غیر معروف ہیں جیسے طلبۃ بمعنی مطلوب اور نحویوں کی اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو غیر معین کیواسطے موضوع ہو ۱۲۔

٤- **قولہ علی التمییز**...... بدویا باب تفعیل کا مصدر ہے اور اہل فارس بیک یا استعال کرتے ہیں التمییز پر الف لام عوض مضاف الیہ ہے اور تمییز اصطلاحاً بمعنی کسی چیز کا تمیز اصطلاحی ہونا جیسے استثنا بمعنی کسی چیز کا مستثنائے اصطلاحی ہونا پس علیٰ تمییزھا اصل میں علیٰ تمییزھا تھا جس کے معنی بیان بالا کے پیش نظر یہ ہوئے علیٰ کونھا تمییزا ای علیٰ کون الاسماء النکرات تمییزا یعنی نوع ثامن وہ اسماء ہیں جو اسمائے نکرہ کو ان کے تمیز ہونے کی بنا پر نصب کرتے ہیں لغت میں تمیز بمعنی جدا کردن ہے اور اصطلاح میں وہ اسم جو ذات مقدرہ یا مذکورہ سے اس ابہام کو دور کرے جو معنی موضوع لہٗ میں ہو اور تمیز کو تفسیر

اور تبیین اور ممیز بھی کہتے ہیں۔۱۲

۵- قولہ الاول لفظ عشر.

س: اس مقام پر لفظ عشر سے مطلق عدد مراد ہے معدود مراد نہیں اور جب معدود میں استعمال سے پیشتر لفظ ثلثۃ سے عشرۃ تک اعداد مراد ہوں تو ان کو لفظ تا کے ساتھ تعبیر کیا کرتے ہیں کہ یہ ان کی اصل وضع ہے جیسے کہا جاتا ہے ثلث نصف ستۃ ثلث نصف ست نہیں کہتے اور جب معدود موئنث میں استعمال کرتے ہیں تو تا ساقط ہو جاتی ہے اسی واسطے ثلثۃ عشرۃ کو تا کے ساتھ اصول سے شمار کیا ہے اور بغیر تا کو فروع سے اور واحد و اثنان کو برعکس کہ یہ دونوں بغیر تا اصول سے ہیں اور تا کے ساتھ فروع سے نظر بر آں مصنف پر لازم تھا کہ اس مقام پر لفظ عشر کو تا کیساتھ تحریر فرماتے جیسے کہ صاحب مصباح نے تحریر کیا ہے؟

ج: تقریر سوال سے معلوم ہو گیا کہ لفظ عشر بغیر تا کو معدود کیساتھ استعمال کرتے ہیں اور بدون معدود استعمال نہیں کرتے بخلاف لفظ عشر مع التاء کہ اسکو معدود کے ساتھ اور بغیر معدود دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو مصنف نے اس مقام پر بغیر تا کو اس لئے ذکر فرمایا تا کہ اول امر میں اس جانب اشارہ ہو جائے کہ اس کا ناصب ہونا اسی وقت ہے جب کہ معدود کیساتھ مستعمل ہو اور جبکہ بغیر معدود عدد میں استعمال کریں تو علم اور غیر طالب تمیز ہوگا اور اس وقت مع التاء ہی ہوگا تو غیر منصرف بھی ہوا کہ علمیت اور تانیث بھی پائی جارہی ہے جیسے عشرۃ ضعف خمسۃ میں عشرۃ کو رفع بغیر تنوین اور خمسۃ پر نصب بغیر تنوین پڑھا جائے گا کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں اسپر نصب آتا ہے۔۱۲

ترکیب

الفعل موصوف الثانی صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم مضارعا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص مضارعا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر دون مضاف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الفعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر الفعل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ دون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح الوجھان مبتدا فی حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر الفعل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتان مقدر کا ثابتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا الجزم خبر احدھما مقدر کی احد مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الوجھان م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح الرفع خبر مبتدا مقدر ثانیھما کی ثانی مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الوجھان م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا

13

مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ الوجھان کو مبدل منہ قرار دیں اور الجزم معطوف علیہ اور الرفع معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر بدل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مبتدا ہوا۔

قوله اذا ما کتبت الخ ...... مثل مضاف اذا ما کتبت اکتب مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے جوازو جھین مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اذما اسم شرط مفعول فیہ یا مفعول بہ مقدم منصوب محلا کتبت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح کتبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ یا مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اکتب فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون اکتب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله النوع الثامن الخ ...... النوع موصوف الثامن صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا اسماء موصوف تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء الاسماء موصوف النکرات صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ علیٰ حرف جار مبنی سکون التمییز مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اسماء موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله وھی اربعة اسماء الخ ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء اربعة ممیز مضاف اسماء تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله الاول لفظ عشر الخ ...... الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الاسم الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت الاسم موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا لفظ مضاف عشر معطوف علیہ مجرور لفظاً یا مجرور محلاً یا تقدیراً جب کہ اس کو حکایت قرار دیں جیسے کہ بعد میں آنے والے الفاظ حکایت ہیں مگر حکایت ہونے کی تقدیر پر یہ مرفوع پڑھا جائے گا بقرینۂ مابعد اور حکایۃ بعض کے نزدیک از قبیل مبنیات ہے اور بعض کے نزدیک از قبیل معربات کما فی الفوائد الشافیہ۔

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

او عشرون او ثلثون او اربعون او خمسون او ستون او سبعون او ثمانون او تسعون اذا رکب مع احد او اثنین او ثلث او اربع او خمس او ست او سبع او

ثمان او تسع فان کان الممیز مذکرا فطریق الترکیب فی لفظ احد

۱- **قوله او عشرون الخ**...... یہ عشر پر معطوف ہے چونکہ حکایت ہے اور حکایت میں دو مذہب ہیں بعض کے نزدیک مبنی اور بعض کے نزدیک معرب لہذا مجرور محلا ہوا یا تقدیرا حکایت اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک کلام سے اٹھا کر دوسرے کلام میں ذکر کیا جائے مگر اسی حالت کے ساتھ جو پہلے کلام میں تھی جیسے سیبویہ نے کہا کہ ایک اعرابی سے دو شخصوں کے بارے میں بایں الفاظ سوال کیا گیا انهما قرشیان تو اس نے جواب میں کہا لیس بقرشیان اور ایک دوسرے عربی نے الیس قرشیا سوال کے جواب میں کہا لیس بقرشیا پہلے سوال میں قرشیان مرفوع اور دوسرے میں قرشیا منصوب تھا ہر دو مجیب نے اپنے اپنے جواب میں حالت سابقہ رفع ونصب کے ساتھ نقل کیا ہے ورنہ جواب میں دونوں بائے جارہ کے مدخول ہیں حکایت مقصود نہ ہوتی تو بقرشیین اور بقرشی کہا جاتا۔۱۲

۲- قوله عشرون ......احسن یہ تھا کہ مصنف لفظ عشر پر اختصار کرتے لفظ عشرون اور اس کے نظائر ثلثون وغیرہ کو ذکر نہ فرماتے کیونکہ یہاں پر عوامل سماعیہ کا بیان ہو رہا ہے اور عشرون وغیرہ عوامل سماعیہ سے نہیں بلکہ عوامل قیاسیہ سے ہیں اسلئے کہ ان کے ساتھ نون مشابہ بنون جمع پیوستہ ہے جس کے لحوق سے اسم کی تمامیت ہوتی ہے تو یہ سب اسم تام ہوئے اور اسم تام عوامل قیاسیہ میں معدود ہے اور لفظ احد اثنان ثلث وغیرہ کے ساتھ ان کی ترکیب اسم تام ہونے سے ان کو خارج نہیں کرتی تو جس طرح بدون ترکیب اسم تام ہیں اسی طرح ترکیب کے ساتھ بھی۔

س: اسم کی تمامیت جس طرح نون مشابہ بنون جمع سے ہوتی ہے اسی طرح تنوین مقدر سے بھی جیسے زید اکثر منک مالا میں اکثر کی تمامیت بتنوین مقدر ہے پس تقریر بالا سے لازم آیا کہ لفظ عشر اور کم خبریہ کا ذکر بھی اس مقام پر مناسب نہ ہو کیونکہ یہ بھی بعد ترکیب بسبب تقدیر تنوین اسم تام ہیں چنانچہ کتب نحو میں تمامیت بتقدیر تنوین کی مثال میں احد عشر رجلا کو پیش کیا ہے اور اسم تام عوامل قیاسیہ میں معدود تو عشرون کی طرح عشر اور کم خبریہ کا ذکر بھی اس مقام پر خلاف مقصود؟

ج: جیسے افعال ناقصہ افعال مقاربہ وغیرہ بعض وجوہ کی بنا پر مطلق فعل سے ممتاز ہیں مثلا افعال ناقصہ کا دخول مبتدا خبر پر ہوتا ہے اور افعال مقاربہ کیلئے شرط ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع ہو بخلاف دیگر افعال کے بجو فرق کی وجہ سے ان کو عوامل سماعیہ میں شمار کیا گیا مطلق فعل کے ساتھ عوامل قیاسیہ میں ذکر نہیں کیا ایسے ہی ان دونوں میں بھی فرق ہے جس کی بنا پر عشر اور کم خبریہ کا ذکر عوامل سماعیہ میں درست اور عشرون کا درست نہیں وہ فرق یہ ہے کہ عشر اور کم خبریہ کی تمامیت تنوین مقدر سے ہوتی ہے جو ظاہر نہیں مخفی ہے بخلاف عشرون کہ اس کی تمامیت نون مشابہ بنون جمع سے ہوتی ہے جو مخفی نہیں بلکہ ظاہر ہے عشر اور کم خبریہ کا نصب دینا صرف بعض صورتوں میں مسموع عشر کا ترکیب کے ساتھ کہ بغیر ترکیب ناصب نہیں بلکہ تمیز کی طرف مضاف ہونے کے باعث جار اور اسم تام ہے تو عوامل قیاسیہ میں داخل اور کم اس وقت ناصب ہوتا ہے جبکہ اس میں اور تمیز میں فاصلہ ہو ورنہ وہ بھی تمیز کی جانب مضاف ہوتا ہے تو اسم تام ہوا اور عوامل قیاسیہ میں داخل بخلاف عشرون کہ وہ ترکیب اور عدم ترکیب دونوں حالت میں ناصب ہے پس عشرون کو بحالت ترکیب عوامل سماعیہ سے شمار کرنا اور بحالت عدم ترکیب عوامل قیاسیہ سے مناسب نہیں مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ

بحالت ترکیب عشرون کیلئے بعض احکام خلاف قیاس ہیں جن کی بنا پر عوامل سماعیہ میں شمار کیا گیا وہ یہ کہ پہلا جز مذکر کیلئے تا کے ساتھ آتا ہے اور مؤنث کیلئے بغیر تا جیسے ثلثة وعشرون رجلا وثلث وعشرون امراة اور بحالت عدم ترکیب چونکہ کوئی حکم خلاف قیاس نہیں اس لئے عوامل قیاسیہ میں داخل کیا گیا مخفی نہ رہے کہ مصنف کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ ناصب فقط لفظ عشر اور عشرون ہے ورتر کیب نصب دینے کیواسطے شرط ہے اور نحویوں کی عبارت سے یہ ظاہر ہوتا کہ ناصب عدد مرکب ہے مثلاً احد عشر رجلا میں احد عشر ناصب ہے صرف لفظ عشر نہیں دونوں قول میں تطبیق دی جا سکتی ہے۔ فتامل

۳- **قوله اذا ركب الخ**...... سابق کلام سے مستفاد فعل کا مفعول فیہ ہے یعنی ینصب لفظ عشر وعشرون اذا ركب الخ لفظ عشر بدون ترکیب ناصب نہیں کما مر اور لفظ عشرون ناصب ہے مگر وجہ مذکور کے پیش نظر مصنف نے اس کو عوامل قیاسیہ سے شمار کیا ہے۔۱۲

٤- **قوله مع احد الخ**...... یہ برائے مذکر اور برائے مونث احدی احد اصل میں وحد اور احدی اصل میں وحدی تھا او دونوں میں ہمزہ سے بدل گیا جیسے وناة اور وشاح میں ہمزہ سے بدلا اور آفاة و اشاح ہو گئے اور احد بمعنی واحد اور احدی بمعنی واحدة ہے بروقت ترکیب اعداد میں بنظر تخفیف واحد اور واحدة کی جگہ احد اور احدی استعمال کرتے ہیں اور احدی کا الف برائے تانیث ہے برائے الحاق نہیں جیسے کہ بعض نے گمان کیا ہے۔۱۲

۵- **قوله اوثلث الخ**...... اگر اس مقام پر ثلث اربع وغیرہ کی جگہ ثلثة اربعة وغیرہ تا کے ساتھ فرماتے تو احد واثنین کے ساتھ مناسبت رہتی کیونکہ جس طرح احد واثنین مذکر کیلئے آتے ہیں اسی طرح ثلثة واربعة وغیرہ بھی جواب۔ مناسبت اب بھی باقی ہے وہ یہ کہ جس طرح احدو اثنین میں علامت تانیث نہیں پائی جاتی اسی طرح ثلث اربع وغیرہ میں۔

٦- **قوله ثمان الخ**...... اصل میں ثماني تھا قاض کی طرح اعلال ہوا کہ بوجہ ثقل یا سے ضمہ ساقط کیا گیا اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا یا گر گئی ثمان ہو گیا اور عشرة کے ساتھ مرکب ہوتا ہے تو یا لوٹ کر مبنی بر فتح ہو جاتی ہے اور کبھی ساکن رہتی ہے جیسے معدی کرب میں اور کبھی یا کو محذوف کر دیتے ہیں اس وقت نون مفتوح ہو جاتا ہے تا کہ اپنے نظائر ثلث واربع وغیرہ کیساتھ موافق ہو جائے کہ ان کا آخر بھی عشرة کے ساتھ ترکیب کے وقت مفتوح ہوتا ہے اور کبھی نون کو کسرہ دے دیتے ہیں تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے اور کبھی ثماني کی یا کو غیر ترکیب میں حذف کر دیتے ہیں اور اعراب کو نون پر جاری کیا جاتا ہے جیسے صلی ثمان ركعات میں نون پر نصب پڑھتے ہیں۔۱۲

① اسی طرح اثنتین اور ثنتین یہ ثنی سے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کے معنی دو۔۱۲

② بغیر تا کے یا تا کے ساتھ جیسے ثلثة اسی طرح باقی ہیں۔۱۲

ترکیب

او...... حرف عطف مبنی بر سکون عشرون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون ثلثون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون اربعون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون خمسون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون ستون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون سبعون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون ثمانون معطوف مجرور محلا یا تقدیرا او حرف عطف مبنی بر سکون تسعون معطوف یا تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوفات

سے ملکر مضاف الیہ لفظ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ اذا رکب الخ ...... اذا ظرف زمان مضاف رکب فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لفظ عشر او عشرون الخ مع مضاف احد معطوف علیہ مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون اثنین معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون ثلث معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون اربع معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون خمس معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون ست معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون سبع معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون ثمان معطوف مجرور لفظا او حرف عطف مبنی بر سکون تسع معطوف مجرور لفظا احد معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ رکب فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ھذا مقدر کی ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ جس کا مشار الیہ نصب لفظ عشر الخ ہے مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ فان کان الممیز الخ ...... فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب ال حرف تعریف مبنی بر سکون ممیز اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر ممیز اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اللفظ کی موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم فعل ناقص مذکرا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر لفظا مذکر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح طریق مضاف الترکیب مصدر فی حرف جار مبنی بر سکون لفظ مضاف احد معطوف علیہ مجرور لفظا۔

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

و اثنان مع عشران تقول احد عشر رجلا و اثنا عشر رجلا بتذکیر الجزأین و ان کان مؤنثا فتقول احدی عشرۃ امرأۃ و اثنتا عشرۃ امرأۃ بتانیث الجزأین وطریق ترکیب غیرھما الیٰ تسع مع عشران تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلا واربعۃ عشر رجلا الیٰ تسعۃ عشر رجلا

۱- **قولہ احد عشر الخ**...... اس سے تسعۃ عشر تک کی تمیز منصوب ہوتی ہے نہ مجرور اس لئے کہ مجرور باضافت ہوگی اور یہ تقدیر اضافت تین اسموں کا ایک کر دینا لازم آئے گا دو عدد اور ایک تمیز اور یہ مکروہ ہے شرح صمدیہ اور مفرد ہوتی ہے نہ جمع اس لئے کہ مفرد اصل ہے اور جمع سے اخف اور مقصود تمیز سے تفسیر ہے جو مفرد سے حاصل تو بدون ضرورت مفرد سے جمع کی طرف عدول کی اجازت نہیں۔۱۲

۲- **قولہ واثنا عشر الخ**...... جمہور نحات کا مذہب یہ ہے کہ اس کا جزو اول بوجہ ظہور اختلاف معرب ہے جیسے جائنی اثنا عشر رجلا رایت اثنی عشر رجلا کہ جزاول کا آخر بحالت رفع الف تھا اور بحالت نصب یا ہوگیا وجہ یہ ہے کہ اثنان حذف نون کے بعد گویا عشـــــر کی طرف مضاف ہوگیا اس لئے کہ حذف نون تثنی غیر اضافت میں معہود نہیں تو یہ حکما مضاف ہوا اور مضاف ہونا موجب بنا نہیں تو معرب رہا اور ہمع الھوامع میں یہ وجہ بیان فرمائی کہ جزدوم نون کے قائم مقام ہے تو جزاول معرب رہا جیسے کہ نون کے ساتھ معرب تھا چونکہ جزدوم قائم مقام نون ہے اسی واسطے اضافت جائز نہیں تو اثنا عشرک اور اثنتا عشرتک کہنا درست نہیں کہ اضافت نون کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی بخلاف باقی نظائر کہ ان کی اضافت جائز ہے جیسے احد عشرک وثلثۃ عشرک اور ابن درستویہ نے کہا کہ اثنا عشر کا جزاول الف ویا پرمنی ہے جیسے اس کے نظائر ہ ثلث عشر وغیرہ کا جزاول منی ہوتا ہے اور یہ اختلاف کہ بحالت رفع اثنا عشر اور بحالت نصب وجر اثنی عشر ایسا ہی ہے جیسا الذان و الذین اور ھذان وھذین میں کہ یہ اختلاف باختلاف عوامل نہیں جو معرب میں ہوتا ہے بلکہ الذان اور ھذان برائے تثنیہ مرفوع موضوع ہیں اور اللـذیـن وھـذین برائے تثنیہ منصوب ومجرور ہاں صورت معرب پر ضرور واقع ہیں معرب نہیں کیونکہ علت بنا مشابہت بالحروف متحقق ہے اسی طرح اثنا برائے تثنیہ مرفوع اور اثـنـی برائے تثنیہ منصوب ومجرور موضوع ہیں تو ان کا اختلاف بوضع مستانف ہے نہ اختلاف عوامل سے اس صورت میں مرکبات عددیہ ایک نہج پر ہوجائیں گے۔۱۲

۳- **قولہ احدی عشرۃ الخ**...... بحالت ترکیب لفظ عشرۃ میں بنی تمیم شین کو کسرہ دیتے ہیں تاکہ توالی چہار فتحات لازم نہ آئے جو ترکیب کیساتھ موجب ثقل ہے جیسے احدی عشرۃ واثنتا عشرۃ یا توالی پنج فتحات جیسے ثلث عشرۃ تاتسع عشرۃ کہ ان میں پانچ فتحات کی توالی لازم آتی ہے چار فتحات لفظ عشرۃ کے اور ایک جزاول کے آخر کا اور اہل حجاز شین کو ساکن پڑھتے ہیں کہ توالی سے پیدا شدہ ثقل سکون سے زائل ہوگا نہ کسرہ سے کیونکہ سکون فتح سے اخف ہے اور فتح کسرہ سے تو کسرہ دینے کی صورت میں ازالہ ثقل بالثقل لازم آئے گا اور کبھی بعض حضرات فتح باقی رکھتے ہیں بایں خیال کہ ترکیب کو ثقل میں دخل تھا اور وہ عارضی چیز ہے جس کا اعتبار نہیں چنانچہ اثـنـتـا عشرۃ عینا بہر سہ وجوہ پڑھا گیا ہے لیکن فصیح لغت اہل حجاز ہی ہے اسی واسطے قرأت متواترہ میں سکون ہے اور شاذہ میں کسرہ اور فتح۔

س: اثـنـتـا عشرۃ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے اس آیت میں لیکن یہ قاعدہ اس آیت سے منقوض ہوجاتا ہے وقـطـعـنـا ھم اثنتی عشرۃ اسباطا کیونکہ اسباط جمع ہے؟

ج: اسباط تمیز نہیں بلکہ یہ اثنتا عشرۃ سے بدل الکل ہے اور تمیز فرقۃ محذوف ہے اگر یہ تمیز ہوتا تو عدد کی تذکیر لائی جاتی اور اثنا عشر کہا جاتا عدد کو واحد کے اعتبار سے لایا جاتا ہے اور واحد سبط مذکر ہے اور تمیز مفرد ہوتی کیونکہ عدد مرکب کی تمیز مفرد ہوا کرتی ہے۔۱۲

٤- قوله وطريق تركيب غيرهما الخ...... غیر سے مراد از ثلث تاتسع ہے اور یہی حکم ہے لفظ بضعة اور بضع کا جو بکسر با اور بعض کے نزدیک بفتح با بمعنی پارہ عدد ہے اس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے جب ان کی ترکیب عشر کے ساتھ ہوگی تو یہ بھی نصب دیں گے جیسے بضعة عشر رجلا وبضع عشر امرأة اسی طرح بنا بر مشہور جب عشرين وراس کے نظائر ثلثين وغیرہ کیساتھ ترکیب ہو جیسے بضعة وعشرون رجلا وبضع وعشرون امرأة لیکن جوہری اس کا انکار کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے فرمایا اذا جاوزت لفظ العشرة ذهب البضع فلا تقول بضع وعشرون چونکہ یہ دونوں ثلثة تاتسعة میں داخل ہیں اس لئے مصنف نے ان کو اسم خامس قرار نہیں دیا۔۱۲

① یہ مطابق قیاس ہے۔۱۲

② یہ بھی قیاس کے مطابق ہے۔۱۲

③ یعنی احد اور اثنان کے غیر کی ترکیب کا طریقہ وہ غیر ثلث سے تسع تک ہے۔۱۲

ترکیب

و...... حرف عطف مبنی بر فتح اثنان معطوف مجرور محلا یا تقدیرا علی اختلاف القولين في الحكاية كما مر معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ لفظ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مع مضاف عشر مضاف الیہ مجرور لفظا مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ التركيب مصدر اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر مضاف الیہ طريق مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی تقول فعل مضارع معروف منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ۔۔۔ مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح احد عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلا ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اثنا عشر مرکب بنائی منصوب محلا جز و ثانی مبنی بر فتح اور جز و اول معرب مگر اس جگہ حکایۃ ہونے کے باعث ایک قول پر مبنی بر علامت رفع ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر تذكير مصدر مضاف الجزأين مضاف الیہ مجرور لفظا مفعول بہ منصوب معنیً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتين مقدر کا ثابتين اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں هما پوشیدہ جس میں ها ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتين اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مراد اللفظ ہو کر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر طريق مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله وان كان مونثا الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون كان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المميز مونثا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مونثا اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر لفظا کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے

ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح تقول فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مرفوع لفظا اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح احدی عشرۃ مرکب بنائی جزء اول مبنی برسکون اور جزو دوم مبنی بر فتح منصوب محلا ممیز امراۃ تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اثنتا عشرۃ مرکب بنائی منصوب محلا جز واول معرب ہے مگر یہاں پر حکایۃ ہونے کے باعث ایک قول پر مبنی بر علامت رفع جز ودوم مبنی بر فتح ممیز امراۃ تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر تانیث مصدر مضاف الجزئین مضاف الیہ مجرور لفظا مفعول بہ منصوب معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مراد اللفظ ہوکر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وطریق ترکیب غیرھما الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح طریق مضاف ترکیب مصدر مضاف الیہ مضاف غیر مضاف الیہ مضاف مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے احد و اثنان م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال الی حرف جار مبنی برسکون تسع مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا منتھیا مقدر کا منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال منتھیا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مع مضاف عشر مضاف الیہ مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ترکیب مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے ملکر مضاف الیہ طریق مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون تقول فعل مضارع معروف منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح ت علامت خطاب مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی برسکون ال حرف تعریف مبنی برسکون مذکر اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مذکر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت اللفظ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی برسکون ال حرف تعریف مبنی برسکون مؤنث اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مؤنث اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت اللفظ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو ثلثۃ عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلا ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اربعۃ عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلا ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال الی حرف جار مبنی برسکون تسعۃ عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مجرور محلا ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا منتھیین مقدر کا منتھیین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر

مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون منتهیین اسم فاعل، اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال اول اور عند التحقیق اربعة عشر رجلا کے بعد معطوف مع حرف عطف وما زاد عليها مقدر ہے اور یہ زاد کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیوں کہ الیٰ کا ماقبل ممتد ہوتا ہے اور ضمیر مذکور میں امتداد ہے کہ وہ خمسة عشر رجلا سے ثمانية عشر رجلا تک کو شامل ہے اسی طرح آئندہ اربع عشرة امراة کے بعد وما زاد عليها مقدر ہے اور الی تسع عشرة الخ ضمیر زاد سے حال ہے۔ کذا فی الفوائد الشافیہ ۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

بتأنيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني وفي المؤنث ثلث عشرة امرأة و اربع عشرة امرأة الىٰ تسع عشرة امرأة بتذكير ① الجزء الاول و تانيث الجزء الثاني ② واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الىٰ تسع مع عشرون واخواته الىٰ تسعين علىٰ سبيل العطف

۱- **قوله بتانيث الجزء الاول الخ**...... جزو اول سے مراد از ثلثة تا تسعة یہ بعد ترکیب اسی حال پر ہے جس پر قبل ترکیب تھے یعنی تا کے ساتھ کیونکہ از ثلثة تا تسعة جب بدون ترکیب مستعمل ہوں تو مذکر کیلئے مونث یعنی تا کے ساتھ آتے ہیں اور مونث کیلئے مذکر یعنی بدون تا نحویوں کی پیش کردہ مشہور تر دلیل اس دعویٰ پر یہ ہے کہ معدود اس صورت میں جماعۃ ہوتی ہے اور جماعۃ مؤنث ہے اس لئے تا لاحق کرتے ہیں اور مذکر چونکہ مونث سے سابق ہے لہذا اس نے علامت کو قبول کرلیا اور مونث میں اس علامت کو ترک کردیا تاکہ دونوں میں فرق ہوجائے کہ ترک علامت بھی علامت ہے اور قوی تر دلیل یہ ہے کہ عدد مافوق الاثنین باعتبار اصل وضع تا کے ساتھ موضوع ہے جس کو صفحہ ۱۳۹ کے حاشیہ نمبر ۵ میں ہم بیان کرچکے ہیں جب اس کو معدود مذکر میں استعمال کرتے ہیں جو بہ نسبت مونث اصل ہے تو اس کی تا کو باقی رکھتے ہیں جو باعتبار اصل وضع تھی اور جب معدود مونث میں استعمال کرتے ہیں تو تا کو ساقط کردیا جاتا ہے تاکہ مذکر و مونث میں فرق ہوجائے۔

۲- **قوله وتذكير الجزء الثاني الخ**...... بایں طور کہ اسی حال پر رکھا گیا جس پر قبل ترکیب تھا یعنی بغیر تا اگر جزو ثانی کو مونث لایا جائے تو کلمہ واحدہ حکما میں ایک جنس کی دو علامت تانیث کا اجتماع لازم آئے گا جو عرب کے نزدیک مکروہ ہے بخلاف احدى عشرة کہ اس میں دو علامت تانیث ضرور ہیں مگر ایک جنس کی نہیں اول میں الف مقصورہ ہے اور دوم میں تا اور بخلاف اثنتا عشرة کہ اثنتا کی تا ثنتان کی تا پر محمول ہے جو یا کے عوض ہے کیونکہ یہ ثنی سے ماخوذ ہے پس اثنتا کی تا خالص تانیث کے واسطے نہ ہوئی اور عشرة کی خالص تانیث کیلئے ہے تو اتحاد جنسیت بکمالہ مفقود ہوگیا۔

۳- **قولہ وتانیث الجزء الثانی الخ**...... اس کی وجہ یہ ہے کہ بحالت عدم ترکیب موئث کیلئے جزو ثانی عشر کی تذکیر اس لئے واجب تھی کہ بر تقدیر تانیث مذکر اور موئث میں فرق باقی نہ رہے گا کیونکہ مذکر کیلئے بھی تانیث ہوتی ہے جس کی وجہ صفحہ ۱۳۹ کے حاشیہ نمبر ۵ میں گزر گئی تو بحالت عدم ترکیب تانیث کیلئے عدم فرق مانع تھا یہ مانع بروقت ترکیب زائل ہوگیا کیونکہ موئث میں جزو اول کی تذکیر ہوتی ہے اور مذکر میں تانیث جس سے موئث و مذکر میں فرق باقی رہتا ہے اور جب جزو اول کی تذکیر سے مانع زائل ہوا تو جزو ثانی کی تانیث واجب ہوگئی۔

فائدہ

لفظ عشر کی ترکیب کا طریقہ آحاد کے ساتھ باستثنائے اثنان یہ ہے کہ حرف عطف کو حذف کریں پھر دونوں اسم کو ایک کر کے فتح پر مبنی کر دیں مبنی اسلئے کئے جائیں گے کہ جزو ثانی حرف عطف کے معنی کو متضمن ہے اور معنی حرف کا تضمن موجب بنا ہے تو جزو ثانی مبنی ہوا اور جزو اول مبنی اسلئے ہوگا کہ اس کا آخر وسط کلمہ میں واقع ہے جو محل اعراب نہیں اور فتح اس لئے کہ اس میں خفت ہے جو ترکیب سے پیدا شدہ ثقل کو زائل کر دیتی ہے چونکہ عشر کو بہ نسبت عشرون مرتبہ آحاد سے قرب ہے جس کے الفاظ مفرد ہوتے ہیں لہذا بطریقہ مذکور عشر کا آحاد کے ساتھ مرکب کیا گیا جس سے صورت مفرد حاصل ہوگئی۔۱۲

٤- **قولہ عشرون وثلثون واربعون وخمسون وستون وسبعون وثمانون وتسعون الخ**...... کو عقود ثمانیہ کہتے ہیں موافق قیاس یہ بات تھی کہ عشرون کے معنی کی ادائیگی لفظ عشر کے تثنیہ یعنی عشران سے کی جاتی کیونکہ دو عشرے عشرون ہوتے ہیں اور ثلثون کی ثلث عشرات اور اربعون کی اربع عشرات اور خمسون کی خمس عشرات اور ستون کی ست عشرات اور سبعون کی سبع عشرات اور ثمانون کی ثمانی عشرات اور تسعون کی تسع عشرات کے ساتھ کی جاتی لیکن تخفیف مقصود تھی اس لئے مضاف الیہ عشرات کو حذف کر دیا اور مضاف مع مضاف الیہ ایک کلمہ کے مانند تھا اس لئے کہ مجموعہ سے ایک عدد مراد ہے جیسے عشرۃ اور مائۃ اور الف سے پس مضاف مع مضاف الیہ کلمہ موئث بالتا کے مثل ہوا جب مضاف الیہ حذف کیا گیا تو کلمہ موئث بالتا محذوف الکلام کے مشابہ ہوگیا جیسے ثبۃ بالضم بمعنی جماعت اور قلۃ بالضم بمعنی گلی ڈنڈا کہ اول ناقص یائی اور دوم ناقص واوی ہے مگر فرق یہ ہے کہ ثبۃ اور قلۃ بعد حذف لام اس معنی میں مستعمل ہیں جس میں قبل حذف لام تھے بخلاف ثلث وغیرہ کہ یہ بمعنی ثلث عشرۃ وغیرہ مستعمل نہیں الغرض جب ثلث وغیرہ بعد حذف مضاف الیہ عشرات کلمہ موئث بالتاء محذوف اللام کے مشابہ ہوئے اور کلمہ موئث بالتا محذوف اللام کی جمع واو نون اور یا نون کیساتھ بکثرت آتی ہے جیسے ثبون وثبین اور قلون وقلین تو بربنائے مشابہت ان کیساتھ بھی واو نون و یا نون لاحق کر کے حصول تخفیف کے پیش نظر ثلثون وثلثین اور اربعون واربعین وغیرہ بولنے لگے پس ثلثون وثلثین بمعنی ثلث عشرات اور اربعون واربعین بمعنی اربع عشرات ہوئے لیکن ان میں واو اور یا جمع کی علامت نہیں ورنہ اہل عرب سے ثلثون کا اطلاق تسعۃ پر ثابت ومنقول ہوتا کہ اس میں تین ثلث ہیں اور اقل جمع تین ہے اسی طرح عشرون کا اطلاق ثلثون پر کہ اس میں تین عشرے ہیں مذکورہ بالا وجہ تخفیف ثلث عشرات تا تسع عشرات میں جاری ہوتی ہے اور عشران کی وجہ تغییر میں یہ کہا جاتا ہے کہ تغییر میں ابتداء عشران سے کی کہ اس کو عشرون کے ساتھ بدل دیا جو صورۃ جمع ہے تاکہ اس کے نظائر ثلث عشرات وغیرہ میں جمع غیر قیاسی کے

واسطے تمہید اور توطئہ ہو جائے اس لئے کہ مثنی کی جمع قیاسی نہیں ہوتی۔

۵- **قوله واخوانه الخ**...... یعنی نظائر عشرون جو ثلثون واربعون وخمسون وستون وسبعون وثمانون ہیں اور ایک تسعون کہ جو کتاب میں مذکور ہے۔۱۲

٦- **قوله علىٰ سبيل العطف الخ**...... یعنی عقود کو نیف (اکائیوں) پر عطف کیا جائے گا بطریق مزج نہیں جیسے عشر کے ساتھ تھا چنانچہ بطریق عطف یوں کہا جائے گا احد وعشرون واثنان وعشرون الخ اس لئے کہ عشرون اور اس کے نظائر کو مرتبہ آحاد سے بعد ہے بخلاف عشر کہ اس کو قرب تھا اسی واسطے اس کو مزج کیا گیا۔۱۲

① تا کہ جزو اول اسی حال پر باقی رہے جس پر قبل ترکیب تھا۔ وہ یہ کہ بحالت عدم ترکیب مؤنث کیلئے تذکیر کیساتھ لایا جاتا ہے۔۱۲

② اور ایسے ہی اس کے نظائر اثنتين وثنتين۔۱۲

ترکیب

بما...... حرف جار مبنی بر کسر تانیث مصدر مضاف الجزء موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً چونکہ تانیث مصدر کا مفعول بہ ہے تانیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح تذكير مصدر مضاف الجزء موصوف الثانی صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بربنائے مفعولیت از مصدر تذكير مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف تانیث معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں هما پوشیدہ جس میں ها ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال دوم جب ایک ذوالحال سے دو یا دو سے زیادہ حال ہوں تو ان کو احوال مترادفہ کہتے ہیں لہذا یہ دونوں حال مترادفہ ہوئے اور اگر حال دوم کو حال اول کی ضمیر سے حال قرار دیں تو دونوں کو احوال متداخلہ کہیں گے الحاصل ذوالحال اپنے دونوں احوال مترادفہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ثلث عشرة مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلاً ممیز امرأة تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اربع عشرة مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلاً ممیز امرأة تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال الیٰ حرف جار مبنی بر سکون تسع عشرة مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مجرور محلاً ممیز امرأة تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا منتهيين مقدر کا منتهيين اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں هما پوشیدہ جس میں ها ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون منتهيين اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول اور بما حرف جار مبنی بر کسر تذكير مصدر مضاف الجزء موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً تذكير مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح تانیث مصدر مضاف الجزء موصوف الثانی صفت موصوف اپنی

صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال دوم ذوالحال اپنے دونوں احوال مترادفہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل وارظرف لغواور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ واما طریق الترکیب الخ...... و حرف استیناف مبنی بر فتح اما حرف شرط برائے تفصیل مبنی بر سکون اس کی شرط یوجد شیئ محذوف لزو یق مضاف الترکیب مصدر فی حرف جار مبنی بر سکون الواحد معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الاثنین معطوف وما زاد علیھما مقدر جس میں و حرف عطف مبنی بر فتح ما اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً زاد فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال الی حرف جار مبنی بر سکون تسع مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا منتھیا مقدر کا منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال منتھیا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول علی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الواحد والاثنین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور ملکر ظرف لغو زاد فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر معطوف الواحد معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مع مضاف عشرون حکایۃ مجرور محلاً یا تقدیراً معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اخوات مضاف مجرور لفظاً ہ ضمیر مجرور متصل مبنی بر کسر مجرور محلاً مضاف الیہ اخوات مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال الی حرف جار تسعین مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا منتھیۃ مقدر کا منتھیۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال منتھیۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف عشرون معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ الترکیب مصدر اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر مضاف الیہ طریق مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا علی حرف جار مبنی بر سکون سبیل مضاف العطف مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔ ۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب الواحد والاثنين لا في غيرهما احد وعشرون رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء الاول وان كان المميز مونثا فتقول احدى وعشرون امراة واثنتان وعشرون امراة بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد والاثنين الىٰ تسع مع عشرين تقول في المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

۱- **قوله احد وعشرون**...... اس اسم عدد کی تمیز منصوب ہوتی ہے ثلثة تاعشرة کی طرح مجرور نہیں ہوتی کیونکہ مجرور بسبب اضافت ہوتی اور احد وعشرون وغیرہ کی اضافت ممکن نہیں اس لئے کہ نون کو بروقت اضافت یا حذف کریں گے یا باقی رکھیں گے بہ تقدیر اول کلمہ کے حرف اصلی کا حذف لازم آئے گا اور بر تقدیر ثانی ایسے نون کا باقی رکھنا لازم آتا جو نون جمع کے مشابہ ہے اور یہ دونوں باتیں اہل عرب کے نزدیک مکروہ ہیں۔ شرح صمدیہ۔ تمیز کے مفرد ہونے کی وجہ صفحہ ۱۴۴ کے حاشیہ نمبر ا میں گزرگئی۔

- **قوله بتذكير الجزء الاول**...... اور جزو دوم میں مذکر و مونث یکساں ہیں ایسا نہیں کہ مذکر کیلئے تا لاحق کر کے استعمال کریں اور مونث کیلئے بدون تا بلکہ دونوں کیلئے عشرون استعمال کریں گے جیسے لفظ مائة اور الف دونوں کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔۱۲

- **قوله غير الواحد والاثنين**...... وہ غیر ثلث سے تسع تک ہے فائدہ مخفی نہ رہے کہ واحد اور اثنين واثنان مذکر کے واسطے آتے ہیں اور احدی واثنتان مونث کیلئے اور ان کی تمیز نہیں آتی واحد رجل واثنا رجلین یا احدی امراة واثنتا امراتين نہیں کہا جاتا کیونکہ ان کی تمیز خود مقصود پر دلالت کرتی ہے اور عدد کیساتھ جمع نہیں ہوتی بلکہ اہل عرب اسی کے ذکر پر کفایت کرتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے رجل و رجلان اور امراة و امرآتان اور ثلثة تاعشرة برائے مذکر اور ثلث تاعشر برائے مونث کی تمیز جبکہ یہ مرکب نہ ہوں مجموع اور مجرور ہوتی ہے مجرور تو اس لئے کہ عدد تمیز کی جانب مضاف ہوتا ہے تو تمیز مضاف الیہ ہوئی اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے اور مجموع اس لئے کہ تمیز کو عدد کے ساتھ مطابقت ہے کیونکہ ثلثة تاعشرة آحاد میں سے ہر ایک میں مصداق جمع متحقق ہے جو کم سے کم تین ہوتا ہے یہ جمع کبھی مکسر ہوتی ہے جیسے ثلثة رجال اور کبھی جمع مونث سالم جیسے سبع سموات اور سبع بقرات نیز جمع خواہ لفظ ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں خواہ معنی جیسے ثلثة رهط اور مائة والف کی تمیز مجرور مفرد ہوتی ہے مجرور اس لئے کہ مائہ والف اصول اعداد سے ہیں جیسے آحاد تو مناسب یہ ہے کہ ان کی تمیز کی طرح ان کی تمیز بھی مجرور ہو مفرد اس لئے کہ آحاد جانب قلت میں ہیں اور مائة والف جانب کثرت میں تو آحاد کی تمیز میں جمع اختیار کی گئی جو کثرت پر دلالت کرتی ہے ورنہ مائہ والف کی تمیز میں مفرد اختیار کیا گیا جو

قلت پر دلالت کرتا ہے تا کہ دونوں میں تعادل رہے چونکہ آحاد مذکورہ اور مائۃ و الف کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور یہ مقام تمیز منصوب کے بیان کا ہے اس لئے مصنف نے ان دونوں کی تمیز کا ذکر ترک کر دیا۔۱۲

① اسی طرح ثنتان وعشرون امرأۃ۔۱۲

ترکیب

قولہ فان کان الممیز الخ...... فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب ال حرف تعریف مبنی بر سکون ممیز اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر ممیز اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اللفظ کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم فعل ناقص مذکرا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر لفظا موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح تقول فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی بر سکون ترکیب مصدر مضاف الواحد معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الاثنین معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی ترکیب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ لا حرف عطف مبنی بر سکون فی حرف جار مبنی بر سکون غیر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر کسر مجرور محلا راجع بسوئے الواحد والاثنین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو احد و عشرون حکایۃ منصوب محلا یا تقدیرا ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اثنان و عشرون حکایۃ منصوب محلا یا تقدیرا ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر تذکیر مصدر مضاف الجزء موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی تذکیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ہ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قولہ وان کان الممیز الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب ال حرف تعریف مبنی بر سکون ممیز اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر ممیز اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اللفظ کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم فعل ناقص مونث اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مونثا اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر

صفت موصوف مقدر لفظاً کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہو کر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح تقول فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح احدی وعشرون حکایۃ منصوب محلاً یا تقدیراً۔ممیز امراۃ تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اثنتان وعشرون حکایۃ منصوب محلاً یا تقدیراً ممیز امراۃ تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال۔با حرف جار مبنی بر کسر تانیث مصدر مضاف الجزء موصوف الاول اسم تفصیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون۔ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وفی ترکیب الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی برسکون ترکیب مصدر مضاف غیر مضاف الیہ مضاف الواحد معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الاثنین معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال الیٰ حرف جار مبنی برسکون تسع مجرور۔جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔منتھیاً مقدر کا۔منتھیاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔منھیاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مع مضاف عشرین مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ۔مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے ملکر مجرور۔جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم تقول فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں اَن ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی برسکون الممیز موصوف ال حرف تعریف مبنی برسکون مذکر اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مذکر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی برسکون الممیز موصوف ال حرف تعریف مبنی برسکون مذکر اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مذکر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو موخر ثلثۃ وعشرون حکایۃ منصوب محلاً یا تقدیراً ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اربعۃ وعشرون حکایۃ منصوب محلاً یا تقدیراً ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر تانیث مصدر مضاف الجزء موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت

موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنیٰ مفعول بہ تانیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر امیں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی فتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون ثابتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح۔۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

ثلث وعشرون امرأۃ واربع وعشرون امرأۃ بتذکیر الجزء الاول وعلیٰ[۱] ھٰذا القیاس الیٰ تسع وتسعین والثانی کم[۲] معناہ[۳] عدد مبھم[۴] و ھو علیٰ نوعین احدھما استفھامیۃ ان کان متضمنا لمعنی الاستفھام و ھو ینصب[۵] التمییز مثل کم رجلا ضربتہٗ

۱- **قولہ وعلیٰ ھٰذا القیاس الیٰ تسع وتسعین**...... یعنی جس طرح بروقت تمیز مذکر ثلثۃ وعشرون رجلا واربعۃ وعشرون رجلا میں جزو اول مقرون بالتا ہوتا ہے اور بروقت تمیز مونث مقرون بالتا نہیں ہوتا جیسے ثلث وعشرون امرأۃ واربع وعشرون امرأۃ اسی طرح ان کے بعد آنے والی آحاد کا حکم ہے کہ تمیز مذکر میں مقرون بالتا ہوں گی جیسے خمسۃ وعشرون رجلا تاتسعۃ وتسعون رجلا اور تمیز مونث میں مقرون بالتا نہ ہونگی جیسے خمس وعشرون امرأۃ تاتسع وتسعون امرأۃ اور جس طرح ثلثۃ وعشرون تا تسعۃ وتسعون یا ثلث وعشرون تا تسع وتسعون اور اربعۃ وعشرون تا تسعۃ وتسعون واربع وعشرون تا تسع وتسعون میں آحاد عقود پر مقدم کی جاتی ہیں اسی طرح ان کے بعد والی آحاد کا حکم ہے کہ عقود پر مقدم ذکر کی جائیں گی جیسے خمسۃ وعشرون تا تسعۃ وتسعون اور خمس وعشرون تا تسع وتسعون لیکن مائۃ والف میں عدد زائد کو موخر ذکر کر سکتے ہیں جیسے مائۃ وواحد والف وواحد اور مائۃ وواحدۃ والف وواحدۃ در مائۃ واثنان والف واثنان اور مائۃ وثلثۃ عشر رجلاً والف وثلثہ عشر رجلا اور مائۃ وثلث عشر امرأۃ والف وثلث عشر امرأۃ وغیرہ اور عدد زائد کو مقدم بھی کر سکتے ہیں جب ثلثۃ اور اس کے نظائر کو مائۃ کی طرف مضاف کریں تو تا وجوبا ساقط ہو جاتی ہے خواہ تمیز مونث ہو یا مذکر جیسے ثلث مائۃ رجل اور ثلث مائۃ امرأۃ اور اگر لفظ الف کی طرف مضاف ہو تو تا کا اثبات لازم ہوتا ہے خواہ تمیز مذکر ہو یا مونث جیسے ثلثۃ الاف رجل اور ثلثۃ الاف امرأۃ۔

۲- **قولہ کم**...... یہ برمذہب صحیح مفرد ہے اور بعض نے کہا کہ کاف تشبیہ اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے بنظر تخفیف الف کو ساقط کر کے

میم کو ساکن کر دیا۔۱۲

۳- **قوله معناه**...... عدد مبہم یعنی عدد غیر معین پر بدون قید کثرت وقلت دلالت کرتا ہے۔۱۲

۴- **قوله وهو علىٰ نوعين**...... ایک استفہامیہ اور دوسرا خبریہ ان میں سے ہر ایک عدد اور معدود دونوں پر دلالت کرتا ہے لیکن استفہامیہ اس عدد پر جو متکلم کے نزدیک مبہم ہے اور اس کے ظن میں مخاطب کو معلوم اور کبھی متکلم کو بھی معلوم ہوتا ہے اور خبریہ اس عدد پر جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہو اور متکلم کو کبھی معلوم ہوتا ہے اور کبھی معلوم نہیں ہوتا اور معدود دونوں میں مخاطب کے نزدیک مجہول ہوتا ہے اسی واسطے تمیز کی جانب احتیاج ہوتی ہے جو معدود کو بیان کرے اور وہ بدون قرینہ محذوف نہیں ہوتی جیسے بروقت ذکر دینار کوئی کہے کم عندک ای کم دینا را عندک یا کم عندی ای کم دینار عندی. ۱۲

۵- **قوله وهو ينصب التمييز**...... وجہ یہ ہے کہ کم استفہامیہ عدد پر دلالت کرتا ہے اور عدد باعتبار تمیز تین قسم پر ہے:-

۱- ثلثة تاعشرة اس کی تمیز مجموع مجرور ہوتی ہے

۲- احد عشر تاتسعة وتسعون اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

۳- مائة اور مافوق اس کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔

قسم اول اور سوم کو طرفین سے تعبیر کرتے ہیں اور قسم دوم کو وسط کیساتھ تو کم استفہامیہ کو تمیز کے بارے میں عدد وسط پر محمول کیا گیا کہ اس کی تمیز بھی منصوب قرار دی گئی کیونکہ احدی الطرفین پر محمول کرنے میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے کہ ظرفیت میں دونوں متساوی ہیں بخلاف اوسط کہ اس پر محمول کرنے میں ترجیح بلا مرجح لازم نہیں آتی کیونکہ اوسط کیلئے وسطیت میں کوئی مساوی نہیں اور اس میں خیریت بھی ہے کہ خیر الامور اوساطها یا یہ وجہ ہے کہ طرفین جب متعارض ہوئیں تو متساقط ہوگئیں کہ اذا تعارضا تساقطا پس وسط باقی رہ گیا تو کم استفہامیہ کو تمیز کے بارے میں اسی کے تابع کر دیا تکملہ مولانا عصام الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہا وجہ یہ ہے کہ کم خبریہ کو تمیز کے بارے میں جب طرفین پر محمول کیا گیا کہ اس کی تمیز کبھی مفرد مجرور ہوتی ہے اور کبھی مجموع مجرور تا کہ ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئے تو کم استفہامیہ کو طرفین پر یا احدی الطرفین پر محمول کرنے میں التباس لازم آتا نظر بر آں کم استفہامیہ کو وسط پر محمول کیا گیا برعکس نہیں کیا گیا کہ کم استفہامیہ کو طرفین پر محمول کرتے ہیں خبریہ کو وسط پر کیونکہ کم خبریہ استفہامیہ پر مقدم ہے اس لئے کہ استفہام خبر کی فرع ہے اور طرفین بھی وسط پر مقدم ہوتے ہیں لہذا کم خبریہ کو طرفین پر محمول کیا گیا اور استفہامیہ کو وسط پر۔۱۲

ترکیب

ثلث وعشرون حکایۃ منصوب محلا یا تقدیراً ممیز امراۃ تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح اربع وعشرون حکایۃ منصوب محلا یا تقدیراً ممیز امرلۃ تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال ہا حرف جار مبنی بر کسر تذکیر مصدر مضاف الجزء موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی مفعول بہ تذکیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتین

اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ وعلیٰ ھٰذا القیاس...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح علیٰ حرف جار مبنی بر سکون ھٰذا میں ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مجرور محلا مبنی بر سکون مشار الیہ ماذکر فی ثلاث وعشرین جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے القیاس موخر جو رتبہ مقدم ہے ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم القیاس مصدر الیٰ حرف جار مبنی بر سکون تسع معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح تسعین معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو القیاس مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر مبتدا موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ والثانی کم الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح الثانی مبتدا کم خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا معنی مضاف مرفوع تقدیراہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے کم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا عدد موصوف مبھم اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مبھم اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ وھو علیٰ نوعین الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کم علیٰ حرف جار مبنی بر سکون نوعین مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا احد مضاف ھما میں ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نوعین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا استفھامیۃ اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اور مبتدا کو کسی لفظ مونث کی تاویل میں لیں تاکہ ضمیر مونث کا ارجاع درست ہوجائے مثلا الکلمۃ استفھامیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ مستانفہ ہوا۔ ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے احدھما متضمنا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان ل حرف جار مبنی بر کسر معنی مضاف الاستفھام مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اور جزا اس کی فھو استفھامیۃ محذوف شرط اپنی جزائے محذوف سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا یا جزا جملہ متقدمہ ہے۔

قولہ وھو ینصب الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع

بسوئے کم استفہامیہ ینصب فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا التمییز مفعول بہ ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ذات وجھین ہوا مثل مضاف کم رجلا ضربته مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کم استفہامیہ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کم استفہامیہ مبنی بر سکون ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا مرفوع محلا ضربت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا ضربت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ کبریٰ ذات وجھین ہوا۔۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

والثانی خبرية[1] ان لم يكن متضمنا لمعنى الاستفهام وهو ينصب[2] المميز ان كان بينهما فاصلة مثل كم عندی رجلا وان لم تكن بينهما فاصلة فمميزه[3] مجرور بالاضافة[4] اليه مثل كم رجل[①] ضربت وكم غلمان[②] اشتريت والثالث كاين وهو مركب من كاف التشبيه

۱۔ **قوله خبرية**...... بمعنی عدد کثیر ہوتا ہے اس کو وہ شخص استعمال کرتا ہے جس کو اپنی تعلی کا بیان مقصود ہو۔۱۲

۲۔ **قوله وهو ينصب المميز ان كان بينهما فاصلة**...... وجہ یہ ہے کہ کم خبریہ اس وقت کم استفہامیہ پر محمول کیا جاتا ہے کیونکہ کم خبریہ اور اس کی تمیز میں فاصلہ ہونے کی تقدیر پر اضافت ممکن نہیں تو جر کہ اثر اضافت ہے کس طرح حاصل ہوگا۔

۳۔ **قوله فمميزه**...... کبھی مفرد ہوتا ہے جیسے مائة اور مافوق کا اور کبھی مجموع جیسے عشرة اور مادون کا اور دونوں تقدیر پر مجرور ہوتا ہے۔

٤۔ **قوله مجرور بالاضافة**...... وجہ وہی ہے جو پیشتر بیان کردی گئی کہ کم خبریہ کو طرفین پر محمول کیا گیا اور ان کی تمیز مجرور بالاضافۃ ہوتی ہے تو کم خبریہ کی تمیز بھی مجرور بالاضافت ہوئی یہ رہی یہ بات کہ طرفین پر محمول کیوں کیا گیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ کم استفہامیہ اور کم خبریہ دونوں عدد پر دلالت کرتے ہیں اور عدد کی دو قسم ہیں:

۱۔ مضاف تمیز کی جانب جیسے طرفین۔

۲۔ ممیز بالمنصوب یعنی جس کی تمیز منصوب ہو

تو کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں یوں فرق کر دیا گیا کہ استفہامیہ کو عدد ممیز بالمنصوب پر محمول کیا جو وسط کہلاتا ہے اور خبریہ کو عدد مضاف پر جس کو طرفین کہتے ہیں لہذا استفہامیہ اپنی تمیز کیلئے ناصب ہوا اور خبریہ جار دونوں میں فرق بالعکس نہیں کیا اس لئے کہ کم خبریہ استفہامیہ پر مقدم ہے کیونکہ خبر اصل ہے اور استفہام فرع اور اصل کو فرع پر تقدم حاصل ہوتا ہے اور طرفین بھی وسط پر مقدم ہوتی ہیں نظر برآں خبریہ کو طرفین پر محمول کرنا مناسب ہوا اور بعض حضرات نے کم خبریہ کی تمیز کے مجرور بالاضافہ ہونے کی وجہ یوں بیان فرمائی کہ کم خبریہ چونکہ تکثیر پر دلالت کرتا ہے اس لئے تمیز کے بارے میں عدد کثیر پر محمول کیا گیا جو مـائـة اور مافوق کو کہتے ہیں اور اس کی تمیز مجرور بالاضافۃ ہوتی ہے بخلاف ثـلـثـة تا عشـرة کہ ان کی تمیز بھی مجرور ہوتی ہے مگر یہ عدد قلیل ہیں اور بخلاف احـد عشـر تـا تسـعـة وتـسـعون کہ یہ عدد وسط ہیں اور ان کی تمیز مجرور بھی نہیں ہوتی بلکہ منصوب ہوتی ہے یہ وجہ انسب ہے کیونکہ اس میں موتت کم ہے۔

س: کم خبریہ برائے انشائے تکثیر ہوتا ہے اور اس کا مابعد جملہ خبریہ اور انشاء و خبر متنافی ہیں تو ایک کلام میں دونوں کا اجتماع کیونکہ ہو سکے گا۔

جواب: انشاء و اخبار دونوں کا متعلق جداگانہ ہے جس نسبت سے انشا متعلق ہے اس سے اخبار متعلق نہیں اور جس نسبت سے اخبار متعلق ہے اس سے انشا نہیں جیسے کـم رجـل ضـربـت یہ دو نسبتیں ہیں ایک نسبت تکثیر رجل اس سے انشا متعلق ہے دوسری نسبت ضرب فاعل متکلم کی جانب اس سے اخبار متعلق ہے اسی واسطے یہ جملہ خبریہ ہے شرح جامی کے حاشیہ ملا جمال میں ہے:

قـولـه تدل علىٰ انشاء التكثير ولا ينا فى ذلك كون ما دخل عليه كلاما محتملا للصدق والكذب بـحـسـب نسبة غيـر نسـبة الـتـكثير فاذا قلت كم رجال عندى فهو باعتبار نسبة الظرف الى الرجال كـلام خبـرى مـحـتـمـل لـلـصـدق والـكـذب واما بـاعتبار استكثارك اياهم فلا يحتملها لانك استكثرتهم ولم تخبر عن كثرتهم اهـ

فائدہ

کـم استفہامیہ ہو یا خبریہ دونوں کیلئے صدارت ضروری ہے اور ہر ایک مرفوع منصوب مجرور ہوتا ہے جس ترکیب میں کـم کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو جو ضمیر کـم یا ضمیر کـم کے متعلق میں عامل نہیں وہاں پر حسب عمل فعل یا شبہ فعل کم منصوب ہوگا منصوبات میں کونسا منصوب ہے اس کی تعیین اس کی تمیز سے ہوگی جیسے کـم رجـلا ضـربـت اور کـم رجـل ضـربـت میں مفعول بہ ہے کـم ضـربـة ضـربـت اور کـم ضـربـة ضـربـت میں مفعول مطلق ہے کـم یـومـا سـرت اور کـم یـوم سـرت میں مفعول فیہ ہے کـم درهـمـا كـان مـالـك اور کـم درهـم كـان مـالـي میں خبر کان ہے کـم درهـمـا ظـنـنـة مـالـك اور کـم درهـم ظـنـنـت مـالـك میں ظننت کا مفعول ثانی ہے اور اگر کم سے پیشتر مضاف یا حرف جر ہو تو مجرور ہوگا جیسے غلام کـم رجـلا ضـربـت اور عبد کـم رجـل اشتریت میں کم مضاف الیہ ہے بـکـم درهـمـا اشـتـریـت وبـکـم رجـل مـررت میں مجرور بحرف جر ہے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو مبتدا ہوگا بشرطیکہ اس کی تمیز ظرف نہ ہو جیسے کـم رجـلا اخـوتـك اور کـم رجـل اخـوتـی میں کم مبتدا ہے اور اگر اس کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا جیسے کـم یـومـا سـفـرك اور کـم یـوم سـفـری میں کم خبر ہے۔ ۱۲

① تمیز مفرد کی مثال ہے۔

② تمیز جمع کی مثال ہے غلمان جمع غلام ہے جس کے معنی ہیں بچہ وقت ولادت سے جوانی آنے تک اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بندۂ مملوک پر اطلاق مجازا کرتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله والثانی خبریة الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الثانی مبتدا خبریة اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا بتاویل مذکور خبریة اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ان حرف شرط مبنی بر سکون لم یکن صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الثانی متضمنا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لم یکن فعل ناقص ل حرف جار مبنی بر کسر معنی مضاف الاستفهام مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جزا اس کی فھو خبریة محذوف شرط اپنی جزائے محذوف سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا یا جملہ متقدمہ جزا ہے و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الثانی، ینصب فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ال حرف تعریف مبنی بر سکون ممیز اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر ممیز اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اللفظ کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام، بین مضاف ھما میں ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریہ اور ممیز م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ فاصلة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر کلمة فاصلة اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل کان فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جزا اس کی محذوف ینصب الممیز شرط اپنی جزائے محذوف سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا مثل مضاف کم عندی رجلا مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریہ کا اپنے ممیز کو نصب دینا بر تقدیر فاصلہ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کم خبریہ مبنی بر سکون ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا مرفوع محلا عند مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وان لم تکن الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون لم تکن صیغہ واحد مؤنث غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف فعل تام بین مضاف ھما میں ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریہ اور اس کا ممیز م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ فاصلۃ فاعل لم تکن فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح ممیز مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مجروز اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر الاضافۃ مصدر الیٰ حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا جار مجرور ملکر ظرف لغو الاضافۃ مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مجوور اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا مثل مضاف کم رجل ضربت معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح کم غلمان اشتریت معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریہ کے ممیز کا مجرور ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کم ممیز مضاف مبنی بر سکون رجل مضاف الیہ تمیز ممیز تمیز مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز سے ملکر مفعول بہ مقدم ضربت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم ضربت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا کم ممیز مضاف مبنی بر سکون غلمان تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ مقدم اشتریت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم اشتریت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ والثالث الخ...... و حرف عطف یا استینافی مبنی بر فتح الثالث مبتدا کاین خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

وای[۱] لکنّ[۲] المراد منہ عددٌ[۳] مبھم لا المعنی الترکیبی مثل کاین رجلا لقیت وقدّ[۴] یکون متضمنا لمعنی الاستفھام نحو کاین رجلا عندک والرابع کذا وھو مرکبٌ[۵] من کاف التشبیہ و ذا[۱] اسم الاشارۃ ولکن المراد منہ عددٌ[۲] مبھم[۵] ولا یکون متضمنا لمعنی الاستفھام مثل عندی کذا رجلا

۱- **قولہ وای**...... یعنی ای منون سے مرکب ہے جوانقطاع اضافت سے غایت ابہام میں ہوجاتا ہے لیکن ہر دو جزء کے انفرادی معنی محو ہوگئے اور مجموعہ اسم واحد ہوگیا چونکہ تنوین کو ترکیب میں داخل قرار دیا گیا اس لئے نون اصلی کے مشابہ ہوگئی اسی واسطے مصحف شریف میں بصورت نون لکھی جاتی ہے جیسے من اور عن اور وقف بھی نون پر کرتے ہیں۔۱۲

۲- **قولہ لکن المراد منہ**...... یعنی کاین سے کم خبریہ کی طرح عدد مبہم مراد ہوتا ہے لہٰذا ابہام میں تمیز کی طرف احتیاج میں مبنی ہونے میں، صدارت کلام کے اقتضا میں، افادت تکثیر میں، کم خبریہ کی طرح ہوگا اور بعض امور میں مخالفت ہے۔

۱- یہ کہ کاین مرکب ہے اور کم بسیط۔

۲- یہ کہ کاین کی تمیز اکثر مجرور بمن ہوتی ہے اور منصوب بقلت وندرت جیسے

اطرد الیاس بالرجا فکاین الماحم یسرہ بعد عسر

اس میں حم فعل ماضی مجہول بمعنی قدر ہے خلاف کم کہ اس کی تمیز پر من کا دخول اکثری نہیں۔

۳- یہ کہ اس کی تمیز مفرد ہی ہوتی ہے بخلاف کم کہ اس کی تمیز جمع بھی ہوتی ہے۔۱۲

۳- **قولہ عدد مبہم**...... یعنی بمعنی کم خبریہ برائے انشائے تکثیر ہوتا ہے چونکہ بوجہ تنوین اسم تام ہے اسلئے تمیز کو نصب دیتا ہے ور اسی وجہ سے اس کی اضافت ممتنع ہوگئی۔ ضوء۔ اور اکثر اس کی تمیز پر من داخل ہوتا ہے اور تمیز مفرد ہی ہوتی ہے جیسے کاین من آیۃ فی السموات والارض اور اس کی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ حرف جر اس پر داخل نہیں ہوتا اور اس میں چند لغت اور بھی ہیں (۱) کاء جیسے قاض ۲۔ کیئن جیسے ظبی ۳۔ کیئن جیسے ظنیا ۴ کاین جیسے داب ۵ کئن جیسے صبِہ اور یہ بھی استفہام کیلئے بھی آتا ہے جیسے ابی ابن کعب نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا تھا کاین تقرء سورۃ الاحزاب آیۃ یعنی آپ سورۂ احزاب کو کتنی آیتیں شمار کرتے ہیں اس قول میں تقرء بمعنی تعد ہے اور کاین اپنی تمیز آیۃ سے ملکر تقرء کا مفعول ثانی ہے انہوں نے جواب میں فرمایا ثلاثا سبعین یعنی تہتر آیتیں شمار کرتا ہوں۔۱۲

٤- **قولہ قد یکون**...... یعنی کاین استفہامیہ بقلت آتا ہے ابن تیبہ وابن عصفور وابن مالک کے سوا کسی نے اس کا اثبات نہیں کیا اور یہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مذکور سے استدلال کرتے ہیں اس کے خبریہ اور استفہامیہ ہونے کی شناخت یہ ہے کہ اس کے بعد صیغہ تکلم آئے تو خبریہ ہوگا اور صیغہ خطاب آئے تو استفہامیہ۔۱۲

۵- **قولہ مرکب من کاف التشبیہ**...... جب کاف اور ذا مرکب ہوئے تو کاف کا حکم جو مدخول کو جر دینا تھا متغیر ہوگیا اور تشبیہ کے معنی زائل ہوگئے جیسے کاین میں اور ذا کا حکم جو اشارہ تھا وہ بھی متغیر ہوگیا اسی سبب سے مذکر ومونث دونوں کیلئے میں یکساں استعمال ہوتا ہے ایسا نہیں مذکر کے لیے کذا اور مونث کے لیے کذی۔۱۲

٦- **قولہ وذا اسم الاشارۃ**...... پس مرکب ہونے کے بعد کم خبریہ کے معنی میں ہوگیا کہ اس کی طرح عدد مبہم پر یہ بھی دلالت کرتا ہے اور اکثر عطف کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے جیسے عندی کذا وکذا درھما۔۱۲

۷- **قولہ عدد مبہم**...... اور کبھی غیر عدد سے کنایہ ہوتا ہے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے یقال للعبد یوم القیامۃ اتذکر یوم کذا وکذا فعلت کذا وکذا۔۱۲

۸- **قولہ عدد مبہم**...... اس وقت مرکب ہونے میں مبنی ہونے میں، ابہام میں تمیز کی جانب محتاج ہونے میں کاین کے موافق ہوتا ہے لیکن اس کیلئے صدارت نہیں اور اس کی تمیز واجب النصب ہوتی ہے اور یہ تکثیر کا افادہ نہیں کرتا اور نہ معنیٰ استفہام کو متضمن ہو۔۱۲

ترکیب

قولہ وھو مرکب الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کاین مرکب اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا من حرف جار مبنی بر سکون کاف مضاف التشبیہ مضاف الیہ کاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ای معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مرکب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا لکن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مراد اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول من حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاین جار مجرور ملکر ظرف لغو مراد اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم لکن عدد موصوف مبہم اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مبہم اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت عدد موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ لا حرف عطف مبنی بر سکون المعنی موصوف الترکیبی اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الترکیبی اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مثل مضاف کاین رجلا لقیت مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاین مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کاین اسم کنایہ مبنی بر سکون ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر مفعول بہ مقدم منصوب محلا لقیت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم لقیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وقد یکون الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کاین متضمنا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ل حرف جار مبنی بر کسر معنی مضاف الاستفہام مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ نحو مضاف کاین رجلا عندک مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاین کا معنی استفہام کو متضمن ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی

خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ کاین اسم کنایہ مبنی بر سکون ممیّز رجلا تمیز ممیّز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا مرفوع محلا عند مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون عند مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ والرابع کذا الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح الرابع مبتدا کذا خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کذا مرکب اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا من حرف جار مبنی بر سکون کاف مضاف التشبیہ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ذا موصوف اسم مضاف الاشارۃ مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت ذا موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو مرکب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و اعتراضیہ مبنی بر فتح لکن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مراد اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول من حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کذا جار مجرور ملکر ظرف لغو مراد اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم لکن عدد موصوف مبہم اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مبہم اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت عدد موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت عدد موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا۔

قولہ ولا یکون الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح لا یکون نفی فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کذا متضمنا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ل حرف جار مبنی بر کسر معنی مضاف الاستفهام مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف عندی کذا رجلا مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کذا کا معنی استفہام کو متضمن نہ ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی عند مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون عند مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا منصوب تقدیرا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا موخر کذا ثابت اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ

ہو کر خبر مقدم کذا اسم کنایہ مبنی بر سکون ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا موخر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا ترکیب یوں کی جائے عند مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف کذا اسم کنایہ مبنی بر سکون ممیز رجلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر فاعل مرفوع محلا ظرف اپنے فاعل سے ملکر جملہ ظرفیہ خبریہ ہوا یہ ترکیب ان نحویوں کے مذہب پر ہے جن کے نزدیک عمل ظرف کیلئے اعتماد شرط نہیں۔۱۲

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

النَّوْعُ[۱] التَّاسع اَسْمَاء[۲] تسمی[۳] اسماء الافعال انما سمیت باسماء الافعال لان معانیها افعال[۴] وهیَ[۵] تسعة ستة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم علی المفعولیة احدها رُوَیْدَ[۶] فانه موضوع لِاَمْهِل[۷] وهو یقع[۸] فی اول الکلام مثل روید زیدا ای امهل زیدا

۱- **قولہ النوع التاسع**...... نوع سابق میں مذکورہ اسماء نواصب اسم تھے اوراس نوع میں مذکورہ بعض اسمائے افعال ناصب اسم ہیں بایں مناسبت اس نوع کو سابق سے موخر کیا۔۱۲

۲- **قولہ تسمی اسماء الافعال**...... ان میں سے جو ناصب ہیں ان میں بنسبت فعل ایجاز و اختصار ہے جیسے روید زیدا بمعنی امهله کہ یہ واحد تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے بخلاف امهل کہ واحد مذکر کیلئے ہے واحد مؤنث کیلئے امهلی تثنیہ مذکر کیلئے امهلا جمع مذکر کیلئے امهلوا جمع مونث کیلئے امهلن اوران میں جورافع ہیں ان میں مبالغہ و تعجب ہوتا ہے جیسے هیهات بمعنی بعد جدا یا بمعنی ما ابعده بخلاف بعد کہ اس میں مبالغہ ہے نہ تعجب۔۱۲

۳- **قولہ تسمی اسماء الافعال**...... نحویوں کی عادت ہے کہ جو لفظ از روئے معنی دوسرے کسی لفظ کے ساتھ ملتبس ہو مگر لفظی احکام میں ممتاز تو اس کو دوسرے لفظ کے ساتھ بزیادت لفظ اسم موسوم کرتے ہیں جیسے مصدر اور اسم مصدر جمع اور اسم جمع صفت اور اسم صفت اسی قبیل سے اسماء الافعال کا تسمیہ ہے۔۱۲

٤- **قولہ افعال**...... یعنی بعض بمعنی امر اور بعض بمعنی ماضی.

س: اسم فعل کبھی بمعنی مضارع بھی ہوتا ہے جیسے اف بمعنی اتضجر اوه بمعنی اتوجع پس امر و ماضی میں حصر صحیح نہیں؟

ج: یہ دونوں بھی اصل میں بمعنی تضجرت اور توجعت ہیں مضارع کے ساتھ تعبیر مجازا ہے۔

س: پس لازم آتا ہے کہ الضارب بالامس بمعنی الذی ضرب اسم فعل ہو جائے کہ یہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہے؟

ج: جو اسم باعتبار وضع امر یا ماضی پر دلالت کرے وہ اسم فعل ہوتا ہے اور الضارب باعتبار وضع ماضی پر دلالت نہیں کرتا اس کی دلالت

ماضی پر لفظ بالامس کے لحوق سے ہو رہی ہے۔

س: جب اسم فعل باعتبار وضع امر یا ماضی پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ آپ نے فرمایا تو اس پر تعریف فعل صادق آجائے گی کیونکہ فعل وہ کلمہ ہے جو باعتبار وضع معنی مستقل پر دلالت کرے اور تینوں زمانہ سے کوئی ایک زمانہ اس سے مفہوم ہوتا ہو یہ تعریف اسم فعل پر بھی صادق آتی ہے پھر دونوں میں فرق نہ رہا؟

ج: اسمائے افعال وضع اول کے اعتبار سے اسم ہیں کیونکہ بعض اصل میں مصدر ہیں اور بعض ظرف اور بعض جار مجرور اور وضع ثانی کے اعتبار سے بمعنی فعل ہوتے ہیں اور یہ وضع ثانی استعمال سے عبارت ہے اسلئے کہ معنی اول سے نقل ہو کر فعل کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں پس الضارب مذکور پر اسم فعل کی تعریف صادق نہ آئے گی کیونکہ یہ معنی اول سے نقل ہو کر بمعنی ماضی مستعمل نہیں بلکہ لحوق لفظ امس کی وجہ سے بمعنی ماضی ہے اور چونکہ الضارب میں وضع اول محقق ہے لہٰذا اسم کی تعرف سے خارج نہ ہوا۔

س: یہ کس طرح معلوم ہوا کہ اسمائے افعال فعل نہیں ہیں؟

ج: بایں طور کہ ان کے صیغے فعل کے صیغوں کے مخالف ہیں کہ صیغہ ہائے ماضی و امر کے وزن پر نہیں اور بعض پر الف لام داخل ہوتا ہے جیسے التجارک بمعنی اسرع اور بعض پر تنوین جیسے صہٍ اور بعض مصدر سے منقول ہیں جیسے رویدا اور بعض ظرف سے جیسے دونک اور بعض جار مجرور سے جیسے علیک اور بعض مصدر کے مشابہ اور مصدری معنی میں ان کا استعمال ثابت نہیں جیسے وشکان بروزن لیان بمعنی سرع اور شتان بمعنی افترق اور ھیھات بروزن قوقاۃ بمعنی بعد اور نزال بروزن ذھاب بمعنی انزل پس احتمال ہے کہ یہ کلمات مصادر سے منقول ہوں تو جن کی منقولیت محتمل ہے ان کو ایسے کلمات پر محمول کر دیا جن کی منقولیت یقینی ہے تا کہ کل منقول ہو جائیں۔۱۲

۵- **قولہ وھی تسعۃ**...... یہ تعداد شیخ عبد القاہر کے مسلک پر ہے ورنہ اسمائے افعال اس عدد میں محصور نہیں۔۱۲

۶- **قولہ روید**...... یہ دراصل ارواد مصدر کی بعد حذف زوائد تصغیر ترخیم ہے ترخیم بمعنی حذف چونکہ اس میں حذف زوائد ہے اسلئے ترخیم کہا گیا اور یہ بروقت معنی مصدری مفعول بہ کی جانب مضاف بھی ہوتا ہے جیسے روید زید ای ارود زیدا رویدا اور اسم فعل ہونے کی تقدیر پر واحد تثنیہ جمع مذکر مونث سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے جیسے یا رجل روید زیدا ویا رجلان روید زیدا ویا رجال روید زید ویا امراۃ روید زیدا ویا امراتان روید زیدا ویا نساء روید زیدا اور کبھی اس کو حرف خطاب لاحق ہوتا ہے جیسے رویدک اس کیلئے محل اعراب نہیں جیسے کاف ذلک کیلئے محل اعراب نہیں ہوتا اجتماع ساکنین سے بچنے اور تحصیل خفت کیلئے مبنی بر فتح ہوا۔۱۲

۷- **قولہ لا مھل**...... اور کبھی دوسرے معانی میں بھی آتا ہے بمعنی مصدر جیسے روید زید اور بمعنی اسم فاعل اس تقدیر پر کبھی صفت مصدر جیسے ساروا سیرا رویدا ای لینا اور کبھی حال جیسے سار القوم رویدا ای مردوین آیت کریمہ امھلھم رویدا میں تینوں احتمال ہیں بر تقدیر مصدر معنی یہ ہوں گے امھلھم امھالا اور بر تقدیر صفت امھلھم امھالا رویدا یہ افادہ مبالغہ میں عذاب الیم کی طرح ہے اور بر تقدیر حال امھلھم ممھلا یہ حال برائے تاکید ہے جیسے قم قائما میں لیکن یہ معانی مقصود بالبیان نہیں بلکہ مقصود بالبیان صرف روید بمعنی امھل ہے کیونکہ وہ ناصب ہے اور یہاں پر نواصب بیان کئے جا رہے ہیں اسی واسطے مصنف

نے اس کو ذکر کیا اور باقی معانی ترک کر دیئے۔۱۲

۸- **قوله وهو يقع فى اول الكلام**..... یعنی روید اول کلام میں واقع ہوتا ہے لیکن یہ بات خالی از خدشہ نہیں کیونکہ اول کلام سے اگر شروع کلام مراد ہے کہ اس سے پیشتر کوئی لفظ نہ ہو تو یہ صحیح نہیں اسلئے کہ صاحب مصباح نے واحد تثنیہ جمع مذکر و مونث میں یکساں مستعمل ہونے کی جو مثال پیش فرمائی ہے اس میں یا رجل ویا رجلان یا رجال ویا امراۃ ویا امراتان ویا نساء روید پر مقدم ہیں جس کو ہم نے حاشیہ نمبرا میں بیان کیا ہے اور اگر اول کلام سے یہ مراد ہے کہ جس کلام میں روید واقع ہے اس کے اول میں ہو جس سے معمول کی تقدیم کا عدم جواز مفہوم ہوگا تو یہ بات روید کیساتھ خاص نہیں تمام اسمائے افعال اس میں مشترک ہیں اس مسئلہ میں بصریہ وکوفیہ کا اختلاف ہے بصریہ کے نزدیک بوجہ ضعف عمل کسی اسم فعل کے معمول کی تقدیم جائز نہیں اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ ان کی مشابہت فعل کیساتھ قوی ہے اسلئے ہر اسم فعل پر اس کا معمول مقدم ہو سکتا ہے۔۱۲

① یعنی ان میں سے چھ نصب دیتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله النوع التاسع الخ...... النوع موصوف التاسع صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا اسماء موصوف تسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسماء مضاف الافعال مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ تسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله وانما سميت الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح انما اداۃ قصر مبنی بر سکون سمیت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمائے موصوف با حرف جار زائد مبنی بر کسر اسماء مضاف الافعال مضاف الیہ اسماء مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح معانی مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسماء معانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم انّ افعال خبر انّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر صلہ انّ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو سمیت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء الافعال تسعة موصوف ستة موصوف من حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسماء الافعال جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ستة موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا موضوعة اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ال حرف جار مبنی بر کسر الامر موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون حاضر اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف حاضر اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو

موضوعة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت تسعة موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ستة الاسم مفعول بہ علی حرف جار مبنی بر سکون المفولیة مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا احد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ستة مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا روید خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا فا برائے تفصیل مبنی بر فتح انّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل اسم انّ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے روید موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم انّ ل حرف جار مبنی بر کسر امھل مجرور تقدیرا مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے روید یقع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فی حرف جار مبنی بر سکون اول مضاف الکلام مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو یقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر ھو مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف رویدزیدا مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے رویدمثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی روید اسم فعل بمعنی امر حاضر امھل مبنی بر فتح اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح زیدا مفعول بہ رویدا اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا اور بعض نحوی اس کی ترکیب یوں کرتے ہیں روید اسم فعل مبنی بر فتح زیدا مفعول بہ روید اپنے مفعول بہ سے ملکر مبتدا مرفوع محلا اس میں انت پوشیدہ جس میں انْ ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح مبتدا قائم مقام سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا اسی طرح تمام اسمائے افعال میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے الاشباہ والنظائر النحویہ میں فرمایا ھو الصحیح ای حرف تفسیر مبنی بر سکون امھل فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں انْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مبنی بر فتح زیدا مفعول بہ امھل فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔۱۲

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

وثانیھا بلہ فانہ موضوع لدع مثل بلہ زیدا ای دع زیدا او ثالثھا دونک فانہ موضوع لخذ مثل دونک زیدا ای خذ زیدا ورابعھا

علیک فانہ موضوع لالزم مثل علیک زیدا ای الزم زیدا وخامسہا حیھل فانہ موضوع لایت مثل حیھل الصلوٰۃ ای ایت الصلوٰۃ وسادسہا ھا فانہ موضوع لخذ مثل ھا زیدا ای خذ زیدا

۱- **قولہ بلہ**...... بفتح آخر روید کی طرح واحد تثنیہ جمع مذکر و مونث میں یکساں مستعمل ہوتا ہے ایسے ہی روید کی طرح مصدر مضاف بمفعول ہوتا جیسے بلہ زید ای اترک زیدا تر کا بلہ کی تفسیر دع سے فرمائی جس سے واحد مذکر کے ساتھ مخصوص ہونے کا تو ہم ہوتا تھا جو ہماری تصریح مذکور سے زائل ہو گیا یہ مبنی بر فتح ہے وجہ وہی جو حاشیہ نمبر ۶ پر روید کے بیان میں گزری اس کے ساتھ کاف خطاب کا لحوق منقول نہیں۔

۲- **قولہ دونک**...... دراصل ظرف لازم الاضافۃ ہے یہاں پر کاف ضمیر کی طرف مضاف لیکن ترکیبی معنی مراد نہیں اس کے باوجود ضمیر خطاب مخاطب کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہے جیسے دونک ودونکما ودونکم ودونک ودونکما ودونکن ایسے ہی علیک تا علیکن اسی طرح عندک اور لدیک اصل میں عندک زید فخذہ اور لدیک زید فخذہ تھے یہ دو جملے ہیں اول اسمیہ اور دوم فعلیہ اس میں اختلاف ہے کہ اول جملہ سے اختصار ہوا یا دوم سے بہر حال بمعنی خذ ہے اور اسی کا عمل کرتا ہے۔۱۲

۳- **قولہ علیک**...... علیٰ حرف جار اور خطاب کاف سے مرکب ہے لیکن ترکیبی معنی مراد نہیں کبھی اس کے مفعول پر باز ائدہ آتی ہے جیسے علیک بزید۔۱۲

٤- **قولہ حیھل**...... اس میں چھ لغت ہیں

۱- حیھل بفتح حا و یائے مشدد ہائے ہوز ولام۔

۲- حیھل بیائے مخفف و فتح ہر چہار حروف

۳- حیھل بیائے مشدد و فتح ہر سہ حروف و تنوین لام

۴- حیھل بسکون ہائے ہوز و فتح حا و یا و تنوین لام

۵- حیّ ھلا بفتح حا و یائے مشدد و فتح ہائے ہوز ولام و بالحاق الف بعد لام

۶- حیھل بفتح حا دھا و سکون یا ولام

اور کبھی اس کے آخر میں کاف بھی لاحق ہوتا جیسے حیھلک تمام لغات برائے تخفیف و استعجال آتے ہیں اور کبھی لفظ حی بمعنی اقبل آتا ہے اس تقدیر پر متعدی بعلی ہوتا جیسے حی علی الصلوٰۃ اور کبھی بمعنی آیت اس تقدیر پر متعدی بنفسہ جیسے حی الحمول فان الرکب قد ذھبا اور کبھی لفظ ھلا کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اور بمعنی اسرع تو متعدی بالی ہوتا ہے جیسے حی ھلا الی الثرید یا متعدی بالباء جیسے حدیث میں ہے اذا ذکر الصالحون فحی ھلا بعمر ای اسرع بذکر عمر اور حیھل کے لفظ حی اور ھل سے مرکب ہونے کی تقدیر پر ابو علی کے نزدیک اس میں تین ضمیریں ہیں ایک ایک ہر جزو میں اور ایک

مجموع میں جو مجموع کا فاعل ہے اور دوسرے نحویوں کے نزدیک صرف مجموع میں ایک ضمیر ہے اس لئے کہ بعد ترکیب ہر جز کا حکم استقلال جاتا رہا اور مجموع کلمہ واحد ہے۔

۵- **قولہ حیھل الصلوٰۃ**...... اس میں حیھل کے لام پر فتح ہے نہ کسرہ کیونکہ کسرہ سکون لام کی فرع ہے اور سکون بدون ضرورت قافیہ جائز نہیں کما فی الرضی۔

① لزوم بمعنی چسپیدن سے ماخوذ ہے یا الزام بمعنی واجب گردانیدن سے برتقدیر اول باسقاط الف پڑھا جائے گا اور برتقدیر ثانی باثبات الف۔

② بالالف بعد الھاء واحد تثنیہ جمع مذکر مونث سب کیلئے یکساں مستعمل ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

و ...... حرف عطف مبنی بر فتح ثـانـی اسم منقوص مضاف ھـا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ستة مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیرا بـلـه خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فـا برائے تفصیل مبنی بر فتح اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہٗ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے بلہ مـوضـوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ ل حرف جار مبنی بر کسر دَعْ مجرور تقدیراً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مـوضـوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ مثل مضاف بلہ زیداً مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے بلہ۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنی۔ زیـداً اسم فعل بمعنی امر حاضر دع مبنی بر فتح اس میں انت پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب زید مفعول بہ بـلـه اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون دَعْ فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انـت پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب زیـد مفعول بہ۔ دَعْ فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ثـالـث مضاف ھـا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ستـه، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا دونک خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فـا برائے تفصیل مبنی بر فتح اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، ہٗ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے دونک مـوضـوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ۔ ل حرف جار مبنی بر کسر خذ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرف لغو، موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا مثل مضاف دونک زیـداً مضاف الیہ مجرور تقدیراً، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے دونک، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنی دونک اسم فعل

بمعنی امر حاضر خذ مبنی بر فتح اس میں انت پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح۔ زیدًا مفعول بہ، دونک اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون خذ فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح زیدًا مفعول بہ، خذ فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح رابع مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ستۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا علیک خبر مرفوع تقدیرا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فـ حرف تفصیل مبنی بر فتح اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے علیک موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ ل حرف جار مبنی بر کسر الـزوم مجرور تقدیرا، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ مثل مضاف علیک زیدًا مضاف الیہ مجرور تقدیرا، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی، مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے علیک۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی، علیک اسم فعل بمعنی امر حاضر خذ مبنی بر فتح اس میں انت پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، زیدًا مفعول بہ، علیک اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون الزم فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح زیدًا مفعول بہ، الزم فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح خامس مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ستۃ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا حیَّھَلُ خبر مرفوع تقدیرا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فـ حرف تفصیل مبنی بر فتح اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حیّھل موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ۔ ل حرف جار مبنی بر کسر ایت مجرور تقدیرا، جار مجرور مل کر ظرف لغو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ مثل مضاف حیھل الصلوۃ مضاف الیہ مجرور تقدیرا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی، مثال مضاف ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حیھل مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، بر تقدیر ارادۂ معنی، حیھل اسم فعل بمعنی امر حاضر ایت مبنی بر فتح اس میں انت پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح الصَّلٰوۃَ مفعول بہ حیھل اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ایت امر حاضر معروف مبنی بر حذف یا جو قائم مقام سکون ہے۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر الصلوۃ مفعول بہ۔ ایت فعل

امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح سادس مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ستۃ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، ھا خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فـ حرف تفصیل مبنی بر فتح اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ھا، موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ، ل حرف جار مبنی بر کسر خذ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرف لغو، موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ مثل مضاف ھا زیداً مضاف الیہ مجرور تقدیراً، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی، مثال مضاف ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ھا، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، بر تقدیر ارادۂ معنی، ھا اسم فعل بمعنی امر حاضر خذ مبنی بر سکون اس میں اَنْتَ پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون زیداً مفعول بہ، ھا اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا، ای حرف تفسیر مبنی بر سکون خذ فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ پوشیدہ جس میں اَنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون زیداً مفعول بہ، خذ فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔۱۲

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

و قَدْ جَاءَ فِیْهِ[۱] ثَلٰثُ لُغَاتٍ هَاْءُ[۲] بِسُكُوْنِ الْهَمْزَةِ و هَاءِ بِزِيَادَةِ[۳] الْهَمْزَةِ الْمَكْسُوْرَةِ و هَاءَ بِزِيَادَةِ[۴] الْهَمْزَةِ الْمَفْتُوْحَةِ و لَابُدَّ لِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ مِنْ[۵] فَاعِلٍ و فَاعِلُهَا[۶] ضَمِيْرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرُ فِيْهَا و ثَلٰثَةٌ[۷] مِنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْفِعْلِ الْمَاضِيْ و تَرْفَعُ الْاِسْمَ بِالْفَاعِلِيَّةِ اَحَدُهَا هَيْهَاتَ[۸] فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِبَعُدَ

۱- **قوله فیه** ..... اور بعض نسخوں میں فیھا وارد ہے تو اس تقدیر پر ھا بتاویل کلمہ مرجع قرار پائے گا۔ یہ نسخہ خالی از لطف نہیں کہ ھا سے مراد زیر بحث اسم فعل بھی ہو سکتا ہے۔۱۲

۲- **قوله** ...... ھابسکون الهمزة بروزن خَفْ جو خاف یخاف سے صیغۂ امر ہے۔ اصل میں ھاءُ تھا۔ الف بوجہ اجتماع ساکنین ساقط ہو کر ھاء رہ گیا۔ اس کے چھ صیغے آتے ہیں۔ ھـاءْ، هاءَ ا، هاؤا، هائی، هاء ا، هأنَ، جیسے خف، خافا، خافوا، خافی، خافا، خفن۔۱۲

۳- **قوله** ...... بزيادة الهمزة المكسورة۔ یہ بمعنی ہیاء بولا جاتا ہے جیسے ھاءِ یا رجل بمعنی ھات۔ اس کے بھی چھ صیغے آتے

ہیں۔ھاءِ، ھائیا، ھاوا، ھائی، ھائیا، ھائین جیسے مراماۃ سے امر، رام، رامیا، راموا، رامی، رامیا، رامین ان تمام صیغوں میں ہمزہ بجائے تائے ھات ہے۔۱۲

٤- قولہ بزیادۃ الھمزۃ المفتوحۃ...... اس کے بھی چھ صیغے بایں طور آتے ہیں۔ھاءَ، ھاؤُمَا، ھاؤمْ جیسے ھاک، ھاکما، ھاکم، ھاء بکسرہ ہمزہ بدون یاھاء تا ھاؤنَّ جیسے ھاک، ھاکما، ھاکن اس میں ہمزہ بجائے کاف ہے۔آیت کریمہ ھاؤم اقرؤا کتابیہ میں اسی قبیل سے ہے اور کبھی ہمزہ کاف کے ساتھ مجتمع ہوتی ہے۔جیسے ھائک، ھاء کما، ھاء کم، ھائک، ھائکما، ھاء کنَّ۔۱۲

٥- قولہ من فاعل...... اس لئے کہ یہ بمعنی افعال ہیں اور فعل بدون فاعل تمام نہیں ہوتا۔اور مصنف نہ تو حذف فاعل کے قائل ہیں کہ وہ ممتنع ہے اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ دونک اور علیک میں کاف مرفوع ہے کہ بجائے فاعل آیا ہے جیسے کہ فرا قائل ہیں کیونکہ کاف ان اسماء میں بمعنی فعل ہونے سے پیشتر مجرور تھا۔اور لفظ جب کسی معنی سے منقول ہوتا ہے۔تو اس کے معنی منقول الیہ کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور اعراب منقول عنہ کے اعتبار سے۔اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ اسمائے افعال پر لواحق داخلہ بروقت تعریف ضمائر ہیں۔کیونکہ ضمائر بارزہ فعل کے ساتھ اختصاص رکھتی ہیں۔اسم کے ساتھ لاحق نہیں ہوتیں۔۱۲

٦- قولہ...... وَ فاعلھا چونکہ حذف فاعل ممتنع ہے اس لئے و یحذف الفاعل نہ کہا۔

٧- قولہ...... ثلثۃ منھا۔ان تینوں میں سے ہر ایک میں معنی مذکور کی زیادت اور معنی تعجب ماخوذ ہیں۔اگرچہ ھیھات کی تفسیر بعد کے ساتھ کی ہے اور سرعان کی سرع کے ساتھ اور شتان کی افترق کے ساتھ پس اول بمنزلہ بَعُدَ جدا یا ما ابعدہ ہے اور ثانی بمنزلہ سرع جداً یا ما اسرعہ اور ثالث بمنزلہ افترق جدًا یا ما اشد افتراقھما ۱۲۔

٨- قولہ ھیھات...... اس کی ت میں حرکات سہ گانہ ضم وفتح وکسر آتی ہیں۔یہ تین لغات ہوئے اور کبھی اس کی ھائے اول ہمزہ سے بدل جاتی ہے۔تو ایھات بحرکات ثلثہ آتا ہے۔تین لغت یہ ہوئے اور تین سابق کل چھ ہوئے اور یہ کبھی تنوین کے ساتھ آتے ہیں اور کبھی بغیر تنوین،تو اب بارہ ہوئے۔اور کبھی ت حذف کردیتے ہیں تو ھیھا اور ایھا بولتے ہیں۔دو یہ ہوئے کل چودہ ہوگئے۔اور کبھی ایھا سے کاف لاحق ہوتا ہے۔تو ایھاک کہتے ہیں یہ پندرہ ہوئے۔اور کبھی ایھا کو منون پڑھتے ہیں۔اب سولہ ہوگئے۔اور کبھی اَیْھَانَ اور کبھی اَیْھَانِ کہتے ہیں۔اب کل اٹھارہ لغات ہوگئے۔

٨- قولہ ھیھات...... دراصل ھَیْھَیَتَ تھا۔یائے دوم بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف سے بدل گئی۔ھیھات ہوگیا۔اور کبھی ت کو ساکن بھی پڑھتے ہیں ۱۲۔

① بعض نسخوں میں الضمیر المخاطب بترکیب توصیفی واقع ہوا ہے یہ بھی درست ہے۔۱۲

15/15

ترکیب

قولہ و قد جاء الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قد حرف برائے تحقیق مبنی بر سکون جاء فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے ھا ، جار مجرور مل کر ظرف لغو ثلث ممیز مضاف لغات تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر فاعل جاء فعل ماضی اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ ھاذ والحال باحرف جار مبنی بر کسر سکون مصدر مضاف الھمزۃ مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنی بر بنائے فاعلیت از مصدر، سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا، ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اعنی مقدر کا منصوب تقدیراً، اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون اعنی فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ھاءِ ذوالحال باحرف جار مبنی بر کسر زیادۃ مصدر مضاف الھمزۃ موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مکسورۃ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، مکسورۃ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنی بر بنائے فاعلیت یا منصوب معنی بر بنائے مفعولیت چونکہ مصدر زیادۃ لازم بھی آیا ہے اور متعدی بھی۔ زیادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، ثابتاً، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اعنی مقدر کا۔ منصوب تقدیراً، اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون اعنی فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ھاء ذوالحال، باء حرف جار مبنی بر کسر الھمزۃ موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مفتوحۃ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مفتوحۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا، ثابتاً مقدر کا، ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ اعنی مقدر کا، منصوب تقدیراً، اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، اعنی فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ و لابد لھذہ الاسماء...... **الخ**...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح لا نفی جنس مبنی بر سکون بد بمعنی مفرد اسم ل حرف جار مبنی بر کسر ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف الاسماء صفت، موصوف اپنی صفت سے مل

کر مجرور محلاً، جار، مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا، ثابت مقدر کا، ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لائے نفی جنس، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول، من حرف جار مبنی بر سکون فاعل مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابت مقدر کا، ثابت بترکیب سابق خبر دوم، لا نفی جنس اپنے اسم اور ہر دو خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح فاعل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الاسماء فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ضمیر مضاف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مخاطب اسم مفعول جو بوجہ عدم اعتماد عامل نہیں مضاف الیہ، ضمیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مستتر اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الاسماء۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو، مستتر اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وثلثۃ منھا...... الخ و حرف عطف مبنی بر فتح ثلثۃ موصوف من حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے تسعۃ، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا، ثابتۃ مقدر کا، ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صفت، ثلثۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، موضوعۃ اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، ل حرف جار مبنی بر کسر الفعل موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون ماضی اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو موضوعۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ و ترفع الاسم الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ترفع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ثلثۃ موصوف الاسم مفعول بہ با حرف جار مبنی بر کسر الفاعلیۃ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، ترفع فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ احد مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلثۃ، مضاف اپنے اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اَنَّ، ل حرف جار مبنی بر کسر بعدُ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرف لغو، موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ ۱۲

النوع العاشر الافعال الناقصة

مثل هیهاتَ زید ای بعد زید و ثانیها سرعان[۱] فانهٗ موضوع لسرع مثل سرعان زید ای سرع زیدٌ و ثالثها شتّان[۲] فانّه موضوع لافترق[۳] مثل شتّان زید و عمرو ای افترق زیدٌ و عمرٌو

النوع العاشر

الافعال الناقصة و انما سمیت ناقصَة

۱- **قولہ سرعان**...... سین پر حرکات ثلثہ مگر فتح مشہور ہے۔ اور را پر سکون، اور نون پر فتح،

۲- **قولہ شتان**...... شین پر فتح اور تا مشدد پر مفتوح، اور نون پر فتح اور کبھی کسرہ بھی آتا ہے۔

۳- **قولہ لافترق**...... افترق دو اسم پر داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ افتراق کے لئے دو ضروری ہیں۔ اسی طرح شتان بھی دو اسم پر داخل ہوتا ہے۔ اسلئے کہ وہ بمعنی افترق ہے۔ جمہور نے افتراق کو مطلق رکھا ہے اور زمخشری نے بیان کیا کہ اس افتراق کے معنی میں ہے جو معانی اور احوال میں ہوتا ہے جیسے علم و جہل صحت و سقم تو ان کے غیر میں مستعمل نہ ہوگا۔ پس شتان الخصمان عن مجلس الحکم نہ کہا جائے گا۔

فائدہ

اسمائے افعال کے واسطے محل اعراب نہیں۔ کیونکہ یہ بجائے فعل ماضی یا فعل امر ہوتے ہیں۔ اور ان دونوں کے لئے محل اعراب نہیں۔ بعض نے اس قول کی نسبت جمہور کی جانب کی ہے۔ اور بعض نحویوں نے بنا بر مصدریت منصوب محلًا قرار دیا ہے۔ لیکن شارح رضی نے اس قول کو پسند نہیں کیا۔ اسلئے کہ اگر بنا بر مصدریت منصوب ہوں گے۔ تو ان سے پیشتر افعال ناصبہ مقدر ہوں گے۔ تو ان کا قائم مقام افعال ہونا درست نہ رہے گا۔ اور مبنی بھی نہ رہیں گے کہ مبنی ہونے کی وجہ یہی تھی اور بعض نے کہا کہ بنا بر مبتدا مرفوع محلًا ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے خبر نہیں ہوتی جیسے اقائم زید میں قائم مبتدا ہے۔ جس کے لئے خبر نہیں۔ ان کے بعد آنے والا اسم فاعل قائم مقام خبر ہوتا ہے۔ فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے هیهات زید اور کبھی ضمیر مستتر جیسے صَهٖ کہ بمعنی اسکت ہے اور فاعل ضمیر مستتر ہے۔ شارح رضی نے اس قول کو بھی رد کر دیا کیونکہ قائم مذکور پر قیاس درست نہیں کہ وہ اگر چہ مشابہ فعل ہے۔ لیکن اسی معنی رکھتا ہے یعنی بمعنی ذو قیام ہے تو مبتدا واقع ہونا صحیح ہے بخلاف اسم فعل کہ اس کے لئے اسمی معنی نہیں۔ اور لفظ کا اعتبار نہیں جیسے تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ میں تسمع لفظاً فعل ہے۔ مگر معنی چونکہ اسمی ہیں کہ بتاویل مصدر ہے۔ لہٰذا

مبتدا واقع ہونا درست ہو گیا۔۱۲

۴- **قولہ شتان زید و عمرو**...... اور کبھی مائے زائدہ لاحق ہوتا ہے۔ جیسے شتان ما زید و عمرو۔ اور کبھی لفظ ما بین جیسے شتان ما بین زید و عمرو۔ اس تقدیر پر ما دو حالت سے عبارت ہوتا ہے۔ ای افترقت الحالتان اللتان بین زید و عمرو اور وہ دو حالت محل وجود ہیں۔ مثلاً اور معنی یہ ہوئے۔ کہ دو حالت جن سے محل وجود مراد ہے وہ زید و عمرو میں بایں معنی مفترق ہیں۔ کہ ان میں سے ایک زید کیساتھ مخصوص ہے اور دوسری عمرو کے ساتھ یہ ہم معنی مثنی کی مثال ہے اور مثنی کی متفق علیہ مثال شتان الخصلتان ہے۔

۵- **قولہ النوع العاشر**...... سابق نوع میں ایسے اسماء کا بیان تھا جو بمعنی افعال ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا عمل ظاہر صرف نصب ہے اور بعض کا صرف رفع۔ اور اس نوع میں ایسے افعال مذکور ہیں۔ جن میں سے ہر ایک رفع و نصب دونوں عمل کرتا ہے۔ بایں مناسبت اس نوع کو سابق نوع کے بعد لایا گیا۔ نیز افعال ناقصہ بسبب نقصان جس کا بیان آتا ہے اسماء کے ساتھ فی الجملہ مناسبت رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اہل منطق ان کو افعال سے شمار نہیں کرتے۔ افعال ناقصہ کو اسمائے افعال کے بعد ذکر کرنے کی یہ مناسبت بھی ہے۔۱۲

۶- **قولہ الافعال الناقصة**...... وہ افعال ہیں جن کی وضع اسلئے ہے کہ فاعل کے واسطے ایسی صفت ثابت کریں جو ان کے مصدر سے مغایرت رکھتی ہو جیسے کان زید جالسًا۔ پس کانَ اس مثال میں زید کے لئے صفت جلوس ثابت کرتا ہے۔ جو اس کے مصدر کے مغایر ہے۔۱۲

① بمعنی تفارقا۔ اس کے بعد مرفوع مثنی یا ہم معنی مثنی ہوتا ہے جمع نہیں ہوتا۔ ہم معنی مثنی کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔

ترکیب

مثل مضاف ھیھات زید مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مثالہ مقدر کی، مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ھَیْھَات مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی ھیھات اسم فعل بمعنی ماضی بعد مبنی بر فتح زید فاعل۔ ھیھات اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون بعد فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل بعد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ثانی مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلثة۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً سرعان خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فا حرف تفصیل مبنی بر فتح اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے سرعان۔ موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ۔ ل حرف جار مبنی بر کسر سَوُعَ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرف لغو، موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ مثل مضاف سرعان زید مضاف الیہ مجرور تقدیراً، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ

مقدر کی، مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے سرعان، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، بر تقدیر ارادۂ معنی۔ سرعان اسم فعل بمعنی ماضی سرُع مبنی بر فتح زید فاعل۔ سرعان اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون سرع فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل، سرع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ثالث مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلثة، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، شتان خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فا حرف تفصیل مبنی بر فتح إنّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہٗ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے شتان، موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھــــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان ل حرف جار مبنی بر کسر افترق مجرور تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف لغو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا مثل مضاف شتان زید و عمر مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے شتان مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی شتان اسم فعل بمعنی ماضی افترق مبنی بر فتح زید معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح عمرو معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل شتان اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون افترق فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح عمرو معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل افترق فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا النوع العاشر الخ النوع موصوف العاشر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا الافعال موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون ناقصة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ناقصة اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح انما اداة قصر مبنی بر سکون سمیت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال الناقصة ناقصة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر افعالا ناقصة اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

لأنّها لا تكون بمجرد الفاعل كلاما تاما فلا تخلو عن نقصان وهي تدخل علَى الجملة الاسمية اىّ المبتدا و الخبر فترفع الجزء الاول منها ويسمى اسمها و تنصب الجزء الثاني منها ويسمى

خبرھا وھی① ثلثة عشر فعلا الاول کان①

۱- **قولہ لانھا الخ**...... بعض نے وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی کہ یہ افعال معنی مصدری پر دلالت نہیں کرتے بلکہ ان کی دلالت صرف زمانہ پر ہوتی ہے بخلاف افعال تامہ کہ وہ دونوں پر دلالت کرتے ہیں تو ان کی دلالت میں نقصان ہوا اس لئے ناقصہ کیساتھ موسوم ہوئے۔

س: اولا یہ وجہ تام نہیں کہ کان بھی کون پر مطلق دلالت کرتا ہے ثانیا اگر تسلیم کرلیں تو صرف کان میں تام ہے دیگر افعال میں تام نہیں کیونکہ ان میں سے بعض انتقال پر دلالت کرتے ہیں اور بعض اوقات مخصوصہ میں ہونے پر اور بعض توقیت پر اور بعض استمرار پر اور بعض نفی پر جیسے کہ عنقریب معلوم ہوگا پس لازم آئے گا کہ یہ سب افعال ناقصہ نہ ہوں؟

ج: معنی کان چونکہ باقی افعال میں ملحوظ ہیں اس لئے ان کو ناقصہ کیساتھ موسوم کیا گیا وجہ تسمیہ کے واسطے اتنی مناسبت کافی ہے اقول یہ جواب اس پر مبنی ہے کہ کان معنی مصدری پر دلالت نہیں کرتا لیکن یہ معنی فاسد ہے کما فی الرضی۔ اقول ھھنا کلام لیس ھذا موضعہ ۱۲

۲- **قولہ علی الجملۃ الاسمیۃ**......

س: ظاہر کلام مصنف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں کیونکہ جملہ اسمیہ کو کسی قید کے ساتھ مقید نہیں کیا مطلق رکھا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہر جملہ اسمیہ پر داخل نہیں ہوتے چنانچہ وہ جملہ اسمیہ جس کا مبتدا واجب الحذف ہے جیسے الحمد للہ الحمید یا واجب التصدیر ہے جیسے اسماء استفہام و شرط اور کم خبریہ یا مقرون بلام ابتدا ہے یا وہ جملہ اسمیہ جس میں مبتدا کی طلبی ہو ان سب پر داخل نہیں ہوتے پس یوں نہیں کہا جاتا کان زیدا ضربہ؟

ج: یہاں پر جملہ اسمیہ بیان کرنے سے نوع مدخول کی تعیین پر مقصود ہے عموم مراد نہیں یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے۔۱۲

۳- **قولہ ای المبتدا والخبر**...... اس تفسیر سے مراد مجموعہ مبتدا وخبر ہے کیونکہ یہ جملہ کی تفسیر ہے جو بغیر اس مراد کے صحیح نہیں ہوسکتی جملہ اسمیہ کی تفسیر مبتدا وخبر کے ساتھ کرنے میں اقائم الزیدان سے احتراز ہے کیونکہ اس میں اگرچہ قائم مبتدا اور الزیدان خبر ہے مگر غیر مشہور اور مبتدا وخبر کے اطلاق سے ذہن کا تبادر مشہور کی جانب ہوتا ہے لہذا یہ مبتدا وخبر مدخول ہونے سے نکل گئے یا یوں کہا جائے کہ یہ اگرچہ جملہ اسمیہ ہے مگر مبتدا اور فاعل سے مرکب ہے اور افعال ناقصہ ایسے جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہو اس لئے کہ افعال ناقصہ مبتدا کی قسم مشہور کے نواسخ سے ہیں قسم غیر مشہور کے نواسخ سے نہیں اسی طرح ھیھات زید سے بھی احتراز ہوگیا کہ وہ بھی ایک قول پر مبتدا اور فاعل سے مرکب ہے۔۱۲

٤- **قولہ ویسمی اسمھا**......

س: ضمیر مضاف الیہ کا مرجع افعال ناقصہ ہیں تو مفاد عبارت یہ ہوا کہ جزو اول مجموعہ افعال ناقصہ کا اسم کہلاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں بلکہ جزو اول ان میں سے جس کیساتھ مذکور ہوگا اس کا اسم کہلائے گا جیسے کان زید قائما میں زید اسم کان ہے نہ تمام افعال ناقصہ کا اسم؟

ج: ضمیر مضاف الیہ کا مرجع مطلقاً افعال ناقصہ نہیں حتیٰ کہ سوال مذکور وارد ہو بلکہ بطور استخدام اس کا مرجع الافعال الناقصة المذکورۃ مع الجزء الاول ہے اور ظاہر کہ جزو اول کے ساتھ کل افعال ناقصہ بیک وقت مذکور نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے کوئی ایک مذکور ہوتا ہے تو جو مذکور ہوگا جزو اول اسی کا اسم ہے اگر کان مذکور ہو تو اسم کان اور اگر صار مذکور ہو تو اسم صار وعلیٰ ھٰذا القیاس ایضاح میں فرمایا کہ اسم کان اور خبر کان وغیرہ میں اضافت از قبیل اضافة المعمول الی العامل ہے ورنہ درحقیقت جزو اول کان کا اسم بمعنی نام نہیں اسی طرح جزو دوم خبر کان نہیں وہ تو جزو اول کی خبر ہے ضرب زید عمرا میں زید کو اسم اور عمرا کو خبر نہیں کہتے بلکہ فاعل اور مفعول سے تعبیر کرتے ہیں تا کہ دونوں فعل تام اور ناقص میں امتیاز رہے کان کے مرفوع کو فاعل نہیں کہتے اس لئے کہ فاعل حقیقت میں مصدر خبر ہے جو اسم کی طرف مضاف ہو پس کان زید قائما بمعنی کان قیام زید ہے اسی سبب سے ان افعال کی خبر خبر مبتدا کی طرح محذوف نہیں ہوتی اور کان کے منصوب کو مفعول نہیں کہتے اسلئے کہ ہر فعل کیلئے فاعل ضروری ہے کہ بغیر اس کے جملہ متحقق نہیں ہوتا اور مفعول سے استغنا ہوتا ہے اور ان افعال میں منصوب سے استغنا نہیں ہوتا اسی واسطے ان کے منصوب کو مفعول نہیں کہتے رضی لیکن تسہیل میں فرمایا کہ ان افعال کے مرفوع کو اسم اور فاعل دونوں کے ساتھ موسوم کرتے ہیں اور منصوب کو خبر اور مفعول کے ساتھ مگر یہ اطلاق نادر ہے۔۱۲

۵- **قولہ ثلثہ عشر فعلا** ...... ملحقات ان کے علاوہ ہیں چنانچہ صار کے ملحقات یہ ہیں۔

۱- آض جیسے وبالمحض حتی آض جعدا عظنط اذا قام ساوی غارب الفحل غاربہ ای ربیتہ بالمخض مخض بمعنی لبن خالص جعد بمعنی سخت عنطنط بمعنی طویل غارب بمعنی کاھل ربیتہ میں ضمیر منصوب کا مرجع بعیر ہے۔

۲- رجع جیسے حدیث میں ہے لا ترجعوا بعدی کفارا۔

۳- غاد جیسے ؎

وکان مصلی من ھدیت برشدہ فللہ مغوعاد بالرشد آمرا

۴- استحال جیسے حدیث میں فاستحالت غربا۔

۵- قعد جیسے عرب کہتے ہیں او رھف شفرتہ حتی قعدت کانھا حربة لیکن بمعنیٰ صار ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ قعد کی خبر کانّ کیساتھ مصدر ہو۔

۶- حار جیسے ؎

وما المرء الا کالشھاب وضوئہ ابحور مادا بعد اذ ھو ساطع

۷- ارتد جیسے آیت کریمہ فارتد بصیرا۔

۸- تحول جیسے ؎

وبدلت قرحا داميا بعد صحة فيالک من نعمی تحولن ابوسنا

اور ما زال کے ملحقات یہ ہیں ما رنی مارام جبکہ یہ دونوں کان دائما کذا کے معنی میں ہوں اور ملحقات اصبح یہ ہیں۔

غدا راح جبکہ اول کان فی الغداۃ کذا اور دوم کان فی الرواح کذا کے معنی میں ہوں یہ ملحقات سماعی ہیں قیاسی نہیں اس لئے کہ انتقل بمعنی تحول ہے اس کے باوجود ملحق بصار نہیں ماانفصل اور مافارق بمعنی ماانفک ہیں لیکن ملحقات سے نہیں اسی واسطے ان سب کا استعمال افعال ناقصہ کی طرح نہیں ہوتا۔

① اصل میں کون بفتح عین بالضم عین تھا۔ واو بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف ہوگیا۔۱۲

ترکیب

ل حرف جار مبنی برکسر ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی برفتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلامبنی برسکون راجع بسوئے الافعال الناقصہ لا تکون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال با حرف جار مبنی برکسر مجرد مضاف الفاعل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے اسم ان کلاما موصوف تاما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے موصوف تاما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر لا تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو سمیت فعل ماضی مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا فا فصیحہ مبنی برفتح لا تخلو نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے الافعال الناقصہ عن حرف جار مبنی برسکون نقصان مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو لاتخلو فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط محذوف اذا لم تکن بمجرد الفاعل کلاما تاما کی اذا ظرف زمان مبنی برسکون متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم لم تکن صیغہ واحد مونث غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی برفتح راجع بسوئے الافعال الناقصہ با حرف جار مبنی برکسر مجرد مضاف الفاعل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم مرفوع محلا کلاما موصوف تاما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے موصوف تاما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر لم تکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ وھی تدخل الخ - و حرف عطف یا استینا ف مبنی برفتح ھی ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلامبنی برفتح راجع بسوئے الافعال الناقصہ تدخل فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی

برفتح راجع بسوئے مبتدا علیٰ حرف جار مبنی برسکون الجملة موصوف الاسمیة اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ یا مبدل منہ ای حرف تفسیر مبنی برسکون المبتداء معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح الخبر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر عطف بیان یا بدل معطوف علیہ اپنے بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو یا فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله فترفع الجزء الاول الخ -فا حرف تفصیل مبنی برفتح ترفع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الافعال الناقصہ الجزء موصوف الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار مبنی برسکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الجملة الاسمیة جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ ترفع فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ مفصلہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح یسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الجزء الاول اسم مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الافعال الناقصہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ یسمی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح تنصب فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الافعال الناقصہ الجزء موصوف الثانی اسم منقوص منصوب لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار مبنی برسکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الجملة الاسمیة جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح یسمی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الجزء الثانی خبر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الافعال الناقصہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ یسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الافعال الناقصة۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهی قد[1] تکون زائدة مثل[2] ان من افضلهم کان زیدا وحینئذ لا تعمل وقد تکون غیر زائدة وهی یجیء علیٰ معنیین ناقصة تامة فالناقصة تجیء علیٰ معنیین احدهما ان یثبت[3] خبرها لاسمها فی[4] الزمان الماضی[5] سواء[6] کان

۱- **قوله قد تکون زائدة** ...... یعنی کان کبھی زائدہ ہوتا ہے کہ اس کا عدم معنی مقصود کیلئے مخل نہیں ہوتا لیکن زائد وسط کلام میں ہوتا ہے اول میں نہیں زائدہ دو قسم پر ہے (۱) وہ کہ کسی معنی کا افادہ نہ کرے جیسے کیف نکلم من کان فی المهد صبیا میں کہ معنی ماضی کا مفید نہیں ورنہ استبعاد کا محل نہ رہے گا جو کیف سے مستفاد ہو رہا ہے کہ جس سے کلام کیا جائے وہ باعتبار زمانہ ماضی مہد میں صبی تو ہوتا ہی ہے اور لفظ صبیا حال موکدہ ہے کہ صبی ہونا فی المهد سے مفہوم ہوتا ہے۔ (۲) وہ کہ صرف زمانہ کا افادہ کرے اسم وخبر کا طالب نہ ہو کیونکہ معنی کون سے خالی ہے جو اسم وخبر کے مقتضی ہوتے ہیں جیسے مثال کتاب میں۔

۲- **قوله ان من افضلهم الخ** ...... اس مثال میں یہ جائز نہیں کہ زیدا کو اسم ان اور کان کو اس کی خبر قرار دیں اور من افضلهم کو خبر کان جیسے کہ بعض نے گمان کیا ہے کیونکہ اس تقدیر پر خبر انّ غیر ظرف کی اس کے اسم پر تقدیم لازم آئے گی جو ممتنع ہے اس قسم کو زائدہ اس لئے قرار دیا کہ قسم اول کی طرح رافع وناصب نہیں تو عدم عمل میں اس کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کے اسم کے ساتھ موسوم کر دیا ورنہ یہ حقیقۃً زائد نہیں کہ معنی زمان کا افادہ کر رہا ہے قسم اول کی زیادت میں کوئی خفا نہیں اس قسم کی زیادت میں خفا ہے اسی واسطے مصنف نے اس کی مثال پر اکتفا کیا تا کہ خفا زائل ہو جائے اور وجہ تسمیہ کی جانب اس قول سے اشارہ کیا و حینئذ لا تعمل۔

س: اس مثال میں من کی زیادت کا بھی احتمال ہے مصنف نے زیادت کان کیلئے کیوں معیّن کر دیا؟

ج: کان لفظ اور معنی دونوں کے اعتبار سے زائد ہے اور من صرف معنی کے اعتبار سے لفظ کے اعتبار سے نہیں کہ عمل کر رہا ہے نظر برآں مصنف نے اس کو کان زائدہ کی مثال قرار دیا فتامل۔

۳- **قوله ان یثبت خبرها** ...... خبر کان فعل ماضی نہیں ہوتی کہ کان خود زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتا ہے مگر جب کہ قد کے ساتھ ہو جیسے کان قد قعد یا شرط واقع ہو جیسے ان کان قمیصه قدمن قبل درایة ۱۲

۴- **قوله فی الزمان** ...... یعنی وہ زمانہ جس پر کون سے مشتق صیغہ فعل دلالت کرتا ہے یہ مراد نہیں کہ زمانہ پر دلالت کرنے کے لئے فعل کے علاوہ دوسرا لفظ لایا جائے گا۔۱۲

۵- **قوله الماضی** ...... یعنی ثبوت خبر برائے اسم زمانہ ماضی میں کان کیساتھ ہے اور زمانہ حال یا استقبال میں یکون کے ساتھ ہوتا ہے زمانہ ماضی کا ذکر اس لئے کیا کہ کلام کان میں ہے اور یکون کا حکم اس پر مقالہ کر کے معلوم ہو سکتا نیز آئندہ بیان کر رہے

ہیں کہ مشتقات کا حکم ان افعال کی طرح ہے۔۱۲

۶- **قولہ سواء کان الخ** - اس عبارت سے دوقول کی ردکی جانب اشارہ ہے(۱) یہ کہ بعض نے کہا تھا کہ کان استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کی خبر اسم کیلئے جمیع ازمنہ ماضیہ میں ثابت ہوتی ہے تو وہ لم یزل کے مرادف ہے اور انہوں نے دلیل میں یہ آیت پیش کی وکان اللہ سمیعا بصیرا جب کان زمانہ ماضی میں استمرار کے واسطے ہوا تو یکون استمرار استقبالی کیلئے ہوگا پس وہ لا یزال کے ہم معنی ہوا۔۲یہ کہ بعض نے کہا تھا کہ کان انقطاع کیلئے مقتضی ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں خبر کا ثبوت اسم کیلئے تھا پھر منتفی ہو گیا وجہ رد یہ ہے کہ کان کا مدلول باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے وبس تمام ازمنہ ماضیہ میں استمرار یا زمانہ ماضی میں انقطاع اس کا مدلول وضعی نہیں قرائن خارجیہ سے ان کا اعتبار ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ میں سمیع و بصیر کی نسبت اسم جلالت کی جانب قرینہ استمرار ہے۔۱۲

① س: قد برائے تقلیل ہوتا ہے جب کہ مضارع پر داخل ہو پس اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ کان کی عدم زیادت بہ نسبت زیادت قلیل ہو حالانکہ زیادت قلیل ہے؟

ج: قد یہاں پر مجرد تحقیق کیلئے ہے جیسے قد یعلم اللہ میں۔

ترکیب

ثلثة عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مرفوع محلا ممیز فعلا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا الاول اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل موصوف مقدر الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا کان خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کان قد حرف تقلیل مبنی برسکون تکون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا زائدة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون زائدة اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ صغرٰی ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبرٰی ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف ان من افضلھم کان زیدا مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کان زائدة مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح من حرف جار مبنی بر سکون افضل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھم پوشیدہ جس میں ھنا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر رجال یا الرجال م علامت جمع موصوف مقدر کی تنکیر اور تعریف کا اختلاف اس پر مبنی ہے کہ اسم تفضیل مضاف کی اضافت لفظیہ ہوتی ہے یا معنویہ اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے غائب معہودم علامت جمع مذکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم انّ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف

مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم کـــان زائدہ مبنی بر فتح زیـــدا اسم موخر انّ اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہواو
حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح حین مضاف اذ ظرف زمان مبنی بر سکون مضـاف الیہ مجرور محلا مضاف عوض مضاف الیہ محذوف کے جو
کـانت زائـدة ہے اذ مضاف عوض مضاف الیہ محذوف سے ملکر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
مفعول فیہ مقدم منصوب لفظا یا حیـــن مبدل منہ اور اذ عوض مضاف الیہ سے ملکر بدل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مفعول فیہ منصوب لفظا
لاتـعـمل نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے
کان لا تعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قد حرف
تقلیل مبنی بر سکون تـکـون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح
راجع بسوئے کـان غیر مضاف زائدة مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کان تجی
فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا عـلـی
حرف جار مبنی بر سکون مـعـنیین مبدل منہ نـاقـصـة معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح تـامـة معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر
بدل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تجئی فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر
مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ناقصة کو احدھما مبتدا مقدر کی خبر قرار دیں
اور تامة کو ثـانیھما مبتدا مقدر کی فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ال حرف تعریف مبنی بر سکون نـاقـصـه اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف نـاقـصـہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت
موصوف مقدر کـان کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیرا تـجـنـی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث اس میں ھی
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا عـلـیٰ حرف جار مبنی بر سکون مـعـنـیـیـن مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو
تـجـنی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مفصلہ ہوا احد
مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مـعـنیین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یثبت فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب جـنـس مضاف هـا ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے کـان الـنـاقـصـة خبـر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ل حرف جار مبنی بر کسر اسم
مضاف هـا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے کان الناقصة اسـم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار
مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون الـزمان موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مـاضـی اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مـاضـی اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر
صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم یثبـــت فعل مضارع اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ
ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا سـواء اسم مصدر بمعنی مستو خبر
مقدم کـان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے خبر

کان کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

ممکن الانقطاع[1] مثل كان زيد قائما او ممتنع[2] الانقطاع مثل كان الله عليما حكيما وثانيهما[3] ان يكون بمعنى صار مثل كان[3] الفقير غنيا اى صار الفقير غنيا والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج[4] الى الخبر فلا تكون[5] ناقصة وحينئذ تكون بمعنى ثبت مثل كان زيدا اى ثبت زيد

۱- **قوله ممكن الانقطاع** الخ......یعنی ثبوت خبر برائے اسم تا زمانہ حال نہیں بلکہ زمانہ ماضی میں منقطع ہو گیا ہے جیسے کان الشیخ شابا کہ ثبوت شباب برائے شیخ تا زمانہ متکلم مستمر نہیں۔۱۲

۲- **قوله او ممتنع** الخ......یعنی ثبوت خبر برائے اسم مستمر ہے اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا اسی قبیل سے وہ کان ہے جو صفات باری تعالیٰ میں مستعمل ہوتا ہے جیسے کان الله عليما حكيما ۱۲

۳- **قوله ثانيهما ان يكون الخ**...... یہ معنی بہ نسبت اول قلیل ہیں اس عبارت میں مسامحہ ہے کیونکہ ثانیھما کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع معنیین ہے اور ان یکون میں ضمیر اسم راجع بسوئے ثانیھما ہے تو عبارت کے معنی یہ ہوئے کہ کان کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ صار کے معنی میں ہو یہ معنی درست نہیں اس لئے کہ صار کے معنی میں کان ہوتا ہے نہ اس کے معنی ثانی یہ مسامحہ اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ ان یکون کو مصدر حینی قرار دیں یعنی اس سے پیشتر لفظ وقت مقدر مانیں اور ان یکون میں ضمیر اسم راجع بسوئے کان ہو اب تقدیر عبارت یہ ہوگی ثانیھما ثابت وقت ان یکون بمعنی صار یعنی دوسرے معنی کان کے اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب کہ کان بمعنی صار ہو یہ معنی درست ہیں۔

۳- **قوله مثل كان الفقير الخ**......اس کے معنی یہ ہیں کہ فقیر غنی ہو گیا اور اگر یہ معنی ہوں کہ فقیر غنی تھا یعنی فقر سے پیشتر غنی تھا تو کان بمعنی اول ہوا۔۱۲

٤- **قوله فلا يحتاج الخ**...... کیونکہ اس کے معنی ثبوت فی نفسہ ہیں نہ ثبوت شے برائے شے دیگر پس طالب خبر نہ ہوا۔

۵- **قوله فلا تكون ناقصة**......شرح الشرح میں فرمایا کہ اس عبارت کا ترک اخصر ہے۔

س: کان زائدہ تامہ ہوتا ہے نہ ناقصہ پھر اس کے ذکر کی کیا ضرورت؟

ج: تا کہ کان کے تمام استعمالات بیان میں آ جائیں۔

س: کان برائے استقبال بھی آتا ہے جیسے يخافون يوما كان شره مستطير میں اور کان شانیہ بھی ہوتا ہے اور شانیہ اس کو کہتے ہیں

جس میں ضمیر شان مستتر ہوان دونوں کو ذکر نہیں کیا پس تمام استعمالات بیان میں نہیں آئے؟

ج: یہ دونوں قسم ناقصہ میں داخل ہیں لہٰذا تمام استعمالات کے بیان میں کوئی نقص لازم نہ آیا کان استقبالیہ کا دخول ناقصہ میں ظاہر ہے اور شانیہ کے متعلق شرح لباب میں فرمایا کہ کان جس میں ضمیر شان ہوتی ہے ناقصہ ہوتا ہے پس کان زید قائم میں ضمیر شان مستتر اسم کان ہے اور زید قائم جملہ خبر کان۔۱۲

۶- **قولہ بمعنی ثبت الخ** - اس سے متبادر وہ ثبت ہے جو ثبوت فی نفسہ سے مشتق ہے منہ مطلق ثبوت تو ناقصہ میں بھی ہوتا ہے کہ اس میں خبر اس کے اسم کیلئے ثابت ہوتی جو ثبوت فی غیرہ ہے وروہ مطلق ثبوت کا فرد ہے جیسے کان زید بمعنی ثبت زید اسی قبیل سے آیت کریمہ کن فیکون ہے۔

۷- **قولہ بمعنی ثبت الخ** - جیسے کان اللّٰہ و شیٔ معہ اور کبھی بمعنی حدث جیسے اذا کان الشتاء فاد فئونی فان الشیخ یھدمہ الشتاء اور کبھی بمعنی حضر جیسے آیت کریمہ وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الیٰ میسرۃ ان استعمالات میں کان خبر سے مستغنی ہے اس لئے کہ معنی اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتا ہے لہٰذا تامہ ہوا۔۱۲

ترکیب

ممکن ...... اسم فاعل مضاف الانقطاع مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون ممتنع اسم فاعل مضاف الانقطاع مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ نے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر بتاویل مصدر ہو کر مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا مثل مضاف کان زید قائما مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر کان کے ثبوت کا اسم کیواسطے ممکن الانقطاع ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ نے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم قائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زید، قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مثل مضاف کان اللّٰہ علیما حکیما مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر کان کے ثبوت کا اپنے اسم کیلئے ممتنع الانقطاع ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اللّٰہ اسم جلالت اسم علیما صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت علیما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اول حکیما صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت حکیما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر دوم کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ثانی اسم منقوص مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے معنیین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیراً ان موصول حرفی ناصبہ مبنی بر سکون یکون فعل مضارع معروف فعل ناقص

صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے کان ناقصہ بتاویل لفظ تاکہ ضمیر مذکر کا ارجاع درست ہو جائے بما حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مضاف صار مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا لما ہتا مقدر کا لما ہتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون لما ہتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مضاف کان الفقیر غنیا مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کان بمعنی صار ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر ارادۂ معنی کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب الفقیر میں ال حرف تعریف مبنی بر سکون فقیر صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الرجل صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم غنیا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اس کان غنیا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون صار فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب الفقیر میں ال حرف تعریف مبنی بر سکون فقیر صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الرجل صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم غنیا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم صار غنیا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر صار فعل ناقص اپنے فاعل سے ملکر خبر صار فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ال حرف تعریف مبنی بر سکون تامۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر تامۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر کان کی موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیراً تتم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر فاعل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے کان تامۃ فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تتم فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا فا حرف عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح لا تحتاج فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کان تامۃ الیٰ حرف جار مبنی بر سکون الخبر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو لا تحتاج فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا فا حرف عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح لا تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا تکون ناقصۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لا تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح حین مضاف اذ مضاف الیہ مضاف تنوین عوض مضاف الیہ محذوف لم تکن ناقصۃ اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ

حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم تکون فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کان تامہ بہاحرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مضاف ثبت مضاف الیہ مجرور تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف کان زید مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کان کا بمعنی ثبت ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مرتقدیراً ارادہٗ معنی کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل تام صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل کان فعل تام اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل ثبت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔۱۲

النوع العاشر الافعال الناقصة

والثانی[۱] صار وھی للانتقال[۲] ای لانتقال الاسم من[۳] حقیقة الیٰ حقیقة اخریٰ نحو صار[۴] الطین خزفا او من صفة الیٰ[۵] صفة اخریٰ مثل صار زید[۶] غنیا وقد[۷] تکون تامة بمعنی الانتقال من[۸] مکان الیٰ مکان آخر وحینئذ تتعدی بالی نحو صار زید من بلد الیٰ بلدٍ والثالث اصبح والرابع اضحیٰ والخامس امسیٰ

۱- **قوله والثانی صار** ...... یہ بھی کان کی طرح ناقصہ ہوتا ہے اور یہ اکثر ہے اور تامہ بھی ہوتا ہے اور یہ قلیل ہے دونوں میں فرق ہے جس کی طرف مصنف اپنے اس قول سے اشارہ فرماتے ہیں وھی للانتقال یعنی ناقصہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ انتقال مخصوص کیلئے ہو جو کتاب میں مذکور ہے۔۱۲

۲- **قوله للانتقال لاسم** ...... یعنی اسم کا ایک حقیقت سے دوسری حقیقت ہو جانا یا ایک صفت کو چھوڑ کر دوسری صفت کے ساتھ متصف ہو جانا علامت ناقصہ کی یہ ہے کہ اس کی خبر کو وجود بعد عدم ہوتا ہے جیسے صار الطین خزفا میں کہ اولاً حقیقت خزف طین سے معدوم تھی عدم کے بعد وجود میں آئی ایسے ہی صار زید غنیا میں کہ ہر صفت تونگری پہلے زید میں معدوم تھی پھر عدم کے بعد وجود میں آئی۔۱۲

۳- **قوله من حقیقة** ...... حقیقت وہ ہے کہ نفس الامر میں بغیر فرض فارض اور بدون اعتبار معتبر متحقق ہو۔

۴- **قوله من حقیقة الی** ...... عام ازیں کہ دونوں حقیقتیں شخصی ہوں اس صورت میں نوع منتقل ہوگی جیسے صار الطین خزفا کہ حقیقت طینیہ اور ہے حقیقت خزفیہ اور دونوں کی نوع ارض ہے جو صورت مذکورہ میں منتقل ہوئی یا دونوں حقیقت نوعیہ ہوں اس صورت میں جنس منتقل ہوگی جیسے صار الماء هواء کہ ماء اور هوا حقیقت نوعیہ ہیں جسم ان کیلئے جنس ہے جو منتقل ہوتا ہے۔

۴- **قوله صار الطین خزفا** ...... صار الطین خزف اس لئے کہ حقیقت طینیہ اس صورت میں حقیقت خزفیہ کی جانب اپنی نوع کے اعتبار سے منتقل ہوئی ہے۔۱۲

۵- **قوله الی صفة اخریٰ** ...... یعنی ایک حال سے انتقال دوسرے حال کی جانب بدون تبدل حقیقت ہو۔

۶- **قوله صار زید غنیا** ...... معنی یہ ہیں کہ زید حال فلاکت سے حال تونگری کی طرف منتقل ہوا بغیر اسکے کہ اس کی حقیقت متبدل ہو۔۱۲

۷- **قوله وقد تکون تامه** ...... کیونکہ اس وقت فاعل پر تمام ہو جاتا ہے خبر کی احتیاج نہیں رہتی۔ اس تقدیر پر اپنے اصلی معنیٰ میں جو انتقال ہیں مستعمل ہوتا ہے۔۱۲

۸- **قوله من مکان الی مکان** ...... خواہ دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور اور دوسرا جیسے صار من البصرة الی الکوفة یاصار من البصرة یاصار الی الکوفة وجہ یہ ہے کہ انتقال امور نسبیہ میں سے ہے تو بغیر منتقل منہ اور منتقل الیہ کے مفہوم نہ ہوگا صار تامہ کبھی انتقال مکانی کیلئے ہوتا ہے جیسے مثال کتاب اور کبھی انتقال ذاتی کیلئے جیسے صار زید من بکر الی خالد. اور کبھی انتقال صفت کیلئے جیسے صار زید من الشر الی الحسنیٰ اسی قبیل سے ہے فصرنا الی الحسنی ورق کلامنا۔

۸- **قوله من مکان الی المکان** ...... یا من ذات الیٰ ذات کما مر فاضل مصری نے اس انتقال ذاتی کو انتقال مکانی میں داخل کر کے مثال مذکور کے یہ معنی بیان فرمائے صار زید من مکان بکم عر مکان یا من صفة الی صفة کمامر۔۱۲

قوله من مکان الیٰ مکان ...... یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف جانے کیلئے جیسے مثال کتاب میں یا ایک ذات سے دوسری ذات کی طرف جانے کیلئے جیسے صار زید من بکر الیٰ خالد جبکہ صار ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی جانب انتقال کیلئے ہو یا ایک صفت سے دوسری صفت کی جانب تو ناقصہ ہوتا ہے اور جب ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف جانے کیلئے ہو یا ایک ذات سے دوسری ذات کی طرف جانے کیلئے تو تامہ ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انتقال بدو معنی اول حقیقت ثانیہ یا صفت ثانیہ کے حصول بعد العدم کو مستلزم ہے اسی واسطے بدون ذکر حقیقت ثانیہ یا صفت ثانیہ تام نہیں ہوتا لہٰذا ناقصہ ہوا اور انتقال بدو معنی ثانی حصول مکان بعد العدم کو یا حصول ذات بعد العدم کو متعدی نہیں بلکہ انتقال اس مکان سے یا ذات سے عدم تعلق کے بعد متعلق ہوا تو اس وقت صار سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس کے فاعل کا انتقال اس مکان یا ذات سے متعلق ہو جائے دیگر افعال تامہ کی طرح کہ ان میں بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ حدث کی اسناد فاعل کی طرف اور تعلق مفاعیل کے ساتھ اور دونوں میں یوں فرق بیان کرنا احسن ہے کہ صار اصل میں بمعنی انتقل ہے بنظر برآں تامہ مستعمل ہونا چاہیے یوں کہ مصدر خبر کی جانب متعدی بالیٰ ہو جیسے صار الیٰ الغنی لیکن اس میں کان بعد ان لم یکن کے معنی کے تضمین کی گئی پس جب بایں تضمین استعمال کیا جائے گا تو ناقصہ ہوگا

بریں تقدیر صار الطین خزفا کے معنی ہوئے کان الطین خزفا بعد ان لم یکن کذلک اور صار زید غنیا کے معنی ہوئے کان زید غنیا بعد ما لم یکن غنیا اور جب اصل وضع کے اعتبار سے مستعمل ہوگا جو قلیل ہے تو تامہ ہوگا۔

ترکیب

قوله والثانی صار الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الثانی اسم منقوص مبتدا مرفوع تقدیرا صار خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے صار ل حرف جار مبنی بر کسر الانتقال مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون ل حرف جار مبنی بر کسر انتقال مصدر مضاف الاسم مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی من حرف جار مبنی بر سکون حقیقۃ مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون من حرف جار مبنی بر سکون صفۃ مجرور جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو اول الی حرف جار مبنی بر سکون حقیقۃ موصوف اخری اسم تفضیل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اخری اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون الی حرف جار مبنی بر سکون صفۃ موصوف اخری اسم تفضیل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اخری اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو دوم انتقال مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف ھی ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا نحو مضاف صار الطین خزفا مضاف الیہ مجرور تقدیرا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم صار کا ایک حقیقت سے دوسری کی جانب منتقل ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی صار فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب الطین اسم خزفا خبر صار فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مثل مضاف صار زید غنیا مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم صار کا ایک صفت سے دوسری کی جانب منتقل ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی صار فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم غنیا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم صار، غنیا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر صار فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا

استیناف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون تکون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صار، تامة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون تامة اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اول باحرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مضاف الانتقال مصدر من حرف جار مبنی بر سکون کان مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول الیٰ حرف جار مبنی بر سکون مکان موصوف آخر اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف آخر اسم تفضیل اپنے فاعل نے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم الانتقال مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے ملکر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون ثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر دوم تکون فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا متانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح حین مبدل منہ اذ ظرف زمان مضاف تنوین عوض مضاف الیہ محذوف کانت بمعنی الانتقال، اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے ملکر بدل حین مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مفعول فیہ مقدم تتعدی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صار با حرف جار مبنی بر کسر الیٰ مجرور تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف لغو تتعدی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا متانفہ ہوا نحو مضاف صار زید من بلد الی بلد مضاف الیہ مجرور تقدیراً نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثاله مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے صار کا بمعنی انتقال ہونے کے وقت الیٰ کیساتھ متعدی ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متبدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی صار فعل تام ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر زید فاعل من حرف جار مبنی بر سکون بلد مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول الیٰ حرف جار مبنی بر سکون بلد مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم صار فعل تام اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله والثالث الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الثالث مبتدا اصبح خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله والرابع الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الرابع مبتدا اضحی خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله والخامس الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الخامس مبتدا امسی خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۱۲۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

فهذه الثلثة لاقتران مضمون الجملة باوقاتها التی هی الصباح والضحی والمساء نحو اصبح زید غنیا معناه حصل غناه فی وقت الصباح ونحو اضحٰی زید حاکما معناه حصل الحکومة فی وقت الضحٰی ونحو امسیٰ زید قاریا معناه حصل قراء ته فی وقت المساء

۱- **قوله فهذه الثلثة الخ**...... یہ تینوں فعل تامہ ہوتے ہیں کما سیاتی اور ناقصہ بھی ناقصہ کے دو معنی ہیں۔(۱) یہ کہ اصبح بمعنی کان فی الصباح کذا ہو اور اضحیٰ بمعنی کان فی الضحیٰ کذا اور امسیٰ بمعنی کان فی المساء کذا پس اس وقت اپنے اوقات کے ساتھ مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔ (۲) یہ کہ بمعنی صار ہوں کما سیاتی بیانہ ۱۲۔

۲- **قوله لاقتران مضمون الجملة الخ**...... یعنی اس لئے کہ جن اوقات پر اپنے مادہ کے اعتبار سے یہ دلالت کرتے ہیں مضمون جملہ ان کے ساتھ مقترن ہے اور وہ اوقات صباح وضحا و مساء ہیں اور جن اوقات پر اپنی ہیئت کے اعتبار سے دلالت کرتے ہیں یعنی زمانہ گزشتہ ماضی کے صیغوں میں اور حال واستقبال مضارع کے صیغوں میں بوجہ عدم خفا مصنف نے ان کا ذکر نہیں کیا نہ اس لئے کہ یہ افعال ان اوقات پر دلالت نہیں کرتے کہ یہ خلاف واقع ہے کیونکہ اصبح زیدا میرا کے معنی ہیں کہ زید کی امارت وقت صبح کے ساتھ زمانہ ماضی میں مقترن ہوئی اور یصبح زید امیرا کے معنی ہیں کہ زید کی امارت وقت صبح کے ساتھ زمانہ حال میں مقترن ہوتی ہے یا زمانہ استقبال میں مقترن ہوگی۔ شارح رضی نے اس پر تنصیص کی ہے۔۱۲

۳- **قوله باوقاتها**...... یعنی وہ اوقات جن پر ان افعال کا مادہ دلالت کرتا ہے جیسے اصبح کا مادہ وقت صبح اور اضحی کا مادہ وقت چاشت پر اور امسی کا مادہ وقت شام پر۔۱۲

۴- **قوله الحکومة**...... حکومة نہیں کہا اس بات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے کہ مضمون جملہ میں جو اضافت معتبر ہے وہ بحسب اللفظ ضروری نہیں بلکہ بحسب المعنی کافی ہے جب اضحیٰ زید حاکما کے معنی بایں طور بیان کئے گئے حصل الحکومة فی وقت الضحی تو ان الفاظ سے بھی مفہوم ہوتا ہے کہ حصل حکومته فی وقت الضحیٰ ۱۲

① بضم وقصر بمعنی وقت چاشت۔

② بفتح ومد بمعنی شام۔

③ بالکسر والقصر اور ممدود بھی بمعنی دولت۔

④ بروزن جنایۃ اور بروزن فطرۃ پڑھنا خطاہے جس میں عام لوگ گرفتار ہیں کیونکہ قرأۃ بروزن فطرۃ بمعنی ویا آتاب جس کو فارسی میں مرگامرگی کہتے ہیں اور بایں معنی یہاں پر درست نہیں۔۱۲

ترکیب

قولہ فھٰذہ الخ...... فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ الثلٰثۃ صفت یا مبدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مبتدا ل حرف جار مبنی بر کسر اقتران مصدر مضاف مضمون مضاف الیہ مضاف الجملۃ مضاف الیہ مضمون اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی با حرف جار مبنی بر کسر اوقات مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الثلٰثۃ اوقات مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف التی اسم موصول مبنی بر سکون ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول المصباح معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الضحی معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح المساء معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا نحو مضاف اصبح زید غنیا مضاف الیہ مجرور تقدیرا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اصبح مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اصبح فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر زید اسم غنیا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم غنیا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اصبح فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا معنی اسم مقصور مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اصبح زید غنیا بتاویل لفظ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیرا حصل غناہ فی وقت الصباح خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا حصل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب غنا اسم مقصور مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زید مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل مرفوع تقدیرا فی حرف جار مبنی بر سکون وقت مضاف الصباح مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو حصل فعل ماضی اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر بتاویل مفرد حصول الغنی فی وقت الصباح ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا اول ترکیب پر کوئی محذور لازم نہیں آتا دوم پر یہ اعتراض ہوگا کہ فعل بغیر سابق اَنْ تاویل مفرد میں ہوگیا جو خلاف معہود ہے جوابا کہا جائے گا کہ ان مذکور کے ساتھ تاویل مفرد میں ہونا کثیر ہے اور ان مقدر کے ساتھ نادر جیسے تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ میں اور بغیر تاویل مفرد حصل کو جملہ بنا کر خبر مبتدا قرار دینا درست نہیں کیونکہ اس صورت میں جملۂ خبر کا عائد سے خلو لازم آتا ہے جو از روئے نحو جائز نہیں۔

قولہ ونحو اضحٰی زید حاکما الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح نحو مضاف اضحی زید حاکما مضاف الیہ

مجرور تقدیراً نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اضحی مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اضحی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص زید اسم حاکما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اضحی حاکما اسم فاعل جملہ اسمیہ ہوکر خبر اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ اضحی فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا معنی اسم مقصور مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اضحی زید حاکما بتاویل لفظ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیراً حصل الحکومة فی وقت الضحیٰ خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مبینہ ہوا یا حصل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر الحکومة فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون وقت مضاف الضحیٰ اسم مقصور مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد حصول الحکومة فی وقت الضحیٰ ہوکر خبر معناہ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مبینہ ہوا۔

قولہ ونحو امسیٰ زید قاریا الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح نحو مضاف امسی زید قاریا مضاف الیہ مجرور تقدیراً نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے امسیٰ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی امسی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم قاریا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم امسیٰ قاریا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر امسی فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ معنی اسم مقصور مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے امسیٰ زید قاریا معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیراً حصل قرائته فی وقت المساء خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مبینہ ہوا یا حصل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر قرائة مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع بسوئے زید مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون وقت مضاف المساء مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد حصول قرائته فی وقت المساء ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ حصل قرائته فی وقت المساء سے پیشتر معنی مضاف مقدر مانا جائے یعنی معناہ معنی حصل قرائته فی وقت المساء اسی طرح گزشتہ امثلہ میں بلکہ یہ تاویل مذکورہ بالا دونوں تاویلات سے فقیر کے نزدیک احسن ہے کیونکہ تقدیر مضاف بیشتر ہوتی ہے۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

فهذه الثلثة قدؔ تكون بمعنى صار مثل اصبحؔ الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا واضحىؔ المظلم منيرا وقد تكون تامة مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد فى الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو فى المساء واضحى بكر اى دخل بكر فى الضحىٰ السادس ظلّ والسابع بات وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار والليل

۱- **قوله قد تكون بمعنى صار** ...... یعنی برائے انتقال جس میں ان اوقات کا اعتبار نہیں جن پر ان افعال کا مادہ دلالت کرتا ہے وہ اوقات ضرور معتبر ہیں جن پر یہ افعال اپنی ہیئت کے اعتبار سے دلالت کرتے ہیں یعنی اصبح میں زمانہ گزشتہ اور یصبح میں حال یا آیندہ۔۱۲

۲- **قوله اصبح الفقير غنيا** ...... یعنی فقیر صفت غنا کے ساتھ متصف ہو گیا اور یہ اتصاف وقت صبح کے ساتھ مقید نہیں ایسے ہی امسى زيد كاتبا کے معنی ہیں کہ زید کتابت کے ساتھ متصف ہو گیا اور یہ اتصاف وقت مساء کے ساتھ مقید نہیں ایسے ہی اضحى المظلم منيرا کے معنی ہیں کہ تاریک روشنی کے ساتھ متصف ہو گیا اور یہ اتصاف وقت ضحیٰ کے ساتھ مقید نہیں۔

۳- **قوله اضحى المظلم الخ** ...... بمعنی تاریک یا تاریک کنندہ اور منیر بمعنی روشن یا روشن کنندہ کیونکہ اظلام اور انارۃ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہیں۔۱۲

٤- **قوله وقد تكون الخ** ...... اور جب تامہ ہوتے ہیں تو خبر نہیں چاہتے اور اس وقت اصبح بمعنی كان فى الصبح كذا اور اضحى بمعنی كان فى الضحى كذا اور امسى بمعنی كان فى المساء كذا کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ اول بمعنی دخل فى الصباح اور دوم بمعنی دخل فى الضحى اور سوم بمعنی دخل فى المساء ہوتا ہے جیسے اصبحنا والحمد لله وامسينا والملك لله اى دخلنا فى الصباح ودخلنا فى المساء اسی قبیل سے یہ آیت ہے فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون اور اخفش نے صرف دو لفظ میں مائے تعجب کے بعد اصبح اور امسى کے زائد ہونے کی حکایت کی جیسے مائے تعجب کے بعد کان زائد ہوتا وہ دو لفظ یہ ہیں مااصبح ابردها وما امسى ادفاها ہر دو ضمیر مونث کا مرجع دنیا ہے ابو عمرو نے اس حکایت کو رد کر دیا سیرانی نے کہا کہ یہ دونوں لفظ کتاب سیبویہ میں نہیں ہیں اس کے حاشیہ میں تھے رضی نے کہا کہ حکایت اخفش اگر ثابت ہو تو اصبح وامسى معنی مصدری سے مجرد ہوں گے ان کی دلالت صرف وقت صباح اور مساء گزشتہ پر ہوگی جیسے کان زائدہ کی زمانہ گزشتہ پر ہوتی ہے جیسے ماکان اصح علم من تقدم۔۱۲

- **قولہ دخل بکر فی الضحی**...... تامہ ہونے کی تقدیر پر یہ تینوں فعل بمعنی دخل فی الصباح اور دخل فی الضحی اور دخل فی المساء ہوتے ہیں جیسے اظہر بمعنی دخل فی وقت الظہر اور اعتم بمعنی دخل فی وقت العشاء ہوتے ہیں شرح تسہیل میں ہے کہ کبھی اصبح بمعنی اقام فی وقت الصباح اور اضحی بمعنی اقام فی وقت الضحی اور امسی بمعنی اقام فی وقت المساء آتا ہے۔۱۲

۶- **قولہ ظل**...... باب سمع سے آتا ہے ظل یظلّ ظلولا اور بات کا مصدر بیوتت ہے یابیت یابیات مضارع یبیت یابیات آتا ہے جیسے باع یبیع یابات یبات جیسے خاف یخاف بنا بر مشہور یہ دونوں فعل افعال ناقصہ سے ہیں۔

۷- **قولہ لاقتران مضمون الجملۃ الخ**...... نیز مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں اس زمانے کے ساتھ جس پر ان کی ہیئت دلالت کرتی ہے یعنی ظل زمانہ ماضی کا افادہ کرتا ہے اور یظل حال یا استقبال کا۔

ترکیب

قولہ وھذہ الثلثۃ الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف الثلثۃ صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا مرفوع محلا قد حرف تقلیل مبنی بر سکون تکون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مضاف صار مضاف الیہ مجرور تقدیرا معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف اصبح الفقیر غنیا معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح امسی زید کاتبا معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح اضحی المظلم منیرا معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ان تینوں کا بمعنی صار ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اصبح فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص بمعنی صار صیغہ واحد مذکر الفقیر میں ال حرف تعریف مبنی بر سکون فقیر صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الرجل موصوف مقدر صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم غنیا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اصبح غنیا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اصبح فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا امسی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص بمعنی صار صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم کاتبا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم امسی کاتبا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اضحی فعل ماضی معروف بمعنی صار مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب ال حرف تعریف مبنی بر سکون مظلم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح

راجع بسوئے موصوف مقدر مظلم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت الشی مقدر کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم منیرا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اضحی منیرا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اضحی فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وقد تکون الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح تکون مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ھذہ الثلثۃ تامۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون تامۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مضاف اصبح زید ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مضاف دخل زید فی الصباح مضاف الیہ مجرور تقدیرا معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ مجرور تقدیرا او حرف عطف مبنی بر فتح امسی عمرو معطوف مجرور تقدیرا او حرف عطف مبنی بر فتح اضحی بکر معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے تینوں کا تامہ ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اصبح فعل ماضی معروف تام مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل اصبح فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا دخل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون الصباح مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون دخل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب عمرو فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون المساء مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون دخل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بکر فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون الضحی مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ والسادس الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح السادس مبتدا ظل خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح السابع مبتدا بات خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھما میں ھا ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ظل و بات م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ل حرف جار مبنی بر کسر اقتران مصدر مضاف مضمون مضاف الیہ مضاف الجملۃ مضاف الیہ مضمون ا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی با حرف جار مبنی بر کسر النھار معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اللیل معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اقتران مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتان مقدر کا ثابتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا ثابتان اسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر

سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع العاشر الافعال الناقصه

نحو ظل زید کاتبا ای حصل کتابته فی النهار① وبات زید نائما ای حصل نومه فی اللیل② وقد تکونان بمعنی صار مثل ظل الصبی بالغا وبات الشاب شیخا③ والثامن ما دام وهی لتوقیت شی بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان یکون قبلها جملة فعلیة او اسمیة

قوله بمعنی صار الخ...... اور تامہ بھی آتے ہیں مگر بقلت جیسے ظللت بمکان کذا بمعنی دمت بمکان کذا یا اقمت بمکان کذانهارا وبت القوم یا بت بالقوم بمعنی نزلت بهم لیلا متعدی بنفسہ اور متعدی بالباء دونوں طرح مستعمل ہے اور کبھی بت بمعنی اقمت لیلا ونزلت لیلا نیند کا آنا یا نہ آنا اس کے مفہوم میں داخل نہیں۔

س: ظل اوربات افعال سابقہ یعنی اصبح واضحی وامسی کے ساتھ اقتران مذکور میں شریک ہیں جیسے ان میں مضمون جملہ کا اقتران ان کے اوقات کیساتھ ہوتا ہے اسی طرح ان میں پھر ان کو علیحدہ کیوں ذکر کیا انہیں کے ساتھ ذکر کرنا چاہیے تھا؟

ج: اگر ان دونوں کو ان تینوں کے ساتھ ذکر کر کے اگر وقد تکون تامة کہتے تو یہ مفہوم ہوتا کہ پانچوں تامہ ہوتے ہیں اور تامہ ہونے میں مساوات ہے حالانکہ تامہ ہونے میں مساوات نہیں کہ وہ تینوں بکثرت تامہ آتے ہیں اور یہ دونوں بندرت اور اگر وقد تکون الثلثة الاول تامة کہتے تو بطریق مفہوم مخالف مستفاد ہوتا کہ یہ دونوں تامہ نہیں ہوتے نظر بر آں ان دونوں کو ان سے علیحدہ بیان کیا اور ان دونوں کے تامہ ہونے کا ذکر ترک کر دیا تا کہ یہ مستفاد ہو کہ تامه بقلت آتے ہیں کیونکہ عدم ذکر دلیل عدم اعتبار ہوتا ہے دلیل عدم فی نفسہ نہیں ہوتا۔

۲- **قوله مثل ظل الصبی الخ**...... اسی قبیل سے یہ آیت کریمہ ہے واذا بشر احدهم بالانثی ظل وجهه مسودا ای صار ذا سواد کیونکہ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان کا چہرہ دن میں سیاہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے وقت کا اعتبار لازم آئے۔

۳- **قوله بات الشاب شیخا الخ**...... بات الشاب شیخا اسی قبیل سے ہے یہ حدیث شریف اذا استیقظ احدکم من نومه فلیغسل یده قبل ان یدخلها فی وضوئه فان احدکم لا یدری این باتت یده کیونکہ غسل یدین کا حکم ہر ان مخفف کیلئے ہے جو سو کر اٹھے خواہ رات میں یا دن میں۔

فائدہ

انسان جب تک شکم مادر میں ہے اس کو جنین کہتے ہیں اور بعد پیدائش زمانہ شیر خواری تک طفل بعد ازاں بلوغ سے پہلے تک

صبی پھر چالیس سال تک شاب پھر ساٹھ سال تک کھل پھر آخری عمر تک شیخ۔

٤- **قوله وهی لتوقیت شئ بمدة الخ**...... یعنی اپنے اسم کیلئے ثبوت خبر کی مدت کے ساتھ کسی چیز کے وقت کی تعیین کیلئے آتا ہے بایں طریق کہ مدت مذکورہ اس چیز کیلئے ظرف زمان ہوتی ہے کیونکہ مادام میں کلمہ ما مصدریہ ہے اور ما مصدریہ مابعد کے ساتھ ملکر بتاویل مصدر ہوتا ہے اور مصدر سے پیشتر زمان کی تقدیر بکثرت ہوا کرتی ہے پس ثبوت خبر برائے اسم کی مدت یوں نکلی ۱۲۔

٥- **قوله فلا بد الخ**...... یعنی جب مادام اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مصدر ہوکر تقدیر مضاف کسی چیز کا ظرف زمان ہوا اور ظرف زمان فضلہ ہوتا ہے تو مادام پر سکوت صحیح نہ ہوگا لہذا اس سے پیشتر کلام تام ہونا ضروری ہے عام ازیں کہ جملہ فعلیہ ہو یا اسمیہ ۱۲۔

٦- **قوله فعلیه الخ**...... خواہ خبریہ ہو جیسے اَجلس ما دام زید جالسا یا انشائیہ جیسے اِجلس مادام زید جالسا ۱۲۔

① ای فی جمیع النهار رضی۔

② ای کان فی جمیع اللیل کذلک ۱۲۔

③ اس وقت معنی لیل ونہار سے مجرد ہوتے ہیں ۱۲۔

ترکیب

نحو مضاف ظل زید کاتبا معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح بات زید نائما معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالهما مقدر کی مثال مضاف هما میں ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ظل وبات م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ظل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم کاتبا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ظل کاتبا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ظل فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون حصل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب کتابة مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع بسوئے زید کتابة مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون النهار مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا بات فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم نائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم بات نائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر بات فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون حصل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب نوم مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع بسوئے زید نوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون اللیل مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ وقد تکونان الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون تکونان فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ تثنیہ مونث غائب الف ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ظل و بات با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مضاف صار مضاف الیہ مجرور تقدیرا معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتتین مقدر کا ثابتتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم تکونان ثابتتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکونان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف ظل الصبی بالغا معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح بات الشاب شیخا معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ظل و بات کا بمعنی صار ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ ظل فعل ماضی معروف فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب الصبی اسم بالغا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ظل بالغا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ظل فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا بات فعل ماضی معروف فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ال حرف تعریف مبنی بر سکون شاب اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر شاب اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر الشخص کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر اسم شیخا خبر بات فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ والثامن الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الثامن مبتدا مادام خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مادام ل حرف جار مبنی بر کسر توقیت مصدر مضاف شئ مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت با حرف جار مبنی بر کسر مدۃ مضاف ثبوت مصدر مضاف الیہ مضاف خبر مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے مادام خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت ل حرف جار مبنی بر کسر اسم مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے مادام اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ثبوت مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مضاف الیہ مدۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو توقیت مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح جو شرط محذوف اذا کان الامر کذلک پر دلالت کرتی ہے لا برائے نفی جنس مبنی بر سکون بد اسم مبنی بر فتح منصوب محلا من حرف جار مبنی بر سکون ان حرف ناصب موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب قبل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے مادام قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص ثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم جملة موصوف فعلية اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف فعلیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر معطوف علیہ اور حرف عطف مبنی بر سکون اسمية اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسمیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم موخر یکون فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو اجلس[1] مادام زید جالسا وزید[2] قائم مادام عمرو قائما والتاسع ما زال[3] والعاشر ما برح[4] والحادی عشر ما انفک[5] والثانی عشر ما[6] فتیٔ وقد یقال ما فتا وما افتاء وکل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ[7] قبله ویلزمها[8] النفی[1] مثل ما زال زید عالما[2] وما برح زید صائما وما فتیٔ عمرو فاضلا وما انفک بکر عاقلا

۱- **قوله جلس الخ**...... جملہ فعلیہ کی مثال ہے تقدیر یہ ہوگی اجلس مدة دوام جلوس زید یا وقت دوام جلوس زید مادام زمانہ ماضی سے مجرد ہے ورنہ اس کے ساتھ اجلس کی تقیید درست نہ ہوگی۔

۲- **قوله زید قائم الخ**...... جملہ اسمیہ کی مثال ہے یہاں پر بھی مادام زمانہ ماضی سے مجرد ہے ورنہ زید قائم کی تقیید اس کے ساتھ درست نہ ہوگی کیونکہ زید قائم سے زمانہ حال متبادر ہوتا ہے اور اگر زمانہ استقبال مراد ہو تب بھی مادام کا زمانہ ماضی سے تجرد لازمی ہے ورنہ تقیید صحیح نہ ہوگی اسکی تقدیر یہ ہے زید قائم مدة دوام قیام عمرو یا وقت دوام قیام عمرو۔۱۲

۳- **قوله ما زال الخ** ...... **اجوف واوی** مضارع مایزال جیسے خاف یخاف یہ ناقص مستعمل ہوتا ہے نہ تام اور زال یزول جیسے قال یقول تام ہے ناقص مستعمل نہیں ہوتا پس ما زلت امیرا اور ما زولی امیرا کہنا درست نہ ہوگا اسی طرح زال یزیل مثل باع یبیع بمعنی فرقہ ناقص مستعمل نہیں ہوتا۔۱۲

٤- **قوله ما برح الخ**...... بکسر دا بمعنی زال عن مکانہ ناقصہ اور تامۃ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے کبھی متعدی بنفسہ اور کبھی بواسطہ

من کبھی نفی کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اور کبھی بغیر نفی جیسے برحت من بابک و مابرح من موضعہ ولن ابرح الارض یہ تامۃ کی مثالیں ہیں ناقصہ کی مثال کتاب میں آتی ہے۔

۵- **قولہ وما انفک الخ**...... بمعنی انفصل ناقصہ اور تامۃ مستعمل ہوتا ہے تامۃ کا صلہ من آتا ہے جیسے ما انفک من الامر ۱۲

۶- **قولہ ما فتیٔ الخ**...... بکسر تائے فوقانیہ اور آخر میں ہمزہ مفتوحہ باب سمع سے بمعنی مابرح یہ صرف ناقصہ مستعمل ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ مافتی کے آخر میں ہمزہ نہیں بلکہ یا ہے لیکن نحو ولغت کی مشہور کتب میں اس کا پتہ نہیں اسی واسطے غایۃ التحقیق میں فرمایا الھمزۃ دون الیاء اور ما فتأ بفتح تا و ہمزہ اور قاموس میں فا پر تینوں حرکت ذکر کیں اور ما افتاء بھمزہ باب افعال سے ہے ان چاروں افعال کے معنی استغراق زمانہ ہیں۔ ۱۲

۷- **قولہ مذ قبلہ الخ**...... اس میں مذ برائے ابتدائے غایت زمانی ہے قبل فعل ماضی باب سمع سے ہے مصدر قبول بفتح قاف بمعنی پذیرفتن اس میں ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے اسمھا ہے اور ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے خبرھا مفعول بہ ہے یعنی ثبوت خبر برائے اسم بطریق دوام واستمرار ہوتا ہے جب سے کہ اسم میں قبول خبر کی صلاحیت آئی جیسے ما زال زید امیرا کے معنی ہوئے کہ زید امیر ہے جب سے کہ اس میں امارت کی صلاحیت آئی اور وقت صلاحیت سن بلوغ ہے۔ ۱۲

۸- **قولہ ویلزمھا النفی الخ**...... اگر یہ افعال ماضی ہوں تو ما یالا لازم ہوتا ہے اور اگر مضارع ہوں تو ان یالم یالن تا کہ معنی استمرار کا افادہ کریں وجہ یہ ہے کہ ان افعال کے معنی نفی ہیں اور نفی پر جب نفی داخل ہوتی ہے تو معنی استمرار کا افادہ ہوتا ہے تو یہ افعال کان دائما کے معنی میں ہوتے ہیں اور جس فعل کے معنی نفی ہوں اس پر نفی کے داخل ہونے سے افادہ استمرار قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے لہذا ما انفصل زید ضاربا یا ما فارق زید ضاربا نہ کہا جائے گا بلکہ ما انفصل زید من الضرب یا ما فارق زید من الضرب کہیں گے اور کبھی مقام قسم میں ان افعال پر حرف نفی مقدر ہوتا ہے جیسے تاللہ تفتؤ تذکر یوسف ای لا تفتؤ۔ ۱۲

① یا متعلق اسم کیلئے جیسے ما زال زید قائما ابوہ کہ اس میں قائما خبر کا دوام ثبوت ما زال کے اسم زید کیلئے نہیں بلکہ اسم کے متعلق ابوہ کے واسطے ہے نظر بر آں تعمیم واجب ہے۔ ۱۲

② تسہیل میں فرمایا کہ نفی سے مراد ایسے عام معنی ہیں جو نہی کو بھی شامل ہوں تا کہ لا تزل قائما بصیغہ نہی سے لزوم نفی پر اعتراض نہ ہو سکے۔

ترکیب

نحو...... مضاف اجلس مادام زید جالسا معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح زید قائم ما دام عمرو قائما معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مادام مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی نہ اجلس فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ

جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ما مصدریہ موصول حرفی مبنی برسکون دام فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص زید اسم جالسا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زید جالسا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر دام فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا وقت مضاف مقدر کا وقت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ اجلس فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا زید مبتدا قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا ما مصدریہ موصول حرفی مبنی بر سکون دام فعل ماضی معروف مبنی برفتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب عمرو اسم قائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر دام فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا وقت مضاف مقدر کا وقت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ قائم اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر زید مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ہر دو مثال میں مادام کی ترکیب مذکور اسکی وضع ترکیبی کے اعتبار سے ہے ترکیب میں یہ کہنا کہ مادام فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول فیہ ہوا درست نہیں کیونکہ اس پر مفعول فیہ کی تعریف صادق نہیں آتی۔

قولہ والتاسع الخ...... و حرف عطف مبنی برفتح التاسع مبتدا ما زال خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح العاشر مبتدا ما برح خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح الحادی عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی برفتح مبتدا مرفوع محلا ما انفک خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی برفتح الثانی عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی برفتح مبتدا ما فتی خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ وقد یقال الخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح قد حرف تقلیل مبنی برسکون یقال فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب لفظ ما فتا معطوف علیہ مرفوع تقدیرا او حرف عطف مبنی برفتح لفظ ما فتاء معطوف مرفوع تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر نائب فاعل یقال فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح کل مضاف واحد موصوف من حرف جار مبنی برسکون ھا حرف تنبیہ مبنی برسکون ذہ اسم اشارہ مبنی برسکون مجرور محلا موصوف اول الافعال موصوف دوم الاربعۃ صفت موصوف دوم اپنی صفت سے ملکر صفت موصوف اول کی موصوف اول اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت واحد موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ل حرف جار مبنی برکسر دوام مصدر مضاف ثبوت مصدر مضاف الیہ مضاف عہد مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الافعال الاربعۃ عہد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا

مرفوع معنی بنا بر فاعلیت ل حرف جار مبنی بر کسر اسم مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعال الاربعۃ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مذ ظرف زمان مضاف قبل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا مذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ثبوت مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت دوام مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح یلزم فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعال الاربعۃ النفی فعل یلزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مضاف ما زال زید عالما معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح ما برح زید صائما معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح ما فتیٔ عمرو فاضلا معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح ما انفک بکر عاقلا معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالھا مقدر کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعال الاربعۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ما زال نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب زید اسم عالما صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ما زال عالما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر ما زال فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ما برح نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر عل ناقص زید اسم صائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے سم ما برح صائما کا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ما برح فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ما فتیٔ نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب عمرو اسم فاضلا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ما فتیٔ فاضلا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر ما فتیٔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ما انفک نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر بکر اسم عاقلا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ما انفک عاقلا صفت مشبہ اپنے فعل سے ملکر خبر ما انفک فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

النوع العاشر الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان ① مثل ليس زيد قائما واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز ② بابقاء عملها مثل كان قائما زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضا تقديم اخبارها على نفسها

۱- **قوله ليس الخ**...... اصل میں بکسر عین ہے بروزن سمع بنظر تخفیف عین کلمہ یا کو ساکن کر دیا جیسے صید میں صید بمعنی صار مائل العنق بفتح نہیں کہ فتح بوجہ خفت موجب تخفیف نہیں ہوتا اور بضم عین بھی نہیں کیونکہ فعل سے معتل العین یائی صرف ہیئ بمعنی صار ذا هيئة حسنة منقول ہے یہ اصل جمہور کا مسلک ہے لیکن ابوحیان نے لُست بضم لام اور فرا نے لِست بکسر لام بھی حکایت کیا ہے الغرض یا کو بقاعدہ قال الف سے نہیں بدلا تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ اپنے نظائر کی طرح فعل متصرف نہیں اس کے فعل ہونے پر دلیل یہ ہے کہ تائے تانیث ساکنہ اور ضمائر بارزہ اسے لاحق ہوتی ہیں کوفیہ اور ابوعلی نے کہا کہ لیس حرف ہے یہ لوگ عدم تصرف کو اپنا موید قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سہ حرفی ہونے کے باعث اتصال ضمائر نے فعل کے مشابہ کر دیا ہے رافع اور ناصب ہونے کی وجہ سے ماکان کے معنی میں ہے اور بعض نے کہا کہ اس کی اصل لا الیس ہے بمعنی لاموجود ہے تخفیف کے بعد لاتبریہ کی طرح مستعمل ہوا یعنی رافع اور ناصب اتنا فرق ہے کہ لاتبریہ اسم کا ناصب اور خبر کا رافع ہوتا ہے اور یہ برعکس ۱۲۔

۲- **قوله قال بعضهم الخ**...... اس بعض سے مراد سیبویہ ہیں اور ابن سراج نے ان کی اتباع کی ہے جیسے ليس خلق الله مثله میں لیس نفی ماضی کیلئے ہے اور الا يوم ياتيهم ليس مصروفا عنهم میں نفی استقبال کے واسطے اور ليس زيد قائما الان میں نفی حال کیلئے وجہ یہ ہے کہ اگر لیس نفی حال کیلئے ہو تو زمانہ حال کیساتھ تقیید تاکید ہوگی اور زمانہ ماضی اور استقبال کے ساتھ تقیید محتاج تجربہ ہوگی اور دونوں خلاف اصل ہیں لہذا مطلقا نفی کے واسطے ہے اندلسی نے دونوں مذہب میں توفیق بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دونوں مذہب میں تناقض نہیں اس لئے کہ جب کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو تو نفی حال کے واسطے ہوتا ہے جیسے زید قائم میں ایجاب حال پر محمول ہے اور جب کسی زمانے کے ساتھ مقید ہو تو اسی زمانے پر محمول ہوگا پس جنہوں نے کہا نفی حال کیلئے ہوتا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ اس وقت جبکہ کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو اور جنہوں نے کہا کہ ہر زمانے کی نفی کے واسطے آتا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ جس زمانے کے ساتھ مقید کریں گے اسی کے واسطے ہوگا تو اول قول بروقت عدم تقیید ہے اور دوسرا بروقت تقیید لیکن یہ توفیق اس وقت درست ہوگی جب کہ اختلاف استعمال میں ہو اور اگر اختلاف وضع میں ہے کہ بعض نے کہا کہ نفی حال کے واسطے موضوع ہے اور بعض نے کہا کہ مطلقا نفی کے واسطے وضع کیا گیا ہے تو دونوں قولوں میں تناقض باقی ہے اور قول ثانی کی دلیل مذکور

راجح ہے اس لئے کہ استعمال بتقیید ازمنہ ثلثہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قدر مشترک کے واسطے موضوع ہے ورنہ قول بالاشتراک لازم آئے گا یا قول بالحقیقۃ والمجاز اور دونوں خلاف اصل ہیں۔ تکملہ ۱۲

۳- **قولہ تقدیم اخبار الخ**...... جیسے خبر کی تقدیم مبتدا پر جائز ہے مگر جب کہ خبر مبتدا معرفہ ہو تو جائز نہیں کیونکہ خبر کا مبتدا سے التباس لازم آئے گا اور ان افعال میں خبر کی تقدیم اسم پر جائز ہے اگر چہ معرفہ ہو کیونکہ اسم وخبر کا اعراب مختلف ہونے کے باعث التباس لازم نہیں آتا جب کہ دونوں کا اعراب لفظی ہو یا ایک کا جیسے بلی ان جھلت الناس عنا وعنھم فلیس سواء علم وجھول بخلاف مبتدا خبر کہ وہ اعراب میں متفق ہوئے ہیں اور اگر اسم وخبر دونوں کا اعراب تقدیری ہو تو اول اسم ہونے کیلئے اور ثانی خبر ہونے کیلئے متعین ہوگا جیسے کانت الحبلی السکری. ۱۲

٤- **قولہ تقدیم اخبارھا علی نفسھا الخ**...... یعنی تمام افعال ناقصہ اپنے اوپر تقدیم خبر کے بارے میں تین قسم پر ہیں۔ (۱) وہ جن کی خبر کا ان پر مقدم ہونا جائز ہے یہ افعال لیس اور ان افعال کے علاوہ ہیں جن کے اول میں ما ہوتا ہے۔ ۲ وہ افعال جن کی خبر کا تقدم ان پر جائز نہیں یہ افعال وہ ہیں جن کے اول میں ما ہوتا ہے۔ ۳ وہ فعل جس کی خبر کے تقدم میں اختلاف ہے اور وہ فعل لیس ہے۔ ۱۲

① بقرینۂ ماسبق بعض مقولہ محذوف ہے یعنی لیس لنفی مضمون الجملۃ اور فی کل زمان اسی لفظ نفی سے متعلق ہے قال سے متعلق نہیں۔

② بالاتفاق بایں طریق کہ اخبار افعال اور اسماء کے درمیان واقع ہوں بایں معنی تقدیم متفق علیہ ہے اور اسماء پر تقدیم اخبار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اخبار افعال پر مقدم ہوں کہ افعال پر مقدم ہونے سے اسماء پر بھی مقدم ہوں گی مگر یہ صورت مختلف فیہ ہے۔ ۱۲ کمامر

ترکیب

قولہ والثالث عشر الخ...... و حرف عطف مبنی بر فتح الثالث عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا لیس خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لیس ل حرف جار مبنی بر کسر نفی مصدر مضاف مضمون مضاف الیہ مضاف الجملۃ مضاف الیہ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت فی حرف جار مبنی بر سکون زمان مضاف الحال مضاف الیہ زمان مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو نفی مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بعض مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحاۃ م علامت جمع مذکر مبنی بر سکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر

فاعل لیس لنفی مضمون الجملۃ مقدر اس میں لیس مبتدا مرفوع تقدیراً الی حرف جار مبنی بر کسر نفی مصدر مضاف مضمون مضاف الیہ مضاف الجملۃ مضاف الیہ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت فی حرف جار مبنی برسکون کل مضاف زمان مضاف الیہ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا نفی مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف مستقر سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر لیس مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

مثل مضاف لیس زید قائما مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے لیس مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی لیس فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص زید اسم قائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لیس قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ واعلم الخ...... و حرف استیناف مبنی بر فتح اعلم فعل امر حاضر معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح تقدیم مصدر مضاف اخبار مضاف الیہ مضاف ھا حرف تنبیہ مبنی برسکون ذہ اسم اشارہ مبنی برسکون مجرور محلاً موصوف الافعال صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت علی حرف جار مبنی برسکون اسماء مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال اسماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تقدیم مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر اسم ان جائز اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان با حرف جار مبنی بر کسر ابقاء مصدر مضاف عمل مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت ابقاء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو جائز اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلاً اعلم فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔ مثل مضاف کان قائما زید مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی مثال مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے تقدیم خبر مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بتقدیر ارادۂ معنی۔ کان فعل معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر قائما اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان موخر قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم زید اسم موخر کان فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح علی حرف جار مبنی برسکون ھا حرف تنبیہ

مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم القیاس مصدر فی حرف جار مبنی بر سکون البواتی میں ال بمعنی اللواتی اسم موصول مبنی بر سکون بواتی اسم فاعل صیغہ جمع مونث اس میں ھن پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول نٌ مشدد علامت جمع مونث مبنی بر فتح اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو القیاس مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ایضا مفعول مطلق فعل مقدر آض کا آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حکم تقدیم آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا تقدیم مصدر مضاف الاخبار مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الافعال اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت علی حرف جار مبنی بر سکون نفس مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال نفس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تقدیم مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مبتدا۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

جائز[1] سوی[2] لیس والافعال التی کان فی اوائلها ما وقال[3] بعضهم تقدیم الاخبار[4] علیٰ هٰذه الافعال ایضا جائز سوی مادام اما تقدیم اسمائها علیها فغیر[5] جائز واعلم ان حکم[6] مشتقات هٰذه الافعال کحکم هٰذه الافعال فی العمل

۱- قوله جائز الخ...... کیونکہ یہ افعال عمل میں قوی ہیں لہذا اپنے ماقبل میں بھی عمل کریں گے مگر جواز تقدیم اس وقت ہے جبکہ کوئی موجب تقدیم یا تاخیر نہ پایا جائے ورنہ تقدیم واجب ہوگی یا تاخیر جیسے کم کان مالک میں کم خبر مقدم ہے اور اس کی تقدیم واجب کیونکہ کم صدارت کو مقتضی ہے اور صار صدیقی عدوی میں اعراب تقدیری ہونے کے باعث تاخیر واجب ہے تو عدوی کا خبر قرار دینا واجب ہوا کہ اعراب لفظ نہیں اور قرینہ بھی مفقود۔۱۲

۲- قوله سوی لیس الخ...... کوفیہ وابن سراج و جرجانی کے نزدیک خبر لیس کی تقدیم لیس پر جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک لیس کو لائے نافیہ کے ساتھ عدم تصرف اور افادہ نفی میں مشابہت حاصل ہے اور لائے نافیہ کے معمول کی تقدیم اس پر جائز نہیں ورنہ حرف نفی کی صدارت فوت ہوجائے گی تو خبر لیس کی تقدیم بھی جائز نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ حکم میں متحد ہوئے ہیں بصریین اور سیبویہ وسیرانی اور فارسی کے نزدیک خبر لیس کی تقدیم لیس پر جائز ہے کیونکہ یہ فعل ہے اور معمول فعل کی تقدیم فعل پر جائز تو خبر لیس کی بھی

لیس پر تقدیم جائز ہوئی۔۱۲

۳- **قوله فی اوائلها الخ**...... یعنی جن افعال کے اول میں ما ہے ان پر اخبار کی تقدیم جائز نہیں کیونکہ یہ ما یا نافیہ ہے جیسے مادام کے ماسوا میں اور نافیہ صدارت کا مقتضی ہے جو تقدیم سے فوت ہو جائے گی یا ما مصدر یہ ہے جیسے مادام میں اور مصدر پر معمول مصدر کی تقدیم بھی ممنوع ہے اور یہ بھی درست نہیں کہ اخبار ما اور افعال کے درمیان واقع ہوں کیونکہ ما اور اس کے مدخول کے درمیان فصل جائز نہیں پس ما قائما زال زید کہنا صحیح نہ ہوگا جیسے کہ ما قائما کان زید درست نہیں یہی حکم ان فافیہ کا ہے کیونکہ وہ بھی صدارت کا مقتضی ہے جیسے لم و لن و لا کہ ان حروف اور ان کے مدخول افعال کے درمیان معمول کا لانا جائز نہیں اس لئے کہ یہ حروف بمنزلہ جزو افعال ہیں اور اجزا کے درمیان فصل درست نہیں۔۱۲

٤- **قوله وقال بعضهم الخ**...... وہ بعض ابن کیسان ہیں انہوں نے کہا کہ لیس پر اور ان افعال پر اخبار کی تقدیم جائز ہے جن کے اول میں ما نافیہ ہے وجہ یہ کہ لیس حکم کان میں ہے کہ اس میں صورۃ ما نہیں اور جن افعال کے اول میں ما نافیہ ہے وہ ما نافیہ کی وجہ سے مثبت ہو گئے کیونکہ نفی پر نفی کا دخول اثبات کا افادہ کرتا ہے تو یہ افعال بھی بمنزلہ کان ہو گئے اور کان پر اس کی خبر کا تقدم جائز ہے تو ان پر بھی جائز خلاصہ یہ کہ ابن کیسان کی نظر معنی پر ہے اور جمہور کی ظاہر پر۔۱۲

۵- **قوله فغیر جائز الخ**...... یعنی کبھی جائز نہیں کیونکہ اسم بمنزلہ فاعل ہے اور فاعل کی تقدیم فعل پر درست نہیں۔

س: زید کان قائما میں زید کان پر مقدم ہے حالانکہ اسم ہے؟

ج: زید اس مثال میں مبتدا ہے اسم نہیں کان میں ضمیر مرفوع مستتر زید کی طرف راجع ہونے والی اسم ہے اور مراد یہ ہے کہ اسم کی تقدیم اسمیت پر باقی رہتے ہوئے درست نہیں یہاں پر زید اسمیت پر باقی نہیں رہا۔۱۲

٦- **قوله حکم مشتقات الخ**...... یعنی ان افعال کے متصرفات کا عمل میں حکم ان افعال کی طرح ہے پس جو عمل کہ کان کرتا ہے وہی کون کائن یکون کن لا تکن کرتے ہیں جب ہم نے مشتقات کی تفسیر متصرفات سے کر دی تو یہ اعراض وارد نہ ہوگا کہ یہ قول ان لوگوں کے مسلک پر درست ہے جو مضارع امر نہی اسم فاعل اسم مفعول کو ماضی سے مشتق کہتے ہیں دوسروں کے مسلک پر درست نہیں لیکن مصدر کے ساتھ اعتراض باقی رہے گا کیونکہ وہ ان افعال کے متصرفات سے نہیں بلکہ خود افعال اس کے متصرفات سے ہیں لیکن مشتقات هذه الافعال سے مراد اگر وہ الفاظ ہوں جن میں اور ان افعال میں علاقہ اشتقاق ہو خواہ وہ ان افعال سے مشتق ہوں یا یہ افعال ان سے تو مصدر کو بھی مشتقات شامل ہو جائیں گے۔

فائدہ

کان کبھی محذوف ہوتا ہے اور اس کی خبر کو نصب پر باقی رکھتے ہیں جیسے قول عرب الناس مجزیون باعمالهم ان خیرا[1] فخیر وان شرا فشر۔۱۲

① یا جو ما کے حکم میں ہو جیسے ان نافیہ۔

ترکیب

جائز ......اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا سوی اسم مقصور مضاف لیس معطوف علیہ مجرور تقدیراً و حرف عطف مبنی بر فتح الافعال موصوف التی اسم موصول مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب فی حرف جار مبنی بر سکون اوائل مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول اوائل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم ما اسم موخر مرفوع تقدیراً کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت الافعال موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ سوی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ منصوب تقدیراً جائز اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بعض مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات م علامت جمع مذکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل تقدیم مصدر مضاف الاخبار مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت علی حرف جار مبنی بر سکون ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف الافعال صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مبتدا جائز اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا سوی اسم مقصور مضاف مادام مضاف الیہ مجرور تقدیراً سوی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ منصوب تقدیراً جائز اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ اول ایضا مفعول مطلق آض فعل مقدر کا آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حکم تقدیم آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ دوم قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ اول اور مقولہ دوم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا اما حرف شرط مبنی بر سکون برائے استیناف اس کی شرط محذوف لزوما تقدیم مصدر مضاف اسماء مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال اسماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت علی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال جار مجرور ملکر ظرف لغو تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مبتدا فا جزائیہ مبنی بر فتح غیر مضاف جائز مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح اعلم فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح حکم مضاف مشتقات مضاف الیہ مضاف ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف الافعال صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور

محلاً مشتقات مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حکم مضاف کا حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم ک حرف جار مبنی بر فتح حکم مضاف ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف الافعال صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور محلاً حکم مضاف اپنے مضاف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان فی حرف جار مبنی بر سکون العمل مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلاً اعلم فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

تنبیہ

اس جملے میں فی العمل کو حکم کے متعلق قرار دینا درست نہیں کما لا یخفی علی المتأمل اور انسب یہ ہے کہ فی العمل کو معنی تشبیہ سے متعلق قرار دیا جائے جو حرف تشبیہ سے مفہوم ہوتے ہیں۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

النوع الحادی عشر افعال المقاربة[1] وانما سمیت بھذا الاسم لانھا[2] تدل علی المقاربة وھی اربعة الاول عسٰی[3] وھو فعل[4] لدخول تاء التانیث الساکنة فیه نحو عست وغیر[5] متصرف اذ لا[6] یشتق منه مضارع واسما[7] فاعل ومفعول وامر ونھی مثلا وعمله علٰی نوعین الاول ان یرفع الاسم وھو فاعله

۱۔ **قوله افعال المقاربة الخ**...... بر مذہب جمہور افعال مقاربہ عمل میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں لیکن ان کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع یا ان یا بغیر ان ہوتی ہے اور افعال ناقصہ میں یہ خصوصیت نہیں۔ نظر بر آں ان کو افعال ناقصہ کے بعد ذکر کیا گیا۔۱۲

۲۔ **قوله لانھا تدل علی المقاربة الخ**...... یعنی افعال المقاربۃ کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ افعال مذکورہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے واسطے قریب ہے اور حصول خبر کا قرب تین قسم پر ہے۔

۱۔ یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار جائے متکلم ہو۔

۲۔ یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار جزم متکلم ہو۔

۳۔ یہ کہ متکلم کو اس بات پر جزم ہو کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی۔۱۲

۳- **قولہ الاول عسیٰ الخ**...... یہ حصول خبر کے قرب پر باعتبار جائے متکلم دلالت کرتا ہے۔۱۲

٤- **قولہ وھو فعل الخ**...... اکثر کے نزدیک اور یہی حق ہے اور بعض کے نزدیک حرف ہے کیونکہ یہ انشا کے واسطے ہے اور انشاء اصل میں حروف کے ساتھ ہوتی ہے دوسرے یہ کہ فعل پر محمول ہے اور وہ حرف ہے۔۱۲

٥- **قولہ وغیر منصرف الخ**...... اس لئے کہ انشائے طیع کے معنی کو متضمن ہے اور انشانات باعتبار اغلب معانی حروف سے ہوتے ہیں اور حروف غیر متصرف ہیں یہ مقصود نہیں کہ فی نفسہ غیر متصرف ہے کیونکہ اس سے ماضی کے صیغے آتے ہیں بلکہ مقصود غیر متصرف ہونے سے وہ ہے جس کو مصنف نے اس قول سے بیان کیا ہے اذلا یشتق ....الخ۔۱۲

٦- **قولہ یشتق الخ**...... یعنی بجز صیغہائے ماضی امر وغیرہ نہیں آتے اس کے بعد ضمیر متصل مرفوع آتی ہے جیسے عسیت، عسینا، عسیت، عسیتما، عسیتم، عسیت، عسیتما، عسیتن، عسیٰ، عَسَیَا، عسوا، عسیت، عستا، عین اور ضمیر مرفوع متصل برائے متکلم یا مخاطب یا نون جمع مونث متصل ہونے کی صورت میں اس کا سین مفتوح ہوتا ہے یہ مشہور تر ہے اور کبھی مکسور بھی ہوتا ہے اور یہ لغت اہل حجاز ہے اور بعض لغات میں اس کے بعد ضمیر منصوب متصل بھی آتی ہے جیسے عسای، عسانا، عساک، عساکما، عساکم، عساک، عساکما، عساکن، عساہ، عساھما، عساھم، عساھا، عساھما، عساھن اس تقدیر پر سیبویہ عسی کو فعل پر محمول کرتے ہیں اور اخفش یہ کہتے ہیں کہ ضمیر منصوب ضمیر مرفوع کے مقام میں واقع ہوئی ہے۔۱۲

① نون تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہوگیا۔

ترکیب

النوع الحادی عشر الخ...... النوع مفرد منصرف صحیح موصوف الحادی عشر مرکب بنائی ہر دو جزمبنی بر فتح صفت مرفوع محلا موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا افعال جمع مکسر منصرف مضاف المقاربۃ مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح انما حرف قصر مبنی بر سکون سمیت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال المقاربۃ با حرف جار زائد مبنی بر کسر ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف الاسم مفرد منصرف صحیح صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور محلا منصوب معنی بنابر مفعولیت ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے افعال المقاربۃ تدل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا بعامل معنوی صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان علی حرف جار مبنی بر سکون المقاربۃ مفرد منصرف صحیح مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تدل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو سمیت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال المقاربۃ اربعۃ مفرد منصرف صحیح خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا الاول غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر

مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر **الفعل الاول** اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنے صفت سے ملکر مبتدا **عسی** اسم مقصور خبر مرفوع تقدیراً یہ فعل عسیٰ کا علم ہے **فلا تغفل** مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح **ھو** ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے عسیٰ **فعل** مفرد منصرف صحیح معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح **غیر** مفرد منصرف صحیح مضاف **منصرف** مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر **ل** حرف جار مبنی بر کسر **دخول** مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف **تاء** مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف **التانیث** مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ تاء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف **ال** حرف تعریف مبنی بر سکون **ساکنۃ** مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف **ساکنۃ** اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت تا موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت **فی** حرف جار مبنی بر سکون **ہ** ضمیر مجرور متصل مجرور محلامبنی بر کسر راجع بسوئے عسیٰ جار مجرور ملکر ظرف لغو دخول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق نسبت جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے مبتدا اپنی خبر اور متعلق نسبت سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ **لدخول** جار مجرور کو ثابت مقدر کا ظرف مستقر قرار دے کر ثابت کو مبتدائے مقدر **ذلک** کی خبر قرار دیں **نحو** مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف **عست** مثل اسم مقصور تقدیراً اعراب میں مضاف الیہ مجرور تقدیراً نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر **مثالہ** مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلامبنی بر ضم راجع بسوئے دخول تاء التانیث الساکنۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا **اذ** حرف برائے تعلیل مبنی بر سکون **لا یشتق** مضارع مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب **من** حرف جار مبنی بر سکون **ہ** ضمیر مجرور متصل مجرور محلامبنی بر ضم راجع بسوئے **عسی** جار مجرور ملکر ظرف لغو **مضارع** مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر **فعل** مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ اول **اسما** تثنیہ مضاف **فاعل** مفرد منصرف صحیح معطوف علیہ دوم و حرف عطف مبنی بر فتح **مفعول** مفرد منصرف صحیح معطوف معطوف علیہ دوم اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح **امر** مفرد منصرف صحیح معطوف **و** حرف عطف مبنی بر فتح **نھی** مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح معطوف معطوف علیہ اول اپنے معطوفات سے ملکر نائب فاعل لا یشتق فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ معللہ ہوا **مثلا** مفرد منصرف صحیح مفعول مطلق فعل محذوف **مثلت** کا مثلت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم **تا** ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلامبنی بر ضم مثلت فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح **عمل** مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے عسیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا **علی** حرف جار مبنی بر سکون **نوعین** تثنیہ مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا **ثابت** مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا **الاول** غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف

مقدر النوع اسم تفضیل اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون یرتفع فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے عسی لام مفرد منصرف صحیح ذوالحال و حالیہ مبنی برفتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الاسم فاعل مفرد منصرف صحیح مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے عسیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح ینصب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عسی الخبر مفرد منصرف صحیح مفعول بہ ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر معطوف۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

وینصب[۱] الخبر ویکون خبرہ فعلا مضارعا مع[۲] ان وحینئذ[۳] یکون بمعنی قارب[۴] نحو عسیٰ زید ان یخرج فزید مرفوع بانہ اسمہ وفاعلہ وان یخرج فی موضع النصب بانہ خبرہ بمعنی قارب زیدٌ[۵] الخروج ویجب ان یکون خبرہٗ

۱- **قولہ وینصب الخبر الخ**...... خواہ خبر لفظا منصوب ہو جیسے عسی الغویر ابوسا یہ بروزن افعل باس بمعنی شدۃ کی جمع ہے کچھ لوگ کسی جنگل میں جارہے تھے بارش ہوئی اس سے بچنے کے پیش نظر ایک چھوٹے سے غار میں داخل ہوگئی قضائے الٰہی وہ غار ان پر ڈھے پڑا اس وقت انہوں نے کہا تھا عسی الغویر ابوسا یہ چھوٹا سا رغار سختیوں کی شکل اختیار کرنے کے قریب ہوگیا یا خبر محلا منصوب ہو جس کی مثال کتاب میں آرہی ہے یہ مثل بن گئی اس شخص کے حق میں استعمال کرتے ہیں جو کسی کی حمایت کا امید وار ہو اور ناکام رہے۔۱۲

۲- **قولہ مع ان الخ**...... یعنی اس کی خبر ان استقبالیہ کے ساتھ ہوتی ہے تاکہ معنی ترجی کی تقویت ہو کہ اس میں وجود فعل زمانہ استقبال میں متوقع ہوتا ہے اور کبھی اس کی خبر بغیر ان ہوتی ہے اور کبھی سین کے ساتھ مقرون اور کبھی اسم اول جیسے عسی الکرب الذی امسیت فیہ یکون وراءہ فرج قریب دوم جیسے عسی زید سیقوم سوم جیسے عسی الغوایر ابوسا اول قلیل دوم اقل سوم اندر۔۱۲

۳- **قولہ وحینئذ الخ**...... میں تنوین جملہ محذوفہ مضاف الیہ کے عوض ہے ای حین اذ رفع عسی الاسم ونصب الخبر ۔

۴- **قولہ بمعنی قارب الخ**.

س: اگر عسی بمعنی قارب ہو تو لازم ہے کہ بنا بر مفعولیت نصب دے جیسے قارب دیتا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو بمعنی قارب بھی نہ ہوا؟

ج: بمعنی قارب کہنے سے مراد بمنزلہ قارب ہے یعنی عسیٰ مرفوع اور منصوب کی طرف احتیاج میں قارب کی طرح ہے کہ جیسے قارب مرفوع اور منصوب کی طرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی عسی لیکن دونوں احتیاج میں فرق ہے وہ یہ کہ قارب اپنے منصوب کو بنا بر مفعولیت نصب دیتا ہے اور عسیٰ بنا بر خبریت تو عسی اس صورت میں ناقص ہوا یہی مسلک جمہور ہے۔۱۲

۵- قوله زيد الخروج الخ.

س: زید الخروج باعتبار اصل مبتدا و خبر ہیں اور صدق خبر مبتدا پر واجب ہے اور یہاں پر خبر مبتدا پر صادق نہیں آتی اس لئے کہ خبر مصدر ہے اور مبتدا اسم عین اور مصدر کا صدق اسم عین پر درست نہیں؟

ج: یہاں پر مضاف مقدر ہے خواہ جانب اسم میں جیسے عسي حال زيد الخروج خواہ جانب خبر میں جیسے عسي زيد ذالخروج یا صدق مبالغۃً ہے جیسے زيد عدل میں یا مصدر خروج بمعنی اسم فاعل خارج ہے ان تمام توجیہات پر خبر کا مبتدا پر صدق درست ہے اور عسیٰ ناقصہ اور بعض کے نزدیک فعل مضارع باان مشابہ بمفعول ہے خبر نہیں کیونکہ مبتدا پر صادق نہیں آتا اور تقدیر مضاف سے صدق کو صحیح کرنا تکلف ہے فعل مضارع باان مفعول کے ساتھ مشابہ اس لئے ہوا کہ عسیٰ زيد ان يخرج اصل میں قارب زيد ان يخرج کے معنی میں تھا پھر انشائے طمع کے واسطے نقل کیا گیا تو مضارع باان قبل نقل صورت خبر میں مفعول تھا جو بعد نقل صورت انشا میں مفعولیت پر باقی نہ رہا کیونکہ مدار کا وقوع فعل پر ہے اور معنی انشائی میں وقوع فعل نہیں حتیٰ کہ مفعول کو مقتضی ہو لیکن اس مفعول کے مشابہ ضرور ہے جو صورت خبر میں تھا تو مضارع باان مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوا اور عسیٰ اس صورت میں تامہ کیونکہ بعد نقل متعدی نہیں رہا نیز معنی مصدری جو فاعل کے ساتھ قائم ہیں مفعول سے تعلق نہیں رکھتے پھر متعدی کیسے ہوگا کوفیہ نے کہا کہ مضارع یاان ماقبل اسم سے بدل اشتمال ہونے کی بنا پر مرفوع محلا ہے بدل اشتمال قرار دینے میں خوبی یہ ہے کہ معنی ذہن میں خوب جم جائیں گے کیونکہ وہ تفصیل بعد اجمال ہوتا ہے اور کسی چیز کو اجمالا بیان کرنے کے بعد تفصیلا بیان کرنے سے ذہن میں وہ مرکوز ہو جایا کرتی ہے کوفیہ کے اس قول کی بنا پر بھی عسی تامہ ہوا کیونکہ محتاج خبر نہیں۔۱۲

① اس کو عسیٰ ناقصہ کہتے ہیں۔۱۲

② اور اس پر دلیل یہ کہ بعض صورتوں میں نصب ظاہر ہوا ہے جیسے عسى الغوير ابوسا۔

ترکیب

و...... حرف عطف مبنی بر فتح ينصب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عسى الخبر مفرد منصرف صحیح مفعول بہ ينصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح يكون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا بعامل معنوی فعل ناقص خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ها ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عسیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم فعلا مفرد منصرف صحیح موصوف مضارعا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارعا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مع ظرف
مکان معرب مضاف ان مثل اسم مقصور در تقدیر اعراب بہر سہ حالت مضاف الیہ مجرور تقدیراً مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
مفعول فیہ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح
حین ظرف زمان معرب منصوب لفظاً مبدل منہ اذ ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف تنوین عوض مضاف الیہ محذوف اذا کان الامر
کذلک اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مفعول فیہ مقدم یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر
بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عسیٰ با حرف جار مبنی بر
کسر معنی اسم مقصور مضاف قارب مثل اسم مقصور مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور
ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف عسیٰ زید ان
یخرج مثل اسم مقصور در تقدیر اعراب بہر سہ حالات مضاف الیہ مجرور تقدیراً نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی
مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عسیٰ کا بمعنی قارب ہونا مثال مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی عسی بمعنی قارب فعل ماضی معروف مبنی بر فتحہ
مقدر فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح اسم ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یخرج فعل مضارع صحیح مجرد از
ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم عسیٰ
یخرج فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا عسیٰ فعل
مقاربہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح زید مفرد منصرف صحیح مبتدا مرفوع مفرد منصرف صحیح اسم
مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر ان
حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید اسم مفرد منصرف صحیح مضاف
ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عسیٰ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی
بر فتح فاعل مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عسیٰ فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر انّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر
بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا
اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان یخرج مثل اسم مقصور مبتدا مرفوع تقدیراً فی حرف جار مبنی بر
سکون موضع مفرد منصرف صحیح مضاف النصب مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ موضع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر
ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ھا ضمیر منصوب منفصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ان

یخروج خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عسٰی خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً جار مجرور ملکر ظرف لغو ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا یا حرف جار مبنی برکسر معنی اسم مقصور مضاف قارب زید الخروج مثل اسم مقصور مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا مقدر ھو کی ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے عسٰی زید لن یخرج مبتدلہ مقدر اپنی خبر مذکورہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح یجب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب ان ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عسٰی خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

مطابقا[۱] لاسمه فی الافراد والتثنیة والجمع والتذکیر والتانیث نحو عسٰی زید ان یقوم وعسی الزیدان ان یقوما وعسی الزیدون ان یقوموا وعست هند ان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان یقمن[۲] وهذا ای کون الخبر مطابقا للفاعل اذا کان الفاعل اسما ظاهرا[۳] اما اذا کان مضمرا

۱- **قوله مطابقا الخ**...... خواہ مطابق حقیقۃ ہو یا اس وقت جبکہ ایسی خبر مسند ہو جس میں ضمیر راجع بسوئے اسم ہے جیسے امثلہ کتاب میں یا مطابق حکماً ہو یہ اس وقت جب کہ خبر مسند سببی ایسے فعل کے معنی میں ہو جس میں ضمیر راجع بسوئے اسم ہے جیسے عسٰی زید ان یخرج نفسه کہ یہ بمعنی عسٰی زیدان یموت ہے ابن ہشام نے کہا ہے کہ بجز عسٰی ان افعال کی خبر کا مرفوع ضمیر ہی ہوتی ہے جس کا رجوع اسم کی طرف ہوتا ہے پس کاد زید یموت نفسه نہ کہا جائے گا کہ اس میں یموت خبر کا مرفوع نفسہ ہے ضمیر نہیں۔۱۲

۲- **قوله ان یقمن الخ**...... مخفی نہ رہے کہ جب زید عسٰی ان یخرج کہا جائے تو حسب بیان مغنی اللبیب دو احتمال ہیں۔ایہ کہ عسی ناقصہ ہو جبکہ عسٰی میں ضمیر راجع بسوئے زید مانی جائے ۲ یہ کہ عسٰی تامہ ہو جبکہ عسٰی ضمیر سے خالی ہو اور ان یخرج کو عسٰی کا فاعل قرار دیں یہ ابہام وقت جبکہ اسم ظاہر مقدم برعسٰی مفرد ہو اور اگر مثنیٰ یا مجموع ہو جیسے الزیدان عسٰی ان یخرج اور الزیدن عسٰی ان یخرج تو عسٰی کا اس صورت میں تامہ ہونا متعین ہے رضی نے اسی کو پسند کیا اور بعض اس صورت میں ناقصہ ہونے کے

بھی قائل ہیں یہ حضرات عسیٰ میں مستتر ضمیر کو اسم ظاہر مثنیٰ اور مجموع کی طرف راجع مشابہ قرار دیتے ہیں اس پر اعتراض واقع ہوا کہ ضمیر اور مرجع میں عدم مطابقت لازم آئے گی تو جواب دیتے ہیں کہ عسیٰ چونکہ لعل کے مشبہ ہے اس لئے بشکل مثنیٰ و مجموع متغیر نہیں ہوتا لعلّ کی طرح ایک حالت پر قائم رہتا ہے پھر اعتراض واقع ہوا کہ جب فاعل ضمیر ہو تو واحد کیلئے فعل واحد اور تثنیہ کیلئے تثنیہ اور جمع کیلئے جمع واجب ہے اور یہاں پر فاعل تثنیہ و جمع کیلئے فعل واحد تو جواب دیتے ہیں کہ یہ قاعدہ ان افعال کے ماسوا میں ہے ان افعال میں واجب نہیں اسی کی جانب شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول ھذا ای کون الخبر..... الخ سے اشارہ فرمادیا۔۱۲

۳- **قولہ مضمرا الخ**...... مضمر سے مستتر مراد ہے کیونکہ فاعل اگر ضمیر بارزہ ہو تب بھی مطابقت شرط ہے جیسے عسیت یا عساک ان تخرج عسیتما یا عساکما ان تخرجا عسیتم یا عساکم ان تخرجوا۔۱۲

① بروزن یقلن قیام سے مشتق ہے بقرینہ یقوم وغیرہ صیغہائے مذکور بروزن فعلن نہیں حتیٰ کہ یقم سے ماخوذ ہو کیونکہ لفظ مہمل ہے۔۱۲

ترکیب

مطابقا...... مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ل حرف جار مبنی بر کسر اسم مفرد منصرف صحیح مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے عسیٰ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون الافراد مفرد منصرف صحیح معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح التثنیۃ مفرد منصرف صحیح معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح الجمع مفرد منصرف صحیح معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح التذکیر مفرد منصرف صحیح معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح التانیث مفرد منصرف صحیح معطوف الافراد معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم مطابقا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلا یجب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف عسیٰ زید ان یقوم مثل اسم مقصور معطوف علیہ مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح عسی الزیدان ان یقوما اسم مقصور حکما معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح عسی الزیدون ان یقوموا اسم مقصور حکما معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح عست ھند ان تقوم اسم مقصور حکما معطوف مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح عست الھند ان ان تقوما اسم مقصور حکما در تقدیر اعراب بہر سہ احوال معطوف مجرور تقدیرو حرف عطف مبنی بر فتح عست ھندات ان یقمن اسم مقصور حکما معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر عسیٰ کا مطابق اسم ہونا مذکورہ امور میں مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی عسی فعل ماضی معروف مبنی بر فتحہ مقدر فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح اسم ان ناصبہ موصول حرفی بنی بر سکون یقوم فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم عسیٰ یقوم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا عسیٰ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عسیٰ فعل ماضی معروف مبنی بر فتحہ مقدر فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب الزیدان

تثنیہ اسم مرفوع بالف ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یقوما فعل مضارع صحیح صیغہ تثنیہ مذکر منصوب بحذف نون ا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الزیدان یقوما فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا عسیٰ فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عســـیٰ فعل مقاربۃ ماضی معروف مبنی برفتحہ مقدر صیغہ واحد مذکر غائب الـزیـدون جمع مذکر سالم اسم مرفوع بواو ماقبل مضموم ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یـقـومـوا فعل مضارع صحیح منصوب بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب واو ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الزیدون یقوموا فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا عسیٰ فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عسـت فعل مقاربۃ ماضی معروف مبنی برفتحہ مقدر صیغہ واحد مونث ھـنـد مفرد منصرف صحیح اسم ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون تـقـوم فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ھـنـد تقوم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا عست فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عســت فعل مقاربۃ ماضی معروف مبنی برفتحہ مقرر صیغہ واحد مونث غائب الھندان تثنیہ اسم مرفوع بالف ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون تـقـومـا فعل مضارع صحیح منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مونث غائب ا ضمیر مرفوع متصل بارزہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الھندان تقوما فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا عست فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عســـت فعل مقاربۃ ماضی معروف مبنی برفتحہ مقدر صیغہ واحد مونث غائب الـھـنـدات جمع مونث سالم اسم ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یـقـمـن فعل مضارع صحیح صیغہ جمع مونث غائب منصوب محلا ن ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الھندات یقمن فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا عست فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قـولـه وهٰـذا الـخ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون معطوف علیہ یا مبدل منہ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون کـو ن مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف الخبر مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنابر اسمیت مـطـابقا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الخبر ل حرف جار مبنی برکسر الفاعل مفرد مفرد منصرف صحیح مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مطابقا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر کـو ن مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر عطف بیان یا بدل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بیان سے ملکر مبتدا مرفوع محلا اذا ظرف زمان مضاف مبنی بر سکون کان فعل ماضی معروف مبنی برفتح فـعـل نـاقـص صیغہ واحد مذکر غائب الـفـاعل مفرد منصرف صحیح اسم اسـمـا مفرد منصرف صحیح موصوف ظـاهـر ا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف ظاہر اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت اسـمـا موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثـابـت مقدر کا منصوب محلا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا ثـابـت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر

جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا اما حرف شرط مبنی بر سکون شرط محذوف لزوما اذا ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الفاعل مضمرا مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان مضمرا اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطا النوع الثانی من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم وحدهٗ وذلك اذا كان اسمه فعلا مضارعا مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان فی محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

۱- **قوله فليست المطابقة الخ**...... جیسے الزیدان عسیٰ ان یخرج اورالزیدون عسیٰ ان یخرج کہ ان یخرج الزیدان اور الزیدون کے مطابق نہیں کیونکہ عسیٰ کا فاعل ضمیر مستتر ہے اسم ظاہر نہیں۔۱۲

۲- **قوله من النوعين الخ**...... شرح الشرح میں ہے کہ اس تقید سے ایضاح واضح ہوتا ہے نفع کثیر کیلئے مفید نہیں تبیین ابوسعیدی میں اس پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کسی کو وہم ہو کہ یہ نوع ثانی عوامل سماعیہ لفظیہ کی تیرہ انواع میں سے نوع ثانی ہے تو اس وہم کو تقنید مذکور سے زائل کر دیا لہذا تقنید مذکور نفع کثیر کیلئے مفید ہوئی اقول وہم کیلئے منشا ہوتا ہے اگرچہ ضعیف جو یہاں پر مفقود ہے عوامل سماعیہ لفظیہ کی دس انواع پڑھنے اور پڑھانے کے بعد گیارہویں نوع کے درمیان لفظ النوع الثانی سے صحیح دماغ میں وہم مذکور پیدا نہیں ہوسکتا البتہ ماوف دماغ میں ممکن ہے مگر اس کا یہاں اعتبار نہیں تو بات وہی رہی جو شرح الشرح میں مذکور ہے۔۱۲

۳- **قوله الاسم الخ**...... یہ اسم وہی ہے جو عسیٰ کے استعمال اول میں بنا بر خبریت محلا منصوب تھا۔

٤- **قوله بانه اسمه الخ**...... اولی یہ تھا کہ مصنف اسمه کے بجائے فاعله فرماتے ہیں کیونکہ فاعل پر اسم کا اطلاق اس مقام میں شائع ہے جہاں فعل خبر کی جانب محتاج ہو یہاں پر فعل کو خبر کی جانب احتیاج نہیں اس لئے کہ عسیٰ اس صورت میں تام ہے مشہور یہی ہے کہ صورت مذکورہ میں عسیٰ تام ہے اور ابن مالک نے کہا کہ عسیٰ ہمیشہ ناقص ہوتا ہے صورت مذکورہ میں ان اپنے صلہ کے ساتھ ملکر قائم مقام اسم وخبر ہے جیسے آیت کریمہ احسب الناس ان يتركوا میں ان مع صلہ قائم مقام دومفعول ہے اس بات کا کوئی قائل نہیں کہ صورت ہذا میں حسب اپنی اصل سے جو اقتضائے دومفعول تھی خارج ہوگیا تو جیسے حسب اپنی اصل سے خارج نہیں ہوا ایسے ہی صورت مذکور میں عسیٰ اپنی اصل سے خارج نہیں ہوا جو اقتضائے اسم خبر ہے۔ لہذا ان مع صلہ قائم مقام اسم وخبر ہوا تو

عسیٰ ناقص ٹھہرا جب ان یخرج اسم وخبر دونوں کے قائم مقام ہوا تو اس کیلئے محل اعراب کیا ہوگا رفع ونصب دونوں یا ایک ظاہر یہ ہے کہ اسم چونکہ اول واشرف ہے لہذا اس کا اعتبار کرتے ہوئے محل اعراب فقط رفع ہے اسی طرح صورت اول یعنی عسیٰ زید ان یخرج میں ان مع صلہ قائم مقام اسم وخبر ہے فرق یہ کہ صورت اولیٰ میں ان اپنے صلہ سے ملکر بدل اشتمال ہے اور صورت ثانیہ میں بدل اشتمال نہیں صورت اولیٰ میں زید چونکہ مبدل منہ ہے اور مبدل منہ مطروح کے حکم میں ہوتا ہے اس لئے ابن مالک کے نزدیک گویا وہ موجود نہیں اگرچہ مذکور ہے یعنی لفظا موجود اور معنیٰ مفقود۔ ترکیب میں ابن مالک کے نزدیک زید کو اسم قرار نہ دیں گے چونکہ معنیً مفقود ہے لفظی وجود کا اعتبار کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر قائم مقام اسم وخبر لیکن اس صورت میں ان یخرج کو قائم اسم وخبر قرار دینا خالی از طبعان نہیں کہ عسیٰ کا ناقصہ ہونا بغیر اس کے حاصل ہے البتہ صورت ثانیہ میں عسیٰ کا ناقصہ ہونا بغیر اس کے حاصل نہیں ہوتا تو وہاں پر یہ کہنا ٹھیک ہے۔۱۲

① یہ رفع محلی ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

فا...... جزائیہ مبنی بر فتح لیست فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب المطابقة مفرد منصرف صحیح مصدر بین ظرف مکان معرب مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الخمر والفاعل م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ منصوب لفظا المطابقة مصدر اپنے مفعول فیہ سے ملکر اسم شرطا خبر لیست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا النوع مفرد منصرف صحیح موصوف الثانی اسم منقوص صفت مرفوع تقدیرا موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین النوعین تثنیہ مجرور بیا ما قبل مفتوح موصوف ال بمعنی الذین اسم موصول مبنی بر سکون مذکورین تثنیہ مجرور بیا ما قبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول مذکورین اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت مجرور محلا موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یرفع فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عسیٰ الاسم مفرد منصرف صحیح ذوالحال وحد مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ذلک میں ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلا ل حرف تمہید مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین ک حرف خطاب مبنی بر فتح اذا ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اسم مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم

راجع بسوئے عسی اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم فعلا مفرد منصرف صحیح موصوف مضارعا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارعا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مع ظرف مکان معرب مضاف ان اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ منصوب لفظا کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا منصوب محلا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا فا فصیحہ جو دلالت کرتی ہے شرط محذوف پو مبنی بر فتح یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظا فعل ناقص الفعل مفرد منصرف صحیح موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال مع ظرف مکان معرب مضاف ان اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابتا مقدر کا منصوب لفظا ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم فی حرف جار مبنی بر سکون فی حرف جار مبنی بر سکون محل مفرد منصرف صحیح مضاف الرفع مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون با حرف جار مبنی بر کسر اَنَّ حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم یکون اسم مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عسی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر اَنَّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اَنَّ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص عسیٰ اسم مقصور حکما اسم مرفوع تقدیرا حین ظرف زمان معرب مبدل منہ اذ ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف تنوین عوض مضاف الیہ کان الامر کذلک اذ ظرف زمان مضاف عوض مضاف الیہ سے ملکر بدل منصوب محلا حین مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مفعول فیہ منصوب لفظا۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

بمعنی[1] قرب مثل عسی ان یخرج زید ای قرب خروجہ فلا یحتاج[2] فی هذا الوجہ الی الخبر بخلاف الوجہ الاول لانہ لایتم المقصود فیہ

بدون الخبر فیکون الاول ناقصا و الثانی تاما و الثانی کادَ و هو یرفع الاسم و ینصب الخبر و خبرہٗ فعل مضارع

۱- **قوله بمعنی قرب الخ**...... یعنی بمنزلہ قرب کہ غیر فاعل کی طرف جس طرح قرب محتاج نہیں اس صورت میں عسی بھی نہیں بخلاف صورت اول کہ اس میں عسی منصوب کی طرف محتاج ہونے میں بمنزل مقارب تھا بمعنی قرب ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ عسی معنی قرب کیلئے موضوع ہے حتیٰ کہ یہ اعتراض وارد ہو کہ عسی نہ وضع کے اعتبار سے بمعنی قرب ہے نہ استعمال کے اعتبار سے بلکہ وہ صرف طمع ورجا کیلئے ہے۔۱۲

۲- **قوله فلا یحتاج فی هذا الوجه الی الخبر الخ**...... کیونکہ اس صورت میں اسم یعنی ان یخرج زید مسند اور مسند الیہ دونوں پر مشتمل ہے تو عسی کلام تام ہونے میں بجز مرفوع کسی اور کا محتاج نہیں جیسے کہ علمت ان زیدا قائم میں ان زیدا قائم کے قائم مقام دو مفعول ہونے کی وجہ سے علمت دوسرے مفعول کا محتاج نہیں پس اس صورت میں اگر ان یخرج زید کو قائم مقام اسم و خبر اعتبار کیا جائے جیسے کہ ابن مالک نے کہا تھا تو عسی اس استعمال میں بھی ناقصہ ہوگا ورنہ تامہ ہے مخفی نہ رہے کہ عسی ان یخرج زید میں دو احتمال اور بھی ہیں۔ ایک یہ کہ زید عسی کا اسم مرفوع موخر ہو اور ان یخرج منصوب محلا خبر مقدم اور اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر ھو راجع بسوئے زید۔ ۲ یہ کہ مثال مذکور از قبیل تنازع ہو کہ عسی اور یخرج دونوں زید میں تنازع کر رہے ہیں ہر ایک اپنا فاعل بنانا چاہتا ہے پس اگر بنا بر مذہب کوفیہ اول کو عمل دیں تو زید اسم عسی ہوگا مگر موخر اور ان یخرج خبر مقدم اس میں ضمیر مرفوع راجع بسوئے زید فاعل اور اگر ثانی کو بنا بر مذہب بصری عمل دیں تو عسی میں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے زید اسم قرار پائے گی اور ان یخرج زید خبر ان دونوں احتمال پر عسی ناقصہ ہے۔۱۲

۳- **قوله فیکون الاول ناقصا الخ**...... اور بعض نے کہا کہ اول بھی تام ہے کیونکہ عسی زید ان یخرج بمنزلہ قرب زید من ان یخرج ہے حرف جار من ان یخرج پیشتر محذوف ہے اور بعض نے کہا کہ ثانی بھی ناقص ہے اور اس کو از قبیل تنازع قرار دیا جس میں دونوں صورتوں پر ناقص ہوتا ہے۔۱۲ کمام

۴- **قوله کاد الخ**...... یہ جزم متکلم کے اعتبار سے فاعل کیلئے حصول خبر کے قرب پر دلالت کرتا ہے سمع سے آتا ہے ناقص التصرف ہے کہ ماضی اور مضارع کے علاوہ اور فعل نہیں آتے اشہر لغات میں پائی ہے جیسے کاد یکاد کیدا اَوْ مَعاوَۃً مثلُ هابَ یهابُ اور اصمعی نے کَودا نے حکایت کیا ہے تو مثل خاف یخاف خوفا اجوف واوی ہوا اور کبھی اسم فعل بھی آتا ہے اور بر وقت لحوق ضمائر بارزہ کدت بکسر کاف اور بضم کاف بھی بولتے ہیں مگر بضم کاف قوی نہیں اور صاحب مسالک بہیہ نے افعال متصرفہ سے قرار دیا ہے۔۱۲

۵- **قوله فعل مضارع الخ**...... کیونکہ مضارع اپنے دو معنی میں سے حال پر دلالت کرتا ہے تو مضارع سے خبر کے قریب بحال ہونے پر مبالغہ مقصود ہوگا کہ یہ معنی کاد کے معنی کے ساتھ مناسب ہیں اسلئے کہ کاد حصول خبر کے قرب کی خبر دینے کیلئے

موضوع ہے۔

① اس کے سوااور عمل نہیں کرتا۔

② خبر کا فعل مضارع بغیر ان ہونا اکثر ہے۔۱۲

ترکیب

با......حرف جار مبنی برکسر معنی اسم مقصور مضاف قرب اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم یکون ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ مثل مفرد منصرف صحیح مضاف وعسی ان یخرج زید اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے عسی کا صرف اسم کو رفع دینا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی عسی فعل مقاربہ ماضی معروف مبنی برفتح مقدر ان ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون یخرج فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح فاعل یخرج فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاول مفرد ہوکر اسم مرفوع محلا عسی فعل مقاربہ اپنے اسم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی برسکون قرب فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب خروج مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی برضم راجع بسوئے زید خروج مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل قرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا فا حرف عطف برائے تفریع مبنی برفتح لا یحتاج نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے عسی فی حرف جار مبنی برسکون ذا اسم اشارہ مبنی برسکون موصوف الوجہ مفرد منصرف صحیح صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال الی حرف جار مبنی برسکون الخبر مفرد منصرف صحیح مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم با حرف جار مبنی برکسر خلاف مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف الوجہ مفرد منصرف صحیح موصوف الاول غیر منصرف اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت ل حرف جار مبنی برکسر ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی برفتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے الوجہ الاول لا یتم نفی فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی برسکون مقصود مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم موصول مقصود اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل فی حرف جار مبنی برسکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے اسم ان جار مجرور ملکر ظرف لغو اول با حرف جار مبنی برکسر دون بمعنی غیر مضاف

الخبر مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم لا یتم فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محا، جار مجرور ملکر ظرف لغو خلاف مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثـابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثـابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول لا یحتاج فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ فا حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر الاول غیر منصرف اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر عـســی الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الثـانی اسم منقوص مرفوع تقدیرا صفت موصوف مقدر عسی کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم نـاقصا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون، ناقص اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح تـامـا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الثانی تاما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہواو حرف عطف مبنی بر فتح الثـانی اسم منقوص مرفوع تقدیرا صفت موصوف مقدر الفعل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا کا ا اسم مقصور حکما خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کـا دیـر فـع فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الاسـم مفرد منصرف صحیح مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح یـنـصـب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الخبر مفرد منصرف صحیح مفعول بہ یـنـصـب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاد خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا فـعـل مفرد منصرف صحیح موصوف مـضـارع مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت اول۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بغیر ان وقد یکون مع ان تشبّھا لہ بعسی مثل کاد زید یجیئ فزید مرفوع بانہ اسم کاد ویجیئ فی محل النصب بانہ خبرہ معناہ قرب مجیئ زید وحکم باقی المشتقات من مصدرہ کحکم کاد مثل لم یکد زید یجیئ ولا یکاد زید یجیئ وان دخل علیٰ کاد حرف النفی ففیہ خلاف قال بعضھم ان حرف النفی فیہ

۱- **قولہ بغیر ان الخ**...... کیونکہ ان استقبال پر دلالت کرتا ہے اور یہ مطلوب کے منافی ہے اس لئے کہ مطلوب حال ہے۔۱۲

۲- **قولہ تشبھا لہ بعسی الخ**...... جیسے کہ خبر عسی سے کاد کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ان محذوف ہو جاتا ہے کیونکہ جب ہر ایک دوسرے کے مشابہ ہوا تو ہر ایک کا حکم دوسرے کو ملے گا۔۱۲

۳- **قولہ قرب یجی زید الخ**...... یعنی کاد میں باعتبار اصل انشائے رجا کے معنی نہیں بلکہ حصول خبر کے قرب کی خبر ہے بایں سبب کہ کاد مثل افعال متصرفہ ہے کذا فی الایضاح اور کبھی کاد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسم کی خبر کے ساتھ مشابہت قریب ہوگئی جیسے کاد العروس یکون امیرا یعنی امیر کے ساتھ عروس کی مشابہت قریب ہوگئی۔۱۲

٤- **قولہ وحکم باقی المشتقات الخ**...... یعنی ماضی کے دوسرے صیغوں کا حکم مضارع نفی جحد کے صیغوں کا حکم عمل میں مثل کاد ہے۔۱۲

① بایں دلیل کہ اگر بجائے مضارع خبر اسم ظاہر ہو تو نصب ظاہر ہوتا ہے جیسے فابت الیٰ فھم وما کدت آیبا فھم ایک قبیلہ کا نام ہے۔

② یعنی جمہور نحات اور یہ قول صحیح ہے۔۱۲

③ جیسے لم ولن ولا وغیرہ۔

ترکیب

با...... حرف جار مبنی بر کسر غیر مفرد منصرف صحیح مضاف ان اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت دوم موصوف

اپنی دونوں صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے خبرہ مع ظرف مکان معرب مضاف ان اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابتا مقدر کا منصوب لفظا ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر تشبھا مفرد منصرف صحیح مصدر ل حرف جار مبنی بر فتح ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاد جار مجرور ملکر ظرف لغو اول با حرف جار مبنی بر کسر ھی اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم تشبھا مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے ملکر مفعول لہ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مضاف کاد زید یجی اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاد، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی کاد فعل مقاربہ ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح اسم یجی فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کاد یجی فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر منصوب محلا کادا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح زید مفرد منصرف صحیح مبتدا مرفوع مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زید اسم مفرد منصرف صحیح مضاف کاد اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا و حرف حرف عطف مبنی بر فتح یجی اسم مقصور حکما مبتدا مرفوع تقدیرا فی حرف جار مبنی بر سکون محل مفرد منصرف صحیح مضاف النصب مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ محل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاد خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا معنی اسم مقصور مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کاد زید یجیء معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیرا قرب یجیء زید اسم مقصور حکما خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا قرب فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب یجیء مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف زید مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع

معنی بنا بر فاعلیت مجی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل قرب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر
سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح حکم مفرد منصرف صحیح مضاف باقی اسم منقوص مضاف الیہ مضاف
ال حرف تعریف مبنی بر سکون مشتقات جمع مونث سالم اسم مفعول صیغہ جمع مونث اس میں ھن پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل
نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر ئ مشدد علامت جمع مونث من حرف جار مبنی بر سکون مصدر مفرد منصرف صحیح
مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے کاد مصدر اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر
ظرف لغو اس کو ظرف مستقر قرار دینا درست نہیں فنائل مشتقات اسم مفعول اپنے نائب ں اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر
صفت موصوف مقدر الالفاظ کی اپنی صفت الالفاظ سے ملکر مضاف الیہ باقی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ک حرف جار
مبنی بر فتح حکم مفرد منصرف صحیح مضاف کاد اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار
مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابت اسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مضاف لم یکد زید یجی اسم مقصور حکما معطوف علیہ مجرور تقدیرا او حرف عطف مبنی بر فتح لا
یکاد زید یجی اسم مقصور حکما معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر
مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے باقی المشتقات مثال مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی، لم یکد مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ
واحد مذکر مجزوم لفظا فعل مقاربہ زید مفرد منصرف صحیح اسم مرفوع لفظا یجی فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لم یکد یجی فعل اپنے فعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر منصوب محلا لم یکد فعل
اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا لا یکاد نفی فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد
منصرف صحیح اسم مرفوع لفظا یجی فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا یکاد یجی فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر منصوب محلا لا یکاد فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون دخل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب علی
حرف جار مبنی بر سکون کاد اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف لغو حرف مفرد منصرف صحیح مضاف النفی مفرد منصرف جاری
مجرائے صحیح مضاف الیہ حرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل دخل فعل اپنے فعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا
جزائیہ مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے کاد جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت
مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے
مبتدائے موخر ثابت اسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم خلاف مفرد منصرف صحیح مبتدا موخر مبتدائے
موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ
واحد مذکر غائب بعض مفرد منصرف صحیح مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات م علامت

جمع مکسر مبنی بر سکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح حرف مفرد منصرف صحیح مضاف النفی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف الیہ حرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے کاد جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

مطلقا یفید معنی النفی وقال بعضهم انه لا یفیده بل الاثبات باق علیٰ حاله وقال بعضهم انه لا یفید النفی فی الماضی

۱۔ **قوله مطلقا الخ**...... یعنی حرف نفی ماضی پر ہو یا مضارع پر معنی نفی کا افادہ کرتا ہے جیسے دیگر افعال پر یہ مذہب اصح ہے۔۱۲

۲۔ **قوله یفید معنی النفی الخ**...... ای نفی کو یعنی مضمون خبر کے قرب کی نفی کا افادہ کرتا ہے جیسے دیگر افعال میں اس سے مضمون خبر کی نفی بر طریق مبالغہ لازم آتی ہے اس لئے کہ قرب فعل کی نفی خود فعل کی نفی سے ابلغ ہوتی ہے جیسے ما قربت من الضرب ابلغ ہے ما ضربت سے۔۱۲

۳۔ **قوله باق علیٰ حاله الخ**...... مراد یہ ہے کہ کاد و رنفی کے دخول سے پیشتر مضمون خبر اثبات تھا دخول کے بعد بھی اثبات ہے کاد اور نفی کالعدم ہیں تو الاثبات میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے یعنی اثبات مضمون الخبر یہ مراد نہیں کہ نفی کالعدم اور اثبات کو د بحالہ باقی ہے یعنی جس مضاف الیہ کے عوض الف لام ہے وہ مضاف الیہ کو د مصدر کاد نہیں یعنی اثبات کو د مضمون الخبر کیونکہ ان بعض کا یہ مسلک نہیں کہ ما کاد و ایفعلون بمعنی کادوا یفعلون ہے اس لئے کہ ان بعض نے تصریح کی ہے کہ نفی کاد افادہ اثبات کرتی ہے اور اثبات کا مفید نفی ہوتا ہے چنانچہ دعویٰ ثانیہ پر یہ دلیل پیش کی کہ کاد زید یخرج سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ زید خروج سے قریب ہو گیا خروج کا حصول مفہوم نہیں ہوتا بلکہ خروج کا عدم حصول مفہوم ہوتا ہے اور اگر حصول خروج مفہوم ہو تو کاد شروع فعل کیلئے مفید ہوگا حالانکہ وہ قرب فعل پر دلالت کرنے کیلئے ہے تو ثابت ہوا کہ اثبات کاد مفید نفی ہوتا ہے اور دعویٰ اولیٰ پر کہ نفی کاد افادہ اثبات کرتی ہے آیت کریمہ فذبحوها وما کادوا یفعلون اور تخطیہ ابن شبرمہ سے استدلال کیا آیت سے یوں استدلال کیا کہ اگر ما کادوا نفی کا افادہ کرے تو فعل کی نفی ہوگی اور فعل سے مراد یہاں پر ذبح ہے تو ذبح کی نفی ہوگئی اور فذبحوا سے ذبح کا اثبات ہو رہا ہے پس ذبح کا اثبات بھی ہوا اور نفی بھی یہ دونوں متناقض ہیں تو آیت کریمہ میں تناقض باطل تو ثابت ہوا کہ نفی کاد افادہ اثبات کرتی ہے چنانچہ ان بعض کا یہ قول اس قدر مشہور ہوا کہ معری نے بصورت چیستاں نظم کر کے بیان کیا انحوی هذا العصر ما هی لفظة جرت فی لسانی جوهم وثمود اذا الفیت واللہ اعلم البتت وان البتت قامت مقام جحود اور یہ مراد بھی نہیں کہ حرف نفی کے دخول سے پیشتر اثبات تھا جو بعد دخول بھی باقی رہا کیونکہ حرف نفی کے دخول سے پیشتر مثلاً کادوا یفعلون ہے یہ مفید اثبات نہیں بلکہ مفید نفی ہے کما مر الآن بلکہ مراد وہی ہے جو ہم بیان کی کہ کاد اور نفی دونوں کے دخول سے پیشتر مضمون خبر اثبات ہے جو

دخول کا دونفی کے بعد بھی باقی رہا اور ابن شبرمہ کے تخطیہ سے استدلال کی تفصیل یہ ہے کہ ذوالرمۃ شاعر نے کوفہ میں پہنچ کر اپنا قصیدہ حائیہ ایک مجلس میں سنایا جس میں ابن شبرمہ بھی موجود تھا پڑھتے پڑھتے جب اس شعر پر پہنچا ۔

اذا غیر الھجر المحبین لم یکد رسیس الھوی من حب میة یبرح

جس سے محبت میں اپنے ثابت قدم رہنے کا اظہار اور اپنی محبت کا استحکام بیان کرنا مقصود تھا کہ طول فراق جب اہل محبت کی دیرینہ محبت کو زائل کردے تو میرے دل میں میۃ محبوبہ کی ثابت شدہ محبت کا زوال درکنار وہ قریب بزوال بھی نہیں ہوتی تو مجلس سے ابن شبرمہ نے بآواز بلند کہا کہ تم زوال محبت کا اقرار کر بیٹھے کہ لم یکد کی نفی مفید اثبات ہوتی ہے اور تمہارے مقصود کا ثبوت اس پر موقوف ہے کہ لم یکد افادہ نفی کرے چنانچہ ذوالرمہ نے اس تخطیہ کو قبول کر کے لم یکد کی جگہ اس شعر میں لم اجد رکھ دیا پس ثابت ہوا کہ نفی کاد افادۂ اثبات کرتی ہے اصحاب مذہب اصح کی جانب سے آیت کریمہ کا جواب یہ ہے کہ تناقض اس وقت لازم آتا جبکہ ذبح کا اثبات اور نفی ایک وقت میں ہو کیونکہ تناقض کیلئے وحدت زمان شرط ہے اور آیت میں ایسا نہیں کیونکہ معنی یہ ہیں کہ بنی اسرائیل نے بالآخر گائے کو ذبح کیا اور پہلے ذبح کرنے کے قریب بھی نہ تھے تو اثبات ذبح کا وقت موخر ہے اور نفی کا مقدم دونوں کا ایک وقت نہیں پس تناقض لازم نہ آیا اور ابن شبرمہ کے تخطیہ کا جواب اولا یہ ہے کہ تخطیہ مذکور قابل اعتبار شخص سے مروی نہیں حتیٰ کہ معتبر ہو۔ ثانیاً بر تقدیر تسلیم اس کا معارض موجود ہے وہ یہ کہ عنبسة نے اس تخطیہ کا اور ذوالرمۃ کے بعد قبول لم یکد کی جگہ لم اجد رکھ دینے کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے خطا کی۔ ابن شبرمہ نے تخطیہ میں اور ذوالرمۃ نے قبول کرنے میں اور لم اجد کے ساتھ تبدیل میں۔ کیونکہ ذوالرمۃ کا قول مذکور آیت کریمہ اذ اخرج یدہ لم یکد یراھا کی طرح نفی کر رہا ہے یہاں تک دعویٰ ثانیہ کے تمسکات کا جواب تھا۔ اب دعویٰ اول کی دلیل کا جواب سنئے اثبات کاد مفید نفی ہوتا ہے اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوتا ہے تو یہ حق ہے اور دلیل مذکور سے اسی کا اثبات ہو رہا ہے کہ کاد زید یخرج سے خروج کے حصول کا قرب مفہوم ہوتا ہے اور حصول خروج کا قرب دلالت کرتا ہے خروج کے عدم حصول پر تو اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوا۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ کاد ذید یخرج میں کاد خروج کے قرب کی نفی پر دلالت کرتا ہے تو یہ باطل ہے کہ اثبات شئے نفی شئی نہیں ہوتا۔ اور دلیل مذکور اس پر دلالت بھی نہیں کرتی۔

۴- **قولہ لا یتفید النفی فی الماضی**...... اس کی دلیل آیۂ کریمہ وما کادو ایفعلون ہے جس کی وجہ استدلال اور اس کا جواب دونوں سابقہ حاشیہ میں گزر گئے ۔۱۲

ترکیب

قولہ...... مطلقا مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حرف النفی ۔ مطلقا اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ان۔ یفید فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان ۔ معنی اسم مقصود مضاف النفی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف الیہ ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ منصوب تقدیراً ۔ یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مراد

اللفظ ہو کر مقولہ منصوب محلاً۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بعض مفرد منصرف صحیح مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات۔ م علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حرف النفی لا یفید نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معنی النفی لا یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ بل حرف عطف برائے انتقال از جملہ سابقہ سوئے جملہ لاحقہ مبنی بر سکون مقدر۔ کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الا ثبات مفرد منصرف صحیح مبتدا باق اسم منقوص تقدیراً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا علیٰ حرف جار مبنی بر سکون حال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا حال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ باق اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بعض مفرد منصرف صحیح مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات۔ م علامت جمع مذکر۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حرف النفی لا یفید فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان النفی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مفعول بہ فی حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف مبنی بر سکون ماضی اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف مقدر الفعل کی۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو لا یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

وفی المستقبل یفیدہ[1] والثالث کرب[2] وھو یرفع الاسم وینصب الخبر وخبرہ یجئی فعلاً مضارعاً دائماً بغیر ان نحو کرب زید یخرج[3] والرابع اوشک[4] وھو یرفع[5] الاسم وینصب الخبر وخبرہ فعل مضارع مع ان

۱ – قولہ وفی المستقبل یفیدہ...... جیسے حرف نفی دیگر افعال پر افادہ نفی کرتا ہے اس قائل نے ذوالرمہ کے قول مذکور سے

تمسک کیا مگر اس کا دعویٰ بتمامہ ثابت نہیں کیونکہ دعوے کے دو جز ہیں

۱- یہ کہ ماضی میں معنی نفی کا افادہ نہیں کرتا۔

۲- یہ کہ مستقبل میں معنی نفی کا افادہ کرتا ہے اول جزو ثابت نہیں۔ کمامر۔ تو دعویٰ بتمامہ ثابت نہیں ہوا۔۱۲

۴- **قوله**...... کرب نصر سے آتا ہے اور سمع سے غیر افصح ہے کہتے ہیں کربت الشمس جب کہ غروب سے قریب ہو جائے یہ اس کی اصل ہے اور جب افعال مقاربہ کی طرح مستعمل ہو تو شروع فی الفعل کیلئے آتا ہے جیسے کہ ابن حاجب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے اور کاد کی طرح مستعمل ہوتا ہے نہ عسی کی طرح کیونکہ رجا۔ کے معنے کو متضمن نہیں۔۱۲

قوله...... اصل میں بمعنی اسرع ہے جیسے اوشک زید فی السیر بمعنی اسرع فی السیر اور جب افعال مقاربہ کی طرح مستعمل ہو تو شروع فی الفعل کے لئے آتا ہے۔۱۲

۳- **قوله**...... **وھو ای اوشک**...... اس کے تین استعمال ہیں،

۱- یہ کہ فقط فاعل کو رفع کرے جیسے اوشک ان یجئی زید یہ عسی کی وجہ ثانی کی طرح ہے۔

۲- یہ کہ اس کی خبر فعل مضارع ان کے ساتھ ہو۔ جیسے اوشک زید ان یجئی۔

۳- یہ کہ اس کی خبر فعل مضارع بغیر ان ہو جیسے اوشک زید یجئی ان دونوں استعمال کو کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

① یہ آیت کریمہ دلیل ہے ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا۔۱۲

② ایشاک بمعنی اسراع سے مشتق ہے۱۲

③ یہ استعمال کثیر ہے۔۱۲

ترکیب

و حرف عطف مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف مبنی بر سکون مستقبل مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف بقدر مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف مقدر الفعل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم۔ یفید فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حرف النفی ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے النفی یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح الثالث مفرد منصرف صحیح مبتدا کرب اسم مقصور حکماً خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کرب یرفع فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الاسم مفرد منصرف صحیح مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ینصب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو

ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الخبر مفرد منصرف صحیح مفعول بہ ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ معطوف۔ معطوف سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔ وحرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے راجع کرب خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا یجنی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال فعلاً مفرد منصرف صحیح موصوف مضارعاً مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ مضارعاً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف دائما مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر مجیئاً یا زماناً دائماً اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر بر تقدیر اول مفعول مطلق اور بر تقدیر ثانی مفعول فیہ۔ با حرف جار مبنی بر کسر غیر مفرد منصرف صحیح مضاف اَنْ اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ فعلاً مضارعاً موصوف اپنی صفت سے ملکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ یجنی فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔ نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف کرب زید یخرج اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کرب مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ کرب فعل مقاربہ ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر زید مفرد منصرف صحیح اسم مرفوع لفظاً یخرج فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کرب۔ یخرج فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر منصوب محلاً کرب فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وحرف عط مبنی بر فتح الرابع مفرد منصرف صحیح مبتدا اوشک اسم مقصور حکماً خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ وحرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اوشک یرفع فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ الاسم مفرد منصرف صحیح مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر معطوف علیہ۔ وحرف عطف مبنی بر فتح ینصب فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الخبر مفرد منصرف صحیح مفعول بہ۔ ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔ و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح خبر مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوائے اوشک۔ خبر مضاف اپنے مضاف الیہ

سے مل کر مبتدا، فعل مفرد منصرف صحیح موصوف مضارع مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول، مع ظرف مکان معرب مضاف اَنْ اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔

النوع الحادی عشر افعال القاربة

او بغیر ان مثل اوشک زید ان یجئ او یجئ و قال بعضهم[1] ان افعال[2] المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة و جعل و طفق و اخذ و هذه الثلثة مرادفة[3] لكرب و موافقة له في الاستعمال[4]

النوع الثانی عشر – افعال المدح والذم

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم[5]

۱- **قوله جعل**...... جعل بمعنی طفق اور طفق بمعنی اخذ اور اخذ بمعنی شرع آتا ہے۔ یعنی تینوں بمعنی شرع آتے ہیں۔ جیسے

فاخذت اسأل والرسوم تجیبنی و بالاعتبار اجابة و سوال

۲- **قوله مرادفة**...... بضم اول وکسر دال مہملہ۔ لغت ہیں اس کے معنی ہیں ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھنے والا۔ اور اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظ کے ساتھ معنی میں شریک ہو ۱۲۔

۳- **قوله موافقة له فی الاستعمال**...... موافقت اس بات میں ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر ان ہوتی ہے۔

فائدہ

کاد کے ساتھ معنی وستعمال میں ملحق اولیٰ ہے جیسے ۔

فعادی بین هادیتین منهما و اولی ان یزید علی الثلاث

عادی من قولهم عادی بین الصیدین ای تابع یصرع احدهما علی اثر الآخر فی طلق واحد اور هادیتین مثنی هادیة بمعنی فرس متقدم۔ شاعر اپنے گھوڑے کی تیز رفتاری بیان کرتا ہے۔ اور هلهل جیسے ۔

وطننا بلاد المعتدین فهلهلت نفوسهم قبل الاماتة تزهق

اورالم جیسے حدیث بخاری میں ہے ان مما ینبت الربیع یقتل او یلم ای یلم ان یقتل اور کرب کے ساتھ ملحق علاوہ ان کے جو کتاب میں مذکور ہیں۔ انشا بھی جیسے انشاء ت اعرب عما کان مکنونا اورعلق جیسے۔

اراک علقت تظلم من اجرتنا و ظلم الجار اذلال المجیر

اورھبت جیسے ھبت الوم القلب فی طاعة الھوی. اورقام جیسے قامت تلوم وبعض اللوم آدنتہ۔ آدنۃ یعنی نافعۃ۔ اسی طرح کارب اوراقبل اوراطال اورذھب اورقعد اوردنی اورابتداء اورطار اورشارف اوراحال اورازدلف اورزلف اوراشرف اورتھیا اوراشفی اورازلف اوراسف اورانبری اورنشب اوراثر اورعبا اورقارب اورقرب اورشرع اور عسی کے ساتھ ملحق اخلولق ہے جیسے اخلولقت السماء ان تمطر اورحری جیسے حری زید ان یقوم یادر ہے کہ ان افعال کی خبران پر مقدم نہیں ہوتی تو یوں نہیں کہہ سکتے ان یجی عسی زید البتہ اسم اوران کے درمیان خبر کا واقع ہونا جائز ہے جبکہ خبر بغیر ان ہو جیسے طفق یصلیان الزیدن اوراگر ان کے ساتھ ہو تو بعض کے نزدیک جائز اور بعض کے نزدیک جائز نہیں نیز خبر کا حذف جائز ہے جب کہ قرینہ ہو جیسے حدیث میں ہے من تانی اصاب او کاد ومن عجل اخطاء او کاد۔۱۲

۴۔ **قولہ النوع الثانی عشر الخ** ...... افعال مدح وذم کو افعال مقاربہ کے ساتھ چونکہ عمدہ یعنی مرفوع میں مشارکت تھی اور افعال قلوب کو فضلہ یعنی منصوب میں اورعمدہ کو فضلہ پر شرافت ہوتی ہے اس لئے افعال مقاربہ کے بعد افعال مدح وذم کو بیان کیا اور ان کے بعد افعال قلوب کو فتامل اقول یا بایں مناسبت کہ یہ افعال انشائے مدح وذم کیلئے آتے ہیں اورافعال مقاربہ میں عسی انشائے ترجی کیلئے تھا و النکتۃ للقار لا للقار۔۱۲

۵۔ **قولہ افعال المدح والذم الخ** ...... یعنی وہ افعال جو انشائے مدح وذم کیلئے وضع کئے گئے ہیں جب تم نے نعم الرجل زید کہا تو اس کلام سے زید کی مدح کا انشا کیا ایسا نہیں کہ زید کی مدح خارج میں موجود تھی اوراس کلام سے اس کی حکایت کر رہے ہو حتیٰ کہ یہ کلام خبر ہو جائے اورزید کی زمانہ ماضی میں موجودہ مدح اس کا محکی عنہ ہو۔

س: کرم زید اورمدحت زیدا افادہ مدح میں نعم الرجل زید کی طرح ہیں اورنجل زید اورذممت زیدا افادہ ذم میں بئس الرجل زید کی طرح تو چاہیئے کہ یہ بھی افعال مدح وذم ہوں؟

ج: یہ افعال زمانہ ماضی میں موجودہ مدح وذم کی حکایت کیلئے موضوع ہیں اوران افعال سے اس کا اخبار مقصود ہوتا ہے بخلاف افعال مدح وذم کہ وہ انشائے مدح وذم کیلئے موضوع ہیں اسی طرح افعال تعجب کہ وہ انشائے تعجب کیلئے موضوع ہیں جیسے ما احسن زیدا اورما اقبح زیدا اول باعتبار وضع حسن زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے اوردوم باعتبار وضع قبح زید پر تعجب کا افادہ کر رہا ہے یہ دوسری بات ہے کہ انشائے تعجب اول میں انشائے مدح کو اوردوم میں انشائے ذم کو مستلزم ہے لیکن افعال مذکورہ میں یہ استلزام بھی نہیں۔۱۲

① یہ استعمال قلیل ہے۔

② جیسے شیخ ابن الحاجب وصاحب اللباب وغیرہ۔

ترکیب

او حرف عطف مبنی بر فتح با حرف جار مبنی بر کسر غیر مفرد منصرف صحیح مضاف ان اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت دوم موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مضاف او شک زیدان یجیٔ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون یجیٔ بتقدیر او شک زید معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے او شک، مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی او شک فعل مقاربہ ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح اسم مرفوع لفظا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یجیٔ فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم او شک، یجیٔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا او شک فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا او شک ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل مقاربہ زید مفرد منصرف صحیح اسم مرفوع لفظا یجیٔ فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم او شک یجیٔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر منصوب محلا او شک فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بعض مفرد منصرف صحیح مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات م علامت جمع مذکر مبنی بر سکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح افعال جمع مکسر منصرف مضاف المقاربة مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ افعال مضاف پنے مضاف الیہ سے ملکر اسم سبعة مفرد منصرف صحیح مبدل منہ ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مبدل منہ مرفوع محلا الاربعة مفرد منصرف صحیح بدل مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر موصوف ال بمعنی التی اسم موصول مبنی بر سکون مذکورۃ مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مذکورۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح جعل اسم مقصور حکما معطوف مرفوع تقدیر او حرف عطف مبنی بر فتح طفق اسم مقصور حکما معطوف مرفوع تقدیرا او حرف عطف مبنی بر فتح اخذ اسم مقصور حکما معطوف مرفوع تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر بدل مرفوع محلا مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ الثلثة مفرد منصرف صحیح صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مبتدا مرادفة مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ

واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ل حرف جار مبنی بر کسر کرب اسم قصور حکما مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف لغو مرادفۃ اسم فاعل اپنے فاعل وارظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح موافقۃ مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ل حرف جار مبنی بر کسر ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلامبنی بر ضم راجع بسوئے کرب جار مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون الاستعمال مفرد منصرف صحیح مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم موافقۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا النوع الثانی عشر اخ النوع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف الثانی عشر مرکب بنائی ہر دو جزمبنی بر فتح صفت مرفوع محلا موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا افعال جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا مضاف المدح مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الذم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

وھی[1] اربعة الاول نعم[2] اصله نعم[3] بفتح الفاء وکسر العين فکسرت الفاء اتباعا[4] للعين ثم اسکنت العين للتخفيف فصار نعم وهو فعل[5] مدح وفاعله قد يکون اسم جنس معرفا[6] باللام مثل نعم الرجل زيد

۱- **قوله وھی الخ**...... یعنی برائے مدح وذم نحویوں کے نزدیک مشہور افعال چار ہیں۔

س: چار میں حصر درست نہیں کیونکہ فعل بضم عین جو فعل بفتح عین یا فعل بکسر عین سے محول ہو جیسے قضی الرجل زید یا علم الرجل زید وہ بھی فعل مدح ہے کیونکہ اول بمعنی نعم القاضی زید دوم نعم العالم زید ہے یا وہ فعل جو محول نہ ہو جیسے حسن الخلق حلم الحلماء اور قبح العمل عناد المبطلین اور اسی قبیل سے ہے یہ آیت کریمہ کبرت کلمة تخرج من افواههم وہ بھی فعل مدح وذم ہے؟

ج: یہاں پر افعال مدح وذم سے وہ افعال مراد ہیں جن کی نحویوں کے یہاں شہرت ہے اور وہ یہ چار ہی ہیں لہذا حصر درست ہے۔

۲- **قوله نعم الخ**...... تمیم کے نزدیک اس میں چار لغت ہیں نعم بفتح فا وکسر عین یہ تمام لغات کی اصل ہے نعم بفتح فا وسکون عین نعم بکسر فا وسکون عین یہ تیسرا لغت بنی تمیم کے نزدیک بکثرت مستعمل ہوتا ہے اسی واسطے مصنف نے اس کو اختیار کیا نعم بکسر فا وعین سیبویہ نے کہا کہ تمام عرب بنی تمیم لغت پر اتفاق رکھتے ہیں نعم اور بئس کا فعل ہونا بصریہ کا مذہب ہے کوفیہ اور فراء اسم ہونے کے قائل ہیں اور نعم الرجل زید میں مجموعہ نعم الرجل کو بمنزلہ ممدوح قرار دے کر زید کیلئے رافع مانتے ہیں اسی طرح بئس الرجل

زید میں بئس الرجل کے مجموعہ کو بمنزلہ مذموم قرار دے کر زید کا رافع بتاتے ہیں اقول حاشیۃ الصبان میں فارضی سے نقل کیا کہ قائلین اسمیت ان کو مبتدا اور مابعد کو خبر قرار دیتے ہیں یا بالعکس یعنی نعم الرجل کو مبتداء اور زید کو خبر یا نعم الرجل کو خبر مقدم اور زید کو مبتدا موخر اور یہ بایں طور کہ نعم الرجل مضاف مضاف الیہ ہیں از قبیل اضافۃ الصفۃ الی الموصوف ای الرجل الخیر زید اور نعم رجلاً زید اس نعم بمعنی ممدوح اور رجلا نسبت سے تمیز یا ضمیر ممدوح سے حال ۔۱۲

۳- **قولہ اتباعا للعین الخ**...... چونکہ اس اتباع میں حرکتین کے متماثل ہونے کی وجہ سے خفت پیدا ہو جاتی ہے اگر چہ فتحہ فی نفسہ اخف ہے۔۱۲

٤- **قولہ للتخفیف الخ**...... تخفیف کی ضرورت صورت مذکورہ میں اس لئے پیش آئی کہ جس فعل کا فا کلمہ مفتوح اور عین کلمہ حرف حلقی ہو اس میں حرف حلقی پر کسرہ ثقیل ہوتا ہے۔

٥- **قولہ اسم جنس الخ**...... جنس وہ اسم ہے جو کسی شے اور اس کے مشارک نے الحقیقۃ کیلئے موضوع ہو یعنی فرد منتشر کے واسطے وہ شے آخر فقط ذہنا مشارکہ ہو جیسے شمس یا ذھنا اور خارجا دونوں کے اعتبار سے مشارک ہو جیسے اسد اسم جنس اور نکرہ میں فرق یہ ہے کہ مدلول کے غیر متعین ہونے کے اعتبار سے نکرہ کہلاتا ہے اور مشارکین فی الحقیقۃ پر اطلاق علی سبیل البدلیۃ کے اعتبار سے اسم جنس اور بعض نے کہا کہ اسم جنس اور ماہیت من حیث ہی یعنی نفس ماہیت کیلئے موضوع ہوتا ہے اور نکرہ فرد غیر معین کے واسطے اس صورت میں دونوں کے درمیان فرق مبین ہے۔

٦- **قولہ معرفا الخ**...... منصوب ہے چونکہ اسم جنس کی صفت ہے اور بعض نسخوں میں معرب مجرور واقع ہوا ہے اس تقدیر پر مجرور بجر جوار ہے یعنی لفظ جنس کی مجاورت کے باعث جیسے حدیث میں ہے من ملک ذا رحم محرم کہ لفظ محرم باوجودیکہ ذا رحم کی صفت ہے تو منصوب ہونا چاہیئے مگر لفظ رحم کی مجاوزت کے سبب مجرور ہے اور لفظ رحم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ۔۱۲

۷- **قولہ باللام الخ**...... یہ لام عہد ذہنی کیلئے ہے جس سے مدخول کا فرد واحد غیر معین مراد ہوتا ہے یہاں پر وہ فرد واحد غیر معین بعد ذکر مخصوص معین ہو جاتا ہے جس سے کلام میں تفصیل بعد الاجمال حاصل ہوتی ہے تاکہ وہ شے ذہن میں جم جائے جو اولا بصورت اجمال مذکور ہوئی پھر بصورت تفصیل یہ لام استغراق کیلئے نہیں ہوتا کیونکہ نعم الرجل زید میں الرجل سے جمیع رجال مقصود نہیں ہوتے اس لئے کہ یہ فاعل مثنی اور مجموع ہوتا ہے اور مخصوص کے مطابق جیسے نعم ارجلان الزیدان اور نعم الرجال الزیدون اور استغراق خواہ بمعنی کل واحد ہو یا بمعنی جمیع الافراد مثنی اور مجموع اور مخصوص کے ساتھ مطابق ہونے کے منافی ہے یہ لام جنس کیلئے بھی نہیں کہ نعم الرجل زید میں ماہیت رجل کی مدح مقصود نہیں ہوتی اور بئس الرجل زید میں ماہیت رجل کی مذمت کا قصد نہیں کیا جاتا یہ لام عہد خارجی کیلئے بھی نہیں بایں طور کہ مدخول کا فرد معین مراد ہو جو بعد میں مذکور ہے یعنی زید کیونکہ یہ بات خلاف قانون ہے قانون یہ ہے کہ لام کے مدخول کا فرد معین ماقبل میں مذکور ہو اور اس لام کو عہد خارجی کے واسطے لینے کی تقدیر پر لازم آئے گا کہ وہ فرد معین مابعد میں مذکور ہو پس ہوا کہ یہ لام عہد ذہنی کیلئے ہوتا ہے تکملہ وغیرہ۔

① اس کان بمعنی بے حرکت کرنا سے ماخوذ ہے اور تسکین بایں معنی نہیں۔

② یعنی انشائے طرح عام کیلئے کہ کسی خوبی کی تعیین نہیں اور فطیت پر دلیل یہ ہے کہ تائے تانیث ساکنہ لاحق ہوتی ہے جیسے نعمت اور ضمائر بارزہ بھی متصل ہوتی ہے جیسے نعم الغمو ا۔۱۲

ترکیب

و ...... حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھـــی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال المدح والذم اربعۃ مفرد منصرف صحیح خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا الاول غیر منصرف اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الـــفـــعـــل الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا نـــعـــم اسم مقصور حکما خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا اصـــل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نعم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا نعم اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر فتح مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الفاء مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح کسر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف العین مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثـــابـــتـــا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا فـــا فصیحہ جو دلالت کرتی ہے شرط محذوف پر مبنی بر فتح کســـرت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب الفاء مفرد منصرف صحیح نائب فاعل مرفوع لفظا اتباعا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر ل حرف جار مبنی بر کسر العین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو اتباعا مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر مفعول لہ کســـرت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اذا کـــان الامـــر کـــذلـــک اپنی جزائے مذکور سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ثم حرف عطف مبنی بر فتح اســـکـــنـــت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب الـــعـــیـــن مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل ل حرف جار مبنی بر کسر التخفیفی مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو اسکنت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح صار فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے نعم نعم اسم مقصور حکما منصوب تقدیرا خبر صار فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط محذوف اذا کـــان الامـــر کـــذلـــک اپنی جزائے مذکور سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھُو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے نعم فـــعـــل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف مـــدح مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح فـــاعـــل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نعم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا قـــد حرف تقلیل مبنی بر سکون یـــکـــوْن فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فـــعـــل نـــاقـــص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم. مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف جـــنـــس مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور

لفظا اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف معرفا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر آئیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف بہا حرف جار مبنی بر کسر السلام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو معرفا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف نعم الرجل زید اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نعم کے فاعل کا اسم جنس معرّف باللام ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ نعم ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مذکر غائب الرجل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر ملہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا کذا فی محرم آفندی اقول لا یخفی علیک ان الحکم یکون الجملۃ الفعلیۃ الانشائیۃ المتقدمۃ خبرا مبنی علی تجوز لان الجملہ الانشائیۃ لا تقع خبرا الا بالتاویل کما لا یخفیٰ علیٰ اصحاب التحصیل۔۱۲ یا نعم الرجل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر مبتدائے مقدر ہوا کی یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو جائے گا۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

فالرجل مرفوع بانہ فاعل نعم وزید مخصوص بالمدح مرفوع بانہ مبتداء ونعم الرجل خبرہ مقدم علیہ او مرفوع بانہ خبر مبتدا محذوف وھو الضمیر تقدیرہ نعم الرجل ھو زید فیکون علیٰ التقدیر الاول جملۃ واحدۃ و علیٰ التقدیر الثانی جملتین و قد یکون فاعلہ اسما مضافا

۱- قولہ بانہ خبر الخ...... مبتداء محذوف بہت سے نحویوں نے اسی کو اختیار کیا انہیں میں سے ابن حاجب ہیں اور اول احتمال مختار محققین ہے اور شیخ رضی انہیں میں سے ہیں ان عصفور نے کہا کہ یہاں پر ایک احتمال اور ہے وہ یہ کہ زید مبتدا ہوا اور خبر محذوف ای زید ممدوح اور یہ احتمال بھی ہے کہ زید رجل کا عطف بیان ہو مگر ضعیف اور یہ اختلاف اس وقت ہے جب کہ مخصوص موخر ہو اور جب مقدم ہو جیسے زید نعم الرجل تو احتمال اول متعین ہے۔

۲- قولہ علیٰ التقدیر الاول الخ...... تقدیر اول سے مراد زید کا مبتدائے موخر ہونا اور نعم الرجل کا خبر مقدم ہونا جیسے تقدیر اول پر جملہ واحدہ ہوتا ہے ایسے ہی اس وقت بھی جملہ واحدہ ہوگا جبکہ زید کو الرجل کا عطف بیان قرار دیں اور کوفیہ وفراء کے مسلک پر

بھی بملہ واحدۃ ہوگا جس میں نعم الرجل بمنزلہ ممدوح ہے اور زید کیلئے رافع کما مر۔

۳- **قوله وعلى التقدير الثاني الخ**...... تقدیر ثانی سے مراد زید کا مبتدائے محذوف کی خبر ہونا ہے جو ضمیر ہے اسی طرح جب کہ زید مبتدا ہو اور خبر محذوف مانی جائے تو بھی کلام مذکور دو جملے ہوگا۔

۴- **قوله مضافا الخ**...... معرف باللام کی طرف مضاف ہونا خواہ بلا واسطہ ہو جیسے **نعم صاحب الفرس زيد** یا بواسطہ جیسے **نعم غلام صاحب الفرس عمرو** اس میں مضاف بدو واسطہ ہے حسب ضرورت وسائط میں اضافہ کر سکتے ہیں۔۱۲

① اس کے سوا رفع کی کوئی وجہ نہیں۔۱۲

② قید تقدیم اکثری ہے کیونکہ جواز تاخیر کی بھی تصریح کی ہے اگر چہ قلیل ہے۔

③ ای ھذا الکلام تو یکون کی ضمیر اسم بسوئے کلام مذکور راجع ہے۔۱۲

④ جس کا ایک جزو مفرد ہے اور دوسرا جملہ۔۱۲

⑤ جن میں اول فعلیہ اور ثانی اسمیہ ہے۔

ترکیب

فا...... حرف تفصیل مبنی بر فتح **الرجل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا **مرفوع** مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **با** حرف جار مبنی بر کسر **ان** حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح **ه** ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا **فاعل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **نعم** اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا **و** حرف عطف مبنی بر فتح **زيد** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا **مخصوص** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **با** حرف جار مبنی بر کسر **المدح** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اول **مرفوع** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **با** حرف جار مبنی بر کسر **ان** حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح **ه** ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا **مبتدا** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر **لفظا** مبتدا اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ **او** حرف عطف مبنی بر سکون **مرفوع** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **با** حرف جار مبنی ب کسر **ان** حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح **ه** ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا **خبر** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف

مبتداء، مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف محذوف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف محذوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت مبتدا موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً جار مجرور ملکر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر دوم زید مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح نعم الـرجل اسم مقصور حکماً مبتدا مرفوع تقدیراً اخبـر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر اول مقدم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا عـلـی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے زید جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم اسم مفعول اپنے نائب فعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر دوم مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا یہاں پر خبرہ کو مبتدائے دوم قرار دینا درست نہیں ورنہ مشتق ہونے کے باوجود اس کی خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا فتامل و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھـو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مبنی بر فتح مرفوع محلاً راجع بسوئے مبتـداء محذوف الضمیر مفرد منصرف صحیح خبر مرفوع لفظاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا تـقـدیـر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے نـعـم الـرجل زید مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا نعم الرجل ھو زید اسم مقصور حکماً خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً فـعـل نـاقـص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے نـعـم الرجل زید، علیٰ حرف جار مبنی سکون التقدیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف الاول غیر منصرف بوجہ وزن فعل اور وصف مجرور لفظاً بکسرہ بسبب دخول لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح علیٰ حرف جار مبنی بر سکون التقدیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف الثانی اسم منقوص مجرور تقدیراً صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو جـمـلـة مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف واحـدة مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح جـمـلتین تثنیہ منصوب لفظاً بیا ماقبل مفتوح معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر یـکـون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزائے شرط مقدر اذا کـان الامر کـذلـک شرط مقدر اپنی جزائے مذکور سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یکون مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب فاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نعم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم اسـمـا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف مـضـافـا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل زید وقد یکون ضمیرا[1] مستترا[2] ممیزا[3] بنکرۃ[4] منصوبۃ[5] مثل نعم رجلا زید والضمیر المستتر[6] عائد الیٰ معہود ذھنی[7] وقد یحذف المخصوص اذا دل علیہ قرینۃ[8] مثل نعم العبدای نعم العبد ایوب والقرینۃ

۱- **قولہ ضمیرا مستترا الخ**...... جبکہ اختصار مطلوب ہو کہ نعم رجلا زید بہ نسبت نعم الرجل زید مختصر ہے یا جبکہ مبالغہ مقصود ہو کیونکہ یہ اضمار فاعل بشرط تفسیر ہوگا اور اضمار بشرط تفسیر میں مبالغہ ہوتا لیکن یہ اضمار بشرط تفسیر باب نعم اور بئس اس کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ مقام مدح مقام تفخیم ومبالغہ ہے اسی طرح ذم جو ضد مدح ہے کہ اس کا مقام بھی مقام تفخیم ومبالغہ ہے۔۱۲

۲- **قولہ ضمیرا مستترا الخ**...... یہ ضمیر اغلب میں مثنیٰ اور مجموع نہیں ہوتی اس کی دو وجہ ہیں،

۱- یہ کہ نعم اور بئس غیر متصرف ہیں اور تثنیہ وجمع کی ضمیر کا لحوق متصرف ہونے پر دلالت کرتا ہے اور تائے تانیث چونکہ اھون ہے حتیٰ کہ بعض حروف کو بھی لاحق ہو جاتی ہے جیسے ثمت وربت ولعلت بخلاف ضمائر تثنیہ وجمع کہ ان میں یہ اھونیت نہیں نظر برآں نعمت المراۃ ھند لحوق تائے تانیث جائز قرار دیا ہے۔

۲- یہ کہ ضمیر مفرد مذکر میں بہ نسبت ضمیر تثنیہ وجمع وضمیر مونث ابہام زیادہ ہے کیونکہ مرجع مقدم نہ ہونے کی بنا پر اس سے صرف معنی شے مفہوم ہوتے ہیں جو تثنیہ وجمع تذکیر وتانیث پر دلالت نہیں کرتے اور زیادت ابہام اس باب کے مناسب ہے مصنف کے اس قول میں فاعل کے ضمیر تثنیہ وجمع نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے وہ اس طرح کہ ضمیرا مستترا فرمایا اگر فاعل ضمیر تثنیہ وجمع ہو تو ضمیر مستتر نہ رہے گی کیونکہ ضمیر تثنیہ وجمع بارز ہوتی ہیں۔۱۲

۳- **قولہ ممیزا بنکرہ الخ**...... یہ تمیز نکرہ اس لئے ہوتی ہے کہ ضمیر نعم جو ممیز ہے اس سے کوئی معین مراد نہیں چونکہ تمیز تفسیر ہوتی ہے تو ایسی ضمیر کی تفسیر نکرہ کے ساتھ مناسب ہے کہ وہ بھی معین پر دلالت نہیں کرتا جیسے عشرین درھما کہ عشرین کی معین معدود پر دلالت نہیں لہٰذا اس کی تفسیر نکرہ کے ساتھ لائی گئی۔

س: اس ضمیر کی تمیز جس طرح نکرہ ہوتی ہے اسی طرح ما بھی ہوتا ہے جیسے اس آیت میں فنعما ھی تو مصنف نے اس کو بیان کیوں نہیں کیا؟

ج: یہ ما بنا بر تحقیق بمعنی نکرہ ہے کیونکہ فنعما ھی کے معنی ہیں فنعما شیء ھی یا فنعم خصلۃ ہی شیئا اور خصلۃ نکرہ ہیں اسی واسطے

مصنف نے ترک کیا کبھی فاعل اسم ظاہر ہونے کے باوجود یہ تمیز آتی ہے مگر اس سے تاکید مقصود ہوتی ہے نہ رفع ابہام جیسے تزود مثل زادا بیک فیناً فنعم الزاد زادا بیک زادا کہ زادا سے الزاد کی تاکید مقصود ہے مبرد اور ابن سراج نے اس کو جائز رکھا سیبویہ نے ممنوع قرار دیا زادا کے متعلق کہا کہ یہ تزود کا مفعول بہ ہے تو مثل زادا بیک صفت ہوا۔۱۲

٤- **قوله نكرة**۔

س: تمیز تو نکرہ ہی ہوتی ہے پھر تصریح کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ج: تا کہ کوئی اس تمیز پر الف لام کے دخول کا جواز تو ہم نہ کر بیٹھے جیسے کہ عدد کی تمیز پر بعض کوفیہ کے نزدیک قیاساً جائز ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ الاحد عشر الدرهم بنصب الدرهم جائز ہے اور دوسرے نحویوں کے نزدیک یہ قبیح ہے۔۱۲

٥- **قوله منصوبة الخ**...... منصوبۃ کہنے سے اس تمیز سے احتراز ہو گیا جو مجرور بمن ہوتی ہے جیسے لله دره من فارس یہ تمیز کبھی منصوب لفظاً ہوتی ہے جیسے نعم رجلا زيدا اور کبھی تقديرا جیسے نعم فتى زيدا اور کبھی محلاً جیسے فنعما هى۔

٦- **قوله عائد الى معهود ذهنى الخ**...... یعنی واحد کی طرف راجع ہے جو ابتداء غیر معین اور بعد ذکر مخصوص معین ہو جاتا ہے کیونکہ نعم اور بئس کے فاعل میں تنکیر اصل ہے اس لئے کہ وہ از روئے معنی مخصوص کی خبر ہوتا ہے اور خبر میں تنکیر اصل ہے چونکہ غیر معین کی مدح وذم میں کوئی فائدہ نہ تھا اس لئے نحویوں نے التزام کیا کہ فاعل معرف باللام عہد ذہنی ہو یا ضمیر ممیز بنکرہ منصوبہ تا کہ صورتاً خبر نہ ہو جائے اور حقیقتاً نکرہ رہے۔۱۲

① جو ضمیر کے ذکر سے پیشتر معلوم فی الذھن اور معہود عھدت زیدا اذا ادرکتہ سے ماخوذ ہے تو بمعنی معلوم ہوا۔

② بمعنی مناسبت معنوی ہے۔۱۲

③ بتقدیر مضاف ہے ای علی تعیینہ ہے۔

ترکیب

الى ...... حرف جار مبنی بر سکون **ال** حرف جار مبنی بر سکون ال حرف تعریف مبنی بر سکون **معرف** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر با حرف جار مبنی بر کسر السلام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف لغو معرف اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اللفظ اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مضافاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اسماً موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف نعم صاحب الرجل زيد اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف مرفوع لفظاً ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نعم کے فاعل کا معرف باللام کی طرف مضاف ہونا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی نعم ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مذکر صاحب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف الرجل مفرد

منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مرفوع لفظا مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا نعم صاحب الرجل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر اپنے مبتدائے مقدر ھو سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی برسکون یکون مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے فاعلہ ضمیرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف مستترا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت اول ممیزا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف با حرف جار مبنی بر کسر النکرۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف منصوبۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت نکرۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ممیزا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت دوم ضمیرا موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف نعم رجلا زید اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نعم کے فعل کا ضمیر مستتر ممیز بنکرہ منصوبہ ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی نعم ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب ممیز رجالا مفرد منصرف صحیح تمیز منصوب لفظا ممیز اپنی تمیز سے ملکر فاعل مرفوع محلا فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا نعم رجلا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زیدا اپنے مبتدائے محذوف ھو سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح الضمیر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی برسکون مستتر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا عائد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الی حرف جار مبنی برسکون معہود مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ذھنی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو عائد اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ

معہودا اسم مفعول ہے پھر بھی اس کو عمل نہیں دیا گیا اس لئے کہ یہاں پر موصوف واقع ہے اور موصوف ہونا یا مصغر ہونا مانع عمل ہے

کیونکہ یہ مشابہت فعل کی بنا پر عمل کرتا ہے اور موصوف یا مُصَغَّر ہونا علامت اسم ہے جس سے جہت اسمیت مترجح اور مشابہت فعل ضعیف ہو جاتی ہے۔ و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یحذف فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب ال حرف تعریف مبنی بر سکون مخصوص مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اللفظ اپنی صفت سے ملکر نائب فاعل اذا ظرف زمان مبنی بر سکون منصوب محلا مضاف دل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب علی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المخصوص جار مجرور ملکر ظرف لغو قرینۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل دل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ یحذف فعل اپنے نائب فعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثـــل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف نعم العبد اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ المقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص کا محذوف ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی نعم ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مذکر غائب العبد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم ایـــوب غیر منصرف مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح القرینۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

سِیَـاق[1] الآیۃ[2] وشـرط الـمخصـوص ان یکـون مُطـابـقـا[3] للفـاعل فـی الافـراد[4] والتثـنیۃ ولا الـجـمـع والتـذکیـر[4] والتـانیـث مثل نعـم[5] الرجـل زیـد ونـعـم الـرجـلان الـزیـدان ونـعـم الـرجـال الـزیـدون ونـعـمـت الـمـرأۃ هـنـد ونـعـمـت الـمـرأتـان الهـنـدان ونـعـمـت الـنسـاء الهـنـدات[1]

۱- **قولہ سیاق الخ**...... اگر یہ بیائے موحدہ ہو تو بمعنی ما قبل شے ہوتا ہے اور اگر بیائے مثناۃ تحتانی ہو تو بمعنی مابعد شے ہوتا ہے اور کبھی بمعنی روش آتا ہے اس تقدیر پر ماقبل شے اور مابعد شے دونوں کو شامل ہوتا ہے اس معنی عام میں بھی مستعمل ہوتا ہے چنانچہ الکشف الکبیر۔ میں اس کی تصریح فرمائی۔

۲- **قولہ سیاق الآیۃ** اکثر نسخوں میں بیائے مثناۃ تحتانی ہے اس تقدیر...... پر معنی عام روش میں لیا جائے گا اس لئے کہ نعم العبد کا قبل انا وجدناہ صابرا حضرت ایوب علیہ السلام کے حق میں وارد ہے اور یہی قرینہ ہے کہ مخصوص ایوب محذوف ہے اور نعم

العبد کے مابعد دوسرا قصہ ہے جو مخصوص بالمدح ایوب کے محذوف ہونے پر دلالت نہیں کرتا پس اگر سیاق بمعنی مابعد سے ہوتو مخصوص محذوف پر دلالت نہ ہوگی۔

۳- **قولہ مطابقا للفاعل الخ**...... یہ شرط اس وقت ہے جب کہ فاعل **معرف باللام** ہو یا **معرف باللام** کی طرف مضاف اور جبکہ فاعل ضمیر مستتر ہوتو مطابقت شرط نہیں کیونکہ وہ مفرد ہی رہتی ہے کما مر ہاں اس کی تمیز کے ساتھ مخصوص کی مطابقت ضروری ہے کہ وہ تثنیہ وجمع بھی ہوتی ہے چونکہ فاعل اور مخصوص کا مصداق ایک ہوتا ہے اس لئے اشیائے پنجگانہ مذکورہ میں مطابقت واجب ہوئی لیکن ان پانچوں میں سے ہر مثال میں دو ہی پائی جائیگی۔

۴- **قولہ والتذکیر والتانیث الخ**...... مصنف کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ **نعمت الانسان ھند** فاعل اور مخصوص کی تذکیر وتانیث میں مطابقت نہ ہونے کے باعث جائز نہیں حالانکہ رضی نے بایں الفاظ اس کے جواز کی تصریح کی ہے **وقد یونث نعم وبئس وان کان فاعلھما مذکر لکون المخصوص مونثا نعمت الانسان ھند وکذا یونث الفعل وان کان الممیز مذکرا لتانیث المخصوص کقولہ تعالیٰ انھا سارت مستقرا ومقاما** ترجمہ اور کبھی نعم وبئس سے تاء تانیث متصل ہوتی ہے اگر چہ فاعل مذکر ہو بایں وجہ کہ مخصوص مونث ہوتا ہے جیسے **نعمت الانسان لھند** اور ایسے ہی کبھی یہ فعل مونث ہوتا ہے اگر چہ تمیز مذکر ہو بایں سبب کہ مخصوص مونث ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول **انھا ساءت مستقرا ومقاما** لہٰذا اولیٰ یہ ہے کہ تذکیر وتانیث میں مطابقت شرط قرار نہ دی جائے بلکہ یوں کہا جائے کہ شرط مخصوص یہ ہے کہ فاعل یا تمیز فاعل کا اطلاق اس پر صحیح ہو۔ چنانچہ یہ شرط گزشتہ دونوں مثالوں میں پائی جاتی ہے مخفی نہ رہے کہ بعض نسخوں میں **التذکیر والتانیث** کے بعد **والتعریف والتنکیر** مذکور ہے۔ یہ صحیح نہیں تعریف میں مطابقت کی شرط اس لئے صحیح نہیں کہ رضی نے بیان کیا کہ فاعل کے ساتھ تعریف میں مطابق ہونا مخصوص کی شرط نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ مخصوص بہ نسبت فاعل خاص ہو کیونکہ مخصوص فاعل کے ابہام کو رفع کرتا۔ نظر برآں **نعم الانسان بشر** جائز نہیں ہاں اگر بشر کی صفت لائی جائے جو ابہام کو دور کردے جیسے **نعم الانسان بشر صالح** تو جائز ہے اور تنکیر میں مطابقت کی شرط اس لئے صحیح نہیں کہ مگر یہ شرط رکھی جائے تو یہ مفہوم ہوگا کہ فاعل ومخصوص کبھی نکرہ بھی ہوتے ہیں حالانکہ فاعل بھی نکرہ نہیں ہوتا بلکہ معرف بالام عہد ذہنی ہوتا ہے یا **معرف باللام** کی طرف مضاف یا ضمیر جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو معرف بالام عہد ذہنی اور ضمیر اگر چہ از روئے معنی نکرہ ہیں مگر صورتا معرفہ کما مر۔

۵- **قولہ مثل نعم الرجل الخ**...... ان چھ مثالوں میں سے ہر ایک میں اشیائے پنجگانہ مذکورہ سے دو پائی جاتی ہیں چنانچہ اول مثال میں تذکیر وافراد اور دوم میں تذکیر وتثنیہ اور سوم میں تذکر وجمع اور چہارم میں تانیث وافراد اور پنجم میں تانیث وتثنیہ اور ششم میں تانیث وجمع۔۱۲

① امراۃ کی جمع ہے من غیر اللفظ۔۱۲

ترکیب

سیاق...... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الآیۃ مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا

اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح شو ط مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مـخـصـو ص مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر الـلـفـظ اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المخصوص ،مطابقا ، منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ل حرف جار مبنی بر کسر الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون الافراد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح التثنیۃ مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا و حرف عطف مبنی بر فتح الجمع مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا و حرف عطف مبنی بر فتح التذکیر مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا و حرف عطف مبنی بر فتح التانیث مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم مطابقا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف نعم الرجل زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح نعم الرجلان الزیدان اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح نعم الرجال الزیدون اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح نـعـمـت الـمـرأۃ ھـنـد اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ونعمت المرأتان الھندان اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح نعمت النساء الھندات اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثـالـہ المقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص کا فاعل کے ساتھ افراد و تثنیہ وغیرہ میں مطابق ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ـ نـعـم ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مذکر غائب الـرجـل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا نعم الرجل بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ نـعـم ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مذکر غائب الـرجـلان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح فاعل نعم فعل اپنے فعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم الـزیـدان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ نـعـم ماضی معروف مبنی بر فتح فـعـل مدح صیغہ واحد مذکر غائب الـرجـال جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا فاعل نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم الـزیـدون جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ نعمت ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مونث المراۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل نعمت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم ھـنـد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ نعمت ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مونث غائب المرأتان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح فاعل نعت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم الھندان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا دو جملے انشائیہ وخبریہ نعمت ماضی معروف مبنی بر فتح فعل مدح صیغہ واحد مونث غائب النساء جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل نعت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم الھندات جمع مونث سالم مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ یہ یاد رہے کہ دو جملے کرنے کی صورت میں مخصوص بالمدح کے واحد مذکر ہونے پر مبتدائے محذوف ضمیر ھو ہوگا اور تثنیہ ہونے پر ھما اور جمع مذکر ہونے پر ھم اور واحد مونث ہونے پر ھی اور تثنیہ ہونے پر ھما اور جمع مونث ہونے پر ھُنَّ۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

والثانی بئس وهو فعل ذم اصله بَئِسَ[1] من باب علم فكسرت الفاء لتبعية العين ثُمَّ اُسْكِنَتِ العين تخفيفًا فصارت بئس وفاعله[2] ايضا احد الامور الثلثة المذكورة فی نعم وحكم المخصوص بالذم كحكم المخصوص بالمدح فی جميع[3] الاحكام المذكورة مثل بئس الرجل زيد وبئس صاحب ① الرجل زيد وبئس رجلا زيد وبئس الرجلان الزيدان وبئس الرجال الزيدون وبئست ② المرأة هند

۱- **قوله بئس الخ** ...... بکسر با وسکون ہمزہ اس میں تین لغت اور بھی ہیں:-

۱- بئس بفتح با وسکون ہمزہ۔

۲- بِئِس بکسر با وہمزہ۔

۳- بِيس بکسر با وابدال ہمزہ بیائے ساکنہ برغیر قیاس ۱۲۔

۲- **قوله وفاعله ايضا احد الامور الثلثة الخ**......یعنی معرف باللام اور معرف باللام کی طرف مضاف اور ضمیر ممیز بنکرہ منصوبہ۔

۳- **قوله فی جميع الاحكام الخ**......ان احکام میں سے اول یہ کہ مخصوص بالمدح مرفوع ہوتا ہے خواہ اس بنا پر کہ نعم الرجل خبر مقدم ہے اور یہ مبتدائے موخر یا اس بنا پر کہ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر ممدوح محذوف یا اس بنا پر کہ یہ خبر ہے مبتدائے محذوف ھو کی یا

اس بناپر کہ یہ فاعل کا عطف بیان ہے برتقدیر اول و چہارم کلام ایک جملہ ہوگا اور برتقدیر دوم اور سوم دو جملے اسی طرح مخصوص بالذم جیسے بئس الرجل زید دوم یہ کہ بروقت قرینہ مخصوص بالمدح محذوف ہوتا ہے اسی طرح مخصوص بالذم جیسے ترافق الشیطان لبئس الرفیق ای ھو سوم یہ کہ مخصوص بالمدح فاعل کے ساتھ افراد و تثنیہ جمع تذکیر تانیث میں مطابق ہوتا ہے اسی طرح مخصوص بالذم اور ان پانچوں میں سے ہر مثال میں دو پائے جائیں گے۔

س: آیت کریمہ بئس مثل القوم الذین کذبوا میں مثل القوم فاعل ہے اور الذین کذبوا مخصوص بالذم اور دونوں میں مطابقت نہیں کہ اول مفرد ہے اور ثانی جمع؟

ج: یہاں مضاف محذوف ہے اور تقدیر عبارت یہ ہے بئس مثل القوم مثل الذین کذبوا یا الذین کذبوا صفت القوم ہے اور مخصوص بالذم محذوف اور وہ مثلھم ہے۔

① اور مضاف بہ معرف باللام بواسطہ کی مثال یہ ہے بئس غلام صاحب الرجل زید۔۱۲

② اور بئس المراۃ ھند بھی جائز ہے۔۱۲

ترکیب

و...... حرف عطف مبنی بر فتح الثانی اسم منقوص مرفوع تقدیرا مبتدا بئس اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے بئس فعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ذم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف اصل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف اصل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا بئس اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون باب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف علم اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ف فصیحہ مبنی بر فتح کسرت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب الفاء مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل ل حرف جار مبنی بر کسر تبعیۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر جعلی مضاف العین مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنابر مفعولیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو کسرت فعل ماضی مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اذا کان الامر کذلک اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ثم حرف عطف مبنی بر فتح اسکنت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب العین مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل تخفیفا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول لہ اسکنت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا فا حرف عطف برائے ترتیب بلا مہلت مبنی بر فتح صارت فعل ناقص صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی

بر فتح راجع بسوئے بئس، بئس اسم مقصور حکما منصوب تقدیرا خبر صارت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح فاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے بئس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا احد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الامور جمع مکسر منصرف مجرور لفظا موصوف الثلاثة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا صفت اول ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مذکورة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول فی حرف جار مبنی بر سکون نعم اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف لغو مذکورة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت دوم موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ایضا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق فعل مقدر آض کا آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حکم فاعل نعم آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح حکم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مخصوص مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر با حرف جار مبنی بر کسر اندح مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اللفظ اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، ک حرف جار مبنی بر فتح حکم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر با حرف جار مبنی بر کسر المدح مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اللفظ اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا، ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فی حرف جار مبنی بر سکون جمیع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الاحکام جمع مکسر منصرف مجرور لفظا موصوف ال بمعنی التی اسم موصول مبنی بر سکون مذکورة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مذکورة اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف بئس الرجل زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح بئس صاحب الرجل زیدٌ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح بئس رجلا زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح، بئس الرجلان الزیدان اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح بئس الرجال الزیدون اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح بئست المراة ھند اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

وبئست المرأتان الهندان وبئست النساء الھندات والثالث ساء[1] وھو مرادف[2] لبئس وموافق له[3] فی جمیع وجوه الاستعمال[4] والرابع حب[5] بفتح الفاء او ضمها[6] اصله حبب بضم العین فاسکنت الباء الاولیٰ وادغمت فی الثانیة علی اللغة الاولیٰ او نقلت ضمتها الی الحاء وادغمت الباء فی الباء علی اللغة الثانیة

۱۔ **قوله ساء الخ** ...... مراد اس سے وہ ساء ہے جو انشائے ذم کیلئے آتا ہے یہ قید اس لئے لگائی کہ ساء اخبار کیلئے بھی آتا ہے اس تقدیر پر وہ افعال ذم سے نہیں اور ساء اصل میں سوء تھا جیسے خاف اصل میں خوف واو بوجہ انفتاح ما قبل الف سے بدل گیا۔

۲۔ **قوله وھو مرادف لبئس الخ** ...... کیونکہ دونوں انشائے ذم کیلئے آتے ہیں اگرچہ بئس اعرف ہے ساء سے اس لئے کہ بئس انشائے ذم ہی میں مستعمل ہوتا ہے بخلاف ساء کہ وہ انشاء وخبر دونوں اسی چیز کے پیش نظر تسہیل میں ساء کو بئس کے ملحقات سے شمار کیا ہے جیسے حسن الرجل زید اور قضو الرجل زید اور علم الرجل زید کو جو معنی نعم الحسن زید اور نعم القاضی زید اور نعم العالم زید ہیں نعم کے ملحقات سے شمار کیا گیا ہے یعنی حسن وقضو وعلم کو۔۱۲

۳۔ **قوله وھو مرادف لبئس الخ** ...... یعنی افادہ ذم میں مرادف ہے۔

س: جب ساء تمام وجوہ استعمال میں مرادف بئس ہے تو مصنف نے اس کو بئس کے ساتھ ذکر کیوں نہیں کیا بئس سے جدا ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: تاکہ دونوں میں من وجہ فرق کی طرف اشارہ ہو اور وہ فرق یہی ہے کہ بئس صرف انشائے ذم میں مستعمل ہوتا ہے بخلاف ساء کہ وہ انشائے ذم اور اخبار بالذم دونوں میں۔

٤۔ **قوله فی جمیع وجوه الاستعمال الخ** ...... وجوہ استعمال سے مراد یہ ہے کہ فاعل کا معرف باللام ہونا یا معرف باللام کی طرف مضاف ہونا یا ضمیر مبہم جو نکرہ منصوبہ کے ساتھ ممیز ہو اور مخصوص بالذم کا بروقت قرینہ محذوف ہونا اور تذکیر وتانیث افراد وتثنیہ وجمع میں فاعل کے ساتھ مطابق ہونا۔۱۲

۵۔ **قوله حب الخ** ...... یہ انشائے مدح کیلئے استعمال ہوتا ہے اور جب اس پر لا داخل ہو تو معنی میں بئس کے موافق ہو جاتا ہے۔۱۲

٦۔ **قوله او ضمها الخ** ...... حاصل یہ کہ حب انشائی میں جو افعال مدح میں معدود ہے دو لغت ہیں اور ابن حاجب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معنی انشائی کی جانب نقل ہونے سے پیشتر فتحہ اور ضمہ دونوں جائز تھے اور بعد نقل فتحہ لازم ہو گیا ضمہ جائز نہیں۔

① بمعنی صار جیبا جدا۔

ترکیب

و......حرف عطف مبنی بر فتح بنست الحمراتان الهندان اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح بنست النساء الهندات اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثال مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حکم مخصوص بالذم کا حکم مخصوص بالمدح کے مانند ہونا احکام مذکورہ میں مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ بئس ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ذم صیغۃ واحد مذکر الرجل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل فعل ذم اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالذم مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بئس الرجل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر اپنے مبتدائے محذوف ھو سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بئس ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر صاحب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الرجل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل فعل ذم اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم ذید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالذم مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بئس صاحب الرجل بترکیب سابق فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر اپنے مبتدائے محذوف ھو سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ بئس ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ذم صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح مرفوع محلا ممیز رجلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر فاعل فعل ذم اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالذم مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بئس رجلا بترکیب سابق فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر اپنے مبتدائے محذوف سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ باقی امثلہ ترکیب امثلہ نعم کی طرح ہوگی صرف اتنا فرق ہے کہ ان میں بئس وغیرہ کو فعل ذم اور الزیدان وغیرہ کو مخصوص بالذم کہا جائے گا و حرف عطف مبنی بر فتح الثالث مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا اساء اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ساء مرادف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ل حرف جار مبنی بر کسر بئس اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف لغو اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح موافق مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ل حرف جار مبنی بر کسرہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے بئس جار مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون جمیع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف وجوہ جمع مکسر منصرف مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف الاستعمال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، وجوہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا جمیع مضاف کا، جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم، موافق اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح

الرابع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا ذوالحال بـا حرف جار مبنی بر کسر فتح مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الفاء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون ضم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الفاء مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا اصل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا حب اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا ذوالحال بـا حرف جار مبنی بر کسر ضم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف العین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح اسکنت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب الباء مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف الاولیٰ اسم مقصور مرفوع تقدیرا اسم تفضیل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر نائب فاعل اسکنت فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ادغمت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الباء الاولی، فی حرف جار مبنی بر سکون الثانیۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا صفت موصوف مقدر الباء کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول علیٰ حرف جار مبنی بر سکون اللغۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الاولیٰ اسم مقصور مجرور تقدیرا اسم تفضیل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ادغمت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا او حرف عطف مبنی بر سکون نقلت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب ضمۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الباء الاولیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل الی حرف جار مبنی بر سکون الحاء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو نقلت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ادغمت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب الباء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو اول علیٰ حرف جار مبنی بر سکون اللغۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الثانیۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ادغمت فعل ماضی مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

وحب[۱] لا ینفصل عن ذا فی[۲] الاستعمال و لهٰذا[۳] یقال فی تقریر[۴] الافعال حبذا او هو مرادف لنعم وفاعله ذا والمخصوص[۵] بالمدح المذکور بعده واعرابه کاعراب مخصوص نعم فی الوجهین[۶] المذکورین لکنه[۷] لا یطابق فاعله فی الوجوه المذکورة مثل حبّذا زید

۱- **قوله وحب الخ**...... چونکہ حب بغیر ذا مستعمل نہیں ہوتا اس لئے ذا بمنز لہ جز ہو گیا اسی واسطے حب کے ساتھ مثنیٰ اور مجموع نہیں ہوتا اور نہ مونث ہو پس حبذا بمنز لہ امثال ہوا کہ جس طرح وہ متغیر نہیں ہوتیں اس میں بھی تغیر نہ آئے گا اسی واسطے مخصوص کے مثنیٰ اور مجموع ہونے کی تقدیر پر بھی حبذ رہتا ہے جیسے حبذ الزیدان و حبذ الزیدون اور حبذان یا حب او لاء نہیں کہتے اسی طرح مخصوص کے مونث ہونے کی تقدیر بھی حبذا رہتا ہے حب تا نہیں کہتے کیونکہ حبذا میں ایسے ہی ہے جیسے نعم رجلا میں ضمیر مبہم تھی تو جس طرح وہ مفرد رہتی ہے اگر چہ مخصوص مثنیٰ اور مجموع ہو اسی طرح ذا ہمیشہ مفرد رہتا ہے۔۱۲

۲- **قوله فی الاستعمال الخ**...... استعمال سے وہ استعمال مراد ہے جو اہل عرب کے نزدیک مالوف ہے اور وہ استعمال برائے انشائے مدح ہے اور جب انشائے مدح میں مستعمل نہ ہو بلکہ اخبار میں استعمال کیا جائے جو اہل عرب کے نزدیک مالوف نہیں تو ذا سے منفصل ہو جاتا ہے۔۱۲

۳- **قوله ولهٰذا الخ**...... اس اسم اشارہ کا مشار الیہ انشائی حب کا ذا سے منفصل نہ ہونا ہے۔

٤- **قوله تقریر الافعال الخ**...... بتقدیر مضاف ای وقت تقریری اور تقریر بمعنی تعدید چنانچہ بعض نسخوں میں تقریر کی جگہ تعدید آیا ہے پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب کبھی افعال مدح وذم کو شمار کرتے ہیں تو صرف حب کے ذکر پر اکتفا کیا نہیں کرتے بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ذا بمنز لہ جزو ہو گیا ہے اور انشائی حب کا ذا سے انفصال نہیں ہوتا۔

۵- **قوله والمخصوص بالمدح الخ**...... مذکور بعدہ چنانچہ حبذا الرجل زید میں حب فعل مدح اور ذا فاعل اور الرجل اس کی صفت اور زید مخصوص بالمدح ہے اور بعض نے کہا کہ ذا کے ساتھ حب کے مرکب ہونے سے حب کی فعلیت زائل ہو گئی ذا کی اسمیت زائل نہیں ہوئی کہ جہت اسمیت اقوی ہے تو ان کے نزدیک مجموعہ حبذا مبتدا اور مخصوص خبر ہے اور حبذا زید بمعنی المحبوب زید ہے اور بعض کے نزدیک اس ترکیب سے ذا کی اسمیت زائل ہو گئی کیونکہ فعل مقدم ہے پس غلبہ اسی کیلئے ہوگا تو یہ حضرات مجموعہ حبذا کو فعل اور مخصوص کو فاعل قرار دیتے ہیں اور بعض نے کہا کہ حب فعل ہے اور ذا زائد جیسے ماذا صفت میں اور مخصوص فاعل۔ مصنف نے قول مذکور میں ان تینوں مسالک کے رد کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۶- قوله فی الوجهین المذکورین الخ...... بلکہ تین وجوہ ہیں:

۱- یہ کہ حبذا جملہ فعلیہ خبر مقدم اور مخصوص مبتدائے موخر۔

۲- یہ کہ مخصوص مبتدا اور اس کی خبر محبوب محذوف۔

۳- یہ کہ مخصوص خبر اور اس کا مبتدا ضمیر ھو وغیرہ محذوف۔

۷- قوله لکنه لا یطابق فاعله فی الوجوه المذکورة الخ...... وجوہ مذکورہ سے یہاں پر مراد تثنیہ وجمع وتانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع مثنی نہیں ہوتا وہ تو مفرد مذکر ہی رہتا ہے یعنی ذا وجہ وہی کہ حبـــــذا بمنزلہ امثال ہو گیا ہے اور امثال میں تغیر نہیں ہوتا۔۱۲

① یعنی دونوں انسائے مدح کے واسطے آتے ہیں۔

② یعنی مخصوص ہمیشہ حبذا کے بعد ہوتا ہے حبذا پر اس کی تقدیم جائز نہیں نواسخ مبتدا و خبر میں سے کوئی ناسخ اس میں عمل بھی نہیں کرتا بخلاف نعم کہ اس کے مخصوص کی تقدیم جائز ہے اور نواسخ بھی اس میں عمل کرتے ہیں جیسے زید نعم الرجل وان زیدا نعم الرجل۔

③ یعنی اعراب مخصوص حبذا۔

④ یعنی مبتدا مقدم الخبر یا خبر محذوف الخبر تا کہ ایک باب کے سب صیغہ ایک نہج پر رہیں۔۱۲

ترکیب

و...... حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح حب اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا مبتدا لا ینفصل نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا عن حرف جار مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو اول فی حرف جار مبنی بر سکون الاستعمال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم لا ینفصل فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہو کر معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح لِ حرف جار مبنی بر کسر ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم یـقـال فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب فی حرف جار مبنی بر سکون تقریر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الافعال جمع مکسر منصرف مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو موخر حبذا اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا نائب فاعل یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھـــو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حبذا مـرادف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ل حرف جار مبنی بر کسر نـعـم اسم مقصور حکما مجرور تقدیر ا جار مجرور ملکر ظرف لغو مرادف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ

ہواو حرف عطف مبنی بر فتح فاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حبذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہواو حرف عطف مبنی بر فتح ال حرف تعریف مبنی بر سکون مخصوص مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر بـا حرف جار مبنی بر کسر المدح مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اللفظ اپنی صفت سے ملکر مبتدا مذکور مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا بعد ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حبذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ، مذکور اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہواو، حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح اعـراب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المخصوص المدح مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ک حرف جار مبنی بر فتح اعراب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف مخصوص مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف نعم اسم مقصور حکما مضاف الیہ مجرور تقدیرا مخصوص مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا اعراب مضاف کا اعراب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثـابـت مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فی حرف جار مبنی بر سکون الـوجھین تثنیہ مجرور بیا ماقبل مفتوح موصوف ال بمعنی الـذیـن اسم موصول مبنی بر سکون مـذکورین تثنیہ مجرور بیا ماقبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھـما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ثـابـت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا لـکـن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح برائے استدراک ہ ضمیر منصوب متصل منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المخصوص بالمدح اسم لا یطابق نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لکن فـاعـل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حبـذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ فـی حرف جار مبنی بر سکون الـوجـوہ جمع مکسر منصرف مجرور لفظا موصوف ال بمعنی التی اسم موصول مبنی بر سکون مـذکـورۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لـفـظـا اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مـذکــورۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو لا یطابق فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر لـکـن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف حبذا زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

وحبذا الزیدان وحبذا الزیدون وحبذا ھند وحبذا الھندان وحبذا الھندات ویجوز ان یکون قبلہ[1] او بعدہ اسم موافق[2] لہ منصوبا[3] علی التمییز[4] او علی الحال مثل[5] حبذا رجلا زید وحبذا راکبا زید وحبذا زید رجلا وحبذا[6] زید راکبا

۱- **قولہ قبلہ الخ**......یعنی دربارہ تمیز حبذا مثل نعم ہے مگر فرق یہ ہے کہ حبذا میں تمیز مخصوص سے ہے پیشتر اور مخصوص کے بعد دونوں طرح آتی ہے بخلاف نعم کہ اس میں بعد مخصوص نہیں آتی چنانچہ یوں کہنا درست نہیں نعم زید رجلا اور حبذا زید رجلا کہنا درست ہے وجہ یہ کہ ذا اسم اشارہ جو حبذا میں ہے وہ ابہام میں نعم کی ضمیر مستتر کے مثل ہے تو جیسے نعم کی ضمیر مستتر تمیز کی طرف محتاج ہوتی ہے اسی طرح یہ اسم اشارہ بھی لیکن اس کے باوجود حبذا میں تاخیر تمیز جائز ہے اور نعم میں جائز نہیں تا کہ ذا اسم ظاہر کی ضمیر پر فضیلت ظاہر ہو سکے اور حبذا میں تمیز کو حذف کر دینا جائز ہے اور نعم میں جائز نہیں تا کہ مخصوص کا فاعل کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جبکہ مخصوص معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نعم رجلا السلطان اور نعم رجلا صاحب السلطان میں اگر نعم السلطان اور نعم صاحب السلطان کہا جائے اور مراد نعم الرجل السلطان ہو یا نعم الرجل صاحب السلطان تو السلطان مخصوص کا یا صاحب السلطان مخصوص کا فاعل کے ساتھ التباس لازم آئے گا اور جبکہ مخصوص معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف نہ ہو تو التباس لازم نہ آئے گا جیسے نعم رجلا زید میں تمیز کو حذف کر کے کہیں نعم زید تو مخصوص کا فاعل کے ساتھ التباس نہ ہوا کیونکہ زید کا فاعل ہونا درست نہیں اس لئے کہ نعم کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے یا معرف باللام کی طرف مضاف یا ضمیر مبہم مستتر اور زیدان میں سے کوئی نہیں لیکن حذف تمیز اس صورت میں بھی جائز نہیں کیونکہ اس صورت کو التباس کی صورت پر محمول کر دیا گیا ہے تا کہ باب کے تمام صیغوں کا ایک حکم رہے مختلف نہ ہو اور حبذا میں التباس کی کوئی شکل نہیں کیونکہ اس کا فاعل ہمیشہ ذا رہتا ہے۔۱۲

۲- **قولہ موافق لہ الخ**......موافقت افراد و تثنیہ و جمع و تذکیرہ تانیث میں ہو گی وجہ یہ کہ اسم مذکور اور مخصوص مصداق میں متحد ہیں اور یہ تمیز یا حال مخصوص ہی سے عبارت ہے لہذا موافقت لابدی ہے۔

۳- **قولہ منصوبا الخ**......حبذا کے بعد اسم منصوب میں اختلاف ہے اخفش و فارسی کے نزدیک مطلقا حال ہے اور ابوعمرو کے نزدیک تمیز بعض نے کہا کہ اگر جامد ہے تو حال ہوگا ورنہ نہیں اور بعض نے کہا کہ اگر اس کے ساتھ تقیید مراد ہے تو حال اور اگر مبالغ فی المدح مخصوص کی جنس کا بیان مراد ہے تو تمیز۔۱۲

۴- **قوله علی التمییز الخ** ......جبکہ مبالغ فی المدح کی جنس کا بیان مقصود ہو خواہ جامد ہو یا مشتق وہ اسم بر بنائے تمیز منصوب ہوگا حبذا زید رجلا و حبذا زید راکبا اور اگر مدح مخصوص میں مبالغہ کی کسی وصف کے ساتھ تقیید مراد ہے تو بر بنائے حال منصوب ہوگا اور صرف مشتق جیسے حبذا هند مواصلة ای فی حال مواصلتها. ۱۲

۵- **قوله مثل حبذا الخ** ......ان چاروں مثالوں میں پہلی مثال مخصوص پر تمیز کے مقدم ہونے کی ہے اور دوسری حال کے مخصوص پر مقدم ہونے کی اور تیسری مخصوص سے تمیز کے موخر ہونے کی اور چوتھی حال کے مخصوص سے موخر ہونے کی۔

۶- **قوله وحبذا زید راکبا الخ** ......جب حبذا پر لا نفی داخل ہو تو فعل ذم ہو جاتا ہے بمعنی بئس جیسے لا حبذا اهل الملا غیر انه اذا ذکرت می فلا حبذا هیا۔۱۲

ترکیب

و......حرف عطف مبنی بر فتح حبذا الزیدان اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح حبذا الزیدون اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح حبذا هند اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح حبذا الهندان اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح حبذا الهندات اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله قدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حبذا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی حب فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر فعل مدح ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر اپنے مبتدائے محذوف هو سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا حب فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم الزیدان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدان خبر اپنے مبتدائے محذوف هما سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ حب فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم الزیدون جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدون خبر اپنے مبتدائے محذوف هم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ یہ یاد رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تثنیہ اور جمع کی ضمیروں کا مرجع لفظا مثنی اور مجموع نہیں اسی طرح آئندہ مثالوں کی تانیث میں بھی مطابقت نہیں نظر بر آں تحصیل مطابقت کیلئے ذا کو حسب مقام الرجلان اور الرجال اور المراة اور المراتان اور النساء کی تاویل میں لیں گے حب فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم هند مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور هند خبر اپنے مبتدائے محذوف هی سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ حب فعل مدح

ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فعل فاعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم الھندان تثنیہ مرفوع بالالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الھندان خبر اپنے مبتدائے محذوف ھما سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ حب فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم الھندات جمع مونث سالم مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا حبذا فعل اپنے فاعل سے مل کر فعلیہ انشائیہ اور الھندات خبر اپنے مبتدائے محذوف ھن سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بھی یاد رہے کہ ھما اور ھن اور ھم محذوف میں ھا ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے اور م مفتوح حرف عماد ا علامت تثنیہ اور ن علامت جمع مونث اور م ساکن علامت جمع مذکر و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح یجوز فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص قبل ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص حبذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون بعد ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص حبذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول فیہ اسم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف موافق مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ل حرف جار مبنی بر فتح ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص حبذا جار مجرور ملکر ظرف لغو موافق سم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم یکون منصوبا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون علی حرف جار مبنی بر سکون التمیز مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون علی حرف جار مبنی بر سکون الحال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو اس کو ظرف مستقر قرار دینا درست نہیں فتفکر منصوبا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلا یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف حبذا رجلا زیدا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف حبذا راکبا زیدا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح حبذا زید راکبا اسم مقصور مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص حبذا سے قبل یا بعد اسم مذکور کا واقع ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی حب فعل مدح مبنی بر فتح ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا ممیز رجلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق بطریقہ معلوم دو جملے

فعلیہ انشائیہ اور اسمیہ خبریہ حب فعل مدح مبنی بر فتح ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا ذوالحال راکبا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل حب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بطریقہ معلوم دو جملے اول فعلیہ انشائیہ دوم اسمیہ خبریہ حب فعل مدح مبنی بر فتح ذا اسم اشارہ مبنی بر فتح مرفوع محلا ممیز رجلا بترکیب سابق تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر فاعل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بطریقہ معلوم دو جملے اول فعلیہ انشائیہ دوم اسمیہ خبریہ حب فعل مدح مبنی بر فتح ذا بترکیب سابق ذولحال راکبا بترکیب سبق حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بترکیب سابق دو جملے اول فعلیہ انشائیہ دوم اسمیہ خبریہ و حرف استیناف مبنی بر فتح۔

النوع الثانی عشر افعال المدح و الذم

و اعلم انه لایجوز التصرف[①] فی هٰذه الافعال غیر الحاق التاء فیها و لهذا سمیت[②] هٰذه الافعال غیر متصرفة

النوع الثالث عشر افعال القلوب

افعال القلوب[③] و انما سمیت بها لان صدورها من القلب و لا دخل فیه للجوارح و تسمی افعال الشک و الیقین

۱- **قوله لا یجوز التصرف الخ** ...... یعنی حرفی تصرفات سے اتنی بات ہے کہ تائے تانیث ان کولاحق ہو جاتی ہے۔ بس حتی کہ ماضی کے دوسرے صیغے بھی نہیں آتے تو مضارع کا کیا ذکر اور حبذا میں تائے تانیث بھی نہیں آتی اس لئے کہ **ذا** برائے مذکر ہے اور **تا** علامت تانیث پس اگر ذا تائے تانیث کے ساتھ جمع ہو تو اجتماع تذکیر و تانیث لازم آئے گا۔

۲- **قوله افعال القلوب الخ** ...... ان افعال میں ایک مفعول پر اقتصار کا امتناع اور الغاء و تعلیق کا جواز چونکہ سماعی ہے نظر بر آں ان کو عوامل سماعیہ کے ساتھ مناسبت ہے اور مطلق فعل کے ساتھ جو عوامل قیاسیہ سے ہے ان افعال کو بایں معنی مناسبت ہے کہ مفعول کو نصب دیتے ہیں ان دونوں مناسبت کے پیش نظر تمام عوامل سماعیہ سے موخر اور عوامل قیاسیہ سے مقدم ذکر کئے گئے۔ ۱۲

۳- **قوله و لا دخل فیه للجوارح الخ** ...... جوارح ظاہری اعضاء کو کہتے ہیں تو مراد یہ ہوئی کہ ان کے صدور میں اعضائے ظاہری کو دخل نہیں بخلاف دیگر افعال کہ ان کا صدور بھی اگرچہ قلت سے ہوتا ہے کیونکہ قلب تمام اختیاری افعال کا مصدر ہے مگر ان

میں ظاہری اعضا بھی دخل رکھتے ہیں اس خصوصیت کی بنا پر ان کو افعال قلوب کے ساتھ موسوم کیا گیا۔

٤- **قولہ افعال الشک الخ**......لغت میں شک خلاف یقین کو کہتے ہیں لہٰذا ان میں سے جو افعال یقین پر دلالت نہیں کرتے وہ افعال شک میں داخل ہوئے اور بعض حضرات کا شک کے مذکورہ بالا معنی لغوی کی جانب التفات نہ ہوا تو انہوں نے اولا یہ اعتراض کیا کہ ان افعال میں شک پر دلالت کرنے والا کوئی فعل نہیں کیونکہ تساوی طرفین کے ادراک کو شک کہتے ہیں ثانیا جواب میں فرمایا کہ اس مقام پر شک سے ظن مراد ہے کیونکہ یقین پر دلالت کرنے والے افعال کے ماسوا سب ظن پر دلالت کرتے ہیں لیکن اس جواب کی ضرورت نہیں کیونکہ شک یہاں پر لغوی معنی میں ہے اور شک کے معنی تساوی طرفین کا ادراک اہل میزان کے اصطلاحی معنی ہیں۔

① بایں طور کہ ان سے مضارع امر اسم فاعل وغیرہ مشتق کئے جائیں۔

② یہاں پر تسمیہ سے مراد اطلاق ہے یعنی ان افعال پر غیر متصرفہ کا اطلاق ہوتا ہے تسمیہ کے معنی معروف مراد نہیں جو نام نہادن ہیں حتیٰ کہ لازم آئے کہ غیر متصرفہ ان کا نام ہو۔۱۲

③ بتقدیر مضاف ہے ای صدور معانیھا اس لئے کہ ان افعال کا صدور تو زبان سے ہوتا ہے نہ قلب سے البتہ ان کے معانی کا صدور قلب سے ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

اعلم......امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا ضمیر شان لا یجوز نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظا التصرف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر فی حرف جر مبنی بر سکون ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ الافعال جمع مکسر منصرف مجرور لفظا صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو التصرف مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر مستثنیٰ منہ غیر مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف الحاق مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف التاء مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال جار مجرور ملکر ظرف لغو الحاق مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر فاعل لا یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلا اعلم فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ل حرف جار مبنی بر کسر ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم سمیت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف

علیہ الافعال جمع مکسر منصرف مجرور لفظا صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر نائب فاعل غیر مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف متصرفۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اسم مفعول غیر عامل بوجہ عدم اعتماد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ سمیت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ والنوع الخ ...... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف الثالث عشر مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مرفوع محلا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا افعال جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا مضاف القلوب جمع مکسر مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح ما کافۃ مبنی بر سکون سمیت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار مصادیق با حرف جار زائد مبنی بر کسر ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا منصوب معنی مفعول بہ راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار لفظ ل حرف جر مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی صدور مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم من حرف جار مبنی بر سکون فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین القلب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان ذو الحال و حالیہ مبنی بر فتح لا برائے نفی جنس مبنی بر سکون دخل نکرہ مفرد مبنی بر فتح منصوب محلا مصدر فی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے ذو الحال جار مجرور ملکر ظرف لغو دخل مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر اسم ل حرف جار مبنی بر کسر الجوارح غیر منصرف بوجہ جمع قائم مقام دو سبب مجرور لفظا بکسرہ بسبب دخول لام جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر حال منصوب محلا ذو الحال اپنے حال سے ملکر فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو سمیت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تنبیہ

مخفی نہ رہے کہ **ولا دخل** کے واو کو عاطفہ قرار دینا درست نہیں کیونکہ عدم مداخلت جوارح وجہ تسمیہ میں داخل ہے یعنی صدور از قلب اور عدم مداخلت جوارح دونوں کا مجموع وجہ تسمیہ ہے اور واو کو عاطفہ قرار دے کر اس کے مابعد کو یا تو انما سمیت. پر عطف کریں گے اس تقدیر پر وجہ تسمیہ کا ناقص ہونا لازم آئے گا یا لائے نفی جنس کے اسم کو ان کے اسم پر اور اس کی خبر کو ان کی خبر پر اس صورت میں معمول واحد پر دو ناصب اور دو رافع کا اجتماع لازم آئے گا اس لئے ان اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتا ہے اور لائے نفی جنس بھی اور یہ اجتماع باطل ہے اسی طرح فیہ کو لا نفی جنس کی خبر اول اور للجوارح کو خبر ثانی قرار دینا درست نہیں کیونکہ خبر کا اسم سے انتفا ہوتا ہے اور

یہاں پر اسم دخل ہے اور مطلقا دخل سے ثبوت للجوارح کی نفی نہیں بلکہ دخل فی الصدور سے ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ ان افعال کے صدور میں جوارح کو دخل نہیں یہ مطلب نہیں کہ جوارح اصلا کسی چیز میں دخل نہیں کیونکہ یہ باتظاہر البطلات ہے ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ و حرف عطف مبنی بر فتح تسمی فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیرا صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار مصداق افعال جمع مکسر منصرف منصوب لفظا مضاف الشک مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الیقین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی بعض مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے افعال القلوب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح بعض مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے افعال القلوب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم ان ل حرف جار مبنی بر کسر الشک مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ل حرف جار مبنی بر کسر الیقین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتان مقدر کا ثابتان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم ان م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ اسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو تسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

ایضا لان بعضها للشک وبعضها للیقین وهی تدخل علی[۱] المبتداء والخبر[۲] وتنصبهما[۳] معا بان یکونا[۴] مفعولین لها وهی سبعة ثلثة[۵] منها للشک وثلثة منها للیقین[۶] وواحد منها مشترک بینهما

۱- **قوله تدخل علی المبتداء والخبر الخ** ...... یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور فعل و فاعل یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے جملہ فعلیہ پر داخل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر جملہ فعلیہ پر داخل ہوں تو اپنے مسند الیہ کے ساتھ ہوں گے یا بغیر مسند الیہ کے اگر اپنے مسند الیہ کے بغیر ہوں گے تو فعل کیلئے چونکہ مسند الیہ واجب ہے۔ لہٰذا ان کا مسند الیہ جملہ فعلیہ کا فعل ہوگا یا فاعل اول باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رفع لفظی ہو جائے حالانکہ فعل کا رافع معنوی ہوتا ہے اور دوم بھی باطل ورنہ دو مستقل موثر سے ایک اثر کا صدور لازم آئے گا ایک موثر یہ افعال قلوب اور دوسرا موثر جملہ فعلیہ کا فعل اور وہ ایک اثر رفع ہے

اور دو مستقل موثر سے ایک اثر کا صدور باطل ہے ورنہ وہ دونوں مستقل موثر نہ رہیں گے اور یہ خلاف مفروض ہے اور اگر یہ اپنے مسندالیہ سے ساتھ ہوں گے تو جملہ فعلیہ کے ساتھ چونکہ ان کو معنوی تعلق ہے نظر برآں اس کے دونوں جزو میں عمل نصب کریں گے اول جزو یعنی فعل میں عمل نصب باطل ورنہ لازم آئے گا کہ ناصب فعل حرف نہ رہے حالانکہ ناصب فعل حرف میں منحصر ہے جزو دوم میں عمل نصب اسلئے باطل کہ دو متضاد اثر کا اجتماع لازم آئے گا کیونکہ جزو اول یعنی فعل جزو دوم کو رفع دے رہا ہے اور رفع ونصب دونوں متضاد ہیں ہاں بروقت تعلیق ان افعال قلوب کا دخول جملہ فعلیہ پر ہوجاتا ہے کیونکہ بروقت تعلیق ان کیلئے لفظی عمل نہیں ہوتا جیسے علمت ایهم ضربت۔

۲- قوله على المبتداء والخبر الخ.

س: کبھی مبتدا اور خبر پر داخل نہیں ہوتے جیسے علمت ان زیدا قائم اور علمت ان یوم زیدا اور ظننت زیدا عمرا کہ زیدا قائم ان کی وجہ سے بتاویل مفرد ہوگیا اسی طرح یقوم زید ان کی وجہ سے بتاویل مفرد ہوگیا اسی طرح یقوم زید ان ناصبہ کی وجہ سے اور مبتدا وخبر تو جملہ ہوتے ہیں اور زیدا عمرا مبتدا خبر نہیں کیونکہ مبتدا وخبر میں تصادق ہوتا ہے جو یہاں پر مفقود ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ان مثالوں میں علمت اور ظننت مبتدا وخبر پر داخل نہیں پھر افعال قلوب کے دخول کو مبتدا وخبر میں منحصر کرنا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟

ج: عبارت کتاب میں کوئی ایسا کلمہ نہیں جس سے حصر مستفاد ہو کہ مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا وخبر کے غیر پر داخل نہیں ہوتے صرف مبتدا وخبر پر دخول کا ذکر ہے مبتدا وخبر کے غیر پر دخول کا ذکر نہیں والتفصیل فی حاشية الصبان على الاشمونی۔۱۲

۳- قوله مفعولين الخ ......حقیقۃً مفعول تو جزو ثانی کا مصدر ہے جو جزو اول کی جانب مضاف ہو اور دونوں جز پر اعراب اس لئے جاری ہوتا ہے کہ وہ دونوں مفعول حقیقی کو متضمن ہیں جیسے علمت زیدا قائما میں قیام زید مفعول حقیقی ہے۔

٤- قوله وهى الخ.

س: مقام شمار میں کسی عدد کے بیان کرنے سے اس عدد میں حصر مفہوم ہوتا ہے تو مصنف کے قول وهى سبعة یہ مستفاد ہوا کہ افعال قلوب سات میں منحصر ہیں حالانکہ ایسا نہیں کہ شککت اور وهمت بھی افعال قلوب سے ہیں کیونکہ ان کا صدور قلب سے ہوتا ہے اور ان میں جوارح کو دخل نہیں؟

ج: ضمیر هى کا مرجع وہ افعال ہیں جن کا نام نحویوں کے یہاں افعال قلوب ہے اور وہ یقیناً سات میں منحصر ہیں مطلقا افعال قلوب مرجع نہیں حتی کہ اعتراض وارد ہو اور بعض نے سات پر اضافہ کیا ہے مگر وہ ملحقات ہیں چنانچہ عن بمعنی ظن جیسے فلا تعدد المولى شريكك في الغنى ولكنما المولىٰ شريكك في العدم اس میں شریکک فی الغنی مفعول اول ہے اور المولی مفعول ثانی اور حجا بمعنی ظن جیسے قد كنت حجوا باعمرو خالقة حتىٰ المت بنا یوما ملمات اور دری بمعنی علم جیسے دريت الوفى العهد یا عروفا غتبط فان اغتباطا بالوفاء حميد اس میں تا نائب فاعل مفعول اول ہے اور الوفی العهد مفعول ثانی اور عرو منادی مرخم ہے عروة کا اور فاغتبط بمعنی دم على الاغتباط ہے اور جعل معنی ظن جیسے وجعلوا

الملائکة الذین هم عباد الرحمن اناثا اورھب بلفظ امر بمعنی ظن جیسے فقلت اجرنی ابا خالد والا اقھبنی امرا ھالکا اور تعلیم بلفظ امر بمعنی اعلم جیسے تعلم شفاء النفس نھر عدووھا فبالغ بظف فی التحیل والمکر۔۱۲

۵- **قوله ثلثه منها للشک الخ** ......مراد یہ ہے کہ یہ تین غالبا شک میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ ظننت انہیں تین میں سے ہے اور اس کو کبھی یقین کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے انی ظننت انی ملاق حسابیه ایسے ہی خلت اور حسبت کبھی یقین میں استعمال کئے جاتے ہیں۔۱۲

۶- **قوله ثلثة منها للیقین الخ** ......یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ یہ تینوں غالبا یقین میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ تسہیل میں فرمایا کہ رایت کا استعمال ظن میں جائز ہے اور منہل میں فرمایا کہ علمت بھی ظلنت کے معنی میں آتا اور آیت کریمہ فان علمتمو ھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار سے استدلال کیا کہ اس آیت میں علمتموا بمعنی ظننتموا ہے۔۱۲

① بقرینہ مقابلہ ظن اس مقام پر یقین سے مراد اعتقاد جازم ہے خواہ مطابق للواقع ہو جیسے علمت اور وجدت وغیرہ کا استعمال اعتقاد جازم مطابق میں ہوتا ہے یا مطابق نہ ہو جیسے رایت کہ اس کا استعمال مطابق اور غیر مطابق دونوں میں ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ یرونه بعیدا ونراه قریبا کہ اول غیر مطابق ہے اور ثانی مطابق۔۱۲

ترکیب

ایضا ......مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق آض مقدر فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے تسمیۃ آض فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب تدخل فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا علیٰ حرف جار مبنی بر سکون المبتداء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الخبر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح تنصب فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مونث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ھما میں ھو ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المبتداء اور الخبر م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ معا اسم ظرف معرب منصوب لفظا مفعول فیہ با حرف جار مبنی بر کسر ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکونا فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز برائے تثنیہ منصوب بحذف نون تثنیہ فعل ناقص صیغہ تثنیہ مذکر غائب ضمیر مرفوع متصل اسم مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے المبتداء اور الخبر مفعولین تثنیہ منصوب بیا ما قبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون مفعولین اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر لفظین اپنی صفت سے ملکر خبر ل حرف جار مبنی بر فتح ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے افعال القلوب جار مجرور ملکر ظرف لغو یکونا فعل ناقص

اپنے اسم اور خبر اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو نصب فعل اپنے فعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب سبعة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف ثلثة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف من حرف جار مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعة جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا ال حرف جار مبنی بر کسر الشک مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مونث اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ثلثة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف من حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعة جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا ال حرف جار مبنی بر کسر الیقین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح واحد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف من حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعة جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا مشترک مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا بین ظرف مکان معرب منصوب لفظا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الشک اور الیقین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مشترک اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر صفت سبعة موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

اما[1] الثلثة الاول فحسبت وظننت[2] وخلت مثل حسبت زیدا

فاضلا وظننت بكرا نائما وخلت خالدا قائما وظننت اذا كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول الثاني مثل ظننت زيدا اي اتهمته واما الثلثة الثانية فعلمت ورايت ووجدت مثل علمت زيدا امينا ورايت عمرا فاضلا ووجدت البيت رهينا

۱- **قوله اما الثلثة الاول الخ**......یعنی وہ تین جن سے اخبار بالشک مقصود ہوتا ہے حسبت وظننت وخلت ہیں۔

س: افعال شک کو افعال یقین پر ذکر میں کیوں مقدم کیا؟

ج: کیونکہ شک وجود میں یقین پر مقدم ہے اس لئے کہ شک میں اعتقاد جازم نہیں ہوتا اور یقین میں ضروری ہے اور غیر جازم کا وجود جازم پر مقدم ہوتا ہے۔

۲- **قوله فحبست الخ**......بکسر سین اور بفتح سین دونوں آیا ہے اور مضارع میں صرف کسر سین ہے۔

س: ان افعال کو بلفظ ماضی تعبیر کیا بلفظ مضارع تعبیر کیوں نہیں کیا؟

ج: کیونکہ ماضی استقبال اور حال پر مقدم ہوتی ہے نظر برآں لفظ ماضی تعبری کیا تاہم یہ لفظ خاص مقصد نہیں جبکہ مادہ مراد ہے اور اس سے جو صیغے بھی مشتق ہوں۔

س: بلفظ متکلم تعبیر کیوں کیا۔ بلفظ غائب یا حاضر تعبیر کیوں نہیں کیا؟

ج: چونکہ ہر شخص دوسرے کے افعال قلب کی بہ نسبت اپنے افعال قلب کا اعراف ہوتا ہے اس لئے بلفظ متکلم تعبیر کیا۔

۳- **قوله خلت الخ**......بکسر خا خیلولۃ سے مشتق ہے اصل میں خیلت تھا کیونکہ سمع سے آتا ہے کسرہ یا نقل کر کے خا کو دیا اس کی حرکت حذف کرنے کے بعد اجتماع ساکنین کے باعث یا ساقط ہوگئی خلت ہوگیا۔

٤- **قوله خلت خالدا الخ**......یہ ماضی متکلم ہے اور مضارع متکلم اخال بکسر ہمزہ لغت افصح ہے اور بنو اسد کے لغت میں مطابق قیاس بفتح ہمزہ آتا ہے۔۱۲

۵- **قوله من الظنة الخ**......بکسر ظائے معجمہ بمعنی تہمت آتا ہے اور بمعنی (وہم میں ڈالنا) بھی اور تهمة بضم تا وفتحہا بروزن همزة اصل میں وهمة تھا واو تا سے بدل گیا جیسے تراث میں کہ وہ بھی اصل میں وراث تھا اور آیت کریمہ وما هو على الغيب بظنين میں بر قرائت ظا ظنين ظنة بمعنی تهمت سے ماخوذ ہے اور معنی آیت اس تقدیر پر یہ ہیں کہ محبوب خدا ﷺ وحی اور غیب کی خبر دینے میں متہم نہیں کہ کاھن کی طرح ان کی خبر واقع کے مطابق نہ ہو بلکہ ان کی تمام خبریں واقع کے مطابق ہوتی ہیں تو ظنین بروزن فعیل بمعنی مفعول ہوا مذکورہ آیت میں ایک قرأت ضاء کے ساتھ ہے اس قرأت پر ضنين بروزن فعيل بمعنی فاعل ضنة سے مشتق ہے جس

کے معنی ہیں بخل آیت کے معنی اس تقدیر پر یہ ہوں گے کہ یہ نبی علیہ السلام غیب بتانے میں بخیل نہیں ظــنــنــت جب افعال قلوب سے ہو تو ظن بفتح ظا بمعنی ادراک طرف راجح سے ماخوذ ہوتا ہے۔۱۲

① باب افعال سے ہے یا باب افتعال سے ہے۔

ترکیب

امــا......حرف شرط برائے تفصیل شرط محذوف لزوما الثلثة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف الاول جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا اسم تفضیل صیغہ جمع مؤنث اس میں ھـن پوشیدہ جس میں ھــا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا فــا جزائیہ مبنی برفتح حسبــت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح ظــنــنــت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی برفتح خــلــت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا مثــل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف حسبــت زیدا فاضلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح ظــنــنــت بکرا قائما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی برفتح خــلــت خالدا قائما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثــالــه مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے حسبت اور ظننت اور خلت بتاویل مذکور مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی حسبــت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم تــا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم زیدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول فــاضــلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے زیدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم حسبت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ظــنــنــت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم بــکــرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے بکرا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم ظننت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ خــلــت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم خالدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول قائما مفرد منصرف صحیح منصوب لــفــظــا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے خالدا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم خلت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و حرف استیناف مبنی برفتح ظــنــنــت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا مبتدا اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون۔ کـــان فعل ناقص مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا مــن حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من التقاء الساکنین الــظــنــة مفرد منصرف منصرف صحیح مجرور لفظا ذوالحال بــمــا حرف جار و مبنی برکسر مــعــنــی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف التہمة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثــابــتــا مقدر کا ثــابــتــا

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ مشتقا مقدر کا مشتقا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ لم یقتص فعل مضارع معروف مختل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بحذف یا صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم۔ اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا المفعول مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول غیر عامل موصوف ہونے کے باعث موصوف الثانی اسم منقوص منصوب لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ لم یقتص فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ظننت زیدا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ظننت کا ظنۃ بمعنی تھمۃ سے مشتق ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ ظننت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم زیدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مبنی بر سکون اتھمت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم ھا ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح اما حرف حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوما۔ الثلثۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف الثانیۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا فا جزائیہ مبنی بر فتح علمت اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیرا و حرف عطف مبنی بر فتح۔ رأیت اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح و جدت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف علمت زیدا امینا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا او حرف عطف مبنی بر فتح ورایت عمرا فاضلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح وجدت البیت ھینا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے علمت اور رأیت اور وجدت بتاویل مذکور مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی علمت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم زیدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول امینا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زیدا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم علمت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا رأیت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم

فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم عمروا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول فاسداً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے عمرا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم رأیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وجدت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم البیت مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول رھینا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول بمعنی مرھون صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے البیت رھینا اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم رھین کا اعمال ابن عصفر کے مذہب پرمبنی ہے وہ یہ کہ جو الفاظ بمعنی اسم مفعول آتے ہیں جیسے ذبح بمعنی مذبوح اور قبض بمعنی مقبوض اور جرح بمعنی مجروح ان کا عمل اسم مفعول کی طرح ہوتا ہے جمہور ایسے الفاظ کو عمل نہیں دیتے۔ تو ترکیب مذکور ابن عصفور کے مذہب پر مبنی ہوئی جمہور کے مسلک پر کہیں گے رھینا مفعول بہ دوم وجدت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وعلمت[۱] قد یجیٔ بمعنی عرفت نحو علمت زیدا ای عرفته[۲] ورایت[۳] قد یکون بمعنی ابصرت[۴] کقوله تعالیٰ فانظر ما[۵] ذا تری[۶] ووجدت قد یکون بمعنی اصبت مثل وجدت الضالة[۷] ای اصبتها[۸]

۱- **قوله و علمت قد یجیٔ**...... یہاں سے مذکورہ افعال قلوب کے بعض دیگر معانی بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں اور بعض معانی ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول بھی نہیں ہوتے بلکہ لازم ہوتے ہیں جیسے علمت بمعنی لب بالائے من شگافتہ شد۔ وجدت جدة بمعنی مستغنی شدم۔ وجدت موجدة بمعنی غصہ کردم۔ وجدت وجدا بمعنی اندوہگیں شدم۔ حسبت بمعنی صرت احسب ای ذا حمرة وبیاض کالبرص۔ زعمت بمعنی سمنت اور بمعنی هُزِلْتُ خِلْتُ بمعنی تَکَبَّرْتُ اور بمعنی عَرَجْتُ۔

س- مصنف نے ان معانی کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

ج- مصنف کا مقصود اس مقام پر ان معانی کو بیان کرنا ہے۔ جن کو یقین وظن سے قرب ہو یعنی از قبیل ادراک ہوں یہ معانی از قبیل ادراک نہیں اور کتاب میں بیان کردہ ایسے ہی ہیں۔

س- وجدت الضالة بمعنی اصبتها از قبیل ادراک نہیں حالانکہ کتاب میں مذکور ہے؟

ج- وجدت الضالة کے پورے معنی ہیں اصبتها وادرکتها بالحاسة پس از قبیل ادراک ہے لیکن مصنف نے اصبتها پر اقتصار اسلئے کیا کہ ان

کا مقصود تعدی بیک مفعول بیان کرتا جو اسی قد سے حاصل ہو گیا ۱۲۔

۲۔ **قوله ای عرفته** ...... معرفت اور علم میں اہل عرب کے نزدیک معنوی فرق نہیں کیونکہ علمت ان زید قائم اور عرفت ان زید قائم کے معنی متحد ہیں البتہ لفظی فرق ہے کہ معرفت کو ایسے ادراک میں استعمال کرتے ہیں جو نفس شے سے متعلق ہو اسی واسطے وہ ایک مفعول کو نصب دیتا اور لفظ علم کو ایسے ادراک میں جو شے اور اسکی صفت دونوں سے متعلق ہو اسی واسطے وہ دو مفعول کو نصب دیتا ہے اور کبھی علم کو نفس شے کے ادراک میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے مثال کتاب تو اس وقت وہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے۔ تکملہ ۱۲۔

۳۔ **قوله ورأیت قد یکون** ...... بمعنی ابصرت کقوله تعالیٰ... الخ اس مقام پر دو نسخے ہیں ایک نسخہ میں یہی عبارت ہے کہ رأیت بمعنی ابصرت کی مثال میں مذکورہ آیت کریمہ کو پیش کیا ہے دوسرے میں عبارت یوں ہے ورایت قد یکون بمعنی ابصرت نحو رایت الهلال وقد یکون بمعنی تفکرت کقوله تعالیٰ فانظر ما ذا ترایٰ ۔ اول نسخہ پر یہ خدشہ گزرتا ہے کہ آیت کریمہ کو رویت بصری کی مثال میں پیش کرنا درست نہیں کہ اس میں تری رویت بصری سے مشتق نہیں ہے۔ اسلئے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بچشم سر کسی چیز کے دیکھنے کا حکم نہ فرمایا تھا۔ حتیٰ کہ ما ذا ترٰی سے اس مبصر کے متعلق استفساء کیا جا سکے۔ اور تریٰ کا رویت بصری سے ماخوذ ہونا ممکن ہو جائے اور یہ تریٰ دویت قلبی سے بھی مشتق نہیں کہ وہ تو دو مفعول کا طالب ہوتا ہے اگر مجرد سے ہو اگر مزید سے اخذ کریں تو تین مفعول کا اور یہاں ایک ہی ہے بلکہ رأیٰ سے مشتق ہے چنانچہ تفسیر جلالین وغیرہ میں ہے ما ذا تری من الرای اور شرح جامی کی شرح محرم آفندی میں فرمایا۔ وفی کون قوله تعالیٰ فانظر من هٰذا القبیل نظر فانه لیس من رویة البصر لانه لم یامره برویة شی ولا من رویة القلب لانه یطلب مفعولین علی قرائة الفتح وثلاثة علی قرائة الضم بل هو مبنی المرأی الذی هو الاعتقاد والمشاورة کذا فی کتب وجوه القرأت اه فتامل فی هٰذا الکلام حتی لا یزلک الوهم عن المرام بلکہ فانظر بھی نظر بصری سے ماخوذ نہیں۔ نظر فی الامر بمعنی تامل فیہ سے ماخذ ہے اور نسخۂ دوم پر رأیت بمعنی ابصرت اور رایت بمعنی تفکرت دونوں کی تمثیل اگرچہ درست ہے لیکن رایت بمعنی تفکرت کا بیان اس مقام پر مناسب نہیں کیونکہ اس مقام پر ایسے معنی کا بیان مقصود ہے جس کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول ہو اور بایں معنی رایت متعدی بیک مفعول نہیں بلکہ بواسطہ فی متعدی ہوتا ہے۔

٤۔ **قوله** ...... بمعنی ابصرت ابصار بمعنی استعمال بصر اگرچہ افعال جوارح سے ہے گر ادراک کو مستلزم ہوتا ہے اسلئے علمت سے قریب ہو گیا۔

٥۔ **قوله فانظر الخ** ...... مواہب علیہ میں تریٰ کو رایت بمعنی ابصرت اور بمعنی تفکرت لے کر یہ ترجمہ کیا ہے۔ پس درنگر کہ دریں کار چہ چیزی بین برائے تو چہ تقاضا میکند پس می بینی اول معنی کی طرف اشارہ ہے اور رائے تو چہ تقاضا میکند دوسرے معنی کی جانب ایما ہے۔ ولا تنس ما قد مناه فی الحاشیة السابقة۔

٦۔ **قوله ما ذا** ...... یہ کلمہ چند وجوہ پر آتا ہے۔

۱ — ما استفہامیہ اور ذا اسم اشارہ جیسے ماذا التوانی اور ماذا الوقوف میں۔

۲ — ما استفہامیہ اور ذا موصولہ جیسے لا تسئلان المرا ماذا یحاول۔

۳ — مجموعہ استفہامیہ جیسے لما ذا جئت۔

۴ — ما استفہامیہ اور ذا زائدہ جیسے ماذا صنعت آیت میں چاروں وجوہ درست ہیں۔

۷ — **قولہ الضالۃ**...... ضال کی مؤنث ہے اور اس گمشدہ چیز کو بھی کہتے ہیں جس کی تلاش کیجائے یہاں پر یہی مراد ہے اور اس اونٹ یا اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو اپنے مالک اور محافظ کے بغیر جنگل میں ہلاک ہوگیا یہ لفظ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ضالۃ کی جمع ضوال آتی ہے۔۱۲

۸ — **قولہ ای اصبتھا**...... اصابۃ بمعنی یافتن سے ماخوذ ہے اور اسکے معنی میں ادراک بالحاسۃ بھی داخل ہے کما مر۱۲۔

ترکیب

و حرف عطف مبنی بر فتح علمت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا مبتدا قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یجی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا بـا حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف عرفت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ یجی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف علمت زیدا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے علمت کا بمعنی عرفت آنا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی علمت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم زیدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ علمت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون عرفت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زید عرفت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح رایت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا مبتدا قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یکون فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف ابصرت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا مستعملا مقدر کا مستعمل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح بسوئے اسم یکون اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ک حرف جار مبنی بر

فتح قول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت ذوالحال تعالی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ ف فصیحۃ مبنی بر فتح انظر فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ماذا بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا اس لفظ کی تفصیل ہماری کتاب بشیر القاری میں بما لا مزید علیہ موجود ہے تری فعل مضارع مجرد از ضمائر بارزہ معتل الفی مرفوع تقدیرا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ھا ضمیر منصوب متصل محذوف مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول تریٰ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مفعول بہ انظر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا کان الا مر کذلک اپنی جزا سے مل کر مراد اللفظ ہو کر مقولہ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا مقدر مثالہ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے رویۃ کا بمعنی الابصار ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح وجدت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا مبتدا قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یکون فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف اصبت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔ مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف وجدت الضالۃ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے وجدت کا بمعنی اصبت ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ وجدت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم الضالۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون اصبت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم ھا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الضالۃ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

فان[۱] کل واحد من ھذہ المعانی لا یقتضی الا متعلقا واحدا فلا یتعدی الا الی مفعول واحد والواحد[۲] المشترک بینھما ھو زعمت مثل زعمت اللہ غفورا[۳] فھو للیقین وزعمت الشیطان شکورا[۴] فھو للشک

۱- قولہ فان کل وحد......

س- یہ فائہ جزائیہ ہے کیونکہ اس سے پیشتر کوئی شرط نہیں نہ عاطفہ ہے کیوں کہ اس سے پہلے کوئی معطوف علیہ نہیں نہ فائے تفصیل ہے کیونکہ اس سے پیشتر کوئی اجمال نہیں نہ تعلیلیہ ہے کیونکہ اس سے پیشتر کوئی دعویٰ مذکور نہیں حتی کہ اس کا مابعد اس کیلئے دلیل بنے پس مصنف کو بجائے فا اس مقام پر واو لانا چاہئے تھا اور یوں کہتے وان کل واحد الخ۔

ج- یہ فا تعلیلیہ ہے اور دعویٰ ماقبل میں اگر چہ صراحتاً مذکور نہیں لیکن گذشتہ مثالوں سے مفہوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ افعال مذکور کے معانی مذکورہ میں سے ہر ایک متعدی بیک مفعول ہوتا ہے مصنف کا قول فان کل واحدٍ الخ صغری کی جانب مشیر ہے اور فلا یتعدی الا الی مفعول واحد نتیجہ ہے او کبریٰ محذوف ہے ترتیب قیاس یوں ہوئی کل واحد من ھذہ المعانی معنی لا یقتضی الا متعلقا واحدا وکل معنی لا یقتضی الا متعلقا واحدا لا یتعدی الا الی مفعول واحد فکل واحد من ھذہ المعانی لا یتعدی الی مفعول واحد کبری محتاج اثبات نہیں صغریٰ کا اثبات اس طرح ہوگا کہ معانی مذکورہ میں سے ہر ایک معنی کے تعلق کی دو صورتیں ہیں ایہ کہ نفس شے سے متعلق ہو اس تقدیر پر ہر ایک کا تعلق ایک ہی ہوگا کہ معانی مذکورہ میں سے ہر ایک معنی کے تعلق کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کہ نفس شے سے متعلق ایک ہی ہوگا (۲) یہ کہ شے اور اس کی صفت دونوں سے متعلق ہو اس تقدیر پر ہر ایک کے متعلق دو ہونگے ایک متعلق شے دوسرا متعلق صفت گزشتہ مثالوں میں معانی مذکورہ میں سے ہر ایک نفس شے سے متعلق ہے تو ہر ایک متعلق واحد کا مقتضی ہوا وہو المطلوب جیسے علمت زیدا میں علم کا تعلق نفس زید سے ہے لہذا متعلق واحد کا مقتضی ہوا اور علمت زیدا قائما میں علم کا تعلق زید اور اس کی صفت قیام دونوں سے ہے۔ نظر براں دو متعلق کا مقتضی ہوا پس جو ایک متعلق کا مقتضی ہے وہ متعدی بیک مفعول ہوا اور جو دو متعلق کا مقتضی ہے وہ متعدی بدو مفعول ہوا ۱۲۔

۲- قولہ والواحد المشترک بینھما...... یعنی افعال قلوب سے ایک فعل یقین اور ظن میں مشترک ہے اور وہ زعمت ہے لیکن یہ ظن میں اکثر الاستعمال ہوتا ہے اور یقین میں کمتر۔

۳- قولہ غفورا...... بالفتح غفر بمعنی ستر سے ماخوذ ہے اس لئے کہ اپنے بندوں کے بداعمال پر پردہ ڈالنا اس کی شان ہے بایں

طور کہ دنیا میں لوگوں سے مخفی رکھتا اور آخرت میں فرشتوں پر مخفی کر دے گا اگر چہ نامۂ اعمال میں موجود ہوں گے یا اس غفر سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں نامہ اعمال سے گناہ کو محو کر دینا چنانچہ آیت کریمہ یمحوا اللّٰہ ما یشاء ویثبت کی ایک تفسیر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں ثابت فرما دیتا ہے غافر اور غفار کا ماخذ بھی یہی ہے یہ تینوں اسمائے الٰہی مترادف ہیں تینوں معنی معاف فرمانے والا اول صفت مشبہ ہے دوم اسم فاعل سوم صیغہ مبالغہ اور بعض نے فرمایا کہ تینوں کے معنی میں فرق ہے غافر کے معنی بعض گناہوں کا معاف فرمانے والا غفور کے معنی اکثر کا معاف فرمانے والا غفار کے معنی سب کا معاف فرمانے والا اول قول صحیح ہے کیونکہ اسمائے الٰہی میں مبالغہ نہیں ہوتا اس لئے کہ مبالغہ ان صفات میں ہوتا ہے جو قابل زیادت ونقصان ہوں اور صفات الٰہی زیادت ونقصان سے پاک ہیں ان کے صیغے صیغۂ نسبت ہوتے ہیں جیسے تمار کذا فی حاشیۃ الصاوی علی الجلالین وغیرھا ۱۲۔

۴- **قولہ شکورا**...... بروزن صبور اس کے دو معنی ہیں اول بسیار شکر گزار دوم تھوڑی چیز کو قبول کرنے والا یہاں پر یہی معنی مراد ہیں مثال مذکور کے یہ معنی ہوئے کہ میں نے شیطان کو گمان کیا تھا کہ گناہ صغیرہ کے ارتکاب پر راضی ہو جائیگا مگر ایسا نہیں وہ تو بندہ سے اس وقت راضی ہوتا ہے جب کہ وہ اکبر کبائر کا ارتکاب کرے۔ اعاذنا اللّٰہ تعالیٰ وجمیع المسلمین من شرہ آمین ۱۲۔

ترکیب

فا حرف تعلیل مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح کل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا واحد مفرد منصوف صحیح مجرور لفظا موصوف من حرف جار مبنی بر سکون ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ یا معوف علیہ المعانی اسم منقوص مجرو تقدیرا صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت یا مبدل منہ اپنے بدل یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت واحد موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم لا یقتضی نفی فعل مضارع معروف معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیرا صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان۔ الا حرف استثنا مبنی بر سکون متعلقا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول غیر عامل موصوف ہونے کے باعث موصوف واحد مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول بہ لا یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا فصیحہ لا یتعدی نفی فعل مضارع معروف معتل الفی مرفوع تقدیرا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان الا حرف استثنا مبنی بر سکون الی حرف جار مبنی بر سکون مفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول غیر عامل موصوف واحد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو لا یتعدی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اذا کان الامر کذلک اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح الواحد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف الی حرف تعریف مبنی بر سکون مشترک مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب

فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف بین ظرف مکان معرب منصوب لفظا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الشک اور الیقین م حرف عماد مبنی بر فتح اعلامت تثنیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مشترک اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا ھو ضمیر فصل مبنی بر فتح حرف لا محل لہ من الاعراب زعمت اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف زعمت اللّٰہ غفورا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح زعمت الشیطان شکورا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الواحد المشترک مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ زعمت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ت ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم اسم جلال مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول غفورا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مبالغہ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم زعمت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے زعمت جو کہ مثال مذکور اول میں ہے لی حرف جار مبنی بر کسر الیقین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا زعمت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ت ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم الشیطان مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول شکورا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل بمعنی قلیل راضی شوندہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الشیطان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم زعمت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے زعمت جو کہ مثال ثانی میں ہے لی حرف جار مبنی بر کسر الشک مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

و فی ھٰذہ الافعال لا یجوز الاقتصار علی احد المفعولین لانھما کاسم واحد لان مضمونھما معا مفعول بہ فی الحقیقۃ وھو مصدر

المفعول الثانی المضاف الی المفعول الاول اذ معنی علمت زیدا فاضلا علمت فضل زید فلو حذف احدھما کان

۱- **قولہ لا یجوز الاقتصار**...... اقتصار کے معنیٰ ہیں کسی چیز کا بغیر قرینہ حذف کر دینا اور قرینہ کے ساتھ حذف کرنے کو اختصار کہتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ ان افعال کے ایک مفعول کو بغیر قرینہ حذف کرنا جائز نہیں۔

س- اس حذف کے عدم جواز کی وجہ کیا ہے حالانکہ ان کے ہر دو مفعول اصل میں مبتدا وخبر ہوتے ہیں اور مبتدا یا خبر کا حذف بکثرت ہوتا ہے؟

ج- وجہ یہ ہے کہ دونوں مفعول بمنزلہ اسم واحد ہیں کیونکہ دونوں کا مضمون فی الحقیقت مفعول بہ ہے یعنی مفعول ثانی کا مصدر جو مفعول اول کی طرف مضاف ہو جیسے علمت زیدا قائما میں قیام زید مضمون ہے اور یہی حقیقتا مفعول بہ ہے پس اگر دونوں مفعول میں سے کسی ایک کو حذف کیا تو یہ حذف بعض اجزائے کلمہ کے حذف کی طرح ہوگا جو جائز نہیں کما یاتی فی الکتاب۔

س- یہ وجہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حذف مطلقا جائز نہیں خواہ بغیر قرینہ ہو یا قرینہ کے ساتھ اور آپ نے صرف بغیر قرینہ حذف کو نا جائز قرار دیا ہے۔

ج- جی ہاں چونکہ قرینہ کے ساتھ ایک کا حذف استعمال میں وارد ہوا ہے اگر چہ بقلت اسلئے ہے اقتصار کو نا جائز نہیں کیا مفعول اول کا حذف جیسے ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتھم اللّٰہ من فضلہ ھو خیر اللھم۔ میں بخلھم مفعول اول بقرینہ یبخلون محذوف ہے۔ اور مفعول ثانی کا حذف جیسے لا تخلنا علی غراتک انا طائما قد وشی بنا الاعداد میں لا تخلنا کا مفعول ثانی جازعین بقرینۂ حالیہ محذوف ہے جو شاعر کا صبر سابق ہے اور اس سے پیشتر کسی مضرت کا نہ پہونچنا۔ علی معنی لام اور غراۃ اغراء کا اسم ہے۔ جس کے معنی ہیں بھڑکانا اس کا مفعول بہ الملک مقدر ہیا ور طال بمعنی امتد ہے اس کے ساتھ ما مصدریہ ہے معنی شعر یہ ہیں تم ہمیں گھبرایا ہوا گمان نہ کرنا اس بنا پر کہ تم نے بادشاہ کو ہمارے خلاف بھڑکا دیا ہے کیونکہ قبل ازیں دشمن بادشاہ سے ہماری چغل خوری کرتے رہے مگر ہمیں کوئی نقصان نہیں پہونچا بخلاف باب اعطیت کہ اس کے ایک مفعول کا حذف جائز ہے اگر چہ قرینہ نہ ہو حذف مفعول اول جیسے فلاں یعطی الدنانیر اور ذف مفعول دوم جیسے فلاں یعطی الفقراء کیونکہ یہاں پر وہ محذور لازم نہیں آتا جو باب علمت میں لازم آیا تھا۔

۲- **علی احد المفعولین**...... اسی طرح دونوں مفعول کا حذف بھی بدون قرینہ جائز نہیں بخلاف باب اعطیت کہ اس کے دونوں مفعول کا حذف بغیر قرینہ جائز ہے جیسے فلان یعطی ویکسر۔

س- باب اعطیت میں جواز حذف کی کیا وجہ ہے اور باب علمت میں عدم جواز کی کیا وجہ؟

ج- جواز اور عدم جواز افادہ اور عدم افادہ پر موقوف ہیں کلام مخاطب کے حق میں اس وقت مفید ہوتا ہے جب کہ وہ اس سے لاعلم ہو اور شک نہیں کہ جب فلان یعطی ویکسر کہا جائے تو مخاطب کو فائدہ حاصل ہوگا کیونکہ وہ اس غائب کے حال سے ناواقف ہے۔ اسے

معلوم نہیں تھا کہ شخص نقد اور پوشاک عطا کرنے کے ساتھ موصوف ہے یا نہیں بخلاف علمت اور ظننت کہ مخاطب کے حق میں فائدہ بخش نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کوئی انسان مطلق علم وظن سے خالی نہیں ہوتا پھر مطلق علم وظن کا اخبار اس کے حق میں کس طرح مفید ہوگا۔ البتہ علم خاص اور ظن خاص کیساتھ موصوف ہونا نہیں جانتا تو علم خاص اور ظن خاص کا اخبار اسکے حق میں مفید ہوگا اور علم خاص وظن خاص کا اخبار اس وقت ہوگا جبکہ علمت اور ظننت کے دونوں مفعول مذکور ہوں یا محذوف ہوں تو دونوں پر قرینہ دلالت کرتا ہو اور جبکہ نہ مذکور ہوں نہ قرینہ دلالت کرتا ہو تو مطلق علم وظن کیساتھ اخبار ہوگا جو مخاطب کے حق میں مفید نہیں تو جائز بھی نہ ہوا کہ جواز افادہ پر موقوف ہے کذا فی جامع الغموض وفی ہذا الفرق کلام فیما بین الاعلام مذکور فی محرم آفندی وغیرہ من الحواشی اور اختصار جائز ہے یعنی دونوں مفعول کا حذف بقرینہ جائز ہے جیسے آیت کریمہ:

وظننتم ظن السوء ای ظننتم انقلاب الرسول والمومنین الی اھلیھم

قولہ منتفیا ابدا ظن السوء انقلاب الرسول الخ...... مفعول اول محذوف ہے اور منتفیا مفعول ثانی بقرینہ ما قبل اور وہ یہ ہے بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الیٰ اھلیھم ابدا اور ظن السوء مفعول مطلق برائے نوع ہے اور جیسے بای کتاب ام بایۃ سنۃ تری حبھم عارا علی وتحسب اس میں تحسب کا مفعول اول حبھم اور مفعول ثانی عارا علی بقرینہ ماقبل محذوف ہے اسی طرح مثل مشہور من یسمع یخل میں دونوں مفعول محذوف ہیں ای یخل مسموعہ صادقا اول مفعول پر قرینہ یسمع ہے اور دوم پر حال تخاطب لوگوں کے ساتھ خلط ملط رکھنے کی مذمت اور اس سے اجتناب کے پسندیدہ ہونے کے بارے میں یہ مثل بولی جاتی ہے کذا فی حاشیۃ الصبان وغیرھا۔

٤- **قولہ لانھما الخ**...... اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مفعول اول مفعول ثانی کیلئے وسیلہ ہوتا ہے کیونکہ افعال کی تاثیر باعتبار حقیقت مفعول ثانی میں ہوتی ہے چنانچہ یہ بات مصنف کے قول وھو مصدر المفعول الثانی الخ سے واضح ہے تو وہی مقصود ہوا نہ اول پس اگر ثانی بدون اول مذکور ہو تو ذکر مقصود بدون وسیلہ لازم آئیگا اور اگر اول بدون ثانی مذکور ہو تو ذکر وسیلہ اور ترک مقصود لازم آئے گا اور یہ دونوں باتیں روا نہیں۔

٥- **قولہ وھو مصدر الخ**...... اخذ مضمون کا یہ طریقہ اس وقت ہے جب کہ مفعول ثانی مشتق ہو اور جب مشتق نہ ہو جیسے علمت ھذا زیدا تو مفعول ثانی میں یائے مصدری اور تا لگا کر مصدر بنائیں گے۔ پس مثال مذکور میں کہا جائے گا علمت زیلیۃ ھذا ۱۲۔

ترکیب

قولہ...... و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی بر سکون ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ الافعال جمع مکسر منصرف مجرور لفظا صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم لایجوز نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر الاقتصار مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر علی حرف جار مبنی بر سکون احد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف المفعولین تثنیہ مجرور بیا ماقبل مفتوح اسم مفعول غیر عامل بوجہ عدم اعتماد کیونکہ الف لام اسم موصول نہیں بلکہ

حرف تعریف ہے احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو الاقتصار مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر فاعل۔ ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ھما میں ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعولین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون ک حرف جار مبنی بر فتح اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف واحد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتان مقدر کا ثابتان تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم ان م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی مضمون مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعولین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون معا اس مقام پر بمعنی مجتمعین منصوب لفظا حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم ان مفعول مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر بہ میں با حرف جار مبنی بر کسر ھا ضمیر مجرور متصل باعتبار محل قریب مجرور مبنی بر ر راجع بسوئے موصوف مقدر شیٔ جار مجرور ملکر ظرف لغو اول اور باعتبار محل بعید مرفوع نائب فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون الحقیقۃ مفرد منصرف مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم مفعول اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اول اور ظرف لغو دوم سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت شیٔ موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو لا یجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور ظرف لغو موخر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مضمون مصدر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الثانی اسم منقوص مجرور تقدیرا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضاف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الی حرف جار مبنی بر سکون المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الاول غیر منصرف مجرور لفظا بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مضاف اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت مصدر موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ھو مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ اذ حرف تعلیل مبنی بر سکون معنی اسم مقصور مرفوع تقدیرا مضاف علمت زیدا فاضلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا علمت فضل زیدا اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مللۃ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی علمت افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم زیدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول فاضلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع

بسوئے زیدا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا علمت بمعنی عرفت فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم فضل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ علمت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح لو حرف شرط مبنی برسکون حذف فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب احد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے المفعولین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

کـ تحذف[۱] بعض اجزاء الکلمة الواحدة و اذا توسطت[۲] هذه الافعال بین مفعولیها او تاخرت عنهما جاز[۳] ابطال[۴] عملها مثل زید ظننت قائم و زیدا ظننت قائما وزید قائم ظننت وزیدا قائما ظننت فاعمالها و ابطالها حینئذ متساویان[۵] وقال بعضهم ان اعمالها اولیٰ علی[۶] تقدیر التوسط و ابطالها اولیٰ علی تقدیر[۷] التاخر

۱- **قوله تحذف بعض اجزاء الکلمة**...... یعنی اگر ان افعال کے ایک مفعول کو حذف کیا گیا تو یہ حذف انعدام معنی میں بعض اجزائے کلمہ کا حذف کی طرح ہوگا اور بعض اجزائے کلمہ کا حذف بایں طور کہ اس سے معنی منعدم ہوجائیں جائز نہیں تو نتیجہ نکلا کہ ان افعال کے ایک مفعول کا حذف جائز نہیں پس فلو حذف احدھما الخ صغریٰ قیاس کی جانب اشارہ ہے اور کبریٰ قیاس کل حذف بعض اجزاء الکلمة بحیث ینعدم المعنی عنده غیر جائز مطوی ہے اس تقریر سے یہ اعتراض دفع ہوگیا کہ ترخیم میں بعض اجزائے کلمہ کا حذف ہوتا ہے حالانکہ وہ جائز ہے اسی طرح یعد میں بھی واو حذف ہوگیا ہے کیونکہ وہ اصل میں یوعد تھا اور یہ حذف نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے تو مطلقا بعض اجزائے کلمہ کے حذف کو ناجائز قرار دینا درست نہیں اور کبریٰ کی کلیت باطل تو نتیجہ بھی باطل وجہ دفع یہ ہے کہ ہم نے بعض اجزائے کلمہ کے اس حذف کو ناجائز قرار دیا ہے جس سے معنی منعدم ہوجائیں بعض اجزائے کلمہ کے مطلقا حذف کو ناجائز نہیں کہا اور ترخیم وغیرہ میں چونکہ حذف سے معنی منعدم نہیں ہوتے لہذا یہ حذف ناجائز نہیں ہوا اور اس سے کبریٰ کی کلیت مجروح نہیں ہوئی بلکہ وہ صحیح ہے تو نتیجہ بھی صحیح ہے ۱۲۔

۲- **قوله و اذا توسطت الخ**...... اور جبکہ فعل و فاعل کے درمیان واقع ہوں جیسے ضرب اُحْسِبُ زیدیا اسم فاعل اور اسکے معمول کے درمیان جیسے لست بمکرم احسب زیدا یا ان کی خبر و اسم کے درمیان جیسے ان زیدا احسب قائم یا سوف اور

اس کے مدخول کے درمیان جیسے سوف احسب یقوم زید یا معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان جیسے جائنی زید احسب وعمرو تو ابطال عمل واجب ہوتا ہے اسی واسطے مصنف نے ابطال عمل کے جواز کو توسط مذکور اور تاخر مذکور کیساتھ مقید کیا۔

سوال: مصنف نے ابطال عمل کے جواز کی صورتوں کو ذکر کیا ابطال عمل کے وجوب یہ صور مذکورہ کا بیان کیوں نہیں کیا۔

جواب: ابطال عمل کے جواز کی صورتیں چونکہ بکثرت کلام عرب میں واقع ہوتی ہیں اس لئے بیان میں ان کی تخصیص کی گئی۔

۳- **قولہ جاز ابطال عملها**...... برتقدیر توسط یا تاخر ابطال عمل کو جائز قرار دیا جس سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ اعمال بھی جائز ہے وجہ ابطال یہ ہے کہ توسط یا تاخر سے عامل میں ضعف پیدا ہو گیا لہذا عمل باطل وجہ اعمال یہ کہ فعل عمل میں اصل ہے لہذا عمل صحیح تو ابطال واعمال دو اعتبار پر مبنی ہیں ابطال اعتبار ضعف پر اور اعمال اعتبار اصالت پر۔

٤- **قولہ ابطال عملها**...... عمل کا بطلان لفظا بھی ہوتا اور معنی بھی اور اس تقدیر پر یہ افعال بمعنی ظرف ہوتے ہیں پس زید قائم ظننت یا زید ظننت قائم بمعنی زید قائم فی ظنی ہو جاتے ہیں اور جملہ زید قائم کے واسطے محل اعراب نہیں ہوتا ۱۲۔

۵- **قولہ متساویان**...... وجہ تساوی وہی جو گزشتہ حاشیہ میں مذکور ہوئی کہ بلحاظ ضعف ابطال اور بلحاظ اصالت اعمال۔

٦- **قولہ علی تقدیر التوسط**...... وجہ اولویت یہ کہ فعل قلب کا توسط کی صورت میں ایک مفعول پر تقدم ہے جو جانب اعمال کو قوت دیتا ہے اصالت فی العمل کا اعتبار جواز عمل کے لئے مفید تھا اب اس کیساتھ یک مفعول پر تقدم کا اعتبار اور مل گیا تو مجموعہ اولویت کیلئے مفید ہوا۔

۷- **قولہ علی تقدیر التأخر**...... اس تقدیر پر ابطال کی وجہ اولویت یہ کہ ایک معمول سے تاخر موجب ضعف ہے جس کی وجہ سے ابطال جائز قرار پایا تو دونوں معمول سے تاخیر مزید ضعف کا باعث بنے گا جس سے جانب ابطال اولیٰ ہو جائے گی ۱۲۔

① ای حین اذا توسطت وتاخرت ۱۲۔

ترکیب

حذف فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حذف جو کہ حذف فعل مجہول مذکور کا مصدر ہے ک حرف جار مبنی بر فتح حذف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف بعض مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اجزاء جمع مکسر منصرف مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف الکلمۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الواحدۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ ہوا اجزا مضاف کا اجزا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا بعض مضاف کا بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حذف مضاف کا حذف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر یہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کان فعل ناقص اپنے اس اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ وا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح اذا ظرف زمان مبنی بر سکون متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم توسطت اور تاخرت دونوں کا منصوب محلا توسطت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب ها حرف تنبیہ مبنی بر سکون

ھٰذِہٖ اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ الافعال جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر فاعل بیــــن ظرف مکان معرب منصوب لفظا مضاف مفعولی مثنی مجرور بیاما قبل مفتوح مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعال مفعولی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا بیــن مضاف کا بیــن مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ موخر توسطت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور مفعول فیہ موخر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون تــاخــرت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ھٰذہ الافعال عن حرف جار مبنی بر سکون ھــمــا میں ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مفعولیھام حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور ملکر ظرف لغو تــاخــرت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے عطف سے ملکر شرط جــاز فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ابــطــال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف عــمــل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنابر مفعولیت مضاف الیہ مضاف ھــا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہ الافعــال، عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا ابطــال مضاف کا ابــطــال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل جــاز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف زید ظننت قائم اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح زیدا ظننت قائما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح زید قائم ظننت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح زید قائما ظــنــنــت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف علیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثــالــہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے افعال قلوب کا اپنے دونوں مفعول کے درمیان ہونا اور ان سے متاخر ہونا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا قائم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ظــنــنــت افعال قلوب سے ملغی عن العمل فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم ظــنــنــت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا زیدا بترکیب معلوم مفعول بہ اول مقدم ظننت بترکیب معلوم قائما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے زیدا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم ظننت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا زید بترکیب معلوم مبتدا قــائــم بترکیب معلوم خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ظــنــنــت بترکیب معلوم جملہ فعلیہ خبریہ ہوا زیدا بترکیب معلوم مفعول اول قــامــا بترکیب معلوم مفعول بہ دوم ظــنــنــت بترکیب معلوم فعل اپنے فاعل اور دونون مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فـــ فصیحہ مبنی بر فتح اعــمــال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ھــا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنی بنابر مفعولیت مبنی بر سکون راجع بسوئے ہٰذہ الافعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و

حرف عطف مبنی بر فتح ابطال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مبنی بر سکون راجع بسوئے ہذہ الا فعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف حین ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف اذ ظرف زمان مبنی بر سکون مقدر تنوین عوض من مضاف الیه توسطت وتاخرت اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ حین اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ معطوف علیہ اور معطوف اپنے مفعول فیہ سے ملکر مبتدا مستاویان تثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط محذوف اذا کان الامر کذلک اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب بعض مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھم میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات م علامت جمع مذکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح اعمال مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنی مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الا فعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ابطال مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الا فعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم اولیٰ اسم مقصور مرفوع تقدیرا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان علی حرف جار مبنی بر سکون تقدیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف التوسط مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اولیٰ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الیٰ اسم مقصور مرفوع تقدیرا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ابطالھا علی حرف جار مبنی بر سکون تقدیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف التاخر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اولیٰ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ منصوب تقدیرا قال فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

واذا زیدت الھمزہ فی اول علمت ورایت صارا متعدیین الیٰ ثلثة مفاعیل نحو اعلمت زیدا عمرا فاضلا واریت عمرا خالدا عالما ① فزید فیھما بسبب الھمزة مفعول آخر ② لان الھمزة للتصییر فمعنی

المثال الاول حملت زیدا علی ان یعلم عمرا فاضلا ومعنی المثال الثانی حملت عمرا علی ان یعلم خالدا عالما وذلک③ مخصوص بھذین الفعلین دون اخواتھم وھذا④ مسموع من العرب خلافا للاخفش

۱- **قوله واذا زیدت الھمزة**...... ہمزہ سے مراد ہمزہ استفہام نہیں بلکہ ہمزۂ باب افعال یعنی جب ان دونوں کو باب افعال سے لایا جائے تو متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے اور تضعیف عین سے یعنی باب تفعیل میں لیجانے سے متعدی بسہ مفعول نہیں ہوتے پس علمتک زیدا قائما نہ کہا جائے گا بلکہ دونوں مفعول کے مضمون کو مفعول بہ قرار دیکر کہیں گے علمتک انطلاق زید تو متعدی بدو مفعول ہی رہا۔

۲- **قوله مفعول**...... آخر ہمزہ کی وجہ سے جس مفعول کا اضافہ ہوا وضع طبعی کے اعتبار سے اس کو دونوں مفعول پر تقدم حاصل ہے کیونکہ باب افعال کی اس ہمزہ کے معنی جو تعدیہ کے واسطے لائی جاتی ہے کسی چیز کو فعل پر ابھارنا ہیں تو اعلمت زیدا عمروا فاضلا کے معنی ہوئے حملت زیدا علی ان یعلم عمرا فاضلا یعنی میں نے زید کو اس بات پر ابھارا کہ وہ عمرو کو فاضل یقین کرے پس زید محمول ہوا اور ان یعلم الخ محمول علیہ اور ذکر میں محمول کو محمول علیہ پر مقدم رکھتے ہیں اسلئے کہ محمول علیہ وہ معنی ہیں جو محمول کے ساتھ قائم ہوں اور محمول وہ ذات جس کیساتھ محمول علیہ قائم ہو اور عادت یوں جاری ہے کہ اولا ذات کو ذکر کرتے ہیں اور ثانیا اس معنی کو جو قائم بذات ہو جیسے مبتدا و خبر میں ذوالحال وحال میں موصوف وصفت میں یہ عادت معلوم ہے ۱۲۔

① ماضی مجہول ماخوذ از زیادۃ جو متعدی ہے ۱۲۔

② بمعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ کرنا ۱۲۔

③ ای از دیاد مفعول بسبب ہمزہ ۱۲۔

④ ای دخول الھمزہ فی الفعلین یعنی دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے۔ کیونکہ ابواب مزید میں کسی فعل کا نقل کرنا قیاسی نہیں بلکہ سماع پر موقوف ہے ۱۲۔

ترکیب

و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلا زیدت فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح الھمزة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل فی حرف جار مبنی بر سکون اول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف علمت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح رأیت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ اول مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو زیدت فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط صارا فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ناقص ا ضمیر مرفوع متصل بارزہ اسم مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے علمت اور رأیت متعدیین مثنی منصوب بیا ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں

هما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے اسم فعل ناقص ا حرف عماد مبنی برفتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون الی حرف جار مبنی برسکون ثلثة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا ممیز مضاف مفاعیل غیر منصرف جمع منتہی الجموع مجرور بنصب مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ متعدیین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر صارا فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف اعلمت زیدا عمرا فاضلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح اریت عمرا خالدا عالما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے بر تقدیر زیادت ہمزہ متعدی بسہ مفعول ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی اعلمت فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم زیدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول عمرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ثانی فاضلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے عمرا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ ثالث اعلمت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ازیت فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم عمرا بترکیب معلوم مفعول بہ اول خالدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ثانی عالما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے خالدا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ ثالث اریت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی برفتح زید فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب فی حرف جار مبنی برسکون هما میں ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے اعلمت اور اریت جار مجرور ملکر ظرف لغو اول جار با حرف مبنی برکسر سبب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الھمزة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم مفعول مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف آخر غیر منصرف مرفوع لفظا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر نائب فاعل ل حرف جار مبنی برکسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی برفتح موصول حرفی المھمزة مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم ل حرف جار مبنی برکسر التصییر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا موضوعة مقدر کا موضوعة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم ان اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو سوم زید فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور تینوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا ھا حرف تفصیل مبنی برفتح معنی اسم مقصور مرفوع تقدیرا مضاف المثال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الاول غیر منصرف مجرور لفظا بکسرہ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم

تفصیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا حملت زیدا
علی ان یعلم عمروا فاضلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ بتقدیر مضاف معنی معنی مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے ملکر
خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ منفصلہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی حملت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع
متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم زیدا بترکیب معلوم مفعول بہ علی جار مبنی بر سکون ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر
سکون یعلم فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے زیدا عمروا بترکیب معلوم مفعول بہ اول فاضلا بترکیب معلوم مفعول بہ دوم یعلم فعل اپنے فاعل اور
دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو حملت فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا واو حرف عطف مبنی بر فتح معنی اسم مقصور مرفوع تقدیرا مضاف المثال
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف الثانی اسم منقوص مجرور تقدیرا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے ملکر مبتدا حملت عمروا علی ان یعلم خالدا عالما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ بتقدیر مضاف معنی، معنی
مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی حملت معلوم بترکیب
عمروا بترکیب معلوم مفعول بہ علی ان یعلم خالدا عالما بترکیب معلوم جار مجرور ملکر ظرف لغو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف
لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا واو حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا ل حرف تبعید مبنی بر کسر ک
حرف خطاب مبنی بر فتح مخصوص مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب
فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا با حرف جار مبنی بر کسر ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذین اسم اشارہ مبنی بر کسر مجرور محلا موصوف
وغیرہ الفعلین مثنی مجرور یا ماقبل مفتوح صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظف لغو دون ظرف برائے استثنا
مضاف اخوات جمع مؤنث سالم مجرور لفظا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے
ھذین الفعلین م حرف عماد ا علامت تثنیہ اخوات مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا دون مضاف کا دون مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا
مسموع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح
راجع بسوئے مبتدا من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین العرب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر
ظرف لغو مسموع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا خلافا
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر بمعنی مخالفا اسم فاعل لام حرف جار مبنی بر کسر الاخفش غیر منصرف مجرور لفظا بکسرہ بوجہ دخول
الف لام جار مجرور ملکر ظرف لغو خلافا اپنے ظرف لغو سے ملکر حال اقول ھذا مقدر جس میں اقول فعل مضارع معروف مرفوع لفظا
صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلا مبنی بر سکون ذوالحال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ھذا میں ھا
حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ مبنی بر سکون منصوب محلا مقولہ اقول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

فانہ[1] اجاز زیادۃ الھمزۃ فی جمیع[2] ھٰذہ الافعال قیاسا علی علمت و ازیت نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدت وازعمت زیدا عمرا فاضلا وانباء[3] ونباء واخبر وخبر ایضا تتعدی الی ثلثۃ[4] مفاعیل اعلم انہ لا یجوز[5] حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثۃ

۱ – **قولہ فانہ اجاز زیادۃ الھمزۃ**...... اخفش نے کہا کہ علمت اور رایت کی طرح باقی افعال قلوب پر ہمزہ کی زیادت جائز ہے یعنی جیسے علمت اور رایت باب افعال کی طرف منقول ہوتے ہیں دوسرے افعال قلوب جیسے ظننت و حسبت وغیرہ کی نقل بھی جائز ہے اخفش نے باقی ماندہ افعال قلوب کو علمت اور رأیت پر حکم نقل میں اقیاس کیا قیاس کیلئے علت مشترکہ ضروری ہے جو یہاں پر متعدی بدو مفعول ہونا ہے یہ علت دونوں میں پائی جاتی ہے جس طرح علمت ورایت متعدی بدو مفعول ہیں اسی طرح ظننت وحسبت وزعمت وخلت ووجدت بھی متعدی بدو مفعول ہیں لہذا ان پر بھی ہمزہ کی زیادت جائز ہوئی اور ان کو بھی باب افعال میں لیجا کر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز قرار پایا لیکن یہ صحیح نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ ہر فعل غیر قلبی متعدی بدو مفعول پر ہمزہ کی زیادت جائز ہو جائے اور اس کو باب افعال میں لے جا کر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز ہو کیونکہ علت قیاس جو متعدی بدو مفعول ہونا ہے یہاں پر متحقق ہو رہی ہے پس کسوت اور جعلت کو باب افعال میں لیجا کر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز قرار پائے گا حالانکہ یہ بالاتفاق روا نہیں تو معلوم ہوا کہ ہمزہ کی زیادت قیاسی نہیں ہے بلکہ سماعی ہے اور وہ صرف علمت اور رایت میں مسموع ہوئی ہے لہذا انہیں پر مقصور رہے گی ۱۲۔

۲ – **قولہ فی جمیع ھٰذہ الافعال**...... اس جمیع سے مراد علمت اور رایت کے ماسوا افعال ہیں ورنہ قیاسا علی علمت ورایت کہنا درست نہ ہوگا کہ قیاس الشی علی نفسہ کو مستلزم ہے جو جائز نہیں۔

۳ – **قولہ انباء ونباء واخبر وخبر**...... یہ چاروں فعل متعدی بدو مفعول ہیں مفعول اول کی طرف بنفسہ متعدی ہوتے ہیں اور مفعول دوم کی طرف بواسطہ حرف جر جیسے آیت کریمہ انبئونی باسماء ھؤلاء لیکن ان میں اعلام کے معنی پائے جاتے ہیں کہ انباء بالشی یا اخبار بالشی کے معنی اعلام بالشی ہیں نظر برآں بعض استعمالات میں ان کو اعلم کیساتھ ملحق کر کے متعدی بسہ مفعول استعمال کیا جاتا ہے مصنف کے قول ایضا متعدی الی ثلثۃ مفاعیل سے اسی جانب اشارہ مقصود ہے۔

٤ – **قولہ الی ثلثۃ مفاعیل**...... چنانچہ کہا جاتا ہے انبات زیدا عمرا فاضلا اسی طرح نباء اخبر خبر میں یہ چاروں افعال اپنے وضعی معنی کے اعتبار سے متعدی بسہ مفعول نہیں بلکہ معنی اعلام کو متضمن ہونے کے اعتبار سے اعلم کے ساتھ ملحق ہو کر متعدی بسہ مفعول

استعمال کیے جاتے ہیں کما مر اور احدث چونکہ معنی اعلام کو متضمن نہیں لہذا متعدی بسہ مفعول استعمال نہیں کیا جاتا یہ بات نہیں کہ افعال مذکورہ قبل زیادت ہمزہ اور قبل تضعیف متعدی بدو مفعول تھے اور بعد زیادت ہمزہ اور بعد تضعیف متعدی بسہ مفعول ہو گئے کیونکہ خبر اگرچہ بمعنی علم ہے مگر متعدی بیک مفعول اور نبا بمعنی ارتفع لازم ہے بمعنی علم نہیں اور سیبویہ نے صرف انبأ کو اعلم کا ملحق قرار دیا ہے دیگر نحویوں نے چاروں کو بلکہ حدث کا اضافہ کیا شیخ الاسلام نے فرمایا کہ کلام عرب میں یہ پانچوں معروف ہو کر متعدی بسہ مفعول صریح نہیں پائے جاتے بلکہ مجہول ہو کر متعدی بسہ مفعول ملتے ہیں جن میں ایک قائم مقام فاعل ہوتا ہے جیسے نبئت زرعة والسفاهة كاسمها يهدى الى غرائب الاشعار اس میں تاء نائب فاعل یہی مفعول اول ہے اور زرعة مفول ثانی اور جملہ یھدی مفعول ثالث اور والسفاهة كاسمها جملہ معترضہ ہے شاعر اس شعر میں زرعة کی مذمت پر تعریض کرتا ہے جو اشعار میں اس پر سب و شتم کرتا تھا اور جیسے انبئت قيسا ولم ابله كما زعموا خير اهل اليمن اسمیں بھی تا نائب فاعل مفعول اول ہے اور قیسا مفعول ثانی اور خیرا اهل اليمن مفعول ثالث اور ابل بلو بمعنی تجربہ سے ماخذ ہے اور کما زعموا مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے ای بلوا كالبلو الذى زعموه اور جیسے وما عليك اذا اخبرتنى دنفا وغاب بعلک يوما ان تعودينى اس میں بھی تا نائب فاعل مفعول اول ہے اور یائے متکلم مفعول ثانی اور دانفا مفعول ثالث اور ان تعودینی بتقدیر فی ہے جو ظرف مستقر ہے اس کا جس کا علیک ظرف مستقر ہے اور جیسے وخبرت سوداء الغميم مريضة فاقبلو من اهلى بمصر اعودها اسمیں بھی تا نائب فاعل مفعول اول ہے اور سوداء الغمیم مفعول ثانی اور مریضة مفعول ثالث سوداء ایک عورت کا لقب ہے جو بلا دغطفان میں مقام غمیم پر اترا کرتی تھی اور نام لیلیٰ تھا بمصر باعتبار متعلق اهلی سے حال ہے ای اهلی کائنین بمصر ای فی مصر اور اقبلت افعال مقاربہ سے ہے تا اس کا اسم اور اعودھا اسکی خبر ہے اور جیسے او منعتم ما تسئلون فمن حدثموه له علينا الولاء اس میں بھی تا نائب فاعل مفعول اول ہے اور ھا مفعول ثانی اور له الولاء جملہ مفعول ثالث اور علینا اسی کا ظرف مستقر ہے جس کا له ظرف مستقر ہے۔

۵- **قوله لا يجوز حذف الخ**...... اب متعدی بسہ مفعول افعال کا حکم بیان کرتے ہیں کہ ان کے مفعول اول کو حذف کر کے مفعول ثانی وثالث پر اکتفا جائز نہیں۔

س- کافیہ اور اسکی شروح اور نحو کی دیگر کتب معتبرہ کی عبارات سے مستفاد ہوتا ہے کہ مفعول اول کا حذف جائز ہے چنانچہ کافیہ کی وہ عبارت یہ ہے وهذه مفعولها الاول كمفعولى باب اغطيت یعنی افعال متعدی بسہ مفعول کا مفعول اول باب اعطیت کے ہر دو مفعول کی طرح ہے کہ اول کا حذف بدون ثانی اور ثانی کا حذف بدون اول جائز ہے تو افعال متعدی بسہ مفعول کے مفعول کا حذف بھی جائز ہوا اور مصنف کے اس قول میں عدم جواز پر تنصیص ہے تو دونوں قول میں توفیق کس طرح ہوگی؟

جواب: ان افعال کے مفعول اول کو حذف کرنے میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک جائز ہے اسی کو کافیہ اور اس کی شروح میں اختیار کیا گیا اور یہی مسلک مبرد اور ابن کیسان کا ہے ابن مالک نے اسی کو ترجیح دی جرمی کے نزدیک جائز نہیں اسی کو ابن القواس نے اختیار کیا اسی کو شارح نے یہاں پر بیان کیا ہے تفصیل یہ ہے کہ افعال متعدی بسہ مفعول کے مفاعیل کو حذف کرنے میں چار مذہب ہیں۔ ایک یہ کہ اول مفعول کا حذف جائز ہے بشرط ذکر ثانی وثالث اور ثانی وثالث کا حذف جائز ہے بشرط ذکر اول کیونکہ پہلی صورت میں بوجہ ذکر

معلم بہ جو مفعول ثانی وثالث ہے کلام فائدہ سے خالی نہیں ہوتا اور دوسری صورت میں بوجہ ذکر معلم جو مفعول اول ہے یہ مذہب جمہور ہے انہیں میں ابن کیسان اور مبرد ہیں اور اس کو ابن مالک نے ترجیح دی ہے۔۲...... یہ کہ نہ اول کا حذف جائز نہ اخیرین کا بلکہ تینوں کا ذکر واجب ہے اسلئے کہ مفعول اول مانند فاعل ہے اور فاعل کا حذف جائز نہیں تو اسکا بھی جائز نہیں اور اخیرین باب علمت کے مفعولین کی طرح ہیں اور ان کا حذف جائز نہیں تو اخیرین کا بھی جائز نہیں یہ مذہب سیبویہ ہے ابن الباذش وابن طاھر وابن خروف وابن عصفور نے بھی اسی کو اختیار کیا۔۳...... یہ کہ اول کا حذف جائز ہے بشرطیکہ اخیرین مذکور ہوں اور اخیرین کا حذف مع ذکر اول جائز نہیں اور نہ تینوں کا حذف جائز اور نہ اول اور اخیرین میں سے ایک کا حذف جائز اور نہ صرف اخیرین میں سے ایک کا حذف جائز یہ مذہب شلوبین کا ہے۔۴ یہ کہ اول کا حذف جائز نہیں صرف اخیرین کا حذف جائز ہے کیونکہ یہ علمت کے مفعولین کی طرح ہیں اور علمت کے مفعولین کا حذف جائز ہے اور اول کا اسلئے جائز نہیں کہ وہ فاعل کے حکم میں ہے یہ جرمی کا مذہب ہے ابن القواس نے اسی کو اختیار کیا مخفی نہ رہے کہ یہ اختلاف بروقت عدم قرینہ ہے اور اگر قرینہ قائم ہو تو تینوں کا حذف بھی جائز ہے اور بعض کا بھی جیسے سوال کیا اعلمت زیدا عمرا قائما تو جواب میں صرف اعلمت کہنا درست ہے کہ یہاں پر حذف مفاعیل پر قرینہ ہے وہ یہ کہ تینوں سوال میں مذکور ہیں اسی طرح صرف اعلمت زیدا کہنا درست ہے اسی طرح اعلمت زید اعمرا اسی طرح اعلمت عمرا قائما اسی طرح اعلمت قائما وغیرہ همع الهوامع مع الایضاح۔

ترکیب

فا حرف تعلیل مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ۃ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الاخفش اجاز فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان زیادۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف الھمزۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت یا منصوب معنی بنا بر مفعولیت کیونکہ زیادۃ لازم اور متعدی دونوں آتا ہے فی حرف جار مبنی بر سکون جمیع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف الافعال جمع مکسر منصرف مجرور لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو زیادۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مفعول بہ قیاسا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر علی حرف جار مبنی بر سکون اعلمت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ وحرف عطف مبنی بر فتح اریت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو قیاسا مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر مفعول لہ اجاز فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف اظننت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا بتقدیر زیدا عمرا فاضلا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح احسبت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف بتقدیر زیدا عمرا فاضلا و حرف عطف مبنی بر فتح اخلت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا بر تقدیر از یدا عمرا فاضلا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح او جدت اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا بتقدیر زیدا عمرا فاضلا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ازعمت زیدا عمرا فاضلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال بترکیب معلوم مضاف ہ ضمیر مجرور متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ہمزہ کا زیادہ ہونا ان تمام افعال میں مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ان سب کی ترکیب سابق کی طرح کی جائے و حرف عطف مبنی بر فتح انبأ اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح نبأ اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح اخبر اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح خبر اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مبتدا تتعدی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الی حرف جار مبنی بر سکون ثلثۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیز مضاف مفاعیل غیر منصرف مجرور بفتحہ تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو تتعدی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ایضا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق آض مقدر فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے تعدیہ بسہ مفعول آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا اعلم فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انت پوشیدہ جسمیں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ہٗ ضمیر منصوب متصل ضمیر شان اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مابعد یعنی حذف المفعول الاول لا یجوز نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب حذف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف الاول غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین المفاعیل غیر منصرف مجرور بکسرہ بوجہ دخول الف لام موصوف الثلثۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت حذف مضاف الیہ سے ملکر فاعل لا یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلاً اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

لٰکن یجوز حذف المفعولین الاخیرین معا ولا یجوز حذف احدهما بدون الأخر كما مر

الاول من العوامل القیاسیة الفعل

امـا القیـاسیة فسبعة عوامـل الاول منهـا الفعل مطلقا سواء کان لازما او متعدیا ماضیا کان او مضارعا امرا کان اونهیا کل فعل

۱- **قوله لکن یجوز**...... کیونکہ یہ دونوں مفعول علمت کے مفعولین کی طرح ہیں اور علمت کے مفعولین کا حذف معاجائز ہے کما مرتوان کا بھی جائز اور ایک کا حذف بغیر دیگر جائز نہیں جیسے علمت کے مفعولین میں جائز نہیں ہے۔

۲- **قوله اما القیاسیة**...... مصنف عوامل سماعیہ کے بیان سے فارغ ہو کر یہاں سے عوامل قیاسیہ کا بیان شروع کرتے ہیں چونکہ قیاسیہ قلیل ہیں اور سماعیہ کثیر اور قلیل از روئے مرتبہ کثیر سے مادون ہوتا ہے اس لئے عوامل قیاسیہ کو سماعیہ سے بیان میں مؤخر کردیا عامل قیاسی وہ ہے جس کی تعیین بوجہ کثرت بجز مفہوم کلی نہ ہو جیسے نصر ضرب سمع فتح وغیرہ بیشمار ہیں ان کی تعیین مفہوم کلی سے ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس سے مفہوم ہوتا ہو اسی طرح دیگر عوامل قیاسیہ کی تعیین مفہوم کلی سے ہوتی ہے ۱۲۔

۳- **قوله الاول**...... دیگر عوامل قیاسیہ کی نسبت فعل چونکہ قوی العمل ہے اس لئے سب پر مقدم ذکر کیا گیا اور دیگر عوامل قیاسیہ کی نسبت فعل کو افعال قلوب کے ساتھ مناسبت ہے کہ وہ بھی فعل ہیں اور نصب دینے میں فعل متعدی کے ساتھ شریک نظر برآں فعل کو افعال قلوب کے بعد بیان کیا ۱۲۔

۴- **قوله الفعل**...... فعل وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرنے کیلئے موضوع ہو اور اس سے تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ مفہوم ہو اسکی چار قسم ہیں جن کی تفصیل شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قوله ماضیا کان الخ سے فرمائی ہے۔

۵- **قوله لازما الخ**...... لازم وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے مفعول بہ تک نہ پہونچے جیسے جلس زید میں جلس لازم ہے کہ فاعل پر تمام ہو جاتا ہے اور ضرب بکر عمرا میں ضرب فعل متعدی ہے کہ فاعل سے متجاوز ہو کر مفعول بہ تک پہونچتا ہے ۱۲۔

۶- **قوله ماضیا**...... ماضی وہ فعل ہے جو کسی امر کے زمانہ گزشتہ میں موجود ہونے پر دلالت کرے جیسے نصر کہ یہ زمانہ گزشتہ میں نصرۃ کے موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے مضارع وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا آئندہ میں کسی امر کے حدوث پر دلالت کرے یہ تعریف ان نحویوں کے نزدیک ہے جو مضارع کو حال اور استقبال میں مشترک قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حال اور استقبال میں سے ہر ایک پر اس کی دلالت وضعی ہے زجاج کے نزدیک مضارع استقبال کیلئے موضوع ہے اور حال میں اس کا استعمال مجاز ہے اور ابن طراوہ کے نزدیک برعکس اور امر وہ فعل ہے جو فاعل سے طلب فعل پر خود دلالت کرے یا بواسطہ لام یہ تعریف امر حاضر اور غائب ومجہول سب کو شامل ہے حاضر طلب پر خود دلالت کرتا ہے اور غائب ومجہول بواسطہ لام اور اصطلاح نحاۃ میں سب حقیقتاً امر ہیں کما فی المطول اور نہی وہ فعل ہے جو فاعل سے طلب ترک پر بواسطہ لا دلالت کرے۔

۷۔ **قولہ کل فعل**...... اس سے وہ فعل مستثنیٰ ہے جوزیادہ ہو کہ عمل نہ کرے جیسے ان من افضلھم کان زیدا میں کان زائدہ ہے اور عامل نہیں اور وہ فعل بھی مستثنیٰ ہے جس کیساتھ مـــا کافہ ہو کہ وہ بھی عمل نہیں کرتا جیسے طالما اور قلما اور ایسا فعل فعل پر داخل ہوتا ہے جیسے طالما یفعل کذا اور قلما یعمل کذا اور بعض کے نزدیک یہ ما مصدریہ ہے اور مابعد کیساتھ بتاویل مصدر تو طال اور قل دونوں عامل ہیں کہ موصول حرفی اپنے مابعد سے ملکر فاعل مرفوع محلا ہے ۱۲۔

ترکیب

لـکـن حرف عطف مبنی بر فتح یـجـوز فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر حـذف مفرد متصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف المفعولین مثنیٰ مجرور بیاما قبل مفتوح منصوب معنی بنا بر مفعولیت موصوف الاخیرین مثنیٰ مجرور بیاما قبل مفتوح منصوب معنی بنا بر مفعولیت صفت مشبہ صیغہ تثنیہ مذکر اس میں هـما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ معا اسم ظرف زمان معرب منصوب لفظا مفعول فیہ حذف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح لا یجوز نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حـــذف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف احـــد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف هـما میں ھـا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المفعولین الاخیرین م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون بـا حرف جار مبنی بر کسر دو ن مضاف الآخـر غیر منصرف مجرور لفظا بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر المفعول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر الـمفعول کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ دون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو حذف مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر فاعل لا یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ک حرف جار مبنی بر فتح مـا اسم موصول مبنی بر سکون مـر فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مر فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھــو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر ھـــذا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ھذا ترکیب معلوم مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا کـمـا کو ظرف لغو قرار دینا درست نہیں زیـنـی ذادہ امـا القیاسیۃ الخ اما حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوما القیاسیۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں ھـی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الـعوامل اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا فا جزائیہ مبنی بر فتح سبعۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ممیز مضاف عـوامل غیر منصرف مجرور بفتحہ تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی

خبر ہے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا الاول غیر منصرف مرفوع لفظا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر العامل اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا الفعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ذوالحال مطلقاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا سواء مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر مقدم کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل لازما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون متعدیا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا ماضیا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان جو لفظا موخر ہے اور رتبۃً مقدم اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون مضارعا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر مبتدائے مؤخر سواء مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر مقدم محذوف مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم محذوف سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا امرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون نہیا مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر مبتدائے موخر سواء بترکیب معلوم خبر مقدم مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا کل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف فعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا یرفع فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الفاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

الاول من العوامل القیاسیة الفعل

یرفع[1] الفاعل نحو قام زید وضرب زید واما اذا کان متعدیا فینصب المفعول[2] ایضا مثل ضرب زید عمرا ولا یجوز[3] تقدیم الفاعل علی الفعل بخلاف المفعول فان تقدیمه[4] علیه جائز ولا یجوز[5] حذف الفاعل بخلاف المفعول فان[6] حذفه جائز نحو ضرب زید والثانی المصدر[7]

۱- **قوله یرفع الفاعل** ......یعنی ہر فعل فاعل کو رفع کرتا ہے لفظا جیسے قام زید وضرب بکر یا تقدیرا جیسے ضرب موسیٰ یا محلا معرب میں جیسے کفی باللہ کہ اس میں اسم جلالت لفظا مجرور ہے اور بنا بر فاعلیت محلا مرفوع یا مبنی میں جیسے قام ھذا یہ ان نحویوں کے نزدیک جو اعراب محلی کو مبنی کے ساتھ مخصوص قرار نہیں دیتے یہی قول اکثر ہے اور جو مخصوص قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک کفی باللہ میں اسم جلالت کو مجرور لفظا اور مرفوع تقدیرا کہیں گے کذا فی حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد دوم صفحہ ۳۰ اور بعض نحوی ایسے مقام پر مرفوع معنی کہتے ہیں جیسے شارح نے مصدر کے بیان میں فرمایا مرفوع معنی لانہ فاعل ہم نے ترکیب میں اکثر یہی اختیار کیا ہے تاکہ کتاب کے مطابق رہے اور ابتدائے کتاب میں کہیں کہیں قول اول کے مطابق ترکیب کردی ہے اور فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل کی اسناد ہو ۱۲۔

۲- **قوله المفعول الخ** ...... اس سے مراد مفعول بہ ہے کیونکہ بروقت بیان تعدی یہی متبادر ہوتا ہے بایں وجہ کہ مفعول بہ کے ماسوا مفاعیل لازم اور متعدی دونوں کو عام ہیں پھر لفظ مفعول سے مفعول بہ بلا واسطہ حرف جر متبادر ہوتا ہے کیونکہ مفعول بہ بواسطہ حرف جر بھی فعل متعدی کے ساتھ مخصوص نہیں اس لئے کہ ہر جار مجرور جو فعل سے متعلق ہو اس کا مجرور مفعول بہ بواسطہ حرف جر محلا منصوب ہوتا ہے جیسے مررت بزید میں زید کہ مجرور لفظا اور مفعول بہ غیر صریح منصوب محلا کہلاتا ہے اگرچہ مررت فعل لازم ہے اور مفعول بہ غیر صریح وہ اسم ہے جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضربت زیدا ۱۲۔

۳- **قوله ولا یجوز تقدیم الفاعل الخ** ......اسی واسطے زمخشری پر طعن و تشنیع کی گئی کہ اس نے آیت کریمہ کل اولئک کان عنه مسئولا میں عنه کو مسئولا کا نائب فاعل کہہ دیا اور وہ مسئولا پر مقدم ہے جس طرح فاعل کی تقدیم جائز نہیں اسی طرح نائب فاعل کی مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمخشری کا قول مذکور کوفیہ کے مسلک پر مبنی ہے اور ان کے نزدیک فاعل کی تقدیم بھی جائز ہے ۱۲۔

۴- **قوله فان تقدیمه الخ** ......بلکہ بعض صورتوں میں مفعول کی تقدیم واجب ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ

مفعول بہ معنی استفہام یا شرط کو متضمن ہونے کے باعث صدارت کا مقتضی ہو جیسے من ضربت اور من تکرم یکرمک اور اس مفعول بہ کی بھی تقدیم واجب ہے جو اما اور اس کی فا کے درمیان واقع ہو جیسے و اما اللیتیم فلا تقھر اور بعض صورتوں میں مفعول بہ کی تقدیم ممتنع ہوتی ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کا عامل با نون تاکید ہو جیسے اضربن زیدا۔

۵- **قولہ لا یجوز حذف الفاعل الخ** ...... اس لئے کہ فاعل عمدہ یعنی مسند الیہ ہے اور حذف مسند الیہ روا نہیں کیونکہ مسند الیہ حذف ہونے کے بعد صرف مسند رہ جائے گا اور صرف مسند سے کلام وجود میں نہیں آتا فتامل۔

۶- **قولہ فان حذفہ الخ** ...... اس لئے کہ مفعول بہ فضلہ یعنی زائد ہوتا ہے کہ کلام کا وجود اس پر موقوف نہیں ہوتا تو کلام اس کو حذف کرنے کے بعد بھی موجود ہو جائے گا ۱۲۔

۷- **قولہ المصدر الخ** ...... چونکہ مصدر اعلال میں فعل کی فرع ہے کہ اگر فعل میں اعلال ہوتا ہے تو مصدر میں بھی اور فعل میں نہیں ہوتا تو مصدر میں بھی نہیں ہوتا جیسے قام میں اعلال ہوا تو اس کے مصدر قوام میں بھی ہوا کہ قیام ہو گیا اور قاوم میں اعلال نہیں ہوا تو اس کے مصدر قوام میں بھی نہیں کیا گیا حالانکہ تحرک واو اور انفتاح ماقبل جو موجب اعلال تھا یہاں پر بھی موجود ہے نیز مصدر فعل کو لازم ہے اور لازم تابع ہوتا ہے اور ملزم متبوع نظر بر آں مصدر کو ذکر میں فعل سے مؤخر کر دیا کہ فرع اصل سے اور تابع متبوع سے مؤخر ہوا کرتے ہیں ۱۲۔

① تقدیم فاعل کا عدم جواز مسلک جمہور ہے کسائی کے نزدیک باب تنازع میں حذف فاعل جائز ہے۔

ترکیب

نحو ...... مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف قام زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ضرب زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ہر فعل کا فاعل کو رفع دینا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی قام فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ضرب فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح اما حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوما اذا ظرف زمان مبنی بر سکون منصوب محلا مضاف کان فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کل فعل متعدیا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم فا جزائیہ مبنی بر فتح ینصب فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مفعول مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر بہ حرف جار مبنی بر کسرہ ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع

باعتبار محل بعید نائب فاعل جار مجرور ملکر ظرف لغواور نائب فاعل اسم مفعول اپنے ظرف لغواور نائب فاعل سے ملکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مفعول بہ ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ایضا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کل فعل آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ضرب زید عمروا اسم مقصور حکما مجرور تقدیراً مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع فعل متعدی کا مفعول بہ کونصب دینا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی بترکیب معلوم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح لا یجوز نفی فعل مضارع معروف مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب تقدیم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت علیٰ حرف جار مبنی بر سکون الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر خلاف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ خلاف مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل لا یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا فا حرف تعلیل مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح تقدیم مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعول علیٰ حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے الفعل جار مجرور ملکر ظرف لغو تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر اسم جائز مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح لا یجوز نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر حذف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت حذف مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر خلاف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت خلاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل لا یجوز فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا فا حرف تعلیل مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح حذف مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر

مفعولیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم جائز مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف ضرب زید اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال بترکیب معلوم مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حذف مفعول کا جائز ہونا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ضرب فعل ماضی معرف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل عمرا مثلاً بترکیب معلوم مفعول بہ محذوف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا الثانی اسم منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف مقدر العامل کی موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا المصدر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

و ھو اسم[۱] حدث[۲] اشتق منہ الفعل وانما سمی مصدرا لصدور الفعل عنہ فیکون محلا[۳] لہ قال البصریون[۴] ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلالہ[۵] بنفسہ وعدم[۶] احتیاجہ الی الفعل بخلاف الفعل فانہ غیر مستقل بنفسہ ومحتاج[۷] الی الاسم وقال الکوفیون[۸] ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

۱- **قولہ اسم حدث الخ** ...... حدث سے مراد وہ معنی جو بطور تجدد غیر کے ساتھ قائم ہوں خواہ غیر سے ان کا صدور ہو جیسے ضرب ومشی یا غیر سے ان کا صدر نہ ہو جیسے طول وقصر ۱۲۔

۲- **قولہ اشتق منہ الفعل الخ** ...... استقاق لغت میں بمعنی استخراج ہے اور اصطلاح میں اس کے معنی یہ ہیں دو لفظ کا تمام حروف اصلیہ میں مشترک ہونا یا اکثر میں اگر تمام حروف اصلیہ میں اشتراک کیساتھ ترتیب میں بھی اشتراک ہے جیسے ضرب اور ضرب تو اسکو اشتقاق صغیر کہتے ہیں اور اگر ترتیب میں اشتراک نہیں جیسے جبذ اور جذب میں تو اس کو اشتقاق کبیر کہتے ہیں اور اگر اشتراک اکثر حروف اصلیہ میں ہے اور باقی مخرج میں متقارب ہیں جیسے نعق اور نھق تو یہ اشتقاق اکبر کہلاتا ہے کما فی جامع الغموض نحویوں کے نزدیک مصدر میں دو باتیں معتبر ہیں ایک تو یہی کہ اس سے فعل مشتق ہو دوسری یہ کہ فعل کی تاکید واقع ہو سکے یا اس کی نوع کا بیان یا اس کے عدد کا بیان تو جس میں یہ دونوں باتیں مفقود ہوں جیسے عالمیۃ اوقادریۃ کہ نہ ان سے فعل مشتق ہوتا ہے نہ کلام عرب میں مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں یا اس سے فعل مشتق نہ ہو جیسے ویحالہ اور ویلالہ کہ یہ دونوں مفعول مطلق تو واقع ہوتے ہیں مگر

ان سے فعل مشتق نہیں ہوتا تو اصطلاح نحات میں یہ دونوں مصدر نہیں کما فی محرف آفندی ۱۲۔

۳- **قولہ البصریون الخ** ...... بصری بالکسر کی جمع ہے اور وہ بصرۃ کی طرف منسوب ہے جو ایک شہر کا نام ہے جس کو خلافت فاروقی میں عتبۃ بن غزوان نے ۱۷ھ میں بنایا اور ۱۸ھ میں آباد کیا تھا اس کو قبۃ الاسلام خزانۃ العرب بھی کہتے ہیں مشہور ولیہ رابعہ نامی رضی اللہ عنہا اسی مقام کی تھیں اس کی زمین پر کبھی بت پرستی نہیں ہوئی اس کو بصیرۃ تصغیر اور تدمر اور موتکفہ بھی کہتے ہیں کیونکہ زمانہ سابق میں یہ بستی الٹ دی گئی تھی شرح النووی قیاسا بھری بالفتح ہونا چاہیئے تھا مگر بـــا کو کسرہ دیدیا تا کہ اس بصری سے ممتاز رہے جو بصر بمعنی ملک حجاز کی طرف منسوب ہے کما فی شرح الکافیۃ لشھاب العین الدولت آبادی اور بعض نے کہا کہ بصرۃ بمعنی سنگ مرمر کی طرف منسوب بصری سے ممتاز کرنے کیلئے کسرہ دیا گیا کمافی جامع الغموض اور بعض نے کہا کہ بصــرۃ میں بـا پر تینوں حرکتیں ہیں مگر فتحہ افصح اور منسوب میں ضمہ مسموع نہیں ہوا تا کہ بصــری کے منسوب سے ملتبس نہ ہو جائے اور تحقیق یہ ہے کہ بصــرۃ کے منسوب بصــری میں بھی تینوں حرکتیں مسموع ہیں حاشیۃ الامیر علی مغنی اللبیب ۱۲۔ خلیل وسیبویہ یونس واخفش اور ان کے متبعین نحات بصر میں سے ہیں۔

۴- **قولہ لاستقلالہ بنفسہ الخ** ...... نحات بصریہ نے مصدر کی اصالت پر چار دلائل پیش کئے ہیں چونکہ کتاب میں مذکور دلیل مطلقا مصدر کی اصالت پر دلالت کرتی ہے نظر برآں شارح نے اسکو اختیار فرمایا اس دلیل کا حاصل یہ ہے کہ اسم اپنے معنی کے افادہ میں مستقل بنفسہ ہے کہ فعل کیطرف محتاج نہیں بخلاف فعل کہ وہ اپنے معنی کے افادہ میں اسم کی طرف محتاج ہے پس اسم مستغنی ہوا اور فعل غیر مستغنی اور مستغنی اصل ہوتا ہے غیر مستغنی کیلئے تو اسم اصل ہوا اور فعل فرع دلیل دوم مصدر کا مفہوم ایک چیز ہے اور وہ حدث ہے اور مفہوم فعل تین چیزیں حدث زمان فاعل اور ایک تین کیلئے اصل ہوتا ہے تو مصدر فعل کیلئے اصل ہوا دلیل سوم اگر مصدر فعل سے مشتق ہوتا تو اس کیلئے مدلول میں بہ نسبت فعل زیادت ہوتی کہ مشتق منہ کے مدلول پر مشتق کا مدلول زیادہ ہوا کرتا ہے حالانکہ مصدر کا مدلول صرف ایک حدث ہے اور فعل کا مدلول تین چیزیں اور ایک تین سے کم ہوتا ہے نہ زائد تو مصدر فعل سے مشتق نہ ہوا دلیل چہارم ہر فعل کے مصدر کی مثال ایک مثال ہوتی ہے اور ہر مصدر کے فعل کی بہت سی مثالیں تو مصدر بمنزلہ زر ہے اور فعل بمنزلہ زیورات مختلفہ پس جس طرح زر اصل ہے اور زیورات مختلفہ فرع اسی طرح مصدر اصل اور فعل فرع اور جب مصدر فعل کی اصل قرار پایا تو باقی مستقات جیسے اسم فاعل اسم مفعول وغیرہ کی بھی اصل ہوا ۱۲۔

۵- **قولہ وعدم احتیاجہ الی لفعل الخ** ...... یہ استقلالہ بنفسہ کیلئے عطف تفسیری ہے ۱۲۔

۶- **قولہ ومحتاج الی الاسم الخ** ...... یہ غیر مستقل بنفسہ کیلئے عطف تفسیری ہے۔

۷- **قولہ الکوفیون الخ** ...... اس سے مراد مبرد، کسائی، فرا، ثعلب اور ان کے متبعین ہیں ۱۲۔

① اور جب مصدر محل فعل ہوا تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولیٰ ہوگا ۱۲

ترکیب

و ...... حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ہو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الصدر اسم مفرد منصرف

صحیح مرفوع لفظا مضاف حدث مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف اشتق فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب من حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف جار مجرور ملکر ظرف لغو الفعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل اشتق فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح ما کافۃ مبنی بر سکون سمی فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم حدث الخ مصدرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ل حرف جار مبنی بر کسر صدور مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف الفعل مفرد منصوف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت عن حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم حدث الخ جار مجرور ملکر ظرف لغو صدور مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو سمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح یکون فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم حدث الخ محلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا خبر ل حرف جار مبنی بر کسرہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل جار مجرور ملکر ظرف لغو یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اذا صدر الفعل عنہ اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا قال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب البصریون جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں ھم پوشیدہ جسمیں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر النحاۃ م علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر فاعل ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح المصدر مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الفعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم ان اصل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح فرع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ل حرف جار مبنی بر کسر استقلال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر خلاف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت خلاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا ترکیب معلوم اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر با حرف جار مبنی بر کسر نفس مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر نفس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو استقلال مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح عدم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظ مصدر مضاف احتیاج مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر الیٰ حرف جار مبنی بر سکون الفعل مفرد منصرف صحیح

مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو احتیاج مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مضاف الیہ عدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر نسبت سے متعلق ہوا جو اِنَّ کے اسم اور خبر اول کے درمیان ہے اِنَّ اپنے اسم و خبر اور متعلق نسبت سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ قـال فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا فا حرف تعلیل مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل غیر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف مستقل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لـفـظ موصوف مقدر بـا حرف جار مبنی بر کسر نـفـس مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر نفس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو مستـقـل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ غیـر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح محـتـا ج مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ الی حرف جار مبنی بر سکون الاسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو محتاج اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح قـــال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب الـکـوفـیـون جمع مذکر سالم مرفوع بواو ما قبل مضموم اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اسمیں ھـم پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر النحاۃ م علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر فاعل اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح الـفـعـل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح المصدر مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم اِنَّ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح فرع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ل حرف جار مبنی بر کسر اعلال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الـمـصـدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت۔

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

بـاعْـلال لـه وصـحـتـه بـصـحـتـه نـحـو قـام قـيـامـا وقـاوم قـوامـا اعـل[1] قـيـامـا بـقـلـب الـواو فـيـه يـاء لـقـلـب الـواو الـفـا فـى قـام وصـح قـوامـا لـصـحـة قـاوم ولا شـك ان دلـيـل الـبـصـريـيـن يـدل عـلـى اصـالـة الـمـصـدر مـطـلـقـا ودلـيـل الـكـوفـيـن يـدل عـلـى اصـالـة الـفـعـل فـى الاعـلال فـلا تـلـزم مـنـه اصـالـتـه مـطـلـقـا ولـو كـان هـٰذا

القدر یقتضی الاصالة

۱- **قولہ باعلالہ** ......نحات کوفیہ نے فعل کی اصالت پر تین دلیلیں پیش کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے مصنف نے اس کو مشہور ہونے کی بنا پر اختیار فرمایا اس دلیل کی تفصیل یہ ہے کہ مصدر کا اعلال فعل کے اعلال پر وجودا اور عدما موقوف ہے یعنی اگر فعل میں اعلال ہوتا ہے تو مصدر میں بھی اور اگر فعل میں اعلال نہیں ہوتا تو مصدر میں بھی نہیں ہوتا تو قاوم قیاما مثال وجود ہے اور قاوم قواما مثال عدم اور قول صحته بصحته سے عدم اعلال مصدر بوجہ عدم اعلال فعل مراد ہے یعنی قیاما میں اعلال ہوا سلئے کہ قام میں ہوا اور قواما میں اعلال نہیں ہوا اس لئے کہ قاوم میں نہیں ہوا نیز اگر قواما میں اعلال ہوتا تو بعد اعلال قیاما ہو جاتا تو مصدر مزید کا مصدر مجرد سے التباس لازم آتا کیونکہ قواما باب مفاعلۃ کا مصدر ہے اور قیاما باب نصر کا دلیل دوم مصدر فعل کی تاکید واقع ہوتا ہے جیسے ضرب ضربا اور فعل موکد بصیغہ اسم مفعول ہوتا ہے اور موکد اصل ہے کہ وہ متبوع ہوتا ہے اور تاکید فرع کہ وہ تابع ہے دلیل سوم مصدر بمعنی مصدور ہے جیسے مشرب عذب میں مشرب بمعنی مشروب اور مرکب فارہ میں مرکب بمعنی مرکوب پس مصدر بمعنی مصدور از فعل ہوا یعنی فعل سے صادر شدہ جب مصدر فعل سے صادر ہوا تو فعل اصل قرار پایا اور مصدر فرع اول دلیل کا جواب یہ ہے کہ مصدر کا اعلال وجودا اور عدما فعل پر موقوف نہیں حتی کہ فعل کی اصالت ثابت ہو کیونکہ فعل ماضی رمی میں اعلال ہوا ہے اور اس کے مصدر رمی میں نہیں ہوا اور اخشوشن فعل ماضی میں اعلال نہیں ہوا اور اس کے مصدر اخشیشان میں اعلال ہوا ہے دلیل دوم کا جواب یہ ہے کہ موکد بصیغۂ اسم مفعول کی اصالت سے اگر مراد یہ ہے کہ وہ اشتقاق میں تاکید کیلئے اصل ہوتا ہے تو یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ جاء نی زید زید میں زید دوم جو تاکید ہے زید اول سے جو مؤکد ہے مشتق ہوا اور یہ اشتقاق الشی من نفسہ ہوگا جو باطل ہے اور اگر موکد بصیغۂ اسم مفعول کی اصالت سے یہ مراد ہے کہ وہ اعراب میں تاکید کیلئے اصل ہوتا ہے تو یہ بات حق ہے لیکن یہاں پر کلام اصالت از روئے اشتقاق میں ہے نہ اصالت از روئے اعراب میں دلیل سوم کا جواب یہ ہے کہ مصدر بمعنی مصدور ہونے پر دلیل یہ بیان کی ہے کہ مشرب عذب میں مشرب بمعنی مشروب ہے اور مرکب فارہ میں مرکب بمعنی مرکوب حالانکہ ان دونوں قول میں یہ بات متعین نہیں بلکہ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ دونوں از قبیل جری النہر اور سال المیزاب ہوں کہ محل ذکر کر کے حال مراد ہو جیسے آیت کریمہ خذوا زینتکم عند کل مسجد میں کہ محل ذکر کیا جو مسجد ہے او رحال مراد لیا جو صلاۃ ہے پس جب کہ مشرب اور مرکب میں یہ احتمال بھی ہے تو دونوں حجت نہ رہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال وعلیک بمطالعۃ مافی علم الصیغۃ من ترجیح مذہب الکوفیۃ ۱۲۔

۲- **قولہ علی اصالۃ المصدر مطلقا**......یعنی بدون قید اشتقاق و اعلال بخلاف دلیل کوفین کہ وہ فعل کے اعلال میں اصل ہونے پر دلالت کرتی ہے ۱۲۔

① بمعنی کسی کے ساتھ برابری کرنا ۱۲۔

ترکیب

بہ...... حرف جار مبنی بر کسر اعلال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب

منصوب باعتبار محل بعید بنابر مفعولیت مبنی برکسر راجع بسوئے الفعل اعلال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اعلال مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح صحۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر فاعلیت مبنی برکسر راجع بسوئے المصدر بـا حرف جر مبنی برکسر صحۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر فاعلیت مبنی برکسر راجع بسوئے الفعل صحۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق نسبت جو اِنَّ کے ہر دو اسم وخبر کے درمیان ہے اِنَّ اپنے اسم وخبر اور متعلق نسبت سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف قام قیاما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح قاوم قواما اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال بترکیب معلوم مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اعلال المصدر الخ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی قام فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب قیاما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق قام فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا قاوم فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب قواما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق قاوم فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اعل فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب قیاما حکایت مرفوع محلا یا تقدیرا علی اختلاف القولین کمامر نائب فاعل با حرف جار مبنی برکسر قلب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الواو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنابر مفعولیت مضاف الیہ ومفعول بہ اول فی حرف جار مبنی برسکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے قیاما باعتبار اصل جار مجرور ملکر ظرف لغو اول یاءً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ دوم ل حرف جار مبنی بر کسر قلب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الواو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنابر مفعولیت مضاف الیہ مفعول بہ اول الفا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ دوم فی حرف جار مبنی برسکون قام اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا جار مجرور ملکر ظرف لغو قلب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اول اور مفعول بہ دوم اور دونوں ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اُعِلَّ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح صح فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب قواما حکایت مرفوع محلا یا تقدیرا فاعل ل حرف جار مبنی برکسر صحۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف قاوم اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مرفوع معنی بنابر فاعلیت مضاف الیہ صحۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو صح فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح لا نفی جنس مبنی برسکون شک نکرہ مفرد مبنی بر فتح منصوب محلا اسم اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی دلیل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف البصریین جمع مذکر سالم مجرور بیا ما قبل مکسور اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں ھم پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی

برضم راجع بسوئے موصوف مقدر النحاۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ دلیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم یدل فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم انّ علٰی حرف جار مبنی برسکون اصالۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر ذوالحال مطلقا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف المصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت اصالۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو یدل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر انّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا فی حرف جار مقدر مبنی برسکون جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کیا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح دلیل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الکوفیین جمع مذکر سالم مجرور بیا ماقبل مکسور اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں ھم پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے النحاۃ موصوف مقدر اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا یدل فعل مضارع معروف مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا علٰی حرف جار مبنی برسکون اصالۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت فی حرف جار مبنی برسکون الاعلال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو اصالۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو یدل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ف فصیحہ مبنی بر فتح لا تلزم نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مؤنث غائب من حرف جار مبنی برسکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے دلیل الکوفیین جار مجرور ملکر ظرف لغو اصالۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی برضم راجع بسوئے الفعل اصالۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال مطلقا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل لا تلزم فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط مقدر اذا کان الامر کذلک اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح لو حرف شرط مبنی برسکون غیر عامل کان فعل ناقص مبنی بر فتح ھا حرف تنبیہ مبنی برسکون ذا اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ القدر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت یا بدل یا عطف بیان موصوف اپنی صفت یا مبدل منہ اپنے بدل یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر اسم یقتضی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیرا صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان الاصالۃ

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

یلزم ان یکون یعد بالیاء واکرم متکلما بالھمزة اصلا وباقی الا مثلة فرعا ولا[1] قائل بہ احد اعلم ان[2] المصدر یعمل[3] عمل فعلہ فان کان فعلہ لازما فیرفع الفاعل فقط مثل اعجبنی قیام زید

۱- **قولہ ولا قائل بہ احد** ……یعنی علمائے صرف میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ یعد اور اکرم اعلال میں اصل ہیں اور ان دونوں کے نظائر فرع اور یہ واو یعد کے نظائر سے اور ہمزہ اکرم کے نظائر سے اس لئے ساقط ہوئے ہیں کہ دونوں کے نظائر کو معنی حدث پر دلالت کرنے میں دونوں کیساتھ مشاکلت حاصل ہے نہ اسلئے کہ علت اعلال نظائر میں پائی جاتی ہے کیونکہ علت اعلال یعد میں واو کا یائے مفتوحہ اور کسرۂ لازم کے درمیان واقع ہونا ہے اور اکرم میں دو ہمزہ کا اجتماع ہے جو نظائر میں مفقود پس فعل میں اعلال وتصحیح ہونے کے وقت مصدر کا اعلال وتصحیح مشاکلت پر مبنی ہے کہ معنیٔ حدث پر دلالت کرنے میں دونوں متشاکل ہیں اگر چہ بر بنائے مشاکلت بھی اعلال وتصحیح ضروری نہیں کیا نہیں دیکھا کہ رمی ماضی اور اس کے مصدر رمی ہیں مشاکلت کے باوجود اول میں اعلال ہوا ہے اور ثانی میں نہیں ہوا اور اخشوشن فعل ماضی میں تصحیح ہے اور اس کے مصدر اخشیشان میں نہیں ۱۲۔

۲- **قولہ ان المصدر یعمل** ……جو مصدر معرف باللام نہ ہو وہ بکثرت عمل کرتا ہے اور معرف باللام بھی عمل کرتا ہے مگر بندرت جیسے

لقد علمت اولی المغیرة اننی کررت فلم انکل عن الضرب مسمعا

میں الضرب معرف باللام ہونے کے باوجود مسمعا میں عمل نصب کر رہا ہے مسمع بروزن ممبر ایک شخص کا نام ہے اور انکل بمعنی اعجز صیغۂ واحد متکلم ہے المغیرة موصوف مقدر الخیل کی صفت ہے اور اولی بمعنی اوائل اور مراد ان کے سواء ہیں۔

۳- **قولہ یعمل عمل فعلہ** ……یعنی جو فعل مصدر سے مشتق ہو مصدر اسی جیسا عمل کرتا ہے اور وہ فعل باعتبار زمانہ تین قسم میں منحصر ہے ماضی حال استقبال اور مصدر ان مع الفعل کی تقدیر میں ہوتا ہے تو فعل مقدر ان تین سے خالی نہ ہوگا یا ماضی یا حال یا استقبال پس مصدر بھی ماضی کے معنی میں ہوگا یا حال کے یا استقبال کے اور انہیں جیسا عمل کرے گا جیسے اعجبنی ضرب زیدا مس یا اعجبنی ضرب زید الآن یا اعجبنی ضرب زید غدا ان مثالوں میں ضرب کو اضافت کیساتھ اور بدون اضافت دونوں

طرح پڑھ سکتے ہیں بر تقدیر اول زید مجرور لفظاً اور مرفوع معنیً ہوگا اور بر تقدیر دوم ضرب مرفوع لفظاً بنابر فاعلیت مصدر کا عمل اشتقاقی مناسبت پر مبنی ہے جو ماضی حال واستقبال میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ مصدر کو یہ مناسبت تینوں کے ساتھ حاصل ہے اسی واسطے اس کے عمل کیلئے تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ شرط نہیں بخلاف اسم فاعل اور اسم مفعول کہ ان کا عمل اپنے فعل کیساتھ وزنی مناسبت پر مبنی ہے اور ان کا فعل یا بمعنی حال ہوتا ہے یا بمعنی استقبال اسی واسطے ان کے عمل کیلئے شرط ہے کہ بمعنی حال ہوں یا بمعنی استقبال جیسا کہ عنقریب آئیگا لہٰذا مصدر اگرچہ بمعنی ماضی ہو عمل کرتا ہے۔

۴۔ **قوله يعمل عمل الخ** ......لیکن اس عمل کیلئے چند شرائط ہیں:۔

۱۔ یہ کہ مصدر مفعول مطلق برائے تاکید یا برائے عدد نہ ہو اگر برائے بیان نوع ہے تو عمل کرے گا۔

۲۔ تثنیہ وجمع نہ ہو۔

۳۔ اس کے آخر میں تائے وحدت نہ ہو۔

۴۔ قبل عمل متبوع نہ ہو یعنی معمول سے پیشتر اس کیلئے تابع نہ لایا گیا ہو جیسے اعجبنی ضربک المبرح زیدا میں زیدا ضرب کا مفعول بہ ہے اور اس سے پیشتر ضرب کی صفت المبرح لائی گئی ہے لہٰذا یہ ترکیب درست نہیں۔

۵۔ محذوف نہ ہو۔

۶۔ معمول سے موخر نہ ہو جیسے اعجبنی زیدا ضرب عمرو میں زیدا معمول سے ضرب موخر ہے۔ لہٰذا یہ ترکیب جائز نہیں البتہ جار مجرور یا ظرف معمول ہوں تو ان سے تاخر مانع عمل نہیں۔

۷۔ مصغر نہ ہو۔

۸۔ مضمر نہ ہو۔ لہٰذا مروری بزید حسن وهو بعمرو قبیح میں هو ضمیر کو جو مرور مصدر کی طرف راجع ہے بواسطہ با عمرو میں عامل قرار دینا درست نہیں مخفی نہ رہے کہ مصدر اکثر دو صورتوں میں عمل کرتا ہے صورت اولی یہ کہ فعل کا بدل ہو یعنی فعل کو وجوبا حذف کر کے مصدر کو اس کے قائم مقام کر دیا ہے جیسے ضربا زیدا میں ضرب فعل کو حذف کر کے ضربا کو قائم مقام کر دیا اب زیدا کا عامل ضربا ہے نہ کہ فعل محذوف وعلیٰ هٰذا القياس حمدا له اور شكرا لهٗ میں حمداً اور شکراً مدخول لام میں بواسطہ لام عمل کر رہے ہیں مگر اس مصدر کو نصب دینے والا کون ہے اس میں نحوی مختلف ہیں۔

ترکیب

يــلــزم...... فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون يكون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب بعد اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر الياء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اکرم اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً ذوالحال متکلما مفرد منصرف

صحیح منصوب لفظا حال اول اصل میں عبارت یوں تھی صیغۃ متکلم مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا۔
اور مضاف کا اعراب نصب مضاف الیہ کو دیدیا تو درحقیقت حال صیغۃ متکلم ہے ورنہ متکلما کا حال بننا درست نہیں قائلا با
حرف جار مبنی بر کسر الھمزۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے ملکر حال دوم اس کو حال متداخل قرار دینا درست نہیں کہ حال اول میں ضمیر ہی نہیں ہے فتفکر اکرم ذوالحال اپنے
دونوں حال سے ملکر معطوف بعد معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح باقی اسم منقوص مرفوع
تقدیرا مضاف الا مثلۃ جمع مکسر منصرف مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف معطوف علیہا اپنے
معطوف سے ملکر اسم یکون اصلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح فرعا مفرد منصرف صحیح منصوب
لفظا معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی
اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر ذوالحال و حالیہ مبنی بر فتح لا حرف نفی غیر معامل مبنی بر سکون قائل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم
فاعل صیغہ واحد مذکر با حرف جار مبنی بر کسرہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے ذوالحال جار مجرور ملکر ظرف لغو قائل اسم
فاعل اپنے ظرف لغو سے ملکر مبتدا احد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل قائم مقام خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال
اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلا یلزم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ
ہوا۔ تنبیہ لا قائل بہ احد میں بر مذہب جمہور لا کو نفی جنس کا قرار دینا درست نہیں ورنہ قائل بہ لفظا منصوب ہوتا کیونکہ یہ نکرہ مشابہ
بمضاف ہے نکرہ مفردہ نہیں اور رسم خط نصب کی مساعدت نہیں کرتا بلکہ یہ لا حرف نفی غیر عامل ہے اور قائل اسم فاعل مبتدا کی قسم دوم
ہے فاحفظہ وتشکر اعلم فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع
متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی المصدر مفرد منصرف
صحیح منصوب لفظا اسم انّ یعمل فعل مضارع معروف مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح بسوئے اسم ان عمل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف فعل مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر فعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول مطلق نوعی یعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق
سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلا انّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ انّ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد
ہوکر مفعول بہ منصوب محلا اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ان حرف
شرط مبنی بر سکون کان فعل ناقص مبنی بر فتح فعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع
بسوئے المصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم لازما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر
جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح یرفع فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو

ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر الفاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا فقط میں فا فصیحہ مبنی بر فتح قط اسم فعل بمعنی انتہ امر حاضر معروف مبنی بر سکون اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر قط اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا شرط مقدر اذا رفعت بہ الفاعل اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف اعجبنی قیام زید اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے بر تقدیر لزوم فقط فاعل کو رفع دینا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اعجب فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا مبنی بر کسری ی ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم منصوب محلاً مبنی بر سکون مفعول بہ قیام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت قیام مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل اعجب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سیبویہ کے نزدیک الزم یا اس کے ہم معنی کوئی اور فعل مقدر عامل ہے اور دیگر نحات نے کہا کہ اضرب محذوف عمل کررہا ہے اس صورت اولیٰ کا وقوع کلام عرب میں بہ نسبت آنے والی صورت ثانیہ تعلیل ہے صورت ثانیہ یہ کہ جہاں مصدر کی جگہ حرف مصدری کا فعل کیساتھ رکھنا درست ہو جیسے عجبت من ضربک زیدا امس عجبت من ضربک زیدا غدا عجبت من ضربک زیدا لآن اور علمت ضربک زیدا میں بر تقدیر اول عجبت من ان ضربت زیدا کہنا درست ہے اور بر تقدیر دوم عجبت من ان تضرب زیدا اور بر تقدیر سوم عجبت من ما تضرب زیدا اور بر تقدیر چہارم علمت ان قد ضربت زیدا ان اور ما دونوں حرف مصدری ہیں مگر اول صیغۂ ماضی کیساتھ معنی مضی کے واسطے اور مضارع کے ساتھ معنی استقبال کیلئے آتا ہے اس لئے پہلی دو مثالوں میں ان رکھا گیا بخلاف ما کہ وہ مضارع کیساتھ حال اور استقبال دونوں کیلئے آتا ہے اور ماضی کے ساتھ معنی مضی کیواسطے اسی لئے تیسری مثال میں جو معنی حال کیلئے ہے ما رکھا گیا اور چوتھی مثال میں ان ناصبہ نہیں بلکہ ان مخففہ ہے کیونکہ علم کے بعد ان ناصبہ نہیں آتا اور ان مخففہ بھی حرف مصدری ہے یہ صورت ثانیہ کلام عرب میں بکثرت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مصدر کی جگہ حرف مصدری اور فعل کو رکھنا درست نہیں ہوتا باوجود اس کے مصدر عمل کرتا ہے جیسے ان اکرامک زیدا احسن اور کان تعظیمک زیدا حسنا میں اکرام اور تعظیم کی جگہ ان اور فعل کو رکھنا درست نہیں کیونکہ اِنَّ اور کان کے بعد متصلاً حرف مصدری اور فعل نہیں آتا اسی قبیل سے عرب کا یہ مقولہ ہے سمع اذنی اخاک یقول ذلک یعنی میرے کانوں نے تمہارے بھائی کی فلاں بات سنی تقدیر عبارت یہ ہے سمع اذنی اخاک حاصل اذا کان یقول ذلک.

سمع اذنی اخاک مبتدا ہے اور حاصل خبر اذا کان میں کان تامہ اور اذا کان، حاصل کا ظرف ہے یقول ذلک کان کی ضمیر سے حال ہے حاصل اذا کان کو حذف کر کے یقول ذلک کو اس کے قائم مقام کر دیا الغرض یہاں پر سمع مصدر کی جگہ فعل کے ساتھ ان مخففہ اور ناصبہ اور ما میں سے کوئی بھی نہیں لایا جاسکتا ان مخففہ اور ما اس لئے کہ یہ ابتدائے کلام میں واقع نہیں ہوتے اور فعل کیساتھ ان میں سے کسی کو لایا گیا تو ابتدائے کلام میں واقع ہونا لازم آئے گا اور ان ناصبہ کو اس لئے نہیں لا سکتے کہ وہ مضارع کو

استقبال کے واسطے کردیتا ہے اور اس مقولے سے زمانہ گزشتہ کی خبر دینا مقصود ہوتا ہے **فائدہ** اس مقولے کے متعلق یہی مشہور ہے کہ اس میں مصدر کی جگہ فعل اور حرف مصدری کو رکھنا درست نہیں مگر عند التحقیق رکھا جاسکتا ہے کیا ضرور ہے کہ فعل مضارع رکھا جائے بلکہ فعل ماضی کو ان کے ساتھ رکھ دیں تو مقصود کے خلاف لازم نہ آئے گا اور ماسبق میں یہ معلوم ہو چکا کہ ان ماضی کے ساتھ معنی مضی کا افادہ کرتا ہے یاد رہے کہ مصدر عامل تین قسم پر ہے (۱)- مضاف (۲)- معرف باللام (۳)- مجرد جو نہ مضاف ہو نہ معرف باللام اول کی پانچ صورتیں ہیں جن کو کتاب میں بیان کیا گیا ہے انہیں پر باقی دو قسموں کی امثلہ کو قیاس کرنا چاہیے **بیان اسم مصدر** تعریف اسم مصدر وہ اسم ہے جو مصدر کے واسطے وضع کیا گیا ہو یعنی مصدر کا نام ہو جیسے لفظ وضو اور صلوۃ کہ اول توضی کا نام ہے اور دوم تصلیۃ کا یہ بھی مصدر کی طرح عمل کرتا ہے مگر بقلت اور اس کی بھی مصدر کی طرح تین قسمیں ہیں مضاف، معرف باللام، مجرد۔ اسم مصدر لازم اور متعدی ہونے میں مصدر کا تابع ہے لازم جیسے اعجبنی وضوء زید متعدی جیسے ثواب کہ یہ اثابۃ کا اسم مصدر ہے اور عطا اعطاء کا اول کا عمل اس شعر میں ظاہر ہو رہا ہے۔

فـان ثـواب الله كـل مـوحـد   جـنـانـا من الفردوس فيها يخلد

کل موحد مفعول بہ اول ہے اور جنانا مفعول بہ ثانی اس لئے کہ ثواب اثابۃ کا اسم مصدر ہے اور اثابۃ متعدی بدو مفعول تکلم کا اسم مصدر کلام ہے اس کا عمل شعر ہذا سے معلوم ہوتا ہے۔

قالوا كلامك هندا وهي مصيغة   يشفيك قلت صحيح ذاك لو كانا

ھندا کلام کا مفعول بہ ہے چونکہ تکلم متعدی بیک مفعول ہے اس لئے کلام بھی متعدی بیک مفعول ہوا کانا میں الف برائے اشباع ہے ان دونوں شعروں میں اسم مصدر مضاف ہو کر عمل کر رہا ہے معرف باللام اور مجرد کی مثالیں اسی پر قیاس کرلی جائیں۔

فائدہ...... علم مصدر وہ اسم ہے جو کسی مصدر کا علم ہو جیسے یسار کہ یہ یسر بمعنی سہولت کا علم ہے علم مصدر عمل نہیں کرتا نیز علم مصدر اور اسم مصدر سے اشتقاق بھی نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

و ان كان متعديا فيرفع الفاعل وينصب المفعول نحو اعجبني ضرب زيد عمرا فزيد في المثالين مجرور لفظا[۱] لاضافة المصدر اليه ومرفوع معنى لانه[۲] فاعل وهو على خمسة انواع

۱- **قوله مجرور لفظا**...... ان دونوں مثالوں میں زید کا لفظا مرفوع اور منون ہونا بھی جائز ہے اس تقدیر پر قیام بھی مثال اول ہیں اور ضرب مثال ثانی میں لفظا مرفوع اور منون ہونگے اور اب یہ مثالیں مصدر مجرد کی ہو جائیں گی۔

۲- **قوله لانه فاعل** ...... چونکہ یہ فاعل معنی مرفوع ہے اس لئے معطوف اور صفت بھی مرفوع ہونگے جبکہ معطوف اور صفت لفظ کے اعتبار سے نہ ہو جیسے عجبت من دق القصار الثوب وصاحبه میں صاحبه معطوف مرفوع ہے اور عجبت من دق القصار الثوب الحاذق میں الحاذق صفت مرفوع ہے ۱۲۔

① اس کو مجرور لفظا باعراب حکائی پڑھا جائے گا اور حکایت بعض کے نزدیک مبنی ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک معرب لہٰذا مرفوع محلا ہے یا تقدیراً ۱۲۔

② هو ضمیر کا مرجع مصدر متعدی ہے ۱۲۔

ترکیب

و...... حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کـان فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے فعله متـعـدیـا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ فا جزائیہ مبنی بر فتح یرفع فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر الـفـاعـل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ یـرفـع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ینصب فعل مضارع معروف مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر الـمـفـعـول مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ یـنـصـب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف اعجبنی ضرب زید عمرا اسم مقصور حکما مجرور تقدیراً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثـالـه مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بضم راجع بسوئے بر تقدیر متعدی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دینا مثـــال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی اعـجـب فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون ضـرب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف زیـد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت عمرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ضرب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل اعـجـب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ذوالحال فی حرف جار مبنی بر سکون الـمـثـالین ثنی مجرور بیا ما قبل مفتوح جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا مـجـرور مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الـفـظـا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز از نسبت اسم مفعول بنائب فاعل یا لـفـظـا صفت موصوف مقدر جرا کی اور جرا منصوب بنزع خافض ای یـجـر لفظا ای ملفوظ جرا موصوف مقدر اپنی

صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ہٰذا من حیث المعنی وان کان فیہ ارتکاب التقدیر ین ل حرف جار مبنی بر کسر اضافۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف المصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت الیٰ حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے زید جار مجرور مل کر ظرف لغو اضافۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مجرور اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز یا دونوں ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح مرفوع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا معنی اسم مقصور منصوب تقدیرا تمیز ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زید فاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر ان کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ اَنَّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز اور ظرف لغو سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا و حرف استیناف ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی جو ما قبل سے مفہوم ہوتا ہے علیٰ حرف جار مبنی بر سکون خمسۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا ممیز مضاف انواع جمع مکسر منصرف مجرور لفظا تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۱۲۱۔

الثانی من العوامل القیاسیۃ المصدر

احدھا ان یکون مضافا الی الفاعل ویذکر المفعول منصوبا کالمثال المذکور وثانیھا ان یکون مضافا الی الفاعل ولم یذکر المفعول نحو عجبت من ضرب زید وثالثھا ان یکون مضافا الی المفعول حال کونہ مبنیا للمفعول القائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب زید ورابعھا ان یکون مضافا الی المفعول ویذکر الفاعل مرفوعا نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد.

۱- **قولہ مضافا الی الفاعل**...... یہاں سے مصدر مضاف کی پانچ صورتوں کا بیان فرماتے ہیں مصدر مضاف اور معرف باللام کی نسبت مصدر مجرد کا اعمال اولیٰ ہے کیونکہ مجرد کی مشابہت فعل کے ساتھ بہ نسبت مضاف اور معرف باللام قوی ہوتی ہے بایں سبب کہ اضافت اور الف لام اسم کے خواص سے ہیں تو مصدر مضاف اور معرف باللام کی مشابہت میں ضعف پیدا ہو گیا فتامل۔

۲- **قولہ مضافا الی المفعول**...... یہ مفعول یا مفعول بہ ہوگا جیسے مثال کتاب میں کہ اللص مفعول بہ ہے یا مفعول فیہ جیسے

اعجبنی ضرب یوم الجمعۃ زید عمرا یا مفعول لہ جیسے اعجبنی ضرب التادیب بشر خالدا لیکن مصدر کی اضافت مفاعیل کی جانب بہ نسبت اضافت بفاعل قلیل ہے۔۱۲

① زید مضاف الیہ یہاں پر مرفوع معنًی ہے کیونکہ نائب فاعل ہے۔۱۲

ترکیب

احد ...... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے خمسۃ انواع احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی مضافا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون الیٰ حرف جار مبنی بر سکون الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو مضافا اپنے اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح یذکر فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر المفعول مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ذو الحال منصوبا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال ذو الحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل یذکر فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا ک حرف جار مبنی بر فتح المثال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مذکور مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر ھذا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مبتدا مقدر ھذا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ثانی اسم منقوص مرفوع تقدیرا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے خمسۃ انواع۔ ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی مضافا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال و حالیہ مبنی بر فتح لم یذکر نفی جحد بلم مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم تقدیرا کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین المفعول مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل الف لام عوض مضاف الیہ اصل میں مفعولہ تھا لم یذکر فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ذو الحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح

راجع بسوئے اسم یکون الیٰ حرف جار مبنی بر سکون الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا تنبیہ لیہ یذکر المفعول کوان یکون الخ پر عطف قرار دینا درست نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ خبر مبتدا ہوگا اور مبتدا کی خبر جب جملہ ہو تو اس میں ضمیر عائد لازم ہے جو یہاں پر موجود نہیں اور نہ اس کی تقدیر ہی درست نظر برآں عطف مذکور جائز نہیں فتدبر نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف عجبت من ضرب زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیراً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ثانیھا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی۔ عجبت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم من حرف جار مبنی بر سکون ضرب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت ضرب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو عجبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ثالث مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے خمسۃ انواع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی مضافا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون الیٰ حرف جار مبنی بر سکون المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو حال مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف کون مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر اسمیت مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر المتعدی مبنیا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون ل حرف جار مبنی بر کسر المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون قائم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مقام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ قائم اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مبنیاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف مضاف الیہ حال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مفعول فیہ مضافا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف عجبت من ضرب زید اسم مقصور حکما مجرور

تقدیراًنحو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ثالثہا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر ارادۂ معنی عجبت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ت ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم من حرف جار مبنی بر سکون ضرب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر نائب فاعلیت ضرب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو عجبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون من حرف جار مبنی بر سکون ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یضرب فعل مضارع مجہول منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل یضرب فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا عجبت مقدر کا عجبت بترکیب سابق فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح رابع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے خمسۃ انواع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل ناقص منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر صحیح مجرد از ضمائر بارزہ اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی مضافاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون الیٰ حرف جار مبنی بر سکون المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو مضافاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح یذکر فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب الفاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال مرفوعا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل یذکر فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف عجبت من ضرب اللص الجلاد اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے رابعھا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادۂ معنی عجبت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ت ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم من حرف جار مبنی بر سکون ضرب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف اللص مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت الجلاد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ضرب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور فاعل سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو عجبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وخامسها ان یکون مضافا الی المفعول ویحذف الفاعل نحو قوله تعالیٰ لا یسأم الانسان مِنْ دُعَاءِ الخیر ای من دعائه الخیر اعلم ان هٰذهِ الصور جاریة فی مصدر الفعل المتعدی واما فی مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهی ان یضاف الیٰ الفاعل نحو اعجبنی قعود زید وَفاعل المصدر لا یکون مستترا

۱- **قوله مضافا الی المفعول** ......اس چوتھی اور پانچویں صورت میں مضاف الیہ مجرور لفظا اور منصوب معنی ہے اس لئے کہ مفعول ہے اسی واسطے معطوف اور صفت میں نصب جائز ہے جیسے عجبت من ضرب اللص الجلاد وصاحبه میں صاحبه معطوف منصوب ہے اور عجبت من ضرب اللص الجلاد الحاذق میں الحاذق صفت منصوب ہے۔

۲- **قوله ویحذف الفاعل الخ** ...... یعنی فاعل مصدر محذوف کر دیا جاتا ہے وجہ یہ کہ نسبت بفاعل مصدر کے مفہوم میں معتبر نہیں ہے تو مفہوم مصدر کا تصور فاعل پر موقوف نہ ہوا بخلاف فعل واسم فاعل واسم مفعول وصفت مشبہ کہ نسبت بفاعل ان کے مفاہیم میں ماخوذ ہے لیکن فعل میں نسبت تفصیلا ملحوظ ہوتی ہے اسی واسطے وہ غیر مستقل ہوا اور اسم فاعل وغیرہ میں اجمالا اسی واسطے وہ مستقل ہیں فتامل ولا تزل۔

۳- **قوله لا یسأم الانسان**......ترجمہ آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا۔۱۲

۴- **قوله وهی ان یضاف الخ**......مصدر لازم کی اضافت کبھی ظرف کی طرف بھی ہوتی ہے جیسے عجبت من قعود الدار زید پھر مصدر لازم میں شارح کا صورة واحدة فرمانا کس طرح درست ہے جواب اضافت ظرف کی طرف اتساعا ہوتی ہے اور اس وقت ظرف بمنزلہ مفعول بہ ہوتا ہے اور مصدر لازم بمنزلہ مصدر متعدی اور شارح کا کلام مصدر لازم میں ہے پس مصدر لازم میں ایک ہی صورت رہی۔۱۲

۵- **قوله وفاعل المصدر لا یکون مستترا**......وجہ یہ ہے کہ اگر ضمیر فاعل واحد میں مستتر ہوگی تو ضروری ہے کہ مصدر مثنیٰ ومجموع میں بھی مستتر ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو باطل ہے اور مصدر مثنیٰ ومجموع میں استتار جائز نہیں کیونکہ بر تقدیر استتار مصدر مثنیٰ ومجموع میں دو علامت تثنیہ وجمع کا اجتماع لازم آئے گا ایک وہ علامت جو مصدر کے مثنیٰ ومجموع ہونے پر دلالت کرے دوسری وہ علامت جو فاعل کے مثنیٰ ومجموع ہونے پر دلالت کرے اور دو علامت تثنیہ وجمع کا اجتماع موجب ثقل ہونے کی بنا پر جائز نہیں اور ایک کو حذف کر دینے کی صورت میں التباس لازم آئے گا یہ پتہ نہ چلے گا کہ باقی ماندہ علامت مصدر کے مثنیٰ ومجموع ہونے

کی ہے یا فاعل کے مثنیٰ ومجموع ہونے کی اور جب مصدر مثنیٰ ومجموع میں ضمیر فاعل کا استتار جائز نہیں تو مصدر مفرد میں بھی جائز نہ ہوگا تاکہ حکم باب یکساں رہے۔

س: اس تقریر سے لازم آتا ہے کہ اسم فاعل واسم مفعول وصفت مشبہ میں بھی ضمیر فاعل کا استتار جائز نہ ہو کیونکہ ان میں بھی یہی محذور لازم آتا ہے کہ تثنیہ اور جمع کے صیغوں میں دو علامت تثنیہ وجمع مجتمع ہو جائیں گی جو موجب ثقل ہے اور بر تقدیر حذف التباس لازم آئے گا؟

ج: ان میں یہ محذور لازم نہ آئے گا کیونکہ یہ مشتقات خود تثنیہ وجمع نہیں ہوتے ان کا تثنیہ وجمع ہونا فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے بخلاف مصدر کہ وہ خود بھی تثنیہ وجمع ہوتا اور اس کا فاعل بھی۔۱۲

ترکیب

و......حرف عطف مبنی بر فتح خامس مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے خمسۃ انواع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی مضافا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون الی حرف جار مبنی بر سکون المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو مضافا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح یحذف فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر الفاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل یحذف فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف قول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لا یسأم نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب الانسان مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل من حرف جار مبنی بر سکون دعاء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف الخیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ دعاء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو لا یسأم فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے خامسھا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی بر سکون من جار مبنی بر سکون دعاء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت

مبنی بر کسر راجع بسوئے الانسان الخیر مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ دعاء مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل
کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا لا یسأم الانسان مقدر کا جو بترکیب سابق اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا اعلم فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذہ
اسم اشارہ مبنی بر سکون منصوب محلا موصوف الصور جمع مکسر منصرف منصوب لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم جاریۃ
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے
اسم ان فی حرف جار مبنی بر سکون مصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف
تعریف مبنی بر سکون متعدی اسم منقوص مجرور تقدیرا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مصدر مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو جاریۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے مل
کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلا اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح اما حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوما فی حرف جار مبنی بر سکون
مصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون لازم مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار
مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم فا
جزائیہ مبنی بر فتح صورۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف واحدۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے مل
کر مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا و حرف عطف یا
استیناف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے صورۃ واحدۃ ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون
یضاف فعل مضارع مجہول منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح
راجع بسوئے مصدر الفعل اللازم الی حرف جار مبنی بر سکون الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو یضاف فعل
اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف اعجبنی قعود زید اسم
مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا
مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مصدر لازم کا فاعل کی طرف مضاف ہونا مثال مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ۔ اعجب فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ

واحد مذکر غائب ن وقایہ کا بنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون قعود مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت قعود مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل اعجب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح فاعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف المصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا لا یکون نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظا فعل ناقص مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا مستترا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

ولا یتقدم[۱] معموله علیه والثالث اسم الفاعل وهو کل اسم[۲] اشتق من فعل لذات من[۳] قام[۴] به الفعل وهو یعمل[۵] عمل فعله کالمصدر فان کان مشتقا من الفعل اللازم فیرفع الفاعل فقط مثل زید قائم ابوه وان کان مشتقا من الفعل المتعدی

۱۔ **قوله ولا یتقدم معموله علیه** ......یعنی مصدر کے معمول کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں خواہ معمول فاعل ہو یا مفعول ہاں معمول اگر ظرف یا جار مجرور ہے تو تقدیم جائز کہ ان میں توسع ہے جیسے آیت کریمہ فلما بلغ معه السعی میں معه ظرف السعی مصدر پر مقدم ہے اور آیت کریمہ ولا تاخذکم بهما رافة میں بهما جار مجرور رافة مصدر پر مقدم ہیں۔

س: معمول مصدر کی تقدیم کیوں جائز نہیں؟

ج: اول مصدر عمل میں ضعیف ہے کیونکہ اس کا عمل فعل کے ساتھ اشتقاقی مناسبت پر مبنی ہے نہ وزنی مناسبت پر جیسے اسم فاعل وغیرہ ہیں پس جبکہ مصدر عمل میں ضعیف ہوا اور ضعیف مقدم میں عمل نہیں کر سکتا نظر بر آں اس کے معمول کی تقدیم جائز نہیں رکھی گئی۔

ج ۲: مصدر ان مصدریہ اور فعل کی تاویل میں ہوتا ہے کما مر اور ان مصدریہ کا معمول فعل اس پر مقدم نہیں ہوتا جواب ان مصدریہ موصولہ ہے اور اس کا معمول فعل صلۃ اور صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا۔

س: صلہ موصول پر کیوں مقدم نہیں ہوتا؟

ج: موصول اور صلہ شے واحد کے حکم میں ہیں جس کے اجزا مترتب ہوں کیونکہ دونوں مل کر کلام کا جزو واحد قرار پاتے ہیں ہر ایک تنہا جزو

کلام نہیں ہوتا تو جس طرح شے واحد کے بعض اجزا بعض پر مقدم نہیں ہوتے اسی طرح صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا مگر یہ جواب ضعیف ہے اولا اس لئے کہ تاویل مذکور عمل مصدر کے واسطے دار مدار نہیں حتی کہ جہاں تاویل درست نہ ہو وہاں عمل ممتنع ہو جائے بلکہ تاویل درست نہ ہونے کی صورت میں بھی عمل کرتا ہے جیسے کہ ہم صفحہ ۳۰۵ کے حاشیہ نمبر ۳ میں بیان کر آئے ہیں اور ثانیا اس لئے کہ سید شریف قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ ماول حکم میں ماول بہ کے ہو پس جائز ہے کہ مصدر کا معمول مقدم ہو اگرچہ اَنْ کے معمول کی تقدیم جائز نہیں جو ماول بہ ہے۔۱۲

۲- **قولہ اشتق من فعل** ...... یعنی اسم فاعل اصطلاح نحات میں وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اس مقام پر فعل سے مراد حدث ہے جو یہاں پر عبارت ہے اس معنی سے جو غیر کے ساتھ قائم ہوں اس تقدیر پر اشتقاق کی نسبت حدث کی جانب مجاز ہوئی کہ مدلول بول کر دال مراد لیا کیونکہ اسم فاعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا بلکہ اس اسم سے مشتق ہوتا ہے جو حدث پر دلالت کرے یعنی مصدر سے یہی مسلک جمہور ہے۔ اور لذات من قام به الفعل میں الفعل سے مراد حدث ہے تو قام کی اسناد اس کی جانب علی سبیل الحقیقۃ ہوئی کہ حدث حقیقتا قائم ہوتا ہے سیرافی کا مسلک یہ ہے کہ اسم فاعل وغیرہ فعل اصطلاحی سے مشتق ہوتے ہیں بنظر سہولت قواعد اشتقاق بھی اسی مسلک کے مطابق بیان کئے گئے ہیں تو اشتق من فعل میں فعل سے مراد حدث نہ ہوگا بلکہ فعل اصطلاحی اور اشتقاق کی نسبت اس کی جانب علی سبیل الحقیقۃ ہوگی لیکن لذات من قام به الفعل میں فعل سے مراد اس تقدیر پر فعل اصطلاحی نہ ہوگا۔ ورنہ لازم آئے کہ جو طالب علم استاد کے سامنے بیٹھا قام یقوم کی گردان کرتا ہو اس کو قائم کہیں کیونکہ بر وقت تلفظ فعل اصطلاحی قام یقوم اس کے ساتھ قائم ہیں بلکہ الفعل سے مراد حدث ہے بر طریقہ استخدام یا مجازا کہ دال بول کر مدلول مراد ہے۔ بہر کیف کل اسم اشتق من فعل اسم مفعول صفت مشبہ اسم تفضیل اسم ظرف اسم آلہ کو بھی شامل ہے لذات من قام به الفعل سے اسم مفعول اسم ظرف اسم آلہ خارج ہو گئے اسم مفعول تو اس لئے کہ فعل اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ اس پر واقع ہوتا ہے اور اسم ظرف بھی اس لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ اس میں واقع ہوتا ہے اور اسم آلہ بھی اس لئے کہ فعل اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ وہ قیام فعل کا ذریعہ ہوتا ہے اور چونکہ قیام فعل سے مراد یہ ہے کہ صرف فعل بطور حدوث قائم ہو یعنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کیساتھ مقید ہو کر لہذا صفت مشبہ اور اسم تفضیل بھی خارج ہو گئے صفت مشبہ اس لئے کہ اس کے مدلول کیساتھ قیام فعل بطور ثبوت ہوتا ہے نہ بطور حدوث اور اسم تفضیل اسلئے کہ اسکے مدلول کیساتھ صرف فعل قائم نہیں ہوتا بلکہ فعل مع زیادت ولی ههنا کلام لا یرخصه المقام۔

۳- **قولہ من۔**

س: من ذوی العقول کیواسطے آتا ہے تو اس تعریف سے وہ اسم فاعل نکل گیا جس کا مدلول غیر ذوی العقول ہوتا ہے جیسے مفترس اور ناحق پس تعریف جامع نہیں؟

ج ا- من ذوی العقول کیلئے موضوع ہے لیکن شارح نے یہاں پر ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کیلئے تغلیبا استعمال کیا ہے جیسے رب العلمین میں لفظ العلمین تغلیبا دونوں کیلئے مستعمل ہے اور تغلیب از قبیل مجاز مرسل ہے جس کا علاقہ جزئیہ کما فی حاشیۃ الصبان پس تعریف جامع ہے۔۱۲

۴- **قولہ قام بہ الفعل-**

س: مصنف نے لمن فعل کیوں نہیں فرمایا حالانکہ عبارت مذکورہ سے یہ مختصر ہے اور خیر الکلام ماقل ودل مشہور؟

ج: اگر لمن فعل فرماتے تو تعریف جامع نہی رہتی کیونکہ منکسر اور متکسر جواز قبیل انفعال ہیں تعریف سے نکل جاتے کہ منکسر انکسار کا فاعل نہیں اسی طرح متکسر تکسر کا فاعل نہیں بلکہ منکسر انکسار کا اور متکسر تکسر کا قابل ہے تو انکسار منکسر کیساتھ اور تکسر متکسر کیساتھ قائم ہوالھذا لمن فعل کہنا صحیح نہیں اور لمن قام بہ الفعل اپنی جگہ پر درست اور نا قابل تبدیل ہے۔

۵- **قولہ یعمل عمل فعلہ**......یعنی اسم فاعل اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے جس سے یہ مشتق ہے اور وہ فعل معروف ہے تو فعل معروف لازم ہے تو لازم کی طرح عمل کرے گا اور اگر متعدی بیک مفعول ہے تو یہ بھی متعدی بیک مفعول اگر بدو مفعول ہے تو یہ بھی بدو مفعول اگر بسہ مفعول ہے تو یہ بھی بسہ مفعول اور جس طرح فعل معروف متعدی ظرف زمان ظرف مکان حال مفعول مطلق مفعول لہٗ مفعول معہٗ وغیرہ فضلات کی طرف متعدی ہوتا ہے یہ بھی ان کی طرف متعدی ہوگا۔۱۲

ترکیب

و......حرف عطف مبنی بر فتح **لا یتقدم** نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب **معمول** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے **المصدر** **معمول** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل **علی** حرف جار مبنی بر سکون **ہ** ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے **المصدر** جار مجرور مل کر ظرف لغو **لا یتقدم** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا **و** حرف عطف مبنی بر فتح **الثالث** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا **اسم** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف **الفاعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا **و** حرف عطف مبنی بر فتح **ھو** ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل **کل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف **اسم** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف **اشتق** فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف **من** حرف جار مبنی بر سکون **فعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو اول **ل** حرف جار مبنی بر کسر **ذات** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف **من** اسم موصول مبنی بر سکون **قام** فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب **با** حرف جار مبنی بر کسرہ **ہ** ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم موصول جار مجرور مل کر ظرف لغو **الفعل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل **قام** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً **ذات** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم **اشتق** فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت اسم موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ **کل** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا **و** حرف عطف مبنی بر فتح **ھو** ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفعل **یعمل** فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **عمل** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف **فعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم

الفاعل فعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق یعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ک حرف جار مبنی بر فتح المصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر هو اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدائے مقدر هو راجع بسوئے عمل اسم الفاعل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا تنبیہ کاف حرف جار ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے کما فی زینی زادہ یعمل کا ظرف لغو قرار دینا درست نہیں فا حرف تفصیل مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل مشتقا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان من حرف جار مبنی بر سکون مقدر مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون لازم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مشتقا اسم مفعول اپنے نائب سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح یرفع فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان الفاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔ فا فصیحہ مبنی بر فتح قط اسم فعل بمعنی انتہ امر حاضر معروف مبنی بر سکون مبتدا اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلا مبنی بر سکون تیا مفتوحہ علامت خطاب مذکر اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا رفعت به الفاعل اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف زید قائم ابوہ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم فاعل لازم کا فقط فاعل کو رفع دینا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا قائم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ابو اسمائے ستہ مکبرہ میں سے مرفوع بواو مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا ابو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کان ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں هو ضمیو مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل مشتقا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں هو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان۔

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

فیرفع الفاعل وینصب المفعول به ایضا مثل زید ضارب غلامه عمرا و شرط عمله ان یکون بمعنی الحال او الاستقبال وانما اشترط باحدهما لیکمل مشابهته بالفعل المضارع لانه لما کان مشابها بالفعل المضارع بحسب اللفظ ①

۱- **قوله وینصب المفعول به ایضا**...... مفعول بہ کونصب دینے کیلئے متعدی ہونا شرط ہے باقی مفاعیل کولازم بھی نصب دیتا ہے اسی طرح حال تمیز، مستثنیٰ کو۔

۲- **قوله شرط عمله**...... یہ بھی شرط ہے کہ مصغر نہ ہواور موصوف نہ ہو کیونکہ مصغر اور موصوف ہونا علامت اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مضارع کے ساتھ اسم فاعل کی مشابہت کمزور پڑ جاتی ہے اور اسم فاعل کا عمل اسی مشابہت پر مبنی ہے لیکن مصغر اور موصوف نہ ہونا اس اسم فاعل کے عمل کیواسطے شرط ہے جو الف لام اسمی سے مجرد ہو معرف بالف لام اسمی کیلئے شرط نہیں وہ مصغر اور موصوف ہونے کے باوجود عمل کرے گا کیونکہ وہ فی الحقیقت فعل ہے صیغہ اسم کی جانب عدول اسلئے ہوا کہ فعل پر الف لام اسمی کا دخول اہل عرب مکروہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ صورتا الف لام حرفی کے مشابہ ہے جو فعل پر داخل نہیں ہوتا نہ شارح علیہ الرحمۃ کے ظاہر کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مطلقا عمل کیلئے شرط ہے خواہ وہ عمل نصب ہو یا رفع لیکن تحقیق یہ ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول بہ کو نصب دینے کیلئے شرط ہے مفعول فیہ جار مجرور مفعول مطلق مفعول لہٗ مفعول معہٗ وغیرہ میں عمل کرنے کیلئے شرط نہیں اور رفع فاعل کے بارے میں اختلاف ہے ابن جنی اور شلوبین نے کہا کہ فاعل ظاہر کو رفع دینے کیلئے شرط ہے ابن عصفور نے اختیار کیا کہ شرط نہیں یہی سیبویہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے امام سیوطی نے فرمایا کہ یہی اصح بھی ہے لیکن اعتماد شرط ہے اسی پر جمہور ہیں اور فاعل مضمر مستتر کو رفع دینے کیلئے بالاتفاق بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط نہیں فاعل مضمر بارز میں اختلاف ہے ابن طاہر ابن خروف کے نزدیک شرط ہے دوسروں کے نزدیک شرط نہیں بلکہ ابن عصفور نے عدم شرط پر اتفاق نقل کیا ہے۔۱۲

۳- **قوله بمعنی الحال والاستقبال**۔

س: آیت کریمہ وکلبهم باسط ذراعیه بالوصید میں باسط اسم فاعل نہ بمعنی حال ہے نہ بمعنی استقبال بلکہ بمعنی ماضی ہے حالانکہ ذراعیه مفعل بہ کو نصب دے رہا ہے تو یہ کہنا کہ مفعول بہ کو نصب دینے کیلئے بمعنی حال یا استقبال ہونا ضروری ہے درست نہ ہوا۔

ج: اسم فاعل کا بمعنی حال ہونا عام ہے کہ تحقیقا ہو یا حکایۃً تحقیقا کے معنی تو ظاہر ہیں اور حکایۃً کے معنی یہ کہ متکلم فعل ماضی کو زمانہ حال میں واقع فرض کرے جیسے آیت کریمہ فلم تقتلون انبیاء الله من قبل میں کہ من قبل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قتل انبیاء زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے پھر بھی اس کو تقتلون بصیغہ حال حکایۃ حال ماضیہ کے ماتحت تعبیر فرمایا اور یہ فرض اس فعل میں واقع ہے جو

مستغرب ہو گویا متکلم اس فعل ماضی کو زمانہ تکلم میں حاضر کرتا ہے تا کہ مخاطب اس کو تصور کر کے تعجب کریں اسی طرح بواسطہ ذراعیہ میں بواسطہ اسم فاعل بطور حکایۃ بمعنی حال ہے۔۱۲

۴- **قوله ليكمل الخ**...... نیز اس لئے کہ اگر اسم فاعل زمانہ میں مضارع کے مخالف ہو تو اس کی فعل مضارع کیساتھ مشابہت معنوی کمزور پڑ جائے گی چونکہ یہ دلیل کتاب میں ذکر کردہ دلیل سے مستنبط ہو سکتی تھی اسلئے شارح علیہ الرحمۃ نے دلیل کی کتاب پر اکتفا فرمایا۔۱۲

① بفتحتین بمعنی اندازہ اور بسکون سین بھی جائز ہے۔۱۲

ترکیب

من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین **الفعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون **متعدی** اسم منقوص مجرور تقدیرا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مشتقا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح **یرفع** فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان **الفاعل** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ **یرفع** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ **و** حرف عطف مبنی بر فتح **ینصب** فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون **مفعول** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر **ب**ا حرف جار مبنی بر کسرہ ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید نائب فاعل جار مجرور مل کر ظرف لغو اور نائب فاعل اسم مفعول اپنے ظرف لغو اور نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ **ینصب** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا **ایضا** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق آض فعل ماضی معروف مقدر مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا **مثل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **زید ضارب غلامه عمرا** اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر **مثاله** مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے متعدی ہونے کی تقدیر پر اسم فاعل کا فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دینا **مثال** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی **زید** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا **ضارب** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر **غلام** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا **غلام** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل **عمرا** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ **ضارب** اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا **و** حرف عطف یا استینا ف مبنی بر فتح **شرط** مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف عمل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنابر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم الفاعل عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل با حرف جار مبنی بر کسر معنی مجرور تقدیراً مضاف الحال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر سکون الاستقبال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل ما کافۃ مبنی بر سکون اشترط فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عملہ با حرف جار مبنی بر کسر احد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے حال اور استقبال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ل حرف جار مبنی بر کسر اس کے بعد ان ناصبہ موصول حرفی مقدر جو مبنی بر سکون یکمل فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً بان مقدر صیغہ واحد مذکر غائب مشابھۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنابر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل با حرف جار زائد مبنی بر کسر الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ مشابھۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ہ ضمیر منصوب متصل منصوب محلاً اسم مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل لما حرف شرط نزد بعض اور ظرف زمان متضمن معنی شرط نزد بعض دیگر اس تقدیر پر جواب کا مفعول فیہ ہوتا ہے یہ اعجب کلمات سے ہے کہ جب ماضی پر داخل ہو تو ظرف ہوتا ہے اور جب مضارع پر داخل ہو تو حرف اور جب دونوں پر نہ ہو تو بمعنی الا جیسے اس آیت میں وان کل نفس لما علیها حافظ کذا فی کلیات ابی البقاء کان فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان مشابھا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان با حرف جار زائد مبنی بر کسر الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ با حرف جار مبنی بر کسر حسب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف اللفظ مفرد منصرف

صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اول۔

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

فی عدد الحروف والحرکات والسکنات[1] فکان حینئذ مشابہا بحسب المعنی ایضا ویشترط ایضا ان اعتماده[1] علی المبتدأ فیکون خبرا عنہ مثل المثال المذکور او علی الموصول فیکون صلة لہ نحو الضارب عمرا فی الدار اتی الذی ھو ضارب عمرا فی الدار او علی[2] الموصوف فیکون صفة لہٗ

۱- **قولہ اعتمادہ** ......اعتماد بمعنی تکیہ کردن چھ امور مذکورہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک اسم فاعل سے پیشتر ہو شرط اعتماد کی وجہ یہ ہے کہ اعتماد سے اسم فاعل کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہو جاتی ہے چنانچہ جیسے فعل مسند ہوتا ہے اسم فاعل بھی مبتدا موصوف ذوالحال اسم موصول کے بعد مسند ہوتا ہے اور حرف نفی اور حرف استفہام کے بعد واقع ہونے سے مشابہت اس لئے قوی ہو جاتی ہے کہ ان دونوں کے بعد اکثر وبیشتر فعل واقع ہوا کرتا ہے اور قوت مشابہت کا اعتبار اس بات پر تنبیہ کرنے کیلئے کیا گیا کہ اسم فاعل کا مرتبہ عمل میں فعل سے پست ہے اور عمل میں وہ فعل کی فرع ہے پس ابتداء ضارب زید عمرا کہنا جائز نہیں کیونکہ اعتماد مفقود ہے جو عمل کیلئے شرط تھا واذا فات الشرط فات المشروط یہ شرط اعتماد سیبویہ اور بصریین کے نزدیک ہے اخفش اور کوفیین کے نزدیک شرط نہیں لہذا امثال مذکوران کے نزدیک جائز ہے۔

۲- **قولہ الموصوف**......مذکور ہو جیسے مثال کتاب میں یا مقدر جیسے

کناطح صخرة یوما لیوھنھا فلم یضرھا واوھی قرنہ الوعل

میں ناطح اسم فاعل کا موصوف وعل بروزن کتف اور ذھب بمعنی جنگلی بوک بقرینہ مصراع ثانی مقدر ہے اور جیسے آیت کریمہ مختلف الوانہ میں مختلف اسم فاعل کا موصوف عسل مقدر ہے اور جیسے یا طالعا جبلا میں طالعا اسم فعل کا موصوف رجلا مقدر ہے۔

① حرکات کی موافقت کے پیش نظر بصیغہ جمع تعبیر کیا ہے ورنہ مضارع کے صیغہ واحد غائب میں تین سکون نہیں ہوتے اور اعتبار اسی کا ہے ایک سکون ہوتا ہے جیسے مجرد میں یا دو جیسے مزید وغیرہ میں۔۱۲

ترکیب

فی حرف جار مبنی بر سکون عدد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الحروف جمع مکسر منصرف مجرور لفظا معطوف علیہ وحرف

عطف مبنی بر فتح السحر کیات جمع مؤنث سالم مجرور لفظا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح السکنات جمع مونث سالم مجرور لفظا معطوف معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ عدد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم مشابہا اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر کان فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح کان فعل ناقص مبنی بر فتح ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان حین ظرف زمان منصوب لفظا مضاف اذ ظرف زمان مجرور محلا مبنی بر سکون مقدر مضاف تنوین عوض مضاف الیہ کان الامر کذلک، اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مشابہا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان با حرف جار مبنی بر کسر حسب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف المعنی .اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مشابہا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور دونوں مفعول فیہ یا ایک سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر خبر اَنَّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو یکمل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ان موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم اشترط فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ایضا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق آض فعل ماضی معروف مقدر مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل۔ آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح یشترط فعل مضارع مجہول مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اعتماد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل مرفوع معنی بنا بر فاعلیت علی حرف جار مبنی بر سکون المبتداء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون علی حرف جار مبنی بر سکون الموصول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون الموصوف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون علی حرف جار مبنی بر سکون ذی اسمائے ستۃ مکبرہ سے مجرور بیا مضاف الحال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون علی حرف جار مبنی بر سکون حرف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف النفی مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون الاستفہام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف النفی معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ حرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف لغو اول بہا حرف جار مبنی بر کسر ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل تام مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر قبل ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ حرف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف النفی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الاستفہام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف

سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل یکون فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم بنظر حرف النفی اور الاستفہام اعتماد مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو اول اور دوم سے مل کر فاعل یشترط فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ایضا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق آض مقدر فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل خبرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف عن حرف جار مبنی سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المبتداء جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا اعتمد علی المبتداء اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ

عنہ کو ظرف لغو قرار دینا خواہ خبرا کا یا یکون کا درست نہیں اول کا اسلئے کہ یہاں پر خبر سے اصطلاحی معنی مراد ہیں لغوی نہیں اور عن لغوی معنی کا صلہ آتا ہے دوم کا اس لئے کہ عن اس کا صلہ آتا ہی نہیں ہاں خبرا میں لغوی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے عنہ کو اس کا ظرف لغو قرار دے سکتے ہیں کما فی زینی زادہ۔

مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف المثال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مذکور مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مقدر ھو کی ھو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اعتماد علی المبتدا ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل صلۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف ل حرف جار مبنی بر فتح ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الموصول جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا اعتمد علی الموصول اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف الضارب عمرا فی الدار اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اعتماد علی الموصول مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر ارادہ معنی ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی برسکون ضارب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم موصول عمرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا فی حرف جار مبنی برسکون الدار مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ای حرف تفسیر مبنی برسکون الذی اسم موصول مبنی برسکون مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ضارب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا عمرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا فی حرف جار مبنی برسکون الدار مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت بترکیب سابق خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا فا فصیحہ مبنی برفتح یکون فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم الفاعل صفة مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف ل حرف جار مبنی برفتح ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے الموصوف جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا اعتمد علی الموصوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

مثل مررت برجل ضاربٍ ابنه جارية[1] او علیٰ ذی الحال فیکون حالا عنه مثل مررت بزید راکبا ابوه او علیٰ حرف النفی او الاستفهام[2] بان یکون قبله[3] حرف النفی او الاستفهام مثل ماقائم ابوه واقائم ابوه وان فقد فی اسم الفاعل احد الشرطین المذکورین فلا یعمل اصلا

۱۔ **قوله حرف النفی**...... حرف نفی ظاہر اہو جیسے مثال کتاب میں یا تاویلا جیسے انما قائم الزیدان کہ یہ ماقائم الا الزیدان کی تاویل میں ہے اور حرف نفی خواہ ما ہو جیسے مذکور ہوا اور جیسے۔

خلیلی ما واف بعهدی انتما اذا لم تکونا لی علیٰ من اقاطع

یا ان جیسے ان قائم الزیدان یالا جیسے لا نولک ان تفعل نول مصدر بمعنی تناول یہاں پر بمعنی متناول اسم مفعول ہے اور ان تفعل اس کا نائب فاعل ہے تو یہ مثال اسم مفعول مؤول کی ہوئی نہ اسم فاعل کی اور ابو حیان نے کہا کہ نولک مبتدا ہے اور ان تفعل خبر اور اس مقولہ کے معنی یہ ہیں لا ینبغی لک تناوله کما فی حاشیة الصبان۔ یہ لا نافیہ غیر عاملہ اکثر و بیشتر مکرر آتا ہے اور کبھی کبھی غیر مکرر جیسے اس مقولے میں اور اسم فاعل کی مثال یہ ہے لا قائم الزیدان اور کبھی یہ نفی اسم سے مستفاد ہوتی ہے جیسے۔

غیر لاهٍ عداک فاطرح اللّهو ولا تغترر بعارض سلم

اس کی ترکیب یوں ہوگی غیر مضاف لاهٍ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر عدا مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا جو خبر سے بے نیاز ہے اسی طرح غیر قائم الزیدان کی ترکیب اور کبھی یہ نفی فعل سے مستفاد ہوتی ہے جیسے لیس قائم الزیدان اس کی ترکیب یہ ہے لیس فعل ناقص قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر الزیدان فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر اسم لیس جو خبر سے بوجہ فاعل بے نیاز ہے لیس اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ماقائم الزیدان کی جبکہ یہ ما حجازیہ ہو جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے اور اگر ما تمیمیہ ہو جو غیر عامل ہے تو ترکیب یوں کریں گے ما نافیہ قائم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسم ثانی الزیدان فاعل قائم مقام خبر مبتدا کی قسم ثانی اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہوا علیٰ اختلاف القولین فاحفظ فانه قد خفی علی الاذکیاء فضلا علی الانجیاء کذا فی الفوائد الشافیه علیٰ اعراب الکافیه وغیرها۔

۲۔ **قوله والاستفهام**...... حرف استفہام کبھی ملفوظ ہوتا ہے جیسے مثال کتاب میں اور کبھی مقدر جیسے قائم الزیدان ام قاعدهما میں ہمزہ استفہام مقدر ہے اور یہ استفہام بھی کبھی اسم سے مستفاد ہوتا ہے جیسے کیف جالس العمران ماراکب البکران من ضارب الزیدان کیف حال ہونے کی بنا پر محل نصب میں ہے اور ما ومن مفعول بہ ہونے کی بنا پر اسی طرح این جالس الزیدان اور متی قائم الزیدان میں این اور متیٰ مفعول فیہ ہونے کی بنا پر محل نصب میں ہیں۔۱۲

۳۔ **قوله اقائم ابوهُ**...... یہ فاعل مفرد کی مثال ہے اور مثنیٰ کی جیسے اقائم الزیدان اور جمع کی مثال جیسے اقائم الزیدون فائدہ جو اسم فاعل بعد نفی یا استفہام آتا ہے اس کا فاعل قائم مقام خبر کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں اور کبھی ضمیر مرفوع منفصل جیسے استفہام مقدر کی مثال میں اور جیسے۔

اَمُنجِزٌ انتمو وعدا وثقت به ام اقتفیتم جمیعا نهج عرقوب

میں ان ضمیر منفصل منجز کا فاعل ہے تا علامت خطاب م علامت جمع ہے اور و اشباعیہ بنا بر ضروری شعری عرقوب ایک شخص کا نام ہے جو وعدہ خلافی میں مشہور تھا اور ضمیر مرفوع مستتر فاعل قائم مقام خبر نہیں ہوتی پس اقائم زید ام قاعد میں قاعد مبتدا کی قسم ثانی اور اس میں ضمیر مستتر فاعل قائم مقام خبر نہیں بلکہ قاعد مبتدائے محذوف کی خبر ہے یعنی هو قاعد اور جب کہا جائے اقائم

الزیدان اور قائم پر عطف کا قصد کریں تو معطوف کا افراد اور ضمیر کا انفصال واجب ہوگا چنانچہ یوں کہیں گے اقائم الزیدان ام قاعدھما اور بعض نے ضمیر مستتر فاعل کے قائم مقام خبر ہونے کو جائز قرار دیا ہے تو اقائم الزیدان ام قاعدان جائز قرار پائے گا کذا فی حاشیة الصبان۔

① بمعنی کنیز جمع جواری۔۱۲

ترکیب

مثل......مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف مررت برجل ضارب ابنه جارية اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی مثال بترکیب معلوم مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اعتماد علی الموصوف مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی مررت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ت ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم با حرف جار مبنی بر کسر رجل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ضارب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ابن مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل جارية مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مررت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فا فصیحہ مبنی بر فتح یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل حالا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف عن حرف جر مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذی الحال جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا اعتمد علی ذی الحال اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف مررت بزید راکبا ابوه اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدا محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اعتماد علی ذی الحال ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی مررت بترکیب معلوم فعل با فاعل با حرف جار مبنی بر کسر زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا ذوالحال راکبا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ابو اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل راکبا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مررت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ما قائم ابوه اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ما قائم ابوه اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اعتماد علی

حرف النفی او الاستفہام ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر یا ارادۂ معنی ما حرف نفی غیر عامل مبنی بر سکون قائم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسم ثانی ابو اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب ابو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر مبتدا کی قسم دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ احرف استفہام مبنی بر فتح قائم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسم ثانی ابو اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب ابو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر مبتدا کی قسم دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون فقد فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فی حرف جار مبنی بر سکون اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو احد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الشرطین مثنٰی مجرور بیا ماقبل مفتوح موصوف ال بمعنی الذین اسم موصول مبنی بر کسر مذکورین مثنٰی مجرور بیا ماقبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل فقد فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح لا یعمل نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل اصلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول فیہ بعید مضارع منفی بمعنی ابدا ▮ ہے جیسے یہاں پر اور بعد ماضی منفی بمعنی قط بہر تقدیر ظرف ہے لا یعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا مجزوم محلا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

بل یکون حینئذ مضافا[1] الٰی ما[2] بعده مثل مررت[3] بزید ضارب عمرو امس وان کان اسم الفاعل[4] معرفا باللام یعمل[5] فی ما بعده فی کل حال[6] سواء کان بمعنی الماضی او الحال اوالاستقبال وسواء کان معتمدا علی احدا لامور المذکورة او غیر معتمد

۱۔ **قوله مضافا الی ما بعده**......یعنی دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کے منتفی ہونے پر اسم فاعل اپنے مابعد کی جانب وجوبا مضاف ہوتا ہے اور اس کی اضافت معنوی ہوتی ہے نہ لفظی کیونکہ اضافت لفظی کیلئے شرط یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف

مضاف کو ہو یہاں پر پائی نہیں جاتی اس لئے کہ صورت مفروضہ میں اسم فاعل مابعد میں عامل نہیں پس اس کی اضافت لفظی نہ ہوگی اور جب اضافت لفظی نہیں تو لامحالہ معنوی ہوگی کہ اضافت انہیں دو میں منحصر ہے امام کسائی کے نزدیک عمل کیلئے اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط نہیں لہذا بمعنی ماضی ہونے کی صورت میں بھی عمل کرے گا اور اس صورت میں اس کی اضافت لفظ ہوگی نہ معنوی کیونکہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہے یہی اضافت لفظی کی شرط تھی پس صورت مذکورۃ میں امام کسائی کے نزدیک اضافت واجب نہیں اور بر تقدیر اضافت اضافت لفظی ہوگی امام کسائی نے اپنے اس مدعی پر کہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہونے کی حالت میں بھی عمل کرتا ہے آیت کریمہ **وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید** سے تمسک فرمایا جس کا جواب صفحہ نمبر ۳۲۱ کے حاشیہ نمبر ۳ میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

۲- **قولہ الی ما بعدہ** ...... اور مابعد کی طرف اضافت اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ مابعد از روئے معنی مفعول بہ ہو اگر از روئے معنی مفعول بہ نہیں تو اگرچہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہو اضافت واجب نہ ہوگی جیسے **ھذا ضارب امس** میں **ضارب** کا مابعد **امس** ہے جو از روئے معنی مفعول بہ نہیں اسی واسطے **ضارب** کو **امس** کی طرف مضاف کر کے پڑھنا واجب نہیں تنوین کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اور **ھذا ضارب زید امس** میں **ضارب** کو **زید** کی طرف مضاف کر کے پڑھنا واجب ہے اگر بدون اضافت پڑھیں گے تو **زید** کو نصب دیں گے کہ وہ مفعول بہ ہے جر اور رفع کی کوئی وجہ نہیں تو لازم آئے گا کہ اسم فاعل معنی حال یا استقبال میں ہونے کے بغیر مفعول بہ کیلئے ناصب ہو جائے جو باطل ہے کیونکہ نصب مفعول بہ کیلئے بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط ہے نظر بر آں اضافت کے ساتھ پڑھنا واجب ہوا اور امام کسائی کے نزدیک واجب نہیں **کمامر** یاد رہے کہ اضافت کے وجوب اور عدم وجوب کا اختلاف اس اسم فاعل بمعنی ماضی میں ہے جو متعدی ہو اور جو اسم فاعل بمعنی ماضی لازم ہو اس میں نہیں کیونکہ اسم فاعل کے عمل رفع کیلئے بمعنی حال یا استقبال ہونا کسی کے نزدیک شرط نہیں **کمامر**۔

۳- **قولہ مررت بزید الخ** ...... اگر اس مثال میں **ضارب** اسم فاعل کو مفعول بہ میں عامل قرار دیں تو **ضارب** کی اضافت **عمرو** مفعول بہ کی طرف اضافت لفظی ہوگی جو تعریف کا افادہ نہیں کرتی اور مضاف نکرہ رہتا ہے پس **ضارب عمرو** **زید** کی صفت نہ ہو سکے گا کیونکہ **زید** معرفہ ہے اور **ضارب عمرو** نکرہ اور نکرہ صفت معرفہ نہیں ہوتا نظر بر آں بر تقدیر عمل ترکیب غلط ہو جائے گی۔۱۲

۴- **قولہ معرفا باللام** ...... لام سے مراد اسمی ہے حرفی نہیں کیونکہ حرفی شرائط عمل سے مستغنی نہیں کرتا۔۱۲

۵- **قولہ یعمل** ...... یعنی جب اسم فاعل متعدی پر الف لام اسمی داخل ہو تو وہ مفعول بہ کو نصب دیتا ہے اگرچہ بمعنی ماضی ہو اس وقت مفعول بہ کو نصب دینے کیلئے نہ اعتماد شرط ہے نہ بمعنی حال یا استقبال ہونا بمعنی ماضی ہو جب بھی نصب دیتا ہے بمعنی حال یا استقبال ہو جب بھی مفعول بہ کو نصب دیتا ہے ابو علی نے کہا کہ جب بمعنی ماضی ہو تو مفعول بہ کو نصب دیتا ہے اور جب بمعنی حال یا استقبال ہو تو نصب نہیں دیتا کیونکہ کلام عرب میں مفعول بہ کا ناصب وہی اسم فاعل پایا گیا جو معرف باللام بمعنی ماضی ہے اور معرف باللام بمعنی حال یا استقبال کی کوئی نظیر نہیں ملتی اخفش نے کہا ایسے اسم فاعل کا مابعد مفعول بہ کے ساتھ مشابہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے نہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر رمانی نے کہا کہ اس مسلک پر الف لام حرف تعریف ہوگا نہ اسم موصول ورنہ مابعد

مفعول بہ ہونیکی بنا پر منصوب ہوگا اور بعض نے کہا کہ مابعد کا ناصب فعل مضمر ہے نہ اسم فاعل الحاصل اسم فاعل متعدی معرف باللام میں چار مذہب ہوئے۔

۱- یہ کہ الف لام اسمی ہے اور مابعد مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے خواہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہو یا بمعنی حال یا استقبال وجہ یہ کہ صلہ واقع ہونے کی وجہ سے مقام فعل میں ہے جس کا عمل کسی مخصوص زمانے کے ساتھ مشروط نہیں تو اس کیلئے بھی کوئی مخصوص زمانہ شرط نہ ہوگا۔

۲- یہ کہ ایسے اسم فاعل کا عمل نصب زمانہ ماضی کیساتھ مخصوص ہے۔

۳- یہ کہ ایسے اسم فاعل کا مابعد مفعول بہ کیساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور الف لام حرف تعریف ہے نہ اسم موصول۔

۴- مابعد کا ناصب فعل مضمر ہے نہ اسم فاعل۔۱۲

۶- **قولہ سواء کان الخ** ......اس وقت عمل کیلئے کوئی مخصوص زمانہ شرط نہیں سب زمانے برابر ہیں وجہ وہی کہ اسم فاعل صلہ ہونے کی وجہ سے بمعنی فعل ہے اور فعل کے عمل میں سب زمانے برابر ہیں۔ نیز اس صورت میں باقی ماندہ امور پنجگانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد بھی شرط نہیں جیسے فعل کیلئے اعتماد شرط نہیں۔

س: جب الف لام اسم موصول ہے اور صلہ فعل ہوا کرتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دینے میں کیا نکتہ ہے؟

ج: الف لام موصول صورۃً الف لام حرف تعریف کے مشابہ ہے جو اسم مفرد پر داخل ہوتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دیا جو معنیً جملہ ہے اور صورۃً مفرد تا کہ دونوں مشابہت پر عملدرآمد ہو جائے۔۱۲

① اس لام سے مراد اسمی ہے جو بمعنی اسم موصول ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

بل ...... حرف عطف مبنی بر سکون **یکون** فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل **حین** ظرف زمان معرب منصوب لفظاً مضاف **اذ** ظرف زمان مبنی بر سکون مقدر مضاف الیہ مضاف مجرور محلاً تنوین عوض مضاف الیہ **کان کذا** اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا **حین** مضاف کا حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ **مضافا** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل **الی** حرف جار مبنی بر سکون **ما** اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً **بعد** ظرف زمان معرب منصوب لفظاً مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل **بعد** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا **ثبت** مقدر کا **ثبت** فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول **ثبت** فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو **مضافا** اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر **یکون** فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا **مثل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف **مررت بزید ضارب عمرو امس** اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ **مثل** مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر خبر ھـــو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے بر تقدیر عدم عمل مابعد کی طرف مضاف ہوناھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی مررت بترکیب معلوم فعل با فاعل یا حرف جار مبنی بر کسر زیـد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ضـارب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضاف عـمـرو مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ امـس ظرف زمان بمعنی دیـروز مبنی بر کسر منصوب محلا مفعول فیہ اور کبھی بمعنی زمانہ ماضی مطلقا اس تقدیر پر معرب ہے اور اس پر الف لام داخل ہوتا ہے جیسے اس آیت میں کان لم تغن بالامس الغرض ضارب اسم فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ اور فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مـررت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح ان حرف شرط مبنی بر سکون کـان فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسـم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الـفـاعـل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم مـعـروفا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان با حرف جار مبنی بر کسر اللام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو مـعـروفا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر کـان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط یـعـمـل فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل فـی حرف جار برائے ظرفیت مکانی مبنی بر سکون ما اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا بعد ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبـت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھـو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اول فـی حرف جار برائے ظرفیت زمانی مبنی بر سکون کل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف حـال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم یـعـمـل فعل اپنے فاعل اور ہر دو ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا سواءٌ مفرد منصرف صحیح مـرفـوع لفظا خبر مقدم کان فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل با حرف جار مبنی بر کسر مـعـنـی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف الـمـاضـی اسم منقوص مجرور تقدیرا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون الاستقبال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون الحال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثـابـتـا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدا موخر مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح سـواءٌ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا خبر مقدم کـان

بترکیب مطابق فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل معتمدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان علیٰ حرف جار مبنی بر سکون احد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الامور جمع مکسر منصرف مجرور لفظا موصوف ال بمعنی التی اسم موصول مبنی بر سکون مذکورۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلامبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موسول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو معتمدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون غیر مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف معتمد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدا ابتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

مثل الضارب عمران الأن او امس او غدا هو زید اعلم ان اسم[1] الفاعل الموضوع للمبالغة① كضراب وضروب ومضراب[2] بمعنى كثير الضرب وعلامة وعليم بمعنى كثير العلم② وحذر بمعنى كثير الحذر مثل[3] اسم الفاعل الذى ليس للمبالغة

۱- **قوله اسم الفاعل الخ** ......اس سے مراد وہ اسم فاعل ہے جس نے اپنی ہیئت اصلی چھوڑ کر دوسری ہیئت اختیار کر لی اور اپنے معروف صیغہ پر نہ رہا۔ جس کی وجہ سے اسم فاعل کی مذکور تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔

۲- **قوله مضراب الخ** ......مبالغہ کے صیغے قیاساً عمل کرتے ہیں یہی اصح ہے کما فی الشاطبی اور تصریح میں فرمایا کہ مبالغہ کے صیغہ سیبویہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک عمل کرتے ہیں اس پر انہوں نے دو دلیلیں پیش کیں اول اہل عرب سے سماع کہ انہوں نے اپنے کلام میں مبالغہ کے صیغوں کو عمل دیا ہے دوم اپنی اصل پر عمل جو اسم فاعل ہے کیونکہ مبالغہ کے صیغے اسم فاعل ہی سے بغرض مبالغہ متحول ہوئے ہیں اور کوفیین مبالغہ کے صیغوں کا عمل جائز نہیں رکھتے کیونکہ یہ مضارع کے لفظا اور معنیً مخالف ہیں جس کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل دیا جاتا ہے۔ لفظاً مخالفت اس لئے کہ تعداد حروف و حرکات و سکون میں مطابق نہیں معنی اس لئے کہ یہ معنیٰ حدث کی قوت کا افادہ کرتے ہیں بخلاف مضارع کہ وہ نہیں کرتا لہٰذا ان کے بعد جو منصوب واقع ہوتا ہے کوفیین اس کا ناصب فعل مضمر کو قرار دیتے ہیں اور ان کے نزدیک اس منصوب کی تقدیم صیغہائے مبالغہ پر جائز نہیں لیکن کوفیین کے مسلک

مذکور کو عرب کا یہ قول رد کرتا ہے اما العسل فانا شراب کہ اس میں العسل مفعول بہ منصوب شراب مقدم ہے ۱۲ معہ الایضاح رہی یہ بات کہ صیغہائے مبالغہ میں باعتبار معنی حدث کی قوت افادہ کرنے کے تفاوت ہے یا تساوی اس بارہ میں کوئی نقل نظر سے نہیں گزری البتہ اس قول سے کہ زیادت حرف زیادت معنی پر دلالت کرتی ہے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ فعال اور مفعال فعول اور فعیل کے اعتبار سے ابلغ ہیں اور فعول وفعیل فعل کے اعتبار سے اور علامۃ سب کے اعتبار سے ابلغ ہے کہ اس میں حروف سب سے زیادہ ہیں حاشیۃ الصبان ۱۲

۳۔ **قولہ مثل اسم الفاعل**...... جیسے عمل اسم فاعل کیلئے بمعنی حال یا استقبال ہونا اور امور شگانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد شرط ہے اسی طرح صیغہائے مبالغہ کیلئے جس طرح بمعنی حال یا استقبال ہونا اسم فاعل میں نصب مفعول بہ کے واسطے شرط ہے اور عمل رفع کیلئے صرف اعتماد اسی طرح ان صیغوں میں جس طرح الف لام بمعنی اسم موصول اسم فاعل پر داخل ہوتا ہے تو عمل کیلئے بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط رہتا ہے نہ باقی ماندہ امور میں سے کسی ایک پر اعتماد اسی طرح الف لام بمعنی اسم موصول جب مبالغہ کے صیغوں پر داخل ہوتا ہے تو ان کا عمل مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ مشروط نہیں رہتا جس طرح اسم فاعل کے صیغے مفرد کی طرح اس کے صیغہائے تثنیہ وجمع عمل کرتے ہیں اس طرح مبالغہ کے صیغہ مفرد کی طرح اس کے صیغہائے تثنیہ وجمع عمل کرتے ہیں جس طرح منصوب کی تقدیم اسم فاعل پر جائز ہے اسی طرح ان پر بھی جائز ۔۱۲

① یعنی اس فعل میں مبالغہ کیلئے موضوع ہے جس سے مشتق ہوتا ہے ۔۱۲

② بروزن کتف وندس بمعنی مرد بیدار یا پرہیز اور بمعنی ترسدہ جمع حذرون وحذاری ۔۱۲

ترکیب

مثل...... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الضارب عمرا الآن بتقدیر ھو زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون امس بتقدیر ا الضارب عمرا اولا اور ھو زید آخر ا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون غدا ھو زید بتقدیر الضارب عمرا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھو کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے بتقدیر معرف باللام ہونے کے اسم فعل کا عمل کرنا ہر حال میں ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون ضارب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول عمرا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ الآن ظرف بمعنی زمان حاضر مبنی بر فتح منصوب محلا مفعول فیہ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے اول ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول یا ھو ضمیر فصل حرف لا محل لہ من الاعراب مبنی بر فتح زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغری ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہوا یا زید خبر مبتدا اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یہ ترکیب جب کہ ھو کو ضمیر فصل قرار دیں باقی دو مثالوں کی ترکیب بھی یہی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ مثال دوم میں

امس ظرف زمان مبنی بر کسر منصوب محلا ہے اور مثال سوم میں غدا ظرف زمان معرب منصوب لفظا ہے اور ہر ایک الآن کی طرح
مفعول فیہ ہے اعلم فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں ان ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون ت مفتوحہ علامت خطاب مذکر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی اسم مفرد منصرف صحیح منصوب
لفظا مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون
موضوع مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر
فتح راجع بسوئے موصوف ل حرف جار مبنی بر کسر المبالغۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو موضوع اسم مفعول
اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف اسم مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
موصوف الذی اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا لیس فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ل حرف جار مبنی بر کسر المبالغۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور
مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لیس اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ فی حرف جار مبنی بر
سکون العمل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو مثل مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر ان کا اسم
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ انّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلا اعلم فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ک حرف جار مبنی بر فتح ضراب مفرد مصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف
عطف مبنی بر فتح ضروب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح مضراب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف
معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف کثیر مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف الضرب مفرد مصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ کثیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف
الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا
اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے
فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ و حرف مبنی بر فتح علامۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا
معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح علیم مفرد منصرف صحیح لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال با حرف جار
مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف کثیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف العلم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا
مضاف الیہ کثیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر
ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین مثنٰی منصوب بیا ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر
مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور

ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح حذر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا ذوالحال با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف کثیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف الحذر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ کثیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنی مضاف کا معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف ھو اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فاعل موضوع برائے مبالغہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

الرابع من العوامل القیاسیة اسم المفعول

فی[۱] العمل وان زالت المشابهة[۲] اللفظیة بالفعل لکنهم[۳] جعلوا ما فیها[۴] من زیادة المعنیٰ قائما مقام ما زال من المشابهة اللفظیة ورابعها اسم[۵] المفعول وهو کل اسم ن اشتق

۱۔ **قوله فی العمل** ...... یعنی نصب و رفع میں مجرد مفرد بمعنی حال جیسے زید ضراب ابو عمرا الان مجرد مفرد بمعنی استقبال جیسے زید خراب ابوہ عمرا غدا اوراخا الحرب لباسا الیها جلالها از قبیل اول ہے الی بمعنی لام ہے اور جلال جمع جل اس سے دروع مراد ہیں اوراخا الحرب سے کنایۃ لازم حرب مراد ہے اسی طرح قول عرب انه لمنحار بوائکها منحار بروزن مفعال نحر سے ماخوذ ہے بوائک جمع بائکة بمعنی ناقہ حسنا اسی طرح فتاتان اما منهما فشبیهة هلالا واخریٰ منهما تشبه البدرا اما منهما ای اما واحدة منهما اسی طرح

حذر امورا لا تضیر وامن ۔ مالیس منجیه من الاقدار

لعل المعنی و آمن امنا لیس منجیه من الا قد اریل موقع له فی مصائبها کما هو شان المفرط اسی طرح ضروب بنصل السیف سوق سمانها نصل بمعنی دیاو سوق جمع ساق سمان جمع سمین بمعنی فربہ ضمیر مضاف الیہ کا مرجع ابل ہے مجرد تثنیہ بمعنی حال جیسے الزیدان ضرابان عمرا الآن مجرد تثنیہ بمعنی استقبال جیسے الزیدان ضرابان عمرا غدا مجرد جمع بمعنی حال جیسے الزیدون ضرابون عمراً الان مجرد جمع بمعنی استقبال جیسے الزیدون ضرابون عمرا غدا معرف باللام مفرد بمعنی ماضی جیسے الضراب عمرا امس زید اور بمعنی حال جیسے الضراب عمرا الآن زید اور بمعنی استقبال جیسے الضراب عمرا غدا

زیمہ معرف باللام تثنیہ بمعنی ماضی جیسے الضرابان عمراً امس الزیدان اور بمعنی حال جیسے الضرابان عمرا الآن الزیدان اور بمعنی استقبال جیسے الضرابان عمرا غدا الزیدان اور معرف باللام جمع بمعنی ماضی جیسے الضرابون عمرا امس الزیدون اور بمعنی حال الضرابون عمراً الان الزیدون اور بمعنی استقبال جیسے الضرابون عمرا غداً الزیدون مذکورہ مثالوں میں امس اور الآن اور غدا تعیین زمانہ کے واسطے ذکر کیے گئے ہیں۔۱۲

۲- **قولہ لکنھم الخ** ...... یہاں سے ایک توہم کا رفع کرتے ہیں جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہے وہ یہ کہ صیغہائے مبالغہ اسم فاعل کی طرح عمل نہ کریں کیونکہ اسم فاعل کے اعمال میں فعل کیساتھ لفظی مشابہت کو دخل تھا جو صیغہائے مبالغہ میں مفقود ہے تقریر دفع یہ ہے کہ صیغہائے مبالغہ میں زیادت معنی فوت شدہ مشابہت لفظی کے قائم مقام ہوگئی اس طرح مشابہت میں پیدا شدہ نقصان کا جبر ہوگیا۔۱۲

۳- **قولہ ما فیھا** ......توہم مذکور کو یوں بھی دفع کر سکتے ہیں کہ صیغہائے مبالغہ کا اعمال ان کی موجودہ ہیئت کے اعتبار سے نہیں ہے جیسے کہ اسم فاعل کا تھا حتی کہ مشابہت لفظی فوت ہونے سے عمل بھی باقی نہ رہے بلکہ موجودہ ہیئت سے نظر قطع کرتے ہوئے ان کا اعمال اعتبار اصل پر مبنی ہے جو اسم فاعل ہے اور کبھی اصل کا حکم فرع کو دیا جاتا ہے جیسے رمتا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب کو اصل کا حکم دیتے ہیں جو رمت صیغہ واحد مؤنث غائب ہے کیونکہ واحد پر اضافہ کر کے تثنیہ بناتے ہیں تفصیل اس کی یہ ہے کہ رمت اصل میں رمیت تھا یا کو بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل الف بدلا الف اور تا دو ساکن مجتمع ہوئے الف کو ساقط کر دیا رمت ہوگیا اور رمتا اصل میں رمیتا تھا بقاعدہ مذکورہ یا کو الف سے بدلا اب الف اور تا میں اجتماع ساکنین نہیں کیونکہ تا متحرک ہے لیکن واحد مؤنث میں چونکہ تا ساکن تھی جو تثنیہ کیلئے اصل ہے نظر برآں تثنیہ میں تا کو ساکن لحاظ کر کے الف اور تا میں اجتماع ساکنین اعتبار کیا گیا اور الف کو ساقط کر دیا رمتا ہوگیا اسی طرح صیغہائے مبالغہ کا اعمال انکی اصل اسم فاعل کے اعتبار پر مبنی ہے اور توہم مذکور کو یوں بھی دفع کر دیتے ہیں کہ صیغہ مبالغہ کے مصداق پر اسم فاعل بھی صادق آتا ہے کیونکہ ضراب کے مصداق پر ضارب بھی صادق ہے اور علیم کے مصداق پر عالم اور حذر کے مصداق پر حاذر پس صیغہائے مبالغہ اسم فاعل کو متضمن ہوئے جیسے فرع اصل کو متضمن ہوتی ہے تو صیغہائے مبالغہ اگرچہ فعل مضارع کو ہم وزن نہیں مگر ان کا متضمن اسم فاعل ضرور ہم وزن ہے لہذا صیغہائے مبالغہ اپنے متضمن اصل کے اعتبار سے حکماً ہم وزن فعل مضارع ہوگئے پس صیغہائے مبالغہ میں مشابہت لفظی اگرچہ حقیقۃً فوت ہوگئی مگر حکماً موجود ہے اسی بنا پر اسم فاعل جیسا عمل کرتے ہیں رفع توہم کی یہ دونوں تقریریں اسی قاعدہ پر مبنی ہیں کہ کبھی فرع کو حکم اصل دیا جاتا ہے فرق یہ ہے کہ پہلی تقریر میں فرع کو اصل کا حکم عمل دیا گیا دوسری میں حکم موازنت۔۱۲

۴- **قولہ اسم المفعول الخ** ......ای اسم المفعول بہ جار کو حذف کر کے ضمیر کو المفعول میں مستتر کر دیا یہ فعلت بہ الضرب بمعنی اوقعتہ علیہ سے ماخوذ ہے اگر بہ مقدر نہ مانا جائے تو مفعول کا مصداق حدث ہے نہ وہ جس پر حدث واقع ہو تو خلاف مقصود لازم آئے گا کیونکہ اس اسم کا ذکر مقصود ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر حدث واقع ہوتا ہے نہ اس اسم کا جو حدث پر دلالت کرے کہ اس کا ذکر تو پہلے ہو چکا اسم مفعول اگرچہ اسم فاعل کے ساتھ مذکورہ مشابہت اور شرائط عمل میں برابر ہے لیکن اس کا مصداق مفعول بہ ہوتا ہے جو از قبیل فضلات ہے اور اسم فاعل کا مصداق فاعل ہوتا ہے جو عمدہ ہے اور عمدہ سے فضلہ

مفضول ہوتا ہے نظر برآں دال علی العمدۃ سے ذکر میں موخر کردیا۔

۵- **قولہ اشتق** ...... برقول بصریہ قید اشتقاق سے مصدر خارج ہو گیا کہ وہ مشتق نہیں ہوتا اور بقول کوفیہ خارج نہیں ہوا کہ ان کے نزدیک مشتق ہوتا ہے ان کے نزدیک لذات من وقع سے خارج ہو گیا۔۱۲

① وہ مشابہت لفظی یہ تھی کہ بسبب ترتیب حروف وحرکات وسکون فعل کے ہم وزن تھا۔۱۲

ترکیب

و ......مبنی بر فتح حالیہ زمخشری کے نزدیک عاطفہ خبری کے نزدیک اعتراض رضی شارح کافیہ کے نزدیک اور علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ اس واو کو واو مبالغہ کہتے ہیں ان حرف شرط مبنی بر سکون ایسے مقام پر وصلیہ کہلاتا ہے اس کی جزا بوجہ دلالت کلام سابق وجوبا محذوف ہوتی ہے اور کلام سابق مثل عوض جزا ہوتا ہے زالت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب المشابھۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر موصوف اللفظیۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت با حرف جار مبنی بر کسر الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو المشابھۃ موصوف اپنی صفت اور ظرف لغو سے مل کر فاعل زالت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فھو مثلہ فی العمل جزا محذوف وجوبا اس میں فا جزائیہ مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل الذی لیس للمبالغۃ فی حرف جار مبنی بر سکون العمل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو مثل مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر برقول اول حال ان کے اسم سے جو اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغہ میں ہے محلا منصوب اور برقول دوم حرف شرط معطوف جس کا معطوف علیہ ان لم تزل المشابھۃ اللفظیہ بالفعل معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط اور فھو مثلہ فی العمل جزائے محذوف شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا اور برقول سوم شرط مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے کوئی محل اعراب نہیں بہرصورت محاورہ میں ان وصلیہ سے مقصود کلام سابق کی تحقیق ہوتی ہے لکن حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ھم میں ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحاۃ م علامت جمع مذکر جعلوا فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب واو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم لکن ما اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے صیغہ مبالغہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون زیادۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف المعنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اول قائما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مفعول بہ اول مقام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف ما اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا زال فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول زال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین المشابھۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف اللفظیۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ قائما اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول بہ دوم جعلوا فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح رابع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعۃ عوامل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اسم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول کل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف اشتق فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔

الرابع من العوامل القیاسیۃ اسم المفعول

لذات[1] من وقع علیہ الفعل وھو یعمل عمل[2] فعلہ المجھول فیرفع[3] اسما واحدا بانہ قائم مقام فاعلہ وشرط عملہ کونہ بمعنی[4] الحال او الاستقبال واعتمادہٗ علی المبتداء کما فی اسم الفاعل مثل زید مضروب غلامہ آلآن او غدا او الموصول نحو المضروب غلامہ زید

۱- قولہ لذات من وقع الخ...... اس قید سے اسم فاعل صفت مشبہ اسم ظرف اسم آلہ اور وہ اسم تفضیل خارج ہو گیا جو معنی

فاعلیت کی زیادت پر دلالت کرتا ہے اور وہ اسم تفضیل بھی خارج جو مفعولیت کے معنی کی زیارت پر دلالت کرتا ہے جیسے اشھر بمعنی مشہور تر اور اعرف بمعنی معروف تر کیونکہ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر زیادت فعل واقع ہو نہ نفس فعل اور تعریف مذکور میں مراد نفس فعل ہے۔

۲- **قولہ من وقع۔**

س: من ذوی العقول کیلئے موضوع ہے پس تعریف سے وہ اسم مفعول خارج ہو گیا جو غیر ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے مشروب؟

ج: یہاں پر من کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کیلئے تغلیباً استعمال کیا ہے کما مر۔

س: یہاں پر اشتق من فعل کیوں نہیں کہا جیسے اسم فاعل کی تعریف میں کہا تھا؟

ج: بقرینۂ ماسبق حذف کر دیا ہے۔۱۲

۳- **قولہ عمل فعلہ المجھول** ...... چونکہ اسم مفعول کا اشتقاق فعل مجہول سے ہوتا ہے اسلئے فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے جیسے اسم فاعل فعل معروف سے مشتق تھا نظر برآں اس کا عمل فعل معروف جیسا ہوا۔

٤- **قولہ فیرفع اسما واحدا** ...... جیسے فعل مجہول اسم واحد کو رفع دیتا ہے اس بنا پر کہ وہ قائم مقام فاعل ہے اگر متعدی بدو مفعول ہے تو دوسرا اسم اپنے نصب پر باقی رہے گا جیسے **زید معطی غلامہ درھما** میں معطی اسم مفعول متعدی بدو مفعول ہے غلامہٗ مفعول اول قائم مقام فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوا اور **درھما** مفعول ثانی اپنے نصب پر باقی رہا اور اگر متعدی بسہ مفعول ہے تو ایک قائم مقام فاعل ہو کر مرفوع ہوگا اور دو اپنے نصب پر باقی رہیں گے جیسے **زید معلم ابوہ عمرا قائما**۔

۵- **قولہ بمعنی الحال او الاستقبال** ...... عمل اسم مفعول کیلئے زمانہ حال یا استقبال شرط ہونے کا تذکرہ کلام متقدمین میں نہیں پایا جاتا لیکن متاخرین جیسے ابو علی اور ان سے بعد والے نحویوں نے تصریح کی ہے۔۱۲

ترکیب

ل...... حرف جار مبنی بر کسر ذات مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف **من** اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا **وقع** فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب **علی** حرف جار مبنی بر سکون **ہ** ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم موصول جار مجرور مل کر ظرف لغو **الفعل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل **وقع** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ذات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو **اشتق** فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت اسم موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ **کل** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر **ھو** مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا **و** حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح **ھو** ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول **یعمل** فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **عمل** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف **فعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف **ہ** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول **فعل** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف **ال** حرف تعریف مبنی بر سکون **مجھول** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ

واحد مذکراس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق یعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ف فصیحیہ مبنی بر فتح یرفع فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکراس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول اسما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف واحدا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ با حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ہ ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسماواحدا قائم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکراس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان مقام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف فاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ قائم اسم فاعل اپنے اسم فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر انّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا کان الامر کذلک اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح شرط مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف عمل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر مرفوع معنی بنا بر فاعلیت راجع بسوئے اسم المفعول عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا شرط مضاف کا شرط مضاف اپنے مضاف سے مل کر مبتدا کون مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر اسمیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الحال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون الاستقبال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ۔ ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کون ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اعتماد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول علیٰ حرف جار مبنی بر سکون المبتداء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون الموصول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون الموصوف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون ذی اسمائے ستہ مکبرہ سے مجرور بیا مضاف الحال مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف او حرف عطف مبنی بر سکون حرف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف النفی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون الاستفهام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف نفی معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ حرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف المبتداء

معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اعتماد مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ک حرف جار مبنی بر فتح ما اسم موصول مجرور محلا مبنی بر سکون فی حرف جار مبنی بر سکون اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الفاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معرف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف ھذا اس میں ھا حرف تنبیہ مبنی بر سکون ذا اسم اشارہ بسوئے اعتماد مرفوع محلا مبنی بر سکون مبدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف زید مضروب غلامہ الآن اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون غدا بتقدیر زید مضروب غلامہ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف کی ھو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال ہو کر مبتدا پر اعتماد ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی زید بترکیب معلوم مبتدا مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل الآن ظرف بمعنی زمان حاضر مبنی بر فتح منصوب محلا مفعول فیہ مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مثال ثانی کی ترکیب بھی اسی طرح کرائی جائے صرف اتنا فرق ہے کہ اسمیں غدا ظرف معرب ہے نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف المضروب غلامہ زید اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال ہو کر اسم موصول پر اعتماد ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الرابع من العوامل القیاسیۃ اسم المفعول

و الموصوف مثل جاءنی رجل مضروب غلامہ او ذی الحال مثل جاءنی زید مضروبا غلامہ او حرف النفی او الاستفھام مثل ما

مضروب غلامه وَأ مضروب غلامه واذا انتفى فيه احد الشرطين المذكورين ينتفي علمه وحينئذ[1] يلزم اضافته الى[2] ما بعده واذا دخل عليه الالف[①] واللام يكون[3] مستغنيا عن الشروط في العمل مثل جاء ني المضروب غلامه

۱۔ **قوله وحينئذ يلزم اضافته** ...... یعنی بروقت انتفائے عمل نصب مفعول بہ کی طرف اضافت واجب ہے جبکہ بمعنی ماضی ہو جیسے اسم فاعل میں واجب تھی جیسے زید معطی درهم امس اور یہ اضافت معنوی ہوگی نہ لفظی وقد مضی اسم الفاعل مفصلا۔

۲۔ **قوله الى ما بعده** ...... جبکہ مابعد مفعول بہ ہو کما مر اگر نائب فاعل ہے تو اضافت واجب نہیں جائز ہے جیسے زید مضروب الظهر غدا یا زید مضروب الظهر الآن بخلاف اسم فاعل کہ اس کی اضافت فاعل کی طرف جائز نہیں چنانچہ زید ضارب ابوه عمرا میں زید ضارب ابيه عمرا کہنا درست نہیں یہ ابن مالک کا مسلک ہے بخلاف دیگر نحات کہ ان کے نزدیک اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کی اضافت بھی مرفوع کی طرف جائز نہیں اور اسم مفعول کے صیغہائے مبالغہ اسم فاعل کے صیغہائے مبالغہ کی طرح عمل کرتے ہیں بخلاف ان الفاظ کے جو بمعنی اسم مفعول آتے ہیں جیسے ذبح بمعنی مذبوح اور قبض بمعنی مقبوض اور لفظ بمعنی ملفوظ اور لعنة بمعنی ملعون اور صريع بمعنی مصروع وغیرہ کہ ان میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک ان کا اعمال جائز نہیں تو جاء نی رجل ذبح كبشه کہنا درست نہ ہوگا جیسے کہ جاء نی رجل مذبوح کبشہ کہنا درست ہے اسی طرح مررت برجل صريع غلامه کہنا درست نہیں اور مررت برجل مصروع غلامه کہنا درست ہے بخلاف ابن عصفور کہ ان کے نزدیک جائز ہے اقول فقیر کی نظر قاصر سے ابھی تک اسم مفعول کے صیغہائے مبالغہ نہیں گزرے۔۱۲

۳۔ **قوله يكون مستغنيا الخ** ...... اور اسم فاعل کی طرح عمل کرتا ہے اگرچہ بمعنی ماضی ہو نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اگر دوسرا مفعول ہو تو اس کو نصب بھی دے گا جبکہ متعدی بدو مفعول ہو جیسے جاء نی المعطى غلامه درهما امس اور اگر متعدی بسہ مفعول ہو تو مفعول کو نصب دے گا جیسے جاء نی المعلم ابوه زيدا قائما۔۱۲

① مراد الف لام موصولہ ہے نہ حرف تعریف۔۱۲

ترکیب

مثل ...... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف جاء نی رجل مضروب غلامه اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر هو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال ہو کر موصوف پر اعتماد هو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی جاء فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ کا مبنی بر کسری ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون رجل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرنائب فائل مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت رجل موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف جاء نی زید مضروبا غلامه اسم مقصور حکما مجرور تقدیراً مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال ہوکر ذوالحال پر اعتماد ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر ارادۂ معنی جاء نی بترکیب سابق زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ذوالحال مضروبا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مثل بترکیب معلوم مضاف ما مضروب غلامه اسم مقصور حکما مجرور تقدیراً معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح امضروب غلامه اسم مقصور حکما مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھذا مبتدائے محذوف کی جس میں ھا حرف تنبیہ مبنی برسکون ذا اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً اس کا مشارالیہ اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال ہوکر حرف نفی یا حرف استفہام پر اعتماد ھذا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر ارادۂ معنی ما حرف نفی مبنی بر سکون مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسم ثانی غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے معہود غائب غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل قائم مقام خبر مبتدا کی قسم ثانی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا أ حرف استفہام مبنی برفتح مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسم ثانی غلامه بترکیب سابق نائب فاعل قائم مقام خبر مبتدا کی قسم ثانی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم انتفی فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر صیغہ واحد مذکر فی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول جار مجرور مل کر ظرف لغو احد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف الشرطین تثنیٰ مجرور بیا ما قبل مفتوح موصوف ال بمعنی الذین اسم موصول مبنی بر کسر مذکورین تثنیٰ مجرور بیا ما قبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسم موصول اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل انتفی فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ینتفی فعل مضارع معروف مرفوع تقدیراً معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب عمل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسم المفعول مرفوع معنی بنا بر فاعلیت عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ینتفی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح حین ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف اذ ظرف زمان مبنی بر سکون مقدر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف تنوین عوض مضاف الیہ محذوف کان الامر کذلک اذ مضاف اپنے عوض

مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم یلزم فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اضافۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول الیٰ حرف جار مبنی بر سکون ما اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا بعد ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اضافۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل یلزم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول فیہ مقدم دخل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب علیٰ حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول جار مجرور مل کر ظرف لغو الالف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اللام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل دخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول مستغنیا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الشروط جمع مکسر منصرف مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو اول فی حرف جر مبنی بر سکون العمل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم مستغنیاً اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل بترکیب سابق مضاف جاء نی المضر وب غلامہ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بر تقدیر دخول الف لام شروط سے مستثنیٰ ہونا ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی جاء نی بترکیب سابق ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الخامس من العوامل القیاسیة الصفة المشبّهة

وخامسها[۱] الصفة المشبهة وهی مشابهة[۲] باسم الفاعل فی التصریف[۳]

مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم یلزم فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اضافۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول الیٰ حرف جار مبنی بر سکون ما اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا بعد ظرف زمان معرب منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اضافۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل یلزم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول فیہ مقدم دخل فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب علیٰ حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول جار مجرور مل کر ظرف لغو الالف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اللام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل دخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول مستغنیا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الشروط جمع مکسر منصرف مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو اول فی حرف جر مبنی بر سکون العمل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم مستغنیاً اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا

مثل بترکیب سابق مضاف جاء نی المضر وب غلامہ اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ھو مبتدائے محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بر تقدیر دخول الف لام شروط سے مستثنیٰ ہونا ھو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی جاء نی بترکیب سابق ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مضروب مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الخامس من العوامل القیاسیۃ الصفۃ المشبّھۃ

و خامسھا[۱] الصفۃ المشبھۃ وھی مشابھۃ[۲] باسم الفاعل فی التصریف[۳]

و فی کون کل منهما صفةً مثل حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات علیٰ قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات وهی مشتقة من الفعل اللازم دالة علیٰ ثبوت مصدرها لفاعلها

۱- **قوله خامسها الصفة المشبهة**......اسم مفعول کو اسم فاعل کے ساتھ چار امور میں مشابہت تھی اول اشتراط زمانہ یا حال یا استقبال دوم اشیائے ششگانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد سوم تصریف یعنی گردان کہ جس طرح اسم فاعل کی ہوتی ہے اسم مفعول کی بھی ہوتی ہے چہارم ذات مبہمہ پر دلالت جو بعض صفات کیساتھ ماخوذ ہو اور صفت مشبہ صرف دو اخیر میں مشابہ ہے نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ نے صفت مشبہ کو اسم مفعول سے بیان میں مؤخر کر دیا۔۱۲

۲- **قوله وهی مشابهة باسم الفاعل** ...... یہاں سے شارح علیہ الرحمۃ اسم فاعل کے ساتھ صفت مشبہ کی وجہ مشابہت بیان کرتے ہیں۔

س: تعریف سے ذات کا تعین ہوتا ہے اور وجہ مشابہت از قبیل صفات ہے کیونکہ وجہ مشابہت وصف مشترک کو کہتے ہیں اور ذات کو صفت پر تقدم حاصل ہوتا ہے تو چاہیئے تھا کہ وجہ مشابہت کے بیان پر ذات کے بیان تعریف کو مقدم رکھا جاتا پھر شارح علیہ الرحمۃ نے وجہ مشابہت کو مقدم اور تعریف کو مؤخر کیوں فرمادیا؟

ج: وجہ مشابہت کو مقدم بیان کرنے کے دو سبب ہیں اول یہ کہ اسم مفعول سے صفت مشبہ کو مؤخر کرنے کی وجہ پر اشارہ کرنا کہ وہ اسم فاعل کیساتھ دو امر میں مشابہت رکھتی ہے اور اسم مفعول چار میں کما مر اور شک نہیں چار امر میں مشابہت بہ نسبت اس مشابہت کے تام ہے جو دو امر میں ہو تو صفت مشبہ کی مشابہت بہ نسبت اسم مفعول کی مشابہت کے ناقص ہوئی اور اسم مفعول کی بہ نسبت صفت مشبہ تام اور صاحب مشابہت تامہ تقدم کا مستحق ہوتا ہے اور صاحب مشابہت ناقصہ تاخر کا اسی واسطے صفت مشبہ کو مؤخر کر دیا دوم یہ کہ عوامل قیاسیہ میں سے باقی ماندہ دو عامل قیاسی مضاف اور اسم تام پر صفت مشبہ کو مقدم کرنے کی وجہ پر اشارہ کرنا کہ مضاف اور اسم تام کو دو امر میں بھی مشابہت نہیں اسلیئے ان دونوں کو صفت مشبہ سے مؤخر کر دیا۔۱۲

۳- **قوله التصریف** ......یعنی گردان میں کہ جس طرح اسم فاعل واحد مذکر تثنیہ مذکر جمع مذکر واحد مؤنث تثنیہ مؤنث جمع مؤنث ہوتا ہے اسی طرح صفت مشبہ کے یہ چھ صیغے آتے ہیں۔

۴- **قوله صفة** ......صفت اس اسم کو کہتے ہیں جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کیساتھ کوئی وصف ہو جیسے حَسَنٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو وصف حسن کیساتھ موصوف ہو جس طرح ضارب ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو وصف ضرب کے ساتھ متصف ہو۔

فائدہ

صفت کا اطلاق کبھی اسم کے مقابل ہوتا ہے اس وقت اسم کے معنی وہ کلمہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کیساتھ کوئی وصف ملحوظ نہ ہو جیسے رجل وفرس وغیرہ چنانچہ زیر بحث الف نون زائدتان کافیہ میں ہے **الالف و النون ان کانتا فی اسم فشرطه العلمیة کعمران او صفة فانتفاء فعلانة** اس عبارت میں اسم بمعنی مذکور ہے اور کبھی اسم لقب اور کنیت کے مقابل بولا جاتا ہے جیسے تقسیم علم میں **العلم اما اسم او قلب او کنیة** اور کبھی مہمل کے مقابل جیسے اس آیت میں **وعلم آدم الاسماء کلها ای الالفاظ الموضوعة کلها** اور کبھی ظرف لازم الظرفیۃ کے مقابل جیسے رضی میں ہے **قال ابو علی حیث یضاف ظرفا لا اسما کما فی قوله تعالیٰ الله اعلم حیث یجعل رسالته فان ما بعده صفة له والمعنی حیث یجعله ای مکانا یجعل فیه حاشیة مولنا عبد الحکیم علی حاشیه مولنا عبدالغفور** ۔۱۲

۵- **قوله من الفعل اللازم** ...... مشتقۃ **کلمة** موصوف مقدر کی صفت ہے اور **کلمة** سے اسم مراد ہے بایں قرینہ کہ صفت مشبہ اسم کی قسم ہے اور تعریف قسم میں مقسم معتبر ہوتا ہے پس **مشتقة** میں تمام اسمائے مشتقہ داخل ہیں **من الفعل اللازم** سے وہ اسمائے مشتقہ نکل گئے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتے ہیں فعل لازم سے مراد عام ہے کہ ابتداء لازم ہو جیسے **حسن** اور **شریف** کہ حسن اور شرف سے مشتق ہوئے جو ابتداء فعل لازم ہیں یا بعد نقل جیسے رحم کہ ابتداء فعل متعدی ہے اس کو **رَحُمَ** فعل لازم کی جانب نقل کر کے **رحیم** کو اس سے مشتق قرار دیا گیا پس **رحیم** اس شخص کو کہیں گے۔ جس کی طبیعت میں رحم ہو جس طرح کریم اس کو کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کرم ہو اور **دالة علیٰ ثبوت مصدرها لفاعلها** سے بجز اسم فاعل لازم تمام اسمائے مشتقہ نکل گئے جو فعل لازم سے مشتق ہوتے ہیں اسم مفعول تو پہلے ہی نکل چکا کہ وہ فعل لازم سے مشتق نہیں ہوتا فعل لازم سے مشتق اسم ظرف اور اسم آلہ اب نکل گئے کہ ان کی دلالت اگرچہ ثبوت مصدر پر ہوتی ہے مگر فاعل کے واسطے نہیں کیونکہ ان کیلئے فاعل ہی نہیں ہوتا اور فعل لازم سے مشتق اسم تفضیل اس لئے نکل گیا کہ وہ ثبوت مصدر پر زیادت کیساتھ دلالت کرتا ہے اور تعریف ہذا میں مراد نفس ثبوت مصدر ہے۔۱۲

ترکیب

...... حرف عطف مبنی بر فتح **خامس** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **ھا** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعۃ عوامل **خامس** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا **الصفة** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف **ال** حرف تعریف مبنی بر سکون **مشبهة** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مونث اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا **و** حرف عطف یا استینافیہ مبنی بر فتح **ھی** ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے **الصفة المشبهة** **مشابهة** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا **ب** حرف جار زائد مبنی بر کسرہ **اسم** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب محلا بنابر مفعولیت مضاف **الفاعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ **فی** حرف جار

مبنی برسکون التصریف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح فی حرف جار مبنی برسکون کون مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف کل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر اسمیت مضاف الیہ مضاف تنوین عوض مضاف الیہ واحد موصوف من حرف جار مبنی برسکون ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل اور الصفة المشبهة م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت واحد موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ صفة مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا خبر کون مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو مشابهة اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف حسن، حسنان، حسنون، حسنة، حسنتان، حسنات حکایت مجرور محلا یا تقدیرا علیٰ اختلاف القولین کما مرذوالحال علیٰ حرف جار مبنی بر سکون قیاس مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف ضارب، ضاربان، ضاربون، ضاربة، ضاربتان، ضاربات حکایت مجرور محلا یا تقدیرا منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ قیاس اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے التصریف مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی بر فتح ھی ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الصفة المشبهة مشتقة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا من حرف جار مبنی برسکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی برسکون لازم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مشتقة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر اول دالة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا علیٰ حرف جار مبنی برسکون ثبوت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف مصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع الصفة المشبهة مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ثبوت مضاف کا ل حرف جار مبنی بر کسر فاعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الصفة المشبهة فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اول۔

الخامس من العوامل القیاسیۃ الصفۃ المشبّھۃ

علٰی[1] سبیل الاستمرار والدوام بحسب[2] الوضع وتعمل[3] عمل فعلها من غیر اشتراط زمان لکونها بمعنی الثبوت[4] واما اشتراط الاعتماد فمعتبر[5] فیها الا ان الاعتماد علی الموصول لا یتاتی فیها لان اللام الداخلۃ علیها لیست[6] بموصول بالاتفاق وقد یکون معمولها منصوبا علی التشبیہ[7] بالمفعول فی المعرفۃ

۱- **قولہ علٰی سبیل الاستمرار والدوام** ...... یہاں پراستمرار اور دوام سے مراد مقابل حدوث ہے جس کے معنی ہیں وجود شے جوتینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو پس استمرار ودوام کے معنی ہوئے وجود شے جوتینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید نہ ہوتو صفت مشبہ کا مدلول وہ ثبوت ہوا جوتینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ مقید نہیں چونکہ تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ مقید نہیں اسی لئے استمرار معروف اس سے بمعونت مقام مراد ہوتا ہے بخلاف اسم فاعل لازم کہ وہ بھی اگر چہ ثبوت مصدر پر دلالت کرتا ہے مگر اس میں ثبوت مصدر تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہوتا ہے لہذا علٰی سبیل الاستمرار والدوام کہنے سے اسم فاعل لازم نکل گیا جیسے ذاھب اور ماشی وغیرہ کہ یہ ذھاب مقید اور مشی مقید پر دلالت کرتے ہیں ۱۲۔

۲- **قولہ بحسب الوضع**......اس قید سے وہ اسم فاعل لازم نکل گیا جو ثبوت غیر مقید پر دلالت کرتا ہے مگر اس کی یہ دلالت وضعی نہیں بلکہ بحسب الاستعمال ہے جیسے ضامر اور طالق اول کے معنی وضعی ہیں وہ ذات جو ضمر بمعنی لاغری کیساتھ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں متصف ہو لیکن استعمال میں قید زمانہ سے نظر قطع ہوتی ہے اور دوم کے معنی باعتبار وضع ہیں وہ ذات جس سے طلاق تینوں زمانوں میں سے کسی ایک میں واقع ہو مگر استعمال معنی میں قید زمانہ ملحوظ نہیں ہوتی۔

۳- **قولہ وتعمل عمل فعلھا**......یعنی صفت مشبہ اپنے فعل جیسا عمل کرتی ہے لیکن اس کا عمل اسم فاعل کے ساتھ مشابہت رکھنے پر مبنی ہے جو تصریف اور صفت ہونے میں ہوتی ہے کما مر اور اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال ہونے اور ہم وزن ہونے میں مضارع کے ساتھ مشابہ ہوتا تو صفت مشبہ عمل میں اسم فاعل کی فرع ہوئی اور اسم فاعل اصل ہوا۔۱۲

۴- **قولہ بمعنی الثبوت** ......ثبوت سے مراد معروف استمرار ودوام نہیں جس کے معنی ہیں جمیع ازمنہ میں تحقق بلکہ ثبوت سے مراد مقابل حدوث ہے اور حدوث سے مراد وہ تحقق جوتینوں زمانوں میں سے کسی ایک ساتھ مقید ہوتو ثبوت سے مراد وہ تحقق ہوا جس میں کسی زمانہ کا لحاظ نہ ہو۔

س: اسم فاعل عمل میں اصل ہے اس کے باوجود اس کے عمل کیلئے زمانہ حال یا استقبال شرط قرار دیا گیا اور صفت مشبہ عمل میں فرع ہے اس کے باوجود اس کے عمل کیواسطے زمانہ حال یا استقبال شرط نہیں تو اصل پر فرع کی مزیت لازم آئی جو صحیح نہیں ہے؟

ج: اول بیشک فرع کی مزیت اصل پر محذور ہے مگر کبھی بضرورت محذور کو اختیار کیا جاتا ہے اسی واسطے کہا گیا ہے الضرورت تبیح المحذورات یہاں پر ضرورت یہ ہے کہ اگر صفت مشبہ کا عمل بھی زمانہ حال یا استقبال کے ساتھ مشروط ہوتو تضاد لازم آئے گا کیونکہ صفت مشبہ ثبوت پر دلالت کرتی ہے اور بر تقدیر اشراط زمانہ حال یا استقبال حدوث پر دلالت کرے گی اور ثبوت وحدوث متضاد ہیں نظر برآں مزیت مذکور اختیار کر لی گئی۔

ج ۲: مزیت مذکور تسلیم نہیں کیونکہ زمانہ حال یا استقبال اسم فاعل کے ہر عمل میں شرط نہیں ہے بلکہ صرف مفعول بہ کو نصب دینے کیلئے شرط ہے فاعل کو رفع دینے کیواسطے شرط نہیں اور صفت مشبہ مفعول بہ کیلئے ناصب نہیں ہوتی فاعل کو رفع دیتی ہے پس اگر اسم فاعل کے عمل رفع میں زمانہ حال یا استقبال شرط ہوتا تو مزیت فرع اصل پر لازم آتی کہ صفت مشبہ کے عمل رفع میں زمانہ حال یا استقبال شرط نہیں واذ لیس فلیس ۔۱۲

۵- **قوله فمعتبر فيها** ...... کیونکہ صفت مشبہ عمل میں ضعیف ہے وجہ ضعف یہ ہے کہ عمل میں فعل اصل ہے اور اس کو براہ راست فعل کے ساتھ مشابہت حاصل نہیں بلکہ بالواسطہ ہے اس لئے کہ یہ اسم فاعل کے ساتھ مشابہ ہے اور اسم فاعل فعل کیساتھ نظر برآں اعتماد مذکور عمل کیلئے ضروری ہے۔۱۲

۶- **قوله ليست بموصول بالاتفاق** ......اس لئے کہ الف لام موصول کا صلہ اسم فاعل ہوتا ہے یا اس کے صیغہائے مبالغہ یا اسم مفعول وبس ۔۱۲

۷- **قوله على التشبيه الخ** ......یعنی صفت مشبہ کا معمول ظاہر کبھی نکرہ ہوتا ہے اور کبھی معرفہ بر تقدیر نکرہ تمیز ہونے کی بناپر منصوب ہوتا ہے اور بر تقدیر معرفہ اسم فاعل کے معمول مفعول بہ کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب قرار دیتے ہیں بایں ضرورت کہ معرفہ تمیز نہیں ہوتا مفعول بہ ہونے کی بناپر منصوب نہیں قرار دیتے کیونکہ صفت مشبہ متعدی نہیں جیسے الحسن الوجه میں الوجه مشابہ بمفعول بہ ہونے کی بناپر منصوب ہے چونکہ صفت مشبہ اسم فاعل کے ساتھ مشابہ تھی نظر برآں اس کے منصوب کو اسم فاعل کے منصوب مفعول به کیساتھ تشبیہ دی گئی ۔۱۲

ترکیب

على ......حرف جار مبنی بر سکون سبیل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الاستمرار مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الدوام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ سبیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم ثبوت مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول با حرف جار مبنی بر کسر حسب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الوضع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم دالة اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر دوم ھی مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح تعمل فعل مضارع معروف صحیح مجرداز

ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ عمل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف فعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ فعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عمل مضاف کا عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق من حرف جار مبنی بر سکون غیر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف اشتراط مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف زمان مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ اشتراط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا غیر مضاف کا غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اول ل حرف جار مبنی بر کسر کون مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر اسمیت مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ بـا حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الثبوت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور خبر سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم تعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح اما حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف وجوباً اشتراط مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف الاعتماد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ اشتراط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا فا جزائیہ مبنی بر فتح معتبر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ جار مجرور مل کر ظرف لغو معتبر اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا الا بمعنی لکن حرف استدراک مبنی بر سکون ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح الاعتماد مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر علیٰ حرف جار مبنی بر سکون الموصول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو الاعتماد مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر اسم لایتاتی نفی فعل مضارع معروف معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً فی حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ جار مجرور مل کر ظرف لغو اول ل حرف جار مبنی بر کسر ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی السلام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون داخلۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف علیٰ حرف جار مبنی بر سکون ھا ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ جار مجرور مل کر ظرف لغو داخلۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم لیست فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان با حرف جار زائد مبنی بر کسر موصول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی خبر با حرف جار مبنی بر کسر الاتفاق مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو لیست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے مل

کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مرفوع محلاان کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بتاویل مفرد ہوکر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغودوم لا یتاتی فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبران اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح قد حرف تقلیل مبنی بر سکون یکون فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب معمول مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفة المشبهة معمول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم منصوبا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون علیٰ حرف جار مبنی بر سکون التشبیہ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر با حرف جار مبنی بر کسر المفعول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو التشبیہ اپنے ظرف لغو سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔

السادس من العوامل القياسية المضاف

وعلىٰ التميز في النكرة ومجرورا على الاضافة وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية وصيغها سماعية مثل حسن وصعب وشديد وسادسها المضاف كل اسم اضيف الىٰ اسم اٰخر فيجر الاول الثاني مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع

۱- **قوله وعلى التميز فى النكرة** ...... صفت مشبہ کے معمول کا درصورت معرفہ مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر اور در صورت نکرہ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہونا بصریہ کا مذہب ہے کیونکہ تمیز کا معرفہ ہونا ان کے نزدیک جائز نہیں اور کوفیہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں بنا بر تمیز منصوب ہوتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک تمیز کا معرفہ ہونا جائز ہے اور بعض نحویوں نے کہا ہے کہ دونوں صورتوں میں مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے صاحب منہل نے فرمایا کہ یہ قول مناسب نہیں کیونکہ تشبیہ بمفعول کا قول بضرورت کیا جاتا ہے اور بصورت نکرہ ضرورت نہیں کہ اس صورت میں بنا بر تمیز منصوب ہونا قرین قیاس ہے پھر تشبیہ بمفعول کہنے کی کیا ضرورت شارح رضی نے کہا کہ تفصیل اولیٰ ہے کہ درصورت معرفہ تشبیہ کی بنا پر اور درصورت نکرہ بنا بر تمیز منصوب قرار دیا جائے۔۱۲

۲- **قوله وصيغها** ...... صفت مشبہ اسم فاعل سے بعض امور میں موافقت رکھتی ہے اور بعض میں مخالفت شارح علیہ الرحمۃ پہلے بیان کر چکے کہ تصریف اور صفت ہونے میں موافقت ہے اب مخالفت کو بیان فرماتے ہیں کہ اوزان میں مخالفت ہے اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں اور صفت مشبہ کے سماعی۔

س: جس طرح اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں اسی طرح اسم مفعول کے اوزان بھی تو وزنی مخالفت کے بیان میں اسم فاعل کی جگہ اسم مفعول کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

ج: چونکہ صفت مشبہ کو اسم فاعل کیساتھ بہ نسبت اسم مفعول زیادہ مشابہت ہے تصریف اور صفۃ ہونے میں مشابہت جس طرح اسم فاعل کے ساتھ ہے اسی طرح اسم مفعول کے ساتھ بھی اسم فاعل کے ساتھ مزید مشابہت یہ ہے جو اسم مفعول کے ساتھ نہیں کہ اسم فاعل کی طرح صفت مشبہ بھی فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے بخلاف اسم مفعول کہ وہ فعل لازم سے مشتق نہیں ہوتا اسی واسطے وزنی مخالفت کے بیان میں اسم فاعل کو ذکر کیا۔۱۲

۳- **قوله سماعية** ......یعنی سماع پر موقوف کہ جو اہل عرب سے مسموع ہوئے انہیں پر مقصور ہیں مگر الوان وعیوب سے بروزن افعل قیاسی ہے جیسے اسود ابیض اعور اعمیٰ بروزن فاعل نہیں آتا ایک جماعت نے یہی اختیار کیا ابن مالک نے کہا کہ آتا تو ہے مگر بقلت اور تائید میں اس شعر کو پیش کیا

کم من صدیق او اخی ثقة   او عدو شاحط دادا

کہ اس میں شاحط بالاتفاق صفت مشبہ ہے۔۱۲

۴- **قوله وسادسها المضاف** ......فعل عمل میں اصل ہے اور صفت مشبہ عمل رفع میں فعل کے مشابہ کہ جس طرح فعل فاعل کو رفع دیتا ہے اسی طرح صفت مشبہ بھی اپنے فاعل کو دیتی ہے بخلاف مضاف کہ وہ عمل میں فعل کے مشابہ نہیں کیونکہ مضاف کا عمل جر ہے اور جر فعل کا عمل ہی نہیں پس صفت مشبہ عمل میں اصل کیساتھ مشابہ ہوا اور مضاف مشابہ نہیں اور جو مشابہ باصل ہو وہ مستحق تقدیم ہے اس پر جو مشابہ باصل نہیں تو صفت مشبہ مستحق تقدیم ہوئی اور مضاف کیلئے تاخیر رہی اسی لئے مضاف کو مؤخر بیان کیا۔۱۲

۵- **قوله کل اسم اضیف** ......لغت میں اضافت کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا اصطلاح میں اس نسبت تقییدی کو کہتے ہیں جو دو اسم کے درمیان ایسے طریقے پر ہو کہ اول جار اور دوم مجرور ہو جائے جار کو مضاف کہتے ہیں اور مجرور کو مضاف الیہ اس بات کی جانب شارح علیہ الرحمۃ نے بایں قول اشارہ فرمایا کل اسم اضیف الیٰ اسم آخر فیجر الاول الثانی صحت اضافت میں دو امر درکار ہیں ۱یہ کہ دونوں اسموں میں ایسا علاقہ ہو جس کے تحقق سے نسبت درست ہو جائے۔۲یہ کہ مضاف ایسی چیزوں سے خالی ہو جو اسم کی تمامیت پر دلالت کرتی ہیں جیسے تنوین نون تثنیہ وجمع تاکہ شدت ارتباط کی بناء پر مضاف کو مضاف الیہ سے تعریف یا تخصیص یا تخفیف حاصل ہو اس بات کی جانب شارح علیہ الرحمۃ نے بایں قول اشارہ فرمایا مجردا عن اللام والتنوین وما یقوم مقامه من نونی التثنية والجمع لاجل الاضافة اضافت دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی اضافت لفظی کی علامت یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور اضافت معنوی کی علامت یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو اضافت معنوی کی تقدیر پر مضاف مضاف الیہ کے درمیان بالاتفاق لام یا من یا فی مقدر ہوتا ہے اضافت لفظی میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک کسی حرف کی جر تقدیر نہیں ہوتی علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ تقدیر کے قائل ہیں مگر انہوں نے کسی حرف کی تعیین نہیں فرمائی ہاں ان کے بعض متبعین نے بیان کیا ہے کہ جب مفعول کی طرف اضافت صفت ہو تو لام برائے تقویت عمل مقدر ہوتا ہے اور جب فاعل کی طرف ہو تو من بیانیہ۔۱۲

۶- **قولہ مجردا عن اللام**

س: اگر مجردا عن التعریف کہتے تو اس علم کو بھی شامل ہو جاتا جس کو بروقت اضافت تعریف سے مجرد کر لیتے ہیں؟

ج: بنا بر مذہب حق اضافت علم باوجود بقائے علیمت جائز ہے جیسے کہ منھل میں زیر بحث علم اور عباب میں زیر بحث اضافت معنوی اس بات کی تصریح فرمائی ہے اسی لئے مجردا عن التعریف نہیں فرمایا۔۱۲

ترکیب

و......حرف عطف مبنی بر فتح **علی** حرف جار مبنی بر سکون **التمییز** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو **منصوبا** اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ **و** حرف عطف مبنی بر فتح **مجرورا** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم **یکون علی** حرف جار مبنی بر سکون **الاضافة** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو مجرور اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر **یکون** فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا **فی** حرف جار مبنی بر سکون **المعرفة** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا **ثابت** مقدر کا **ثابت** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف **ھذا** اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر **ھذا** میں **ھا** حرف تنبیہ مبنی بر سکون **ذا** اسم اشارہ مبنی بر سکون نصب علی التشبیہ مشار الیہ مرفوع محلا مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا **فی** حرف جار مبنی بر سکون **النکرة** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا **ثابت** مقدر کا **ثابت** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف **ھذا** اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر **ھذا** میں **ھا** حرف تنبیہ مبنی بر سکون **ذا** اسم اشارہ مبنی بر سکون نصب علی التمییز مشار الیہ مرفوع محلا مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا **و** حرف استیناف مبنی بر فتح **تکون** فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مؤنث غائب **صیغة** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **اسم** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف **الفاعل** مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ **اسم** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا **صیغہ** مضاف کا **صیغہ** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ **و** حرف عطف مبنی بر فتح **صیغ** جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا مضاف **ھا** ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم **قیاسیة** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مونث اسمیں **ھی** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے صیغۃ اسم الفاعل اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ **و** حرف عطف مبنی بر فتح **سماعیة** مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے صیغھا اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر **تکون** فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مستانفہ ہوا **مثل** مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف **حسن** مفرد منصرف صحیح برتقدیر رفع حکایت مجرور محلا یا تقدیراً اور بتقدیر جر مجرور لفظا معطوف

علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح صعب برتقدیر رفع حکایت ہے مجرور محلا یا تقدیرا اور برتقدیر جر مجرور لفظا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح شدید برتقدیر رفع حکایت مجرور محلا یا تقدیرا اور برتقدیر جر مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف ھی کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الصفة المشبهة ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف مبنی بر فتح سادس مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعة عوامل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا المضاف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا کل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف اضیف فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الی حرف جار مبنی بر سکون اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف آخر غیر منصرف مجرور بفتح اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط فا جزائیہ مبنی بر فتح یجر فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب الاول غیر منصرف مرفوع لفظا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر الاسم اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذوالحال الثانی اسم منقوص منصوب لفظا صفت الاسم موصوف مقدر کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ مجردا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین اللام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظ معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح التنوین مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح ما اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا یقوم فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مقام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے التنوین مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ یقوم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون نونی مثنی مجرور بیا ماقبل مفتوح مضاف التثنية مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الجمع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ نونی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف اللام معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اول۔

السادس من العوامل القياسية المضاف

لاجل① الاضافة والاضافة② اما بمعنى اللام المقدرة ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له مثل③ غلام زيد واما بمعنى من④ ان كان من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى في⑤ ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

۱- **قوله لاجل الاضافة** ......لام برائے تعلیل اور اجل بفتح ہمزہ وسکون جیم بمعنی مِنْ ای بسبب هو الاضافة اس ترکیب سے اضافت کی سببیت کا تاکد مفہوم ہوتا ہے کیونکہ اولا لام تعلیل سے معلوم ہوا کہ مدخول سبب ہے پھر اضافت بیانی سے معلوم ہوا کہ مدخول لام اور الاضافۃ مصداقا ایک ہیں اور مدخول لام اجل بمعنی سبب ہے تو الاضافة سبب ہوئی پس حاصل یہ نکلا الاضافة نفسها اور معنی کلام یہ ہیں کہ تنوین وغیرہ کے سقوط کا سبب خود اضافت ہو نظر برآں اگر اضافت سبب نہیں تو اس اسم کی اضافت جائز نہ ہوگی جس کی تنوین کے سقوط کا سبب شے آخر ہے جیسے الغلام زيد اور الضارب عمرو کہ غلام اور ضارب سے سقوط تنوین کا سبب الف لام ہے نہ اضافت کیونکہ الف لام اضافت پر سابق ہے لہذا یہ ترکیب درست نہیں۔

س: نظر برآں الحسن الوجه بالاضافة سے بھی تنوین بسبب الف لام ساقط ہوتی ہے نہ بوجہ اضافت تو یہ ترکیب جائز کیوں ہے؟

ج: اول الحسن الوجه اصل میں الحسن وجهه تھا کہ الحسن کا فاعل وجهه ہے اور فاعل شئے بمنزلہ جزو شئے اور وجهه میں ضمیر مضاف الیہ قائم مقام تنوین ہے جس کو حذف کر دیا گیا تو الحسن کے فاعل سے قائم مقام تنوین کو حذف کرنا گویا الحسن مضاف سے حذف کر دینا ہوا اسی مقدمہ مذکورہ کی بنا پر کہ فاعل شے بمنزلہ جزو الشے ہوتا ہے پس جب حذف قائم مقام تنوین کا حکم الحسن مضاف پر کیا گیا تو اس حکم کی علت اضافت ہوئی کیونکہ مشتق پر حکم کی علت مبداء اشتقاق ہوتا ہے اور مضاف کا مبتدا اشتقاق اضافت ہے تو الحسن مضاف سے قائم مقام تنوین کے حذف کی علت اضافت ہوئی نہ الف لام یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ صورت مذکورہ میں تنوین محذوف نہیں ہوئی بلکہ قائم مقام تنوین کو حذف کیا گیا ہے هذا ما سخ لفهمي القاصر في تطبيق هذا الجواب على السوال المذكور والله سبحانه وتعالىٰ اعلم بما في السطور.

س: كم رجل میں كم خبریہ مضاف ہے اور مبنی ہونے کی وجہ سے قابل تنوین ہی نہیں تو مضاف کی تعریف مذکور اس کو شامل نہ ہوئی کیونکہ تنوین سے بوجہ اضافت مجرد ہونا وجود تنوین کی فرع ہے اور كم پر تنوین ممکن نہیں پس تعریف مذکور جامع نہیں ہے نیز حواج بيت الله میں لفظ حواج جمع حاج مضاف ہے حالانکہ تنوین سے مجرد ہونے کا سبب اضافت نہیں بلکہ عدم انصراف ہے پس یہ بھی تعریف مضاف سے خارج ہو گیا نیز ضاربك میں ضارب مضاف ہے حالانکہ تنوین کا سقوط بوجہ اضافت نہیں بلکہ بوجہ اضافت نہیں بلکہ

بوجہ اتصال ضمیر ہے تو مضاف کی تعریف سے یہ بھی خارج ہو گیا اور تعریف جامع نہ رہی؟

ج: سقوط تنوین بوجہ اضافت کبھی حقیقتاً ہوتا ہے جیسے غلام زید میں اور کبھی حکماً جیسے مذکورہ صورتوں میں سقوط حکماً سے مراد یہ ہے کہ مضاف کا بایں حیثیت ہونا کہ اگر اس کی جگہ دوسرا اسم قابل تنوین رکھا جائے تو اس کی تنوین بوجہ اضافت حقیقتاً ساقط ہو جائے بایں معنی سقوط حکمی کم رجل اور حواج بیت الله میں پایا جاتا ہے کہ اگر کم مضاف کی جگہ دوسرے اسم قابل تنوین کو رکھدیں جیسے غلام کو تو اس کی تنوین بوجہ اضافت حقیقتاً ساقط ہوگی اسی طرح حواج کی جگہ اگر لفظ حاج رکھدیں تو اس سے سقوط تنوین بوجہ اضافت حقیقتاً ہوگا اور ضاربک میں سقوط تنوین حکماً بایں معنی ہے کہ زمانہ اتصال ضمیر اور زمانہ اعتبار اضافت غایت قرب کی بنا پر بمنزلۂ واحد ہیں تو سقوط تنوین جو بوجہ اتصال ضمیر تھا اضافت کی طرف منسوب کر دیا گیا مخفی نہ رہے کہ بایں ہمہ تعریف مضاف جامع نہیں کیونکہ صفت کا صیغہ معرف باللام جبکہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے الحسن الوجہ اس تعریف سے نکل جاتا ہے اس لئے کہ تعریف مذکور میں مضاف کا الف لام سے خالی ہونا بھی اعتبار کیا گیا ہے۔۱۲

۲- **قوله والاضافة** ......ان تین حروف میں اضافت کا انحصار استقرائی ہے کہ اہل عرب اپنے کلام میں کبھی مضاف الیہ سے مضاف کی تخصیص کا ارادہ کرتے ہیں اس تقدیر پر اضافت بمعنی لام ہوتی ہے اور کبھی مضاف الیہ سے مضاف کی تبیین کا قصد کرتے ہیں اس تقدیر اضافت بمعنی من ہوتی ہے اور کبھی مضاف کیلئے مضاف الیہ کی ظرفیت کا ارادہ کرتے ہیں اس تقدیر پر اضافت بمعنی فی ہوتی ہے یہ انحصار عقلی نہیں ورنہ اقسام زیادہ ہو جائیں گے۔

۳- **قوله غلام زید**

س: غلام زید اور غلام لزید میں معنی کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

ج: غلام لزید سے غلام متعین مفہوم نہیں ہوتا اور غلام زید سے غلام معین مفہوم ہوتا ہے کیونکہ ترکیب اضافی اضافت معنویہ میں تعیین مضاف کیلئے موضوع ہے۔۱۲

۴- **قوله ان كان من جنسه**......مضاف الیہ کے از جنس مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف الیہ پر مضاف پر صادق آئے اور دونوں میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہو جیسے خاتم فضۃ اور اگر مضاف اخص مطلق مضاف الیہ سے ہو جیسے احد الیوم یا مساوی جیسے لیث اسد تو اضافت ممتنع ہوگی۔۱۲

۵- **قوله ان كان ظرفا**......خواہ ظرف زمان ہو جیسے ضرب الیوم یا ظرف مکان جیسے قتیل کربلا اضافت بمعنی فی استعمال میں قلیل ہے حتیٰ کہ بعض محققین نے فرمایا کہ اضافت بظرف بھی بمعنی لام ہوتی ہے۔۱۲

① چونکہ اضافت لامی میں لام کا اظہار صحیح نہیں اسی واسطے بمعنی اللام فرمایا بتقدیر اللام نہ فرمایا۔

② تو اضافت لامی میں مضاف الیہ اپنے مضاف سے یا مباین ہوتا ہے جیسے غلام زید یا اخص مطلق جیسے یوم الاحد اور علم النحو۔۱۲

ترکیب

ل......حرف جار مبنی برکسر اجل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الاضافة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم مجرود ۱ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر حال ذوالحال

اپنے حال سے مل کر فاعل یجر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف استیناف مبنی بر فتح الاضافۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا اما حرف تردید مبنی بر سکون با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف اللام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون مقدرۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح اما حرف تردید مبنی بر سکون با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف من اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح اما حرف تردید مبنی بر سکون با حرف جار مبنی بر کسر معنی اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف فی اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا ان حرف شرط مبنی بر سکون لم یکن فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظا صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم اَلْ بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مضاف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر الی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل باعتبار محل قریب مجرور اور باعتبار محل بعید مرفوع نائب فاعل اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم من حرف جار مبنی بر سکون جنس مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مضاف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لم یکن۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لم یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح لا یکون موجودہ نسخوں میں یہی ہے اور ترتیب ابو سعیدی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے مگر فقیر کی نظر قاصر میں کاتب سے سہو ہوا کہ لم یکن کی جگہ لا یکون لکھ دیا لا یکون اسلئے درست نہیں کہ یہ لم یکن الخ پر معطوف ہے نظر بر آں ان شرطیہ کے تحت ہوا اور جب ان کے تحت ہوا تو مجزوم ہونا واجب ہے لم یکن فعل ناقص بترکیب سابق اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لم یکن سابق ظرفاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف ل حرف جار مبنی بر کسرہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المضاف جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر لم یکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط جس کی جزا بقرینۂ سابق محذوف شرط اپنی جزائے محذوف فالاضافۃ بمعنی اللام سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا

مضاف غلام زید حکایت مجرور محلا یا تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھی کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الاضافۃ بمعنی اللام ھی مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ان حرف شرط مبنی بر سکون کان فعل ناقص فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المضاف الیہ من حرف جار مبنی بر سکون جنس مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المضاف جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کی جزا القرینۃ سابق محذوف فالاضافۃ بمعنی من شرط مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف خاتم فضۃ حکایت مجرور محلا یا تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھی کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الاضافۃ بمعنی من ھی مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ان حرف شرط مبنی بر سکون کان بترکیب سابق فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المضاف الیہ ظرفا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف ل حرف جار مبنی بر فتح ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المضاف جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کی جزا فالاضافۃ بمعنی فی محذوف شرط مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف ضرب الیوم حکایت مجرور محلا یا تقدیرا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھی کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الاضافۃ بمعنی فی ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السابع من العوامل القیاسیة الاسم التام

وسابعها الاسم التام کل اسم تم فاستغنی عن الاضافة بانْ[1] یکون فی اخره تنوین او ما یقوم مقامه منْ[2] نونی التثنیة والجمع او یکوْن[3] فی اخره مضاف الیه وهو ینصب النکرة علیٰ انها تمییز له فیرفع منه الابهام[4] مثل عنْدی[5] رطْل زیتا ومنْوان[6] سمنا وعشرونْ[7] درهما ولّی[8] ملؤه عسلا

۱۔ قوله بان یکون الخ…… اس قید سے اسم معرف باللام خارج ہو گیا اگر چہ وہ بھی اسم تام کی طرح ممتنع الاضافۃ ہے پس اسم

معرف با لام تمیز کو نصب نہ دے گا لہذا یہ کہنا درست نہیں۔ عندی الرطل زیتا۔۱۲

۲- **قولہ من نونی التثنیۃ والجمع** ...... نون جمع سے مراد مشابہ بنون جمع ہے کیونکہ اسم تام بنون جمع کی تمیز کبھی ذات مقدرہ سے رفع ابہام کرتی ہے جیسے حسنون وجوھا میں کہ وجوھا تمیز نسبت سے رفع ابہام کررہی ہے تو یہ تمیز اسم تام کی نہ ہوئی حالانکہ مقصود مصنف اس مقام پر اسم تام کی تمیز ہے اور کبھی ذات مذکورہ سے جیسے لہ سنون عمرا میں عمرا تمیز اسم تام سنون سے رفع ابہام کررہی ہے اور اسم تام بنون مشابہ بنون جمع کی تمیز ہمیشہ ذات مذکورہ سے رفع ابہام کرتی ہے جو اسم تام ہوتا ہے شارح علیہ الرحمۃ کا مثال میں عشرون درھما پیش فرمانا اسی بات کا مؤید ہے کہ نون جمع سے مشابہ بنون جمع مراد ہے نیز اس ارادہ پر اسم تام کی جملہ صور مذکورہ یکساں ہوجاتی ہیں کہ سب سے ذات مذکورہ کا ابہام رفع ہوتا ہے۔۱۲

۳- **قولہ او یکون فی اخرہ** ...... جب اسم تنوین وغیرہ اشیاء سے تام ہوگیا تو اس کو ایسے فعل سے مشابہت ہوجاتی ہے جو اپنے فاعل سے تام ہوگیا ہو تو تنوین وغیرہ مانند فاعل ہیں کہ جس طرح فاعل سے فعل تام ہوتا ہے اور فاعل فعل سے متاخر اسی طرح ان اشیاء سے اسم تام ہوتا ہے اور یہ اشیا اسم سے متاخر ہوتی ہیں اور جو تمیز اسم تام کے بعد آتی ہے وہ مشابہ بمفعول ہوتی ہے بایں معنی کہ دونوں تمامیت کے بعد آئے تمیز اسم کی تمامیت کے بعد اور مفعول فعل کی تمامیت کے بعد پس اسم تام اس فعل کے مشابہ ہوگیا جو فاعل سے تام ہوکر مفعول کو نصب دیتا ہے اسی مشابہت کے باعث اسم تام اپنی تمیز کیلئے ناصب ہے۔۱۲

۴- **قولہ عندی رطل** ...... یاد رہے کہ اسم تام کبھی بصورت کیل بمعنی پیمانہ متحقق ہوتا ہے جیسے مثل مذکور میں رطل اور کبھی بصورت وزن کبھی بصورت عدد کبھی بصورت مقیاس کبھی بصورت مساحت اخیر کی مثل یہ ہے مافی السماء قدر راحۃ سحابا چونکہ شارح علیہ الرحمۃ کا مقصود اس مقام پر ان اشیاء کی مثالیں پیش کرنا ہے جن سے اسم کی تمامیت ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں تنوین، نون تثنیہ، نون مشابہ بنون جمع مضاف الیہ نظر برآں مذکورہ مثالوں پر اکتفا کیا اگر اس کو بھی ذکر فرماتے تو تکرار لازم آتی کہ اس میں اسم کی تمامیت مضاف الیہ سے ہوئی جیسے مثل کتاب عندی ملؤہ عسلا میں اور بواقی کی مثالیں کتاب میں آرہی ہیں۔۱۲

۵- **قولہ منوان** ...... اسم تام بصورت وزن کی مثال ہے اور منوان منا بروزن عصا کا تثنیہ ہے اور سمنا بفتح بمعنی روغن ومسکہ۔۱۲

۶- **قولہ وعشرون** ...... اسم تام بصورت عدد کی مثال ہے۔

س: عشرون از قبیل عدد ہے جو عوامل سماعیہ سے شمار کیا گیا تھا پھر عوامل قیاسیہ میں اس کو داخل کرنا کس طرح درست ہوگا؟

ج: عوامل سماعیہ سے شیخ کے نزدیک وہ عشرون ہے جو آحاد کے ساتھ مرکب ہوا اور جب آحاد کے ساتھ مرکب نہ ہو تو عوامل قیاسیہ سے ہے۔۱۲

۷- **قولہ ملؤہ عسلا** ...... اسم تام بصورت مقیاس کی مثال ہے اور ملؤ بروزن صغر بمعنی پری۔

① ابہام سے مراد اشتباہ جو اسم تام میں باعتبار سامع پیدا ہوا ہے کہ متکلم نے اس سے کس چیز کا ارادہ کیا۔۱۲

② فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۱۳۹ میں ہے۔ صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں ہمارے نزدیک دو رطل ہے اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپے سے چھتیس روپے بھر کہ رطل بیس استاء ہے اور استاء ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشے اور یہ

انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشے یعنی ڈھائی مثقال تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے دو سو اٹھاسی روپے بھر ہوا اس سے ظاہر ہوا کہ رطل چھتیس روپے بھر ہوتا ہے اور من بہتر روپے بھر۔۱۲

ترکیب

و......حرف عطف مبنی بر فتح سابع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے سبعۃ عوامل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا الاسم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون تام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا کل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف تم فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف تم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط فا جزائیہ استغنی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین الاضافۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو استغنی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ب حرف جار مبنی بر کسر ان ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون یکون فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب فی حرف جار مبنی بر سکون آخر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے الاسم التام۔ آخر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم تنوین مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون ما اسم موصول مبنی بر سکون مرفوع محلا یقوم فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول مقام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے تنوین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ یقوم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال من حرف جار مبنی بر سکون نونی مثنیٰ مجرور بیا ما قبل مفتوح مضاف التثنیۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح الجمع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ نونی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف تنوین معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر معطوف علیہ او حرف عطف مبنی بر سکون یکون فعل ناقص منصوب لفظا فی حرف جار مبنی بر سکون آخر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے الاسم التام آخر مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم مضاف مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر الیٰ حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید نائب فاعل مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر لفظ جار مجرور مل کر ظرف لغو مضاف اسم مفعول اپنے ظرف لغو اور نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف ذلک اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ذلک میں ذا اسم اشارہ ل حرف تنبیہ مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین ک حرف خطاب مبنی بر فتح جس کا مشار الیہ اسم کا تام ہونا مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا و حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الاسم التام ینصب فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا النکرۃ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ علیٰ حرف جار مبنی بر سکون ان حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی ھا ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے النکرۃ تمییز مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف ل حرف جار مبنی بر فتح ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الاسم التام جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت بترکیب معلوم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلا بتاویل مفرد ہو کر جار مجرور مل کر ظرف لغو ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ف فصیحہ مبنی بر فتح یرفع فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے تمییز من حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الاسم التام جار مجرور مل کر ظرف لغو الابھام مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط محذوف اذا کانت النکرۃ تمیزا لہٗ اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف عندی رطل زیتاً اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح منوان سمنا بتقدیر عندی اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف و حرف عطف مبنی بر فتح عشرون درھماً بتقدیر عندی اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا او حرف عطف مبنی بر فتح لی ملؤہ عسلا اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہا اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھو کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الاسم التام مبتدائے محذوف اپنی خبر مذکور سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عند غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرا مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون برائے واحد متکلم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت

مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم رطل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز زیتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا عندی مقدر جس میں عند غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون برائے واحد متکلم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابتان مقدر کا ثابتان مثنی مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے موخر م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم منوان مثنی مرفوع بالف ماقبل مفتوح ممیز سمنا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا عندی مقدر اس میں عند غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً مضاف ی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون برائے واحد متکلم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم عشرون جمع مذکر سالم حکماً مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز درھما مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ل حرف جار مبنی بر کسری ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون برائے واحد متکلم جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم ملو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ظرف معہود مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز عسلا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واما المعنوية فمنها عددان

وامّا[1] المعنوية فمنها عددان المراد مِنَ العامل المعنوى ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل[2] فى المبتداء والخبر وهو[3] الابتداء اى خلو[4] الاسم عن[5] العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل فى الفعل المضارع وهو صحة[1] وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

۱- **قولہ واما المعنویۃ** ...... جب مصنف عوامل لفظیہ کی ہر دو قسم سماعی اور قیاسی کے بیان سے فارغ ہوئے تو عوامل معنویہ کا بیان شروع کیا۔ عوامل لفظیہ چونکہ کثیر ہیں اسلئے ان کو مقدم رکھا اور عوامل معنویہ چونکہ قلیل ہیں اسلئے ان کو مؤخر کر دیا شیخ کے نزدیک عوامل لفظیہ ۹۸ ہیں اور عوامل معنویہ ۲ اور بعض کے نزدیک عوامل معنویہ ۳ ہیں دو وہ جو کتاب میں مذکور ہوئے اور تیسرا عامل صفت یعنی صفت ہونا صفت کو رفع یا نصب یا جر کرتا ہے جیسے جاء نی رجل عالم میں عالم صفت مرفوع ہے اور صفت ہونا اس کا رافع ہے اور رایت رجلا عالما میں عالما صفت منصوب ہے اور صفت ہونا اس کا ناصب ہے اور مررت برجل عالم میں عالم صفت مجرور ہے اور صفت ہونا اس کا جار ہے اور حق یہ ہے کہ عامل صفت عامل موصوف ہوتا ہے چنانچہ مذکورہ مثالوں میں جس طرح رجل موصوف کا رافع جاء ہے اسی طرح عالم صفت کا رافع بھی وہی ہے اور جس طرح رجلا موصوف کا ناصب ہے اسی طرح عالما صفت کا ناصب بھی وہی ہے اور جس طرح رجل موصوف کا جار حرف با ہے اسی طرح عالم صفت کا جار بھی وہی ہے۔۱۲

۲- **قولہ العامل فی المبتداء** ...... عامل معنوی دو ہیں اول ابتداء جو اسم میں عامل ہے دوم مقام اسم میں فعل مضارع کے وقوع کی صحت جو فعل مضارع میں عامل ہے اول کو دوم پر ذکر میں مقدم کر دیا بایں مناسبت کہ ماقبل میں عامل اسم کا ذکر ہو چکا ہے جو اسم تام تھا اور تمیز میں عامل جو ہوتی ہے۔

۳- **قولہ وھو الابتداء** ...... یعنی ابتدا مبتدا اور خبر دونوں کیلئے رافع ہے یہ جمہور بصریہ کا مسلک ہے اس تقدیر پر مبتدا اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہوا اور اندلسی نے سیبویہ سے نقل کیا کہ خبر میں عامل مبتدا ہے اور ابو علی وابو الفتح نے بھی یہی نقل کیا ہے اس تقدیر پر مبتدا کا عامل معنوی ہے یعنی ابتدا اور خبر کا عامل لفظی یعنی مبتدا اور بعض نے کہا کہ ابتدا مبتدا میں عامل ہے پھر ابتدا اور مبتدا دونوں خبر میں عامل ہوتے ہیں اس قول پر مبتدا کا عامل معنوی اور خبر کا عامل معنوی اور لفظی دونوں یہ قول صحیح نہیں کیونکہ اس صورت میں دو عامل کا اجتماع ایک معمول پر لازم آتا ہے جو جائز نہیں کمافی الاشباہ والنظائر اور کوفیہ کے نزدیک خبر میں مبتدا عامل ہے اور مبتدا میں خبر اس مذہب پر دونوں کا عامل لفظی ہوتا ہے۔

۴- **قولہ خلو الاسم** ...... اس قید سے فعل خارج ہو گیا کہ وہ اسم نہیں اور مراد اسم سے عام ہے کہ اسم لفظ ہو جیسے زید قائم یا تقدیرا جیسے سواء علیھم اء نذرتھم ام لم تنذرھم ای انذارک وعدم انذادک ایاھم سواءٌ علیھم اور جیسے تسمع المعیدی خیر من ان تراہ ای سماعک بالمعیدی الخ اور جیسے وان تصوموا خیر لکم ای صیامکم خیر لکم۔۱۲

۵- **قولہ عن العوامل اللفظیۃ** ...... عامل لفظی سے مراد وہ عامل جو لفظ اور معنی دونوں میں تاثیر رکھتا ہو پس بحسبک درھم میں حسبک مبتدا ہونے سے خارج نہ ہوگا کیونکہ اس پر اگرچہ با داخل ہے مگر وہ صرف لفظا میں مؤثر ہے معنی میں مؤثر نہیں کہ یہ بائے زائدہ ہے جو اصل معنی میں مؤثر نہیں ہوتی تو حسبک فاعل لفظی بمعنی مذکور سے اب بھی خالی ہے۔۱۲

① یہ مذہب بصریہ ہے۔۱۲

ترکیب

تنبیہ ...... لفظ ملؤ اس مثال میں بمعنی پُری ہے جو مصدر نہیں نیز مادۂ ہذا کا مصدر اس وزن پر نہیں آتا منتھی الادب میں ہے

ملأ بالکسر پری ویقال اعطه وملائه وثلث املائه اوراس کے مضاف الیہ ضمیر مجرور کا مرجع ظرف معہود ہے عسل نہیں معنی یہ ہیں کہ میری سر ملک میں فلاں برتن بھر شہد ہے اس کو مصدر متعدی مضاف بمفعول بہ قرار دیکر عسلا کونسبت مصدر بمفعول سے تمیز قرار دینا درست نہیں ورنہ مثال ممثل لہٗ کے مطابق نہ رہے گی اس لئے کہ یہ وہ مثال ہے جس میں اسم اضافت سے تام ہو رہا ہے اور جب عسلا نے نسبت سے ابہام دور کیا تو نسبت ہی ممیز بنی اور نسبت سرے سے اسم ہی نہیں تو ممیز اسم نہ ہوا اور جب ممیز اسم نہ ہوا تو یہ مثال اسم کے تام بالاضافۃ ہونے کی نہ ہوئی نظر برآں صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے اختیار کی و حرف عطف مبنی بر فتح اما حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوما المعنویۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر العوامل اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا ف جزائیہ مبنی بر فتح من حرف جار مبنی بر سکون راجع بسوئے مائۃ عامل جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتین مقدر کا ثابتین مثنیٰ منصوب بیا ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں ھما پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال موخر م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال مقدم عددان مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح ذوالحال ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر نے مل کر جزا شرط محذوف اپنی جزائے مذکور مل کر جملہ شرطیہ ہوا ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون مراد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول من حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین العامل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف المعنوی مفرد منصرف صحیح مجرور لفظ اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مراد اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا اما اسم موصول مبنی بر سکون مرفوع محلا یعرف فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول با حرف جار مبنی بر کسر القلب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو یعرف فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح لیس فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر ل حرف جار مبنی بر کسر اللسان مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لیس موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم حظ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم لیس مؤخر فی حرف جار مبنی بر سکون ہ ضمیر مرفوع محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم موصول جار مجرور مل کر ظرف لغو لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا احد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عددان م حرف عماد مبنی بر فتح ا علامت تثنیہ

مبنی برسکون احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی برسکون عامل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم موصول فی حرف جار مبنی برسکون المبتداء مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ و حرف عطف مبنی برفتح الخبر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو عامل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے العامل فی المبتداء و الخبر الابتداء مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ یا مبدل منہ ای حرف تفسیر مبنی برسکون خلو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف الاسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ عن حرف جار مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین العوامل غیر منصرف بوجہ صیغۂ منتہی الجموع مجرور بکسرہ لفظا بسبب دخول الف لام موصوف اللفظیة مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو خلو مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر عطف بیان یا بدل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا نحو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف زید منطلق اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھو کی جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الابتداء مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا منطلق مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف مبنی برفتح ثانی اسم منقوص مرفوع تقدیرا مضاف ھما میں ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے عددان م حرف عماد مبنی برفتح ا علامت تثنیہ مبنی برسکون ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ال بمعنی الذی اسم موصول مبنی برسکون عامل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم موصول فی حرف جار مبنی برسکون الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی برسکون مضارع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت الفعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو عامل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح ھو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے العامل فی الفعل المضارع صحة مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف وقوع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مصدر مضاف الفعل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت موصوف المضارع بترکیب سابق صفت الفعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ موقع مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا

مضاف الاسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ موقع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ وقوع مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا صحۃ مضاف کا صحۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا مثل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف زید یعلم اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف ھو کی جو ضمیر منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے العامل فی الفعل المضارع ھو مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادۂ معنی زید مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا یعلم فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا یعلم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی بر فتح یعلم اسم مقصور حکما مرفوع تقدیرا مبتدا مرفوع مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔

واما المعنوية فمنها عددان

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح[۱] ان يقال موقع يعلم عالم فعامله معنوى وعند الكوفيين ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل الناصب والجازم[۲] وهو مختار ابن مالك[۳]

۱- **قوله اذ يصح ان يقال الخ**...... اور جب فعل مضارع اسم کے بایں معنی مشابہ ہوا تو اس کو اسم کا اسبق واقوی اعراب دیا گیا جو رفع ہے وجہ یہ کہ رفع اعراب عمدہ ہے اور عمدہ معمولات میں اسبق واقوی ہوتا ہے۔

س: فعل مضارع بعض ایسے مقامات میں آتا ہے جہاں اسم کا آنا درست نہیں تو اس کے مرفوع ہونے کی کیا وجہ ہے جیسے الذی یضرب کہ صلہ واقع ہے اور اسم صلہ واقع نہیں ہوتا اور سین وسوف کے بعد جیسے سیقوم اور سوف یقوم کہ اسم ان کے بعد نہیں آتا اور خبر کاد جیسے کاد زید یقوم کہ اسم خبر کاد واقع نہیں ہوتا؟

ج: غیر مقامات اسم میں فعل مضارع کا مرفوع ہونا بنظر اطراد باب ہے کہ مضارع کے تمام وقوعات کا حکم ایک رہے اور امام کسائی کے نزدیک مضارع کا عامل رافع علامت ہائے مضارع ہیں کیونکہ ان کے آنے کے بعد رفع پیدا ہوتا اسلئے کہ اصل مضارع ماضی ہے یا مصدر اور دونوں میں رفع نہ تھا۔ اس مذہب پر مضارع کا عمل رافع لفظی ہوا نہ معنوی ۱۲۔

۲- **قوله وهو مختار ابن مالک**...... کیونکہ انہوں نے کافیہ کبریٰ میں فرمایا کہ دربارہ رافع فعل مضارع بہ نسبت قول بصریہ

قول کو فیہ اقرب بصواب ہے اسلئے کہ قول بصریہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے جو مذکور ہوا لیکن اعتراض مذکور جواب مذکور سے دفع ہوگیا بظاہر مصنف کا مختار مذہب بصریہ ہے کہ انہوں نے اس مذہب کو اولا بیان کیا اور وہ بھی توضیح کے ساتھ اور مذہب کوفیہ کو ثانیاً اور وہ بھی اجمال کے ساتھ۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ نور عرشہ سیدنا ومولانا وناصرنا وماؤنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین شب جمعہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۶۳ء۔

ترکیب

ل.....حرف جار مبنی برکسر صحۃ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف وقوع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی برکسر راجع بسوئے مبتدا موقع مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف الاسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ موقع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ وقوع مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا صحۃ مضاف کا صحۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا اذ حرف تعلیل مبنی برسکون یصح فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر ان ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون یقال فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب موقع مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف یعلم اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ موقع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ عالم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل یقال فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلا یصح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا فا حرف تفصیل مبنی برفتح عامل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے یعلم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا معنوی مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا و حرف عطف مبنی برفتح عند ظرف مکان منصوب لفظا مضاف الکوفیین جمع مذکر سالم مجرور بیا ماقبل مکسور اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں ھم پوشیدہ جس میں ھا ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف مقدر النحاۃ م علامت جمع مذکر مبنی برسکون اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ عند مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم ان حرف مشبہ بالفعل مبنی برفتح موصول حرفی عامل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف الفعل مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی برسکون مضارع مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں

ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت الفعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ عامل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم تجرد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل المضارع عن حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین العامل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف ال حرف تعریف مبنی بر سکون ناصب مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ناصب اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف مبنی بر فتح ال حرف تعریف مبنی بر سکون جازم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف جازم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت العامل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو تجرد مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر ان کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدا مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا اس کا جملہ معطوف علیہ محذوف ہے اور وہ یہ ہے ھذا عند البصریین و حرف عطف مبنی بر فتح ھو ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ان فاعل الفعل الخ مختار مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول مضاف صیغہ واحد مذکر اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ابن مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف مالک مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مختار مضاف کا مختار اسم مفعول مضاف اپنے نائب فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا رحمہ یہ رمز ہے رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب جو کاتب سے واقع ہوا ہے شارح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متصور نہیں کہ یہ خلاف ادب اور موجب حرمان برکت ہے اس کی تفصیل ہماری شرح بخاری موسوم بہ بشیر القاری کے دیباچہ میں دیکھی جائے رحم فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ابن مالک اللہ اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ذوالجال تعالیٰ فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالجال تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل رحم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا ومولانا وناصرنا ومأونا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

شب یک شنبہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ

بحمد اللہ...... کتابت جدید در شب جمعۃ الوداع ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ مکمل شد